THE APOSTOLIC FATHERS

BY

REVD. P. KEWAL SINGH

رسولی بزرگ

ایس۔پی۔سی۔کے

انارکلی۔لاہور

1966

اپنے پیشواؤں کے فرمانبردار اور تابع رہو
عبرانی ۱۳: ۱۷

رسولی بزرگ

مترجم

پادری پی۔ کیول سنگھ (مرحوم)
امریکن مشن۔ لدھیانہ

ایس۔ پی۔ سی۔ کے
لاہور

بار دوم
۱۹۶۵ء
تعداد ۱۰۰۰

اشاعت بار اوّل سنہ ۱۹۱۰ء

اشاعت بار دوم سنہ ۱۹۶۵ء

The Apostolic Fathers

BY

REVD. P. KEWAL SINGH

S. P. C. K.

LAHORE

2nd EDITION 1966 1000 COPIES

فہرست مضامین

نظرِ ثانی

"رسولی بزرگ" ایک بیش قیمت کتاب ہے جسے پادری کیبول سنگھ مرحوم نے اصل یونانی زبان سے بزبان اُردو میں ترجمہ کیا تھا۔ یہ کتاب ثابت کرتی ہے کہ قدیم کلیسیا کے بزرگوں کا ایمان اور اُن کے افعال دورِ حاضرہ کی کلیسیا کے لئے ایک غیر فانی نمونہ ہے۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم رسولی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے ایمان کو عملی جامہ پہنا سکیں۔

۶ جولائی ۱۹۶۵ء

احقر الناس
اصغر فضل الٰہی پال

دیباچہ

رسُولی بزرگوں کی تصنیفات مسیحی علم و اَدب کے آثارِ قدیمہ میں سے ایک نہایت دلچسپ اَور مُفید سِلسِلہ ہے جس کی ہمارے مُلک میں آج تک کمی تھی اَور جس کے مہیّا کرنے کا خیال شاید کبھی کو کسی وقت آیا ہو مگر کسی نے اب تک اس مرحلہ میں قدم نہیں مارا۔ اگرچہ اکثر انگریزی کتابوں میں اَور مدارس علمِ الٰہی میں اس کے متعلق ایک مختصر سی اَور غیر مُکتفی تعلیم دی جاتی ہے مگر اس کی خاص تعلیم و تدریس کا سِلسِلہ کسی نے ابھی تک شروع نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک کسی کو کسی امر کی ذاتی اَور کافی واقفیّت نہ ہو تب تک کوئی شخص کسی امر کی نسبت اپنی ذاتی رائے قائم نہیں کر سکتا اَور وُہ رائے جو اصلی ماخذات سے براہِ راست ذرائع سے حاصل ہُوئی ہے اُس رائے پر جو ماخذاتِ ثانی سے اَور بذریعہ وسائل ثانی حاصل ہوتی ہے زیادہ اعتبار اَور زور رکھتی ہے اَور چُونکہ یہ کتابیں بہُت سی تواریخی اَور رُوحانی اَور اخلاقی اَور دیگر مذہبی امُور سے پُر اَور مملُو ہیں جن کی واقفیّت ہر ایک مسیحی کے لئے فائدہ مند ہے، لہٰذا اس خاکسار کا منشا ہُوا کہ جس طرح یُونانی فلاسفروں کی کتابوں کے ترجمے سے جس کا سِلسِلہ قبل ازیں شرُوع کر دیا گیا ہے عوام و خواص کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے، اُسی طرح قدیم مسیحی عُلما اَور مؤرّخین کی تصنیفات کے ترجمہ سے بھی مُترجم کو ویسی ہی توقع اَور اُمید فائدہ رسانی کی ہے، لہٰذا یہ ترجمہ سلیس اُردو زبان میں

پیش کیا جاتا ہے۔

یہ ترجمہ جے۔ بی۔ لائٹ فُٹ صاحب ڈی۔ ڈی۔ ڈی سی ایل۔ ایل ایل ڈی لارڈ بشپ آف ڈرہم کی "دی اپاسٹالک فادرس" کے متن سے ہے اور انٹروڈکشن مُترجم کی ذاتی تصنیف و تالیف ہے مگر اختصاراً ترجمہ کے بارے میں یہ عرض ہے کہ وُہ لفظی ہے اور ہر قسم کی عبارت آرائی سے قصداً اجتناب کیا ہے۔ متن کے لاطینی حِصّوں کا ترجمہ انگریزی ترجمہ سے کیا گیا ہے کیونکہ بندہ لاطینی زبان سے بالکل ناواقف ہے۔ ہر صُورت سے ترجمہ میں بُہت احتیاط کی گئی ہے۔ حاشیہ پر بائبل کے حوالے دیئے گئے ہیں اور کُل اقتباساتِ مُترجمہ کو بخطِ عربی لکھا ہے تاکہ متن اور اقتباس کی عبارت علیٰحدہ علیٰحدہ رہیں اور ان میں کسی قسم کا اختلاط اور آمیزش نہ ہو۔ حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ بائبل کے اُردو ترجمہ اور اس تصنیف کے اندر جو جو کہ بائبل سے اقتباس ہُوئے ہیں اِن میں موافقت اور صحت نظر آئے۔ نئے عہد نامہ کے اقتباسات کا ترجمہ اس کے نئے اُردو ترجمہ کے ساتھ بڑی خبرداری اور احتیاط سے مقابلہ کر کے کیا گیا ہے۔

مسیح میں خادم

پی۔ کیول سنگھ

مقدمۂ کتاب

رسولی بزرگان کی تصانیف پر

رومی کلیمنس کے خطوط کرنتھ کی کلیسیا کے نام پر

۱۔ **کلیمنس کا حسب نسب** :- قدیم مسیحی مصنّفوں کا بالاتفاق بیان ہے کہ یہ وہی کلیمنس ہے جس کا ذکر پولس رسول نے فلپیوں ۴: ۳ میں کیا ہے۔ اس بزرگ کی کوئی مستند تاریخ صفحۂ روزگار پر اب موجود نہیں ہے جس سے اس کے صحیح صحیح حالات معلوم ہوسکیں مگر مختلف قدیم مسیحی مصنّفوں اور مورخوں اور احادیث و روایات سے جہاں تک اس کی بابت دریافت ہوسکتا ہے ہم اس کا حال من وعن ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ اس مشہور کہانی میں جو سان کلیمنٹ کے عجیب وغریب گرجے کی دیوار کی گچ پر کندہ ہے اور پندرہ صدیوں تک مخفی رہنے کے بعد روما کے کوڑے کرکٹ اور کھنڈرات میں سے برآمد ہوئی ہے۔ اس کے والد کا نام **فوسٹینیانس** مرقوم ہے۔ یہ فوسٹینیانس ایک شریف اور عالی نژاد شخص تھا۔ اس کی پرورش اس کے رشتہ دار **طبریاس** قیصر کے ساتھ ہوئی تھی۔ طبریاس نے اس کی شادی اعلیٰ خاندان کی دختر مسمات متلدیا کے ساتھ کر دی تھی۔ ان کے تین بیٹے تھے یعنی فوسٹینس اور فوسٹس اور سب سے چھوٹا کلیمنس۔ موخرالذکر ابھی صرف پانچ ہی سال کا تھا کہ اس کی والدہ کو خواب آیا کہ اپنے دو بڑے بیٹوں کو لے کر بالضرور آتھینے کو چلی جا۔ لہٰذا وہ کلیمنس کو اُس کے والد کے پاس چھوڑ کر آتھینے چلی گئی۔ اُس وقت سے کلیمنس کے والد کو اس

کی والدہ اور دونوں بھائیوں کی مطلق کچھ خبر نہ آئی۔ اس کے والد نے ایتھنے کو قاصد پر قاصد بھیجے مگر سب بے فائدہ ثابت ہوئے۔ آخر تنگ آکر وہ خود اُن کی تلاش میں ایتھنے کو روانہ ہوا۔ کلیمنس جو اس وقت بارہ برس کا تھا رُومہ میں تنہا رہ گیا۔ کئی برس گذر گئے مگر والدین اور برادران کا پتہ نہ چلا۔ کلیمنس نے اس اثنا میں فلسفہ کے مطالعہ سے نہایت مشتعل اور تلاشِ حق کے بے قرار کر دینے والے جذبات سے مجبور ہو کر ایک یہودی کی خبر سُنی جو آسمان کی بادشاہت کی آمد کا اعلان کرتا اور معجزات دکھلاتا تھا۔ اس سے تمام رُومہ میں تہلکہ مچ گیا۔ اسی اثنا میں برنباس بھی وہاں جا پہنچا اور منادی کرنے لگا کہ خُدا کے بیٹے کے وسیلے سے نجاتِ ابدی حاصل ہو سکتی ہے۔ وہاں کے فلسفیوں نے اس منادی پر بڑا قہقہہ لگایا مگر کلیمنس کو یہ بات سخت ناگوار گذری اور وہ برنباس کو ہاتھ سے پکڑ کر عین اسی شام کو اپنے گھر لے گیا۔ اس سے تمام سچائی کی باتیں سُنیں اور اُسی کے پیچھے فلسطین کو واپس چلا گیا۔ وہاں اُس نے اس کو قیصریہ سٹراٹو میں پایا۔ برنباس بڑی خوشی سے اُس کو پطرس کے پاس لے گیا۔ اُس وقت سے کلیمنس نے پطرس کا ساتھ کبھی نہ چھوڑا اور جب پطرس شمعون مجوسی سے بحث مباحثہ کیا کرتا تھا تو وہ اُس کے ساتھ رہتا تھا اور اسی رسول کی ہدایت کے مطابق اُس نے اس کی جانب سے یعقوب کو خط لکھا۔ پطرس کے ہمراہیوں میں اُس کے دوست نقیطس اور اقولا بھی تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب یہ سب جزیرہ ارودہ میں سفر کر رہے تھے تو ایک غریب عورت جس کے ہاتھ سوکھے ہوئے تھے اُن سے دوچار ہوئی اور پطرس سے بھیک مانگنے لگی۔ جب وہ اپنی سرگذشت اُس سے بیان کر رہی تھی تو مقدس کلیمنس بڑے شوق اور غور سے اُس کی کُل واردات کو سُن رہا تھا۔ تمام بیان سے واضح ہو گیا کہ یہ تو اُس کی گم شدہ والدہ اور نقیطس اور اقولا اُس کے گم گشتہ بھائی ہی ہیں۔ کسی اور دن کا ذکر ہے کہ ایک بوڑھا مزدور

مقدّس پطرس کے پاس آیا اور اُس سے بحث کرنے لگا۔ وُہ اس امر کا بڑا بھاری حامی تھا کہ الٰہی پروردگاری کُچھ شے نہیں۔ یہ پیر زال کلیمنس سے بھی بھڑ پڑا اور مسئلہ آزاد مرضی پر اُس کے ساتھ سخت مخالفت کی۔ وُہ کہتا تھا کہ انسان کے افعال اُس کے ستاروں کے قوانین و حرکات کے نتائج ہیں۔ اپنے اس عقیدہ کے بیان میں اُس نے اپنا ہی تجربہ بیان کیا اور جب وُہ آپ بیتی سُنا رہا تھا تو کلیمنس نے فوراً معلوم کر لیا کہ یہ تو میرے ہی والد فوسٹینس ہی کا واقعہ ہے۔ اب کیا تھا۔ یہ بُوڑھا شخص تو ہوش میں آگیا۔ اس کو اپنی گُم شُدہ بیوی اور بچّے مل گئے اور اُسی وقت سے وُہ الٰہی پروردگاری کا قائل ہو گیا اور اپنے بیٹے کلیمنس کے مذہب کا پیرو بن گیا۔ جب مُقدّس پطرس نے دیکھا کہ میرے کُوچ کا وقت نزدیک آگیا ہے تو اُس نے کلیمنس کو تمام رُومی مسیحی جماعت کے رُوبرُو اپنا جانشین نامزد کر دیا اور علانیہ "مسیحی جمہُور کا اُسقف" اُس کو بنا دیا۔

اس روایت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ کلیمنس غیر اقوام میں سے تھا اور یہودی نسل کا نہیں تھا۔ دوم۔ کہ پطرس کا رفیق اور اُسی کی وساطت اور دستِ مُقدّس سے رُومہ کی کلیسیا کا اُسقف مقرّر ہُوا تھا۔ اب اگر ہم خُود اس کے خط ہی کی طرف متوجّہ ہوں اور اِن امُور پر اُس کی روشنی میں غور کریں تو امرِ اوّل کی اس سے بخُوبی تائید ہوتی ہے چنانچہ باب پچپن میں مُصنّف غیر اقوام کی تاریخ کے بہُت سے بہادروں اور جانبازوں کا ذِکر کرتے ہُوئے اپنے آپ کو رُومیوں میں شمار کرتا ہے جن کے بہادروں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں ظاہر کئے تھے۔ وُہ لکھتا ہے:۔ "ہم جانتے ہیں کہ ہم میں سے بہُتوں نے غیروں کی رہائی کی خاطر اپنے آپ کو دے ڈالا۔" علاوہ ازیں وُہ غیر اقوام کے اُن مشہُور عقائد کو تسلیم کرتا ہے جو اس برِّ اعظم کے دیگر مقامات میں رائج تھے اور نیز ققنس کی راکھ سے اُس کے

بچّے پیدا ہونے کے واقعۂ فطری سے قیامت کی تعلیم اخذ کرتا ہے۔
وُہ قدرت میں خُدا کی بزرگی اور فوقیت کا فلسفیانہ بیان کرتا ہے کواکب و آفتاب کی حرکات اور ہَوا کے جھونکوں اور سمندر کی رفتار وغیرہ کے قوانین و ترتیب کا بڑے غور اور عمیق خیال سے مطالعہ کرتا ہے۔ یہ باتیں اس کے غیر قومی ہونے کی موید ہیں۔ وُہ اپنے لکچر کو محض اُنہیں باتوں سے رنگینی نہیں دیتا بلکہ رُومی نظامِ سلطنت اور آدابِ حکومت اور قوانینِ اخلاق کو بھی اپنا مرکز بناتا ہے۔ اُن کی صحت اور قابلِ تقلید ہونے کو وُہ بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔ اگرچہ وُہ پرانے عہد نامہ کے حوالہ جات اپنے خط میں بکثرت دیتا ہے تو بھی اُس کے اقتباسات اور اشارات اکثر اور محض یُونانی ترجمہ سپٹواجنٹ ہی میں سے ہیں نہ کہ عبرانی متن سے۔
ماسوائے اِن باتوں کے بعض عُلما اُس کے یہُودی الاصل ہونے کے قائل ہیں جیسا کہ بشپ لائٹ فٹ صاحب تصوّر کرتے ہیں کہ وُہ یُونانی مائل یہُودی تھا اور رُومی شریف خاندان کے گھر میں اور اس کے ماتحت اُس نے پرورش اور تعلیم پائی تھی۔ اُس نے رسُولوں کے ہاتھ سے اصطباغ پایا تھا اور اغلب ہے کہ اُنہیں کے دستِ مُبارک سے وُہ اُسقفی عہدہ پر بھی ممتاز ہُوا تھا۔ اُس کی طرز اگرچہ ظاہری طور پر یُونانی ہے مگر اندرونی محاورات اور تعلیم عبرانی ہے۔
روایت مذکورہ بالا کے ہر دو امُور قدیم کلیسیائی مُورّخ یُوسی بیس اور دیگر کلیسیائی بزرگوں کے بیان سے بھی حق ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہی مُورّخ کہتا ہے کہ "جب مقدّس رسُولوں (پطرس اور پولُس) نے رُوم میں کلیسیا کی بنیاد ڈالی اور اس کو وہاں قائم کیا تو اُنہوں نے اس کلیسیا کا اُسقفی عہدہ لینس کو دیا۔ اس لینس کا ذکر پولُس کے تیمتھیُس کے خط (۲ تیمتھیُس ۴: ۲۱) میں کرتا ہے۔ اس کے بعد اناکلیٹس اس عہدہ پر مامُور ہُوا جس کے بعد رسُولوں سے پیچھے تیسری جگہ کلیمنس نے اُسقفیت کا عُہدہ حاصل کیا جس نے

مقدس رسُولوں کو دیکھا تھا اور اُن سے کلام بھی کیا تھا اور اُس کے کانوں میں رسُولوں کی مُنادی اب تک گُونج رہی تھی۔ اُن کی روایات اُس کی آنکھوں کے سامنے تھیں۔ صرف وُہی نہ تھا جس نے رسُولوں سے تعلیم پائی تھی بلکہ اس وقت اور لوگ ابھی زندہ تھے۔ پس اس کلیمنٹس کے زمانہ میں جبکہ کرنتھس کے بھائیوں کے درمیان تفرقہ پڑ گیا تھا تو رُومہ کی کلیسیا نے کرنتھس کی کلیسیا کو ایک نہایت عُمدہ خط لکھ بھیجا اور اپنے درمیان صُلح رکھنے کی اُن کو نصیحت کی" (تاریخ کلیسیا ۵: ۶) پھر وُہیں مذکور ہے کہ "جس کی حکُومت کے دُوسرے سال (یعنی رُومی شہنشاہ طیطس اور یُوسیبی اس کے بیان کے مطابق سنہ ۷۹ء) رُوما کی کلیسیا کے اُسقف لینس نے بارہ برس تک حکُومت کر کے بارھویں سال میں (ایضاً ۳: ۱۵) (دومتیان سنہ ۹۲ء) یہ عہدہ اناقلیطس کو دیدیا۔ جب اناقلیطس بارہ برس تک رُومہ کی کلیسیا میں اُسقف رہ چُکا تو اس کا جانشین کلیمنس ہو گیا جس کا ذکر رسُول فلپیوں ۴: ۳ میں کرتا ہے۔ (ایضاً ۳: ۱۳) اِسی مُصنّف کا قول ہے کہ "اسی وقت (تراجان کے ایام حکُومت کے شرُوع میں) کلیمنس ابھی تک رُومہ کی کلیسیا پر حُکمران تھا جو اس سلسلہ میں تیسرا تھا (پولُس اور پطرس کے بعد) کیونکہ پہلا لینس تھا اور اناقلیطس اس کے بعد تھا۔" (۳: ۲۱) اور پھر کہتا ہے "کلیمنس ۹ برس اُسقف رہ کر تراجان کے تیسرے سال (سنہ ۱۰۰ء) میں فوت ہو گیا (۳: ۲۲) پھر بزرگ ہیرومِ بھی قریب قریب اسی قسم کی شہادت دیتا ہے۔ وُہ فرماتا ہے کہ "کلیمنس جس کی بابت پولُس رسُول اپنے خط فلپیوں میں لکھتا ہے۔ پطرس کے بعد رُومہ کا چوتھا اُسقف تھا (پطرس اس صُورت میں پہلا ہوتا ہے کیونکہ لینس دُوسرا تھا اور اناقلیطس تیسرا۔" (المشاہیر باب ۱۵) اسی نہج سے ایرنیوس بزرگ بھی لکھتا ہے کہ "اناقلیطس کے بعد رسُولوں سے تیسرے درجہ پر کلیمنس اُسقفیت پر مامور ہوا جس نے مُبارک رسُولوں کو دیکھا اور اُن سے گفتگو کی اور اُس کی

آنکھوں کے سامنے رسُولوں کی مُنادی اَور اُن کی روایات مثل حقیقت مرئی کے اب تک موجُود تھیں اَور اس امر میں وُہ اکیلا نہ تھا کیونکہ اس وقت اَور بہت سے موجُود تھے جو رسُولوں کے زیرِ تعلیم تھے۔" اسی قسم کے بیانات دیگر بزُرگان مثل ایپیفانیس اَور ترتلیان کے ہیں جو بخوف طوالت چھوڑے جاتے ہیں۔

متذکرۂ بالا بیانات سے بالوضاحت ظاہر ہے کہ یہ وُہی کلیمنس ہے، جس کا ذکر پولُس رسُول نے کیا ہے نہ کہ وُہ کلیمنس جو بعض کے خیال کے مطابق قیصر کے خاندان میں سے تھا اَور شہید ہو گیا تھا۔ مگر یہ دونوں امُور بدیں وجوہات دُرست معلُوم نہیں ہوتے۔ اوّل اس لئے کہ وُہ لوگ اس کلیمنس اَور فلیویس کلیمنس کے درمیان جو ایک رُومی قنصل تھا امتیاز نہیں کرتے۔ دوم یہ فلیویس کلیمنس شہنشاہ دومتیان کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھا اَور چُونکہ وُہ مسیحی ہو گیا تھا اسی لئے وُہ قتل کر دیا گیا تھا مگر ہمارا کلیمنس شہید نہیں ہُوا کیونکہ تمام بزُرگان و مؤرخین قدیم کا اس امر میں سکُوت ہے۔ سوم ہمارا کلیمنس یوسیبئس کے بیان کے بموجب تراجان کے تیسرے سال یعنی سنہ ۱۰۰ء میں انتقال کر گیا مگر قنصل کلیمنس بشپ لائٹ فٹ صاحب کے بیان کے مطابق اپنے قنصل ہونے کے سال ہی میں (۹۵ء) جلاوطن ہو گیا تھا۔ پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وُہ رُومہ کی کلیسیا کا اُسقف تھا اَور اُس نے پولُس اَور پطرس اَور غالباً یُوحنا اَور دیگر رسُولوں کو بھی دیکھا اَور اُن سے گفتگو کی تھی اَور تعلیم پائی تھی۔

۲۔ کلیمنس کی تصنیفات:۔ اس کی تصنیفات میں سے دو خط موجُود ہیں جو اُس نے رُومہ کی کلیسیا کی جانب سے کرنتھس کی کلیسیا کو لکھ بھیجے تھے۔ پہلا خط اندرونی اَور بیرونی دلائل سے مُستند ثابت ہوتا ہے مگر دُوسرا خط عموماً جعلی تصوّر کیا گیا ہے۔ یہ بزُرگ اپنے پہلے خط میں اپنا نام نہیں دیتا۔ یہ اس کی فروتنی اَور حلیمی کا نشان ہے۔ چُونکہ یہ خط رُومہ کی کلیسیا کی تحریک و تجویز سے زیرِ قلم آیا تھا نہ کہ کلیمنس کی ذاتی تحریک و تجویز سے اس لئے مناسب تھا کہ وُہ اس میں

اپنا نام نہ دے۔ وُہ کرنتھس کی کلیسیا کی طرف سے اپنے آپ کو محض کاتب کی حیثیت میں تصوّر کر کے اپنا نام قطعاً محذوف کرتا ہے اور خط میں ہمیشہ صیغہ جمع نہ کہ واحد استعمال کرتا ہے۔ اسی لئے قدیم مسیحی مُصنّف اور مورّخ بھی اس خط کو رُومی کلیسیا ہی کی تصنیف تصوّر کرتے ہیں اور کلیمنس کو مثل کاتب ہی پیش کرتے ہیں۔ یُوسیبیس مورّخ کہتا ہے کہ "اس کلیمنس کا ایک خط ہے جس کو سب لوگ بڑا اور عجیب خط کہتے ہیں۔ اس کو اُس نے رُومہ کی کلیسیا کی جانب سے کرنتھس کی کلیسیا کو اُس وقت لکھ بھیجا تھا جبکہ کرنتھس کی کلیسیا میں بڑا رخنہ پڑ گیا تھا اور ہم جانتے ہیں کہ شرُوع میں یہ خط اور بھی بہُت سی کلیسیائی کے درمیان علانیہ پڑھا جاتا تھا، نیز اس تفرقہ کا جو کلیمنس کے وقت میں کرنتھس کی کلیسیا کے درمیان برپا ہوُا تھا ہیگیسیپس ایک کافی گواہ ہے" (تاریخ کلیسیا ۳: ۱۶) یہی مورّخ ایک اور مقام پر کہتا ہے کہ کلیمنس کا وُہ خط جس کو اُس نے رُومہ کی کلیسیا کے نام سے کرنتھیوں کو لکھا تھا، مقبوُل عام ہے (تاریخ کلیسیا ۳: ۳۸) اس مقام پر وُہ عبرانیوں کے خط کے بہُت سے خیالات داخل کر کے اور نیز وُہی الفاظ استعمال کر کے صاف صاف ظاہر کرتا ہے کہ عبرانیوں کا خط کوئی نئی تصنیف نہیں ہے۔ لہٰذا یہ بلاوجہ رسُولی کی دیگر تصنیفات میں شمار نہیں کیا جاتا کیونکہ پولُس نے عبرانیوں کو اُنہیں کی زبان میں لکھا تھا۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ لُوقا نے اور بعض کہ اسی کلیمنس نے اس کا ترجمہ یُونانی میں کیا تھا، غالباً موخر الذکر نے، کیونکہ کلیمنس کے خط اور عبرانیوں کے خط کے درمیان طرزِ عبارت میں بڑی مُشابہت ہے اور یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ کلیمنس کا ایک اور خط بھی ہے مگر یہ ایسا مقبوُل عام نہیں جیساکہ پہلا خط ہے۔ قدما کی تصنیفات میں اس خط سے اقتباس پائے نہیں جاتے۔ اس زمانہ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اُس کے نام سے اور بھی بہُت بڑی مُفید تصانیف شائع کی گئی

تھیں جن میں پطرسؔ اور ایپونؔ کا ایک مکالمہ بھی شامل ہے۔ قُدما نے اس کا ذکر مُطلق نہیں کیا اور نہ ہی اس میں خالص رسُولی تعلیم ہی پائی جاتی ہے"۔ پھر ڈایُونوسیُوسؔ کا ذکر کرتے ہُوئے جو ۱۷۰ء کے قریب کرنتھ کا اُسقف تھا یُوسیئبسؔ یُوں بیان کرتا ہے کہ "ڈایُونوسیُوس اپنے خط میں کلیمنس کے اُس خط کا بھی ذکر کرتا ہے جو اُس نے کرنتھیوں کو بھیجا تھا اور گواہی دیتا ہے کہ قدیم زمانہ میں یہ خط وہاں کی کلیسیا کے درمیان پڑھا جاتا تھا اور یہ کہا جاتا تھا کہ آج ہم نے مُقدّس خُداوند کا دِن منایا ہے جس میں ہم اپنا خط پڑھتے ہیں، جس کو ہم اپنی تعلیم کے لئے برابر پڑھتے رہا کریں گے جیسا کہ پہلا خط جس کو کلیمنسؔ نے ہمارے لئے تحریر کیا ہے"۔ (تاریخ کلیسیا ۴: ۲۳)
پھر ہیرومؔ بزرگ اپنی کتاب المشاہیر کے پندرہویں باب میں یُوں رقمطراز ہے کہ "اُس نے رُومہؔ کی کلیسیا کے نام سے کرنتھسؔ کی کلیسیا کو ایک بڑا مُفید خط جو بعض مقامات میں علانیۃً پڑھا جاتا ہے"۔ اُس کے آگے وُہ اسی طرح اس خط اور عبرانیوں کے خط کے درمیان مُشابہت دِکھلاتا ہے جس طرح یُوسیبئسؔ نے کیا اور پھر کہتا ہے "اُس کے نام کا ایک اور خط بھی موجُود ہے مگر قُدما نے اس کو ردّ کر دیا ہے اور پطرسؔ اور ایپونؔ کا طول طویل مکالمہ بھی ہے جس کو یُوسیبئسؔ نے اپنی تاریخ کلیسیا کی تیسری کتاب میں جعلی تصوّر کیا ہے۔

اِن اقتباسات سے اِن ہر دو خطُوط کی قدامت اور صحت اور سند بالبداہت عیاں ہے۔ اگرچہ دُوسرے خط کی نسبت قدرے شک کیا گیا ہے مگر پھر بھی اس کے قدیم سے مروّج اور مقبُول ہونے کی کافی دلائل نہیں پائی جاتیں، صرف اس قدر کہ وُہ "ایسا مقبُول نہ تھا جیسا کہ پہلا خط"۔ نیز ظاہر ہے کہ جس طرح پہلا خط مروّج تھا اور جس طرح پہلے خط کے بارے میں مرقُوم ہے کہ "بعض مقامات میں علانیۃً پڑھا جاتا ہے"۔ ویسے ہی

اس دُوسرے خط کے بارے میں مرقُوم ہے۔ اسی نہج پہ نئے عہد نامہ کی بعض کتابوں کی ترویج و مقبولیت کا بھی حال تھا مگر وُہ مُستند تسلیم کی جاتی ہیں بعض کتابیں نئے عہد نامہ میں سے ایسی ہیں کہ بعض قدیم بزرگوں کی تصنیفات میں ان کا اقتباس بلکہ اشارہ تک بھی نہیں ملتا۔ اگر ظاہری شہادت ہی کی بنا پر اس دُوسرے خط کی صحت اور سند پہ اعتراض کیا جاتا اور اُسے رد کیا جاتا ہے تو کیا اور کتابوں کا بھی یہی حال نہیں ہے؟ بہر حال دونوں خط اسی مُصنّف کے ہیں۔

۳۔ اس خط کی تاریخ تصنیف۔ متذکرہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ اُس نے یہ خط بالضرور اپنی وفات سے دو تین سال پہلے یعنی ۹۸ء یا ۹۹ء میں قلمبند کیا ہوگا اور یہ دومتیان کا غالباً آخری سال ہوگا مگر بعض متاخرین اس رائے سے اتفاق نہیں رکھتے۔ اگر ہم خُود خط ہی پہ غور کریں تو اس میں ایسے صریح اشارات ملتے ہیں جن سے مذکُورہ بالا امر کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

۱:۱ میں مرقُوم ہے کہ "اُن ناگہانی اور متواتر مصائب اور حادثات کی وجہ سے جو ہم پر واقع ہُوئے، ہم نے خیال کیا کہ اُن معاملات کی بابت جو تمہارے درمیان وقوع میں آئے اور جن کی بابت تم نے ہم سے دریافت کیا... توجّہ دینی ایک امر تاخیری سمجھا"۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ خط کسی نہ کسی ایذا رسانی کے بعد ہی یا اس کے اختتام کے قریب لکھا گیا۔ یہ ایذا رسانی یا تو شہنشاہ نیرو کی طرف سے ہوگی جو ۶۴ء میں واقع ہُوئی یا دومتیان والی جو ۹۶ء میں ختم ہوگئی تھی۔ پس صُورت اوّل میں ۶۴ء کے آخر میں یا ۶۵ء کے شرُوع میں یہ خط لکھا گیا ہوگا۔ لیکن چونکہ یُوسیبئیس کے بیان کے مطابق تراجان کے تیسرے سال یعنی ۱۰۰ء میں کلیمنس فوت ہوگیا تھا، اسی لئے بالضرور ۹۸ء یا ۹۹ء میں یہ خط تحریر ہُوا ہوگا۔

پھر ۴۲: ۳ میں کلیمنس اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ اُس وقت کلیسیا میں

ایک قسم کی جانشینی کا سلسلہ موجود تھا اور یا تو خود رسولوں نے وہ سلسلہ جاری کیا تھا یا اس کے بعد بزرگان نے۔ چنانچہ لکھا ہے: "پس جن کو خود انہوں نے یا دیگر مشہور آدمیوں نے کل کلیسیا کی رضامندی سے متعین کیا ہے اور جنہوں نے خداوند کے گلے کی حلیمی کے ساتھ بےعیبی اور سلامتی اور شائستگی سے خدمت کی ہے اور مدت تک سب کی طرف سے ان پر شہادت دی جا چکی ہے، انہیں کو میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی خدمت سے برطرف کر دینا جائز نہیں ہے"۔

پھر ۴۷: ۱ میں وہ کرنتھیوں کو حکم دیتا ہے کہ "مبارک پولس رسول کا خط لو۔ اس نے تمہیں انجیل کے شروع میں کیا لکھا ہے؟ اور اس خط میں وہ کرنتھس کی کلیسیا کو "ایک قدیم کلیسیا" کہتا ہے۔

۴۱: ۲ سے ظاہر ہے کہ یروشلیم کی ہیکل اس خط کے لکھے جانے کے وقت موجود تھی کیونکہ وہ موسوی شریعت کی قربانیوں کا ذکر صیغہ حال میں یوں کرتا ہے کہ "قربانیاں ہر جگہ نہیں گذرانی جاتی ہیں مگر صرف یروشلیم میں"۔ بادی النظر میں یہ معاملہ عجیب سا نظر آتا ہے۔ یہ مقام اوپر کے بیان کے بالکل منافی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط یروشلیم کی بربادی سے پہلے لکھا گیا تھا۔ یوسیفس مورخ بھی اپنی کتاب قدامت یہود میں جو بالضرور ۹۳ء سے پہلے مکمل نہیں ہوئی، جب موسوی شریعت کی مختلف اقسام کی قربانیوں کا ذکر کرتا ہے تو برابر فعل حال ہی استعمال کرتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے۔ "جب کوئی شخص اپنی سوختنی قربانی لاتا ہے تو وہ ایک بیل اور ایک برہ اور ایک بکری کا بچہ قربان کرتا ہے۔ جب یہ ذبح کئے جاتے ہیں تو کاہن اس خون کو مذبح کے چاروں طرف گراتے ہیں تب وہ ان کو پانی سے دھو کر ان کے اعضا جدا جدا کرتے ہیں اور ان پر نمک چھڑک کر مذبح پر رکھتے ہیں"۔ (۳ کتاب ۹ باب فقرات ۱ و ۲ و ۳)

اس مُشکل کا حل یُوں ہو سکتا ہے کہ اس طرزِ عبارت سے شریعت کے مدامی دستُور اور عمل کا بیان ہوتا ہے نہ کہ اس وقت کے واقعہ کا ذِکر۔ پس اِن باتوں سے جو مختصر آمیزش کی گئی ہیں، صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خط پہلی صدی کے اختتام کے قریب قلمبند ہُوا تھا۔

۴۔ اقتباسات۔ اس خط میں کرنتھیوں کا پہلا خط واضح اور علانیہ طور پر پولُس رسُول سے منسوب ہُوا ہے۔ اور ہمارے خُداوند کے الفاظ جو متی مرقس اور لُوقا کی اناجیل میں ہیں، صاف طور پر اس خط میں ملتے ہیں مگر انجیل نویسوں کا نام نہیں دیا گیا۔ یہ رسُولی بزرگوں کی عادت ہے۔ نیز رسُولوں کے اعمال، رومیوں کے خط، کرنتھیوں کے ہر دو خط۔ گلتیوں۔ افسیوں اور کُلسیوں کے خط۔ تھسلنیکیوں کا پہلا خط۔ تمتھیُس کے ہر دو خط۔ طِطُس کے اور عبرانیوں کے خط۔ یعقُوب کے خط اور ۱ و ۲ پطرس سے کم و بیش اقتباس و اشارات پائے جاتے ہیں مگر بلا مصنّف کے نام و اقتباسی نشان کے یہ شہادت جو نئے عہد نامہ کی کتابوں کی قدامت اور صحت اور سند کے بارے میں اس خط کے اندر دی گئی ہے وُہ نہ صرف کلیمنس کی تصوّر کی جاتی ہے بلکہ خُود رُومہ کی کلیسیا کی۔ لہٰذا قطعی اور قابلِ اعتبار ہے۔ علاوہ اس کے یہ امر بھی اظہر ہے کہ کرنتھس کی کلیسیا بھی جس کو یہ خط تحریر کیا گیا تھا اِن کتابوں سے جن کا اس میں اقتباس یا اشارہ آیا ہے بخُوبی واقف اور اُن کو بڑی عزّت کی نگاہوں سے دیکھا کرتی تھی۔

اغناطیوس کے خطُوط

۱۔ اغناطیوس اور اُس کے خطُوط:۔ یہ بُزرگ پہلی صدی کے آخر اور دُوسری صدی کے آغاز میں انطاکیہ واقعہ سوریہ کی کلیسیا کا اُسقف تھا۔ کہتے ہیں کہ اغناطیوس وُہی چھوٹا لڑکا تھا جس کو خُداوند مسیح نے اپنے پاس کھڑا کر کے

اور شاگردوں سے مخاطب ہو کر کہا تھا کہ "جو اس بچّے کو میرے نام سے قبول کرے وہ مجھے قبول کرتا ہے" الخ (لوقا ۹ : ۴۷) کہتے ہیں کہ اغناطیوس پہلی صدی کے شروع میں سوریانی والدین سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا یہ نام رومی ہے مگر مسیحی نام θεοφορος (تھیافورس) ہے یعنی وہ شخص جو اپنے دل میں خدا کو رکھتا ہے۔ یہ بزرگ خود رسولوں کا سامع اور ایمان کے "روحانی چشمے سے پینے والا" اور "پیارے رسول" یوحنا کے مدرسہ میں پولوکارپ کا ہم مکتب تھا۔ یوسیبئس اپنی تاریخ کلیسیا (۳ کتاب ۲۲ باب) میں کہتا ہے کہ "انطاکیہ کا پہلا اسقف یوادیاس تھا اور اغناطیوس اس کا جانشین ہوا۔" ہیرونیم بزرگ کا بھی یہی بیان ہے اور یوسیبئس اپنی کرانیکل میں کہتا ہے کہ جب پطرس اور پولس دونوں شہید ہو گئے تو ۶۹ء میں اغناطیوس انطاکیہ کا اسقف مقرر ہوا۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ خود پطرس نے اُس کو آرڈین کیا تھا اور کہ یوادیاس اور اغناطیوس دونوں ایک ہی وقت میں انطاکیہ کے اسقف تھے یعنی ایک یہودی مسیحیوں کا اور دوسرا غیر قوم مسیحیوں کا۔ مگر جب اوّل الذکر رحلت کر گیا تو اغناطیوس ہی کو یہودی مسیحیوں نے بھی اپنا اسقف تسلیم کر لیا۔ اب اگر اس بیان کے مطابق یہ مان لیا جائے کہ ۷۰ء کے قریب اغناطیوس اُس کا جانشین ہوا تو ہم بالصحت قیاس کر سکتے ہیں کہ اُس نے رسولوں میں سے کئی ایک کو دیکھا ہوگا۔ اس کی تائید میں خرسسٹم بزرگ کہتا ہے کہ "وہ ان کے ساتھ بڑی اُنسیت سے گفتگو کیا کرتا تھا اور اُن کی تعلیم سے بخوبی واقف تھا۔"

اس بزرگ کی سوانح عمری میں دوسرا بڑا واقعہ اس کی شہادت ہے۔ اس کی شہادت کی تاریخ غیر معیّن ہے اور علماء کا اس میں اتفاق آرا نہیں۔ بعض اس کی تاریخ شہادت سنہ ۱۰۷ء اور شہنشاہ ترایان کا دسواں سال بتاتے ہیں اور بعض سنہ ۱۱۶ء قرار دیتے ہیں۔ ایپوسٹیوس فرماتا ہے کہ "وہ بھاری

قوم میں سے ایک تھا جس پر خُدا کی گواہی کی خاطر فتوےٰ دیا گیا تھا کہ وُہ جنگلی درندوں کے سامنے ڈالا جائے۔ اُس نے کہا "مَیں خُدا کی گندم ہُوں اَور جنگلی جانوروں کے دانتوں سے پِسیا جاتا ہُوں تاکہ مَیں خالص روٹی پایا جاؤں"۔ یہ الفاظ اغناطیوس کا خط رُومیوں کو ۴:۱ میں سطور ہیں اَور اِس مقام کو یُوسیبئیس نے ایرینیوس کی تصنیف سے اقتباس کیا ہے۔ (تاریخ کلیسیا ۳:۳۶) پھر وُہ ایک اَور مقام میں (۵:۶) یُوں کہتا ہے کہ "ایرینیوس، جسٹن شہید اَور اغناطیوس کی تصانیف میں سے شہادتیں استعمال کر کے ان کا تذکرہ کرتا ہے اَور مَیں نے اس کا ذِکر دو مقاموں میں کیا ہے (یعنی غزل الغزلات کے دیباچہ میں)" "آخر کار مجھے یاد ہے کہ مُقدّسوں میں سے ایک مسیحی اغناطیوس نے مسیح کی بابت کہا ہے کہ میری محبّت مصلُوب ہو گئی"۔ یہ الفاظ رُومیوں ۷:۲ میں مرقوم ہیں۔ پھر لُوقا کی انجیل پر چھٹے وعظ میں کہتا ہے "کہ مَیں نے اس کو ایک شہید یعنی اغناطیوس کے ایک خط میں جو پطرس کے بعد انطاکیہ کا دُوسرا اُسقف تھا، بڑی فصاحت کے ساتھ لکھا ہُوا دیکھا کہ مریم کی بکارت اس جہان کے سردار کو نا معلُوم تھی"۔ (افسیوں ۱:۱۹) پھر یُوسیبئیس کی تاریخ کلیسیا (۳:۳۶) میں اس بات کا ذِکر کرتے ہوئے کہ پولوکارپ اَور پاپیاس دونوں ہمعصر تھے، یُوں لکھتا ہے کہ اسی زمانہ میں اغناطیوس بھی مشہور تھا جس کی ابھی تک بڑی تعظیم ہوتی ہے اس لئے کہ وُہ پطرس کے بعد انطاکیہ کی کلیسیا کے اسقفی سلسلہ میں دُوسرا تھا۔ کہتے ہیں کہ وُہ سمرنا سے رُومہ کو بھیجا گیا تھا تاکہ مسیح کی گواہی کے لئے جنگلی درندوں سے پھاڑا جائے اَور جب وُہ ایک بڑی محافظ سپاہ کی زیرِ حراست آسیا کے درمیان سے گُذر رہا تھا تو اُس نے اپنے درسوں سے ہر شہر کی کلیسیا کو مستحکم کیا اَور اُس نے خصُوصاً اُن بدعتوں سے مُتنبّہ کیا جو اُس وقت مبعُوث اَور قائم ہو رہی تھیں اَور اُن کو نصیحت کی کہ رسُولوں کی روائتوں پر قائم رہیں اَور ان باتوں کی مزید تاکید کے لئے اُس نے اپنی تعلیمات کو قلمبند کر دیا۔ اس

ملے۔ جب وُہ سمرنا میں آیا جہاں پولوکارپ موجُود تھا تو اُس نے ایک خط افسس[1] کی کلیسیا کو لکھا اور ایک مغنیشیا[2] (واقعہ برلب دریائے میناندر) کی کلیسیا کو اور ایک ترلس[3] کی کلیسیا کو۔ اور علاوہ اِن کے اُس نے ایک خط روم[4] کی کلیسیا کو بھی لکھا۔ یہ باتیں اُس نے ان کلیسیاؤں کو شہر مذکورہ بالا سے لکھیں۔ سمرنا سے روانہ ہونے کے بعد اُس نے تروآس سے فلادلفیہ[5] کی کلیسیا کو اور سمرنا[6] کی کلیسیا کو اور خصوصاً اُس کے صدر مجلس پولوکارپ کو خط لکھے[7]۔ یہاں پر یُوسیبئیس[8] اس خط کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اُس نے پولوکارپ[9] کو تحریر کیا تھا اور سمرنا کی کلیسیا کے خط میں سے ایک مقام کا بالوضاحت اقتباس کرتا ہے اور فلپیوں کے خط میں سے جو پولوکارپ نے لکھا تھا، ایک مقام[10] پیش کرتا ہے: "اغناطیوس کے خطوط جو اُس نے ہمارے پاس بھیجے معہ دیگر خطوط کے جو ہمیں دستیاب ہُوئے ہیں، ہم نے اُن کو تمہارے پاس بھیج دیا ہے جو اس خط کے ساتھ ملحق ہیں جن سے تم بہُت فائدہ اُٹھا سکتے ہو کیونکہ ان میں ایمان اور صبر اور اُن تمام باتوں کا تذکرہ ہے جو خُداوند میں ہماری ترقی کے بارے میں ہیں۔"

اُس کے خطوں کی یہ ترتیب بلحاظ اُن مقامات کے ہے جہاں سے اُس نے اُنہیں قلمبند کیا مگر ماسوائے اس ترتیب کے ایک اور خاص ترتیب بھی اس کے خطوط میں پائی جاتی ہے یعنی جتنے خط اُس نے سمرنا سے لکھے وُہ سب اُن کلیسیاؤں کے نام ہیں جن کو اُس نے بچشم خود کبھی نہیں دیکھا تھا مگر اُن کلیسیاؤں کے نمائندوں کی وساطت سے اُن کے ساتھ اُس کی واقفیت ہو گئی تھی لیکن جتنے خط اُس نے تروآس میں قیام کے وقت تحریر کئے، وُہ یا تو اُن کلیسیاؤں کی جانب ہیں جن کو وُہ خود جانتا تھا اور جہاں وُہ خود گیا بھی تھا (مثلاً سمرنا اور فلادلفیہ کی کلیسیا میں) یا خاص اشخاص کو لکھے (مثلاً پولوکارپ کو) جس کے ساتھ اُس نے اپنے اس سفر میں اُس سے پہلے کسی مقام پہ ملاقات اور گفتگو کی تھی۔

علی سبیلہ ہیروم بزرگ بھی اپنی تصنیف المشاہیر (۱۶ باب) میں مسطور کرتا ہے کہ ”اغناطیوس پر جو پطرس رسُول کے بعد انطاکیہ کی کلیسیا کا تیسرا اُسقف تھا، فتویٰ دیا گیا تھا کہ وُہ جنگلی درندوں کے سامنے پھینکا جائے اور جب وُہ سمرنا میں آیا جہاں یُوحنا کا شاگرد پولیکارپ اُسقف تھا تو اُس نے افسیوں کو ایک خط لکھا۔ دُوسرا اہلِ مغنیشیا کو، تیسرا اہلِ ترلس کو، چوتھا رُومیوں کو اور جب وُہ وہاں سے روانہ ہو گیا تو اُس نے فیلادلفیوں، سمرنیوں اور خاص کر پولیکارپ کو خطوط لکھے۔“

ماسوائے ان سات خطوط کے جن کا ذکر یُوسیبئیس اور ہیروم اور ماسوائے اِن بزرگوں کے دیگر قدیم بزرگان نے کیا اور بھی کئی ایک خطوط موجود ہیں جو اغناطیوس سے منسُوب کیے جاتے ہیں مگر علما اس بات پر متفق الرائے ہیں کہ وُہ سب جعلی ہیں تاہم ان سات خطوط کی سند اور صحت تواریخی اور اندرونی ہر دو طور پر ثابت ہے جس کے بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

اِن سات خطوط کی جن کا ذکر یُوسیبئیس اور ہیروم نے کیا ہے، دو مطبُوعات ہیں یعنی ایک طبع کلاں اور دُوسری طبع خُورد۔ پہلی کو اکثر اوقات مُحرف طبع کہتے ہیں مگر علما کا اتفاق رائے یہ ہے کہ طبع کلاں مُحرّف ہے اور طبع خُورد نہایت مناسب طور پر اغناطیوس سے منسُوب کی جاتی ہے اور قدیم مسیحی مصنفوں نے جو اغناطیوس کے خطوں سے اقتباس کیے ہیں وُہ بھی طبع خُورد سے بڑی مطابقت رکھتے ہیں لیکن اس امر پر بھی کہ کیا اس طبع خورد کے خطوط فی الحقیقت اغناطیوس کی اصلی تصنیفات ہیں، عُلما کے درمیان بڑی بحث ہے اور ہر طرف کے دلائل بڑے غور طلب ہیں مگر زور زیادہ ان کی صحت اور اصلیت کی حمایت میں ہیں۔ تمام بحث کا مفصّل بیان کرنا اس مختصر میں محال ہے۔ لہٰذا ہم صرف بیانات مُتقدمہ بالا کی طرف ناظرین کو رجُوع دلاتے ہیں۔ ہمارا اپنا خیال بوجُوہاتِ مذکُورہ بالا اور دیگر اسی قسم کی شہادات

کے یہ ہے کہ طبع خورد کے یہ سات خطوط در اصل اغناطیوس کے اصلی خطوط ہیں۔

۴۔ تاریخ تصنیف۔ ان خطوط کی تاریخ تصنیف اس کی شہادت کی تاریخ سے معین ہو سکتی ہے کیونکہ یہ خطوط اُس وقت معرض تحریر میں آئے تھے جبکہ اُس پر فتوے لگ چُکا تھا کہ وُہ درندوں کے سامنے پھینکا جائے اور جب وُہ اس مقصد کے لئے گرفتار ہو کر رُومہ کو جا رہا تھا تو اس معاملہ میں بھی عُلما کی رائیں مُتفق نہیں ہیں۔ بعض سنہ ۱۱۵ء یا سنہ ۱۱۶ء اس کی تاریخ شہادت قرار دیتے ہیں اور بعض سنہ ۱۱۲ء معین کرتے ہیں۔ شہادت نامۂ اغناطیوس میں مرقوم ہے کہ جب شہنشاہ تراجان انطاکیہ میں تھا تب اُس پر موت کا فتویٰ لگایا گیا تھا۔ عُلما کہتے ہیں کہ تراجان سنہ ۱۱۲ء سے پہلے انطاکیہ میں موجود نہ تھا لہٰذا اغناطیوس پر اس سال سے بہت برس پیشتر فتوے نہ لگایا گیا ہوگا۔ مگر خود اس شہادت نامہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اغناطیوس رُومہ میں اُس وقت شہید ہُوا جبکہ سنیکیو اور سورا قنصل (حاکم) تھے۔ یہ دونوں سنہ ۱۰۸ء میں یعنی تراجان کے دسویں سال میں اس عہدے پر مامُور تھے (غالباً سنہ ۱۱۲ء سے پہلے تھوڑے عرصہ کے لئے وُہ انطاکیہ میں گیا ہوگا اور اُس وقت اُس نے اُس پر قتل کا فتوے لگایا ہوگا) یُوسیبئس اس بات کا بالکل ذکر نہیں کرتا کہ جب تراجان انطاکیہ میں تھا تو اُس وقت اُس نے اغناطیوس پر قتل کا فتویٰ لگایا تھا۔ علاوہ اس کے وُہ اُس کی شہادت کو تراجان کے دسویں سال (سنہ ۱۰۸ء) میں قرار دیتا ہے۔ پس نہایت قرین قیاس تاریخ ان خطوط کی تصنیف کی سنہ ۱۰۷ء ہی معلوم ہوتی ہے۔

اقتباسات۔ ان خطوں میں اُس نے عہدِ جدید کی کتابوں میں سے صرف افسیوں کے خط ہی کا نام لے کر اقتباس کیا ہے (۱۲ : ۲) مگر دیگر حوالجات عہدِ عتیق و جدید ہر دو سے بکثرت پائے جاتے ہیں، جیسا کہ ہم نے ان میں سے بعضوں کا

حاشیہ پر نشان بھی دے دیا ہے۔ علاوہ اس کے سمرنیوں کو خط ۳:۲ ایک خاص مقام ہے جس کو یُوسیبئس نے بھی (۳:۳۶) میں اقتباس کیا ہے مگر وُہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اغناطیوس نے ہمارے نجات دہندے کے یہ الفاظ کہاں سے لئے ہیں۔ ہیروم بزرگ کہتا ہے کہ یہ الفاظ عبرانیوں کی معرفت انجیل میں سے لئے گئے ہیں۔ اِن دونوں بزرگوں کے بیان سے بعد کے مسیحی علما بھی اس امر کے بارے میں متذبذب ہیں مگر لوقا ۲۴:۳۹ کا مقابلہ اس آیت کے ساتھ کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اغناطیوس نے اسی مقام کو اپنی زبان میں سرسری طور پر اَور محض حافظہ سے بیان کیا ہے نہ کہ یہ لفظی اقتباس ہے اَور نہ ہی یہ مقام عبرانیوں کی معرفت انجیل سے لیا ہُوا معلُوم ہوتا ہے کیونکہ نئے عہد نامہ کی اپوکریفا کتابوں میں سے اقتباس کرنا بُزرگانِ سلف کی عادت کے خلاف ہے۔ نئے عہدناموں کی کتابوں سے جو اُس نے اقتباس کئے ہیں اُن سے معلُوم ہوتا ہے کہ اُس کے خطوں میں متّی اَور یُوحنّا کی اناجیل، رسُولوں کے اعمال، رُومیوں کو خط، پہلا دُوسرا خط کرنتھیوں کو۔ گلتیوں، افسیوں، فلپیوں، کلسیوں۔ پہلا تھسلنیکیوں۔ ۲۔ تیمتھیُس، طِطُس، عبرانیوں، پطرس کا پہلا خط اَور یُوحنّا کے پہلے اَور تیسرے خطوں میں سے جو اقتباسات ہیں وُہ ذرا کم مطابقت رکھتے ہیں۔ وجہ اس کی یہی معلُوم ہوتی ہے کہ بہ سبب سفر میں ہونے کے اُس نے محض اپنی یاد سے ان کو قلم بند کیا ہے نہ کہ کتاب میں سے دیکھ کر۔

اس نے بحیثیت ایک مسافر محض اپنی یاد سے ان کو قلمبند کیا ہے کتاب سے نقل نہیں کیا۔

پولوکارپ کا خط

۱۔ **پولوکارپ**:- غالباً سنہ ۱۵۵ء یا سنہ ۱۵۶ء میں وُہ اپنی شہادت کے وقت چھیاسی برس کی عمر کا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ وُہ سنہ ۷۰ء کے آخر میں یروشلیم کی بربادی کے بعد پیدا ہُوا۔ اِس طرح وُہ خداوند کے شاگردوں کا ہمعصر اور اُن کا شاگرد اور انہیں کے وسیلے سے سمرنا واقع ایشیا کی کلیسیا کا اُسقف بھی مقرر کیا گیا تھا اور ایرینیوس اس سے بخوبی واقف تھا جیساکہ وُہ اپنی اُس تصنیف کی تیسری کتاب میں ذکر کرتا ہے جو اُس نے بدعتوں کے برخلاف لکھی تھی۔ وُہ کہتا ہے کہ یہی پولوکارپ ہمیشہ وُہی تعلیم دیا کرتا تھا جو اُس نے رسُولوں سے پائی تھی اور جو کلیسیا کی جانب سے دست بدست پہنچی اور وُہی سچی تعلیم ہے تمام کلیسیائیں اِن باتوں کی شاہد ہیں اور نیز وُہ بھی جو اُس کے جانشین تھے۔ اسی پولوکارپ نے جب وُہ رُوم میں وہاں کی کلیسیا کے اُسقف انیقیطس کے پاس عید فسح کے دن کی بابت غور و مشورہ کرنے کے لئے آیا تھا تو اُس نے بہت سے بدعتیوں کو خُدا کی کلیسیا میں شامل کیا (یُوسیبیس کی تاریخ کلیسیا ۴ کتاب ۱۴ باب)۔ اور پھر وہی مصنّف اپنے خط میں جو اُس نے فلورنیس کو لکھا یُوں رقمطراز ہے کہ "میں عین وُہ جگہ بھی بتا سکتا ہُوں جہاں وُہ بیٹھ کر درس دیا کرتا تھا اور نیز جہاں جہاں وُہ جایا کرتا اور پھرا کرتا تھا اور اس کی طرزِ معاشرت اور قطع وضع اور لوگوں کے ساتھ اس کا بات چیت کرنا اور یُوحنّا کے ساتھ اس کی گاڑھی گفتگو (جیساکہ وُہ اکثر بیان کرتا تھا) اور نیز یہ کہ میں اُن سے بھی واقف ہُوں جنھوں نے خُداوند کو دیکھا تھا (ایضاً ۵ کتاب ۲۰ باب) پھر یُوسیبیس اُن لوگوں کا ذکر کرتے ہُوئے جو شہنشاہ ترِاجان کے عہد میں تھے۔ مثلاً اغناطیوس اور پاپیاس، یُوں کہتا ہے "اُس وقت ایشیا میں پولوکارپ مشہور تھا جو رسُولوں کا شاگرد تھا اور جو خُداوند کے چشم دید گواہوں اور خادموں سے سمرنا کی کلیسیا پر اُسقف مقرر ہُوا تھا" (ایضاً ۳ : ۳۶) مقدّس ہیرِدم اپنی

کتاب المشاہیر کے تیرھویں باب میں کہتا ہے کہ "پولوکارپ جو یُوحنّا رسُول کا شاگرد تھا اور جس کے ہاتھوں وُہ سمرنا کی کلیسیا کا اُسقف بھی مقرر ہُوا تھا تمام ایشیا کا شہزادہ تھا۔ کیونکہ اُس نے رسُولوں میں سے بعضوں کو دیکھا تھا اور اُن سے تعلیم پائی تھی جنہوں نے خداوند کو دیکھا تھا۔ وُہ چوتھی اذیّت میں جو نیرو کے بعد وقوع میں آئی تھی۔ مارکس انٹونینس اور اوریلیوس کموڈس کے عہد میں شہر سمرنا کے اندر آگ سے زندہ جلایا گیا۔ پروقنصل جو وہاں پر موجود تھا اور تماشاگاہ کے تمام لوگ اس کی موت کے خواہاں تھے"۔

پولوکارپ کی شہادت کی تاریخ کی بابت علماء کے درمیان مختلف رائیں ہیں "بشپ پیئرسن جن کا یہ خیال ہے کہ وُہ انٹونینس پیوس کے عہد میں شہید ہُوا تھا اُس کی شہادت ۱۴۷ سنہ معیّن کرتے ہیں۔ بشپ کلاسنٹ اور دیگر بہت سے علماء ۱۶۷ سنہ یا اس کے قریب قرار دیتے ہیں یعنی مارکس انٹونینس فلاسفر کے ساتویں سال میں۔ پینج اور اُشر صاحبان ۱۶۹ سنہ ء بتلاتے ہیں" (لارڈنر جلد ۲ صفحہ ۹۷) بشپ لائٹ فٹ صاحب کہتے ہیں کہ ۱۵۵ سنہ یا ۱۵۶ سنہ ء کے درمیان کسی وقت وُہ شہید ہُوا۔ اور پادری سی۔ ایف کروسے صاحب تاریخ شہادت ۱۶۶ سنہ ء لکھتے ہیں۔ بہرحال اس واقعہ کی تعیّن تاریخ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں اور مورخین اس امر میں مختلف الرائے ہیں۔ زیادہ اغلب اس بزرگ کی تاریخِ شہادت وُہی ہو سکتی ہے جو بشپ لائیٹ فٹ نے معیّن کی ہے۔ اکثر خیال کیا گیا ہے کہ پولوکارپ سمرنا کی کلیسیا کا وُہی فرشتہ تھا جس کے نام پر یُوحنّا رسُول نے اپنے مکاشفہ کی کتاب میں ایک خط لکھا ہے۔

۲ - پولوکارپ کی تصنیفات

ایرینیوس اُسی خط میں جو اُس نے فلورنیس کو لکھا تھا اور جس کا ہم نے یُوسیبئس سے ابھی حوالہ دیا ہے۔ یُوں لکھتا ہے "اور جس قدر باتیں اُس کے اُن خطوط سے معلوم ہو سکتی ہیں جو اُس نے گرد و نواح کی کلیسیاؤں کو لکھے یہ باتیں پایۂ استحکام کو پہنچتی ہیں"۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ اُس نے کئی ایک خط لکھے تھے جو اب گم ہو گئے ہیں مگر صرف ایک ہی خط اب موجود اور کلیسیا میں مروج ہے اور یہ وُہ خط ہے جو اُس نے فلپّی کی کلیسیا کو لکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وُہ خطوط یوسیبئس اور ہیرونم کے

زمانہ سے پہلے ہی مدت بیشتر گم ہو گئے تھے۔ کیونکہ وُہ صرف فلپیوں ہی کے خط کا ذکر کرتے ہیں اور باقیوں کا اشارہ تک بھی نہیں کرتے۔ یہ خط پولوکارپ نے فلپیوں کی اس درخواست پر اُن کو لکھ بھیجا تھا (۱:۳) کہ وُہ اُن کو کچھ نصیحت لکھ بھیجے اور اُنہوں نے اغناطیوس کے خطوط بھی اس سے منگوا بھیجے تھے۔ پس پولوکارپ نے اپنے اس خط کے ساتھ ان کو وُہ خط بھی بھیجدیئے تھے (۱۳:۱ و ۲)۔ اِس خط کی صحت اور مستند ہونے کی بابت علماء کے درمیان کبھی کسی قسم کا شک وارد نہیں ہُوا۔ مگر صرف ایک دو مقامات کے محرف یا الحاقی ہونے کا شک کیا جاتا ہے ایرنیوس اور یوسیبئس کے اُس بیان سے جو یوسیبئس کی تاریخ کلیسیا میں مندرج ہے پُوری پُوری موافقت رکھتا ہے جس میں مرقوم ہے کہ پولوکارپ نے اس میں پطرس رسُول کے پہلے خط سے اقتباس کیا ہے (تاریخ کلیسیا ۴:۱۴) علاوہ ازیں خود یوسیبئس نے اس خط سے کئی ایک مقامات اقتباس کئے ہیں (ایضاً ۳:۳۶)۔ یہ خط اغناطیوس کے خطوں اور خود اس کی شہادت سے بڑا تعلق رکھتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ تھوڑی ہی دیر ہُوئی تھی کہ فلپیوں نے چند ایک مقدسوں کا جو بندھے ہُوئے رُوم کو جا رہے تھے استقبال کیا تھا (۱:۱) اور ۹:۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ اغناطیوس بھی ان میں سے ایک تھا اور اُس کے علاوہ زوسیمس اور روفیس بھی اُس کے ساتھ تھے۔ بشپ لائٹ فٹ صاحب کہتے ہیں کہ غالباً یہ وہ مسیحی تھے جن کو پلینی نے بتھونیا سے گرفتار کر کے رُوم کو بھیجا تھا اور فلپی میں اغناطیوس کے ساتھ رل گئے تھے۔ پس اس صُورت میں وُہ اغناطیوس کے ساتھ ہی اُن دس سپاہیوں کی زیر حراست رُوم کو گئے جن کو وُہ "دس چیتے" کہتا ہے (اغناطیوس کا خط رُومیوں کو ۵:۱) اور یہ بھی واضح ہے کہ اغناطیوس نے فلپیوں کو زبانی وہی حکم دیا تھا جو اُس نے دیگر کلیسیاؤں کو بھی عموماً دیا تھا (فلادلفیہ ۱۰:۱؛ سمرنیوں ۱۱:۱؛ پولوکارپ کو خط ۷:۱ و ۲) کہ تم انطاکیہ کی کلیسیا کو خط اور ایلچی اِس بات کی مبارک بادی دینے کے لئے بھیجو کہ اَب امن ہو گیا ہے۔ پس فلپیوں نے اور گویا اغناطیوس نے اُن کو یہ لکھا کہ پولوکارپ ہی خط لے کر سُوریا کی کلیسیاؤں کے پاس جاوے۔ اور اسی طرح یہ بھی واضح ہے کہ اُنہوں نے یا تو خود اغناطیوس سے یا اُس کے رفیقوں سے اُن خطوں کی بابت سُنا ہوگا جو اُس نے ایشیا خورد کی کلیسیاؤں اور

خصوصاً سمرنا کی کلیسیا کو بھیجے تھے اور اسی لئے اُن کی یہ درخواست درست تھی کہ پولوکارپ اُن کو وُہ خط بھیجدے جو اُس کے پاس ہے۔

مزید برآں پولوکارپ اِس بات کا بھی ذکر کرتا ہے کہ پولس رسُول بھی فلپی کی کلیسیا کے ساتھ تقریر و تحریر کے وسیلے رکھتا تھا (فلپیوں ۳ و ۱۱، ابواب) اور بتلاتا ہے کہ فلپیوں کی کلیسیا اپنے اوائل میں مشہور تھی۔ اور ان کو اس امر کی مُبارک بادی دیتا ہے کہ تُم نے اپنی ابتدائی شہرت کو بخُوبی قائم رکھا ہے (۱ و ۱۱ باب) اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ فلپی کی کلیسیا کے ممبر سمرنا کی کلیسیا سے پہلے مسیحی ہُوئے تھے۔ یہ بیان اِن دونوں کلیسیاؤں کے اُس بیان سے عین مطابق ہے جو نئے عہد نامہ میں ہُوا ہے۔ یہ خط اغناطیوس کی وفات کے بعد غالباً ۱۱۵ء میں لکھا اور ایک شخص مسمّٰی کریسینس کے ہاتھ فلپی کی کلیسیا کو بھیجا گیا تھا (۱۴ : ۱)۔

۱۱: اسے معلُوم ہوتا ہے کہ فلپی کی کلیسیا میں سے ایک پرسبوٹر (بزرگ) بنام ولنیس اور اس کی بیوی حنانیاہ اور سفیرہ کی طرح لالچ کے گُناہ میں پھنس گئے تھے۔ اسی لئے پولوکارپ بار بار فلپی کی کلیسیا کو مال و زر کی دوستی اور لالچ سے بچے رہنے اور اس سے احتراز کرنے کی نصیحت دیتا ہے (۲ : ۲ - ۴ : ۳ - ۶ : ۱ - ۱۱ : ۱ و ۲) اور کہتا ہے، کہ میں اس واقعہ کے سبب سے غمگین ہُوں (۱۱ : ۴)۔

اِس خط کا بڑا حصّہ یونانی میں لکھا ہُوا ہے مگر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴، ابواب لاطینی میں ہیں۔ یہ حصّہ اس خط کے ایک قدیم لاطینی ترجمہ میں سے لیا گیا ہے جو بالکل مکمّل نسخہ ہے اور جس میں یہ خط پُورا پُورا موجُود ہے۔

۳- پولوکارپ کی شہادت اِس نام کا ایک خط فلپی کی کلیسیا کی طرف سے فیلومیلیس کی کلیسیا کو لکھا ہُوا موجُود ہے اور اُس کا بڑا حصّہ یوسیبئس نے اپنی تاریخ کلیسیا کی چوتھی کتاب کے پندرھویں باب میں اقتباس کیا ہے۔ اور اگرچہ یہ خط پولوکارپ کی وفات کے بعد لکھا گیا ہے تو بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِس کا ذکر بھی یہاں پر کر دیا جائے کیونکہ پولوکارپ کی گواہی اس کی کلیسیا کی گواہی ہے اور اُن کی گواہی کو مثل خُود پولوکارپ کی گواہی کے متصوّر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ خط اِس کی وفات کے بعد ہی فوراً قلمبند کیا گیا تھا اور اِس میں وُہ باتیں درج ہیں جو

پولوکارپ نے بزبان خود فرمائی تھیں۔ بشپ لائیٹ فٹ صاحب کہتے ہیں کہ یہ خط ۱۵۵ء یا ۱۵۶ء کے بعد ہی کا لکھا ہُوا معلوم ہوتا ہے۔ اس خط کی سند پر قدماٰ کی گواہی متواتر ہے۔ اِس واقعہ کے قریب پچیس سال بعد ایرینیوس اور پھر اُس کے تھوڑے عرصہ پیچھے پولوکریٹس اِس شہادت پر گواہی دیتے ہیں۔ ازاں بعد گال کی کلیسیاؤں (۱۶۵ء) کے خط میں اور سمرنیوں کے اِس خط کے درمیان بڑی بھاری موافقت پائی جاتی ہے۔ چوتھی صدی کے شروع میں یوسیبیس اپنی تصنیف کرونکل (تاریخ) میں اور پھر تاریخ کلیسیا میں (جیسا کہ ذکر ہُوا) اِس کتاب کی طرف اشارہ اور اُس سے اقتباس کرتا ہے۔ چوتھی صدی کے شروع میں پولوکارپ کی پائیونی سوانح عمری کے مصنّف نے اِس خط کو اپنی تصنیف میں درج کیا ہے۔

ان دونوں خطوط میں بائبل سے بہت کچھ اقتباس اور اشارات کئے گئے ہیں جن کو دونوں خطوں کے حاشیہ پر بطور ریفرنس درج کردیا ہے۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اِس کے لکھے جانے کے وقت بھی وُہی بائبل موجود تھی جو اب ہمارے پاس ہے۔ قدماء بائبل مقدّس کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ ہم اس کو سمجھتے اور مانتے ہیں۔

اِس خط کے آخری حصے (یعنی ۲۱ ویں باب اور اس سے آگے آخر تک) کی بابت بشپ لائیٹ فٹ صاحب فرماتے ہیں کہ "تتمانی پیراگراف سے ایک اور زیادہ مشکل مسئلہ درپیش آتا ہے۔ اُن کے تین حصّے ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اور اغلب ہے کہ مختلف اشخاص نے اُن کو لکھا ہے۔ (۱) تواریخی تتمہ (۲۱ باب)۔ (۲) تعریفی الحاق (۲۲: ۱)۔ (۳) نقل کی تواریخ۔

"اِن حصوں میں سے پہلا حصہ ایک پیراگراف سے ختم ہوتا ہے۔ جو مقدّس کلیمنس کے خط کے آخر سے نقل کیا گیا ہے۔ جیسے کہ سمرنیوں کے خط کے آغاز کو مقدّس کلیمنس کے آغاز کی صورت دی گئی ہے۔ چونکہ خط کے شروع اور آخر ہر دو میں ایک ہی قسم کا عمل کیا گیا ہے اِس لئے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ایک ہی قلم سے لکھے گئے ہیں۔ اور جبکہ تواریخی اشارات کا جو اس تتمہ میں ہیں امتحان کیا جاتا ہے اور یہ واضح ہوتا ہے کہ نہ صرف تواریخ ہی سے متباین معلوم نہیں ہوتے بلکہ جیسا کہ

فلپس ترلیانی کے بارے میں ہے وہ ہمارے اس علم کے تازہ ماخذات سے جو ہم کو اس زمانہ کے قدیم علم اور قدیم زمانہ کی بابت حاصل ہے استحکام پکڑتے ہیں۔ اور ہمیں یہ ایک پختہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ باب اکیسواں باب اصلی نسخے کا ایک حصہ تھا۔

تفریقی الحاق ماسکو کے قلمی نسخے میں نہیں ہے اور نہ ہی لاطینی ترجمے میں۔ مگر نہایت قرین قیاس ہے کہ یہ ایزادی تحریر فلیمیلس کی کلیسیا کی طرف سے یہاں پر اُس وقت ملحق کی گئی ہے جبکہ اُنہوں نے بموجب درخواست کلیسیائے سمرنا (۲۰:۱) اس خط کی نقل کر کے اُن کلیسیاؤں کو بھیجی ہو گی۔ جو اُن سے دُور رہتی تھیں۔

"نقل کی متواترہ تاریخ کا بیان ماسکو کے قلمی نسخے میں ایک وسیع صورت میں ہے۔ مگر ہر ایڈیشن کے آخر میں یہ نوٹ پایا جاتا ہے کہ اس کو پیونیاس نے لکھا۔ وُہ بتلاتا ہے کہ میں نے اپنے سے پہلے نقل کنندہ سے نقل کی ہے۔ اور کہ پولوکارپ نے اِس نقل کی جائے موجُودگی ایک رویا میں اس کو بتلائی تھی جس کے ذیل میں مشرح بیان کرنے کا وہ وعدہ کرتا ہے۔ اب ایک شخص مسمّٰی بہ پیونیاس کے اعمال کی کتاب بھی موجُود ہے۔ جو ڈیشیئس کے عہد حکومت (۲۵۰ء) میں اس وقت شہید ہُوا تھا جبکہ وہ پولوکارپ کا جنم دِن منا رہا تھا۔ پولوکارپ کی ایک سوانح عمری بھی موجُود ہے جس کے ساتھ سمرنیوں کا عین یہی خط پایا جاتا ہے۔ اس سوانح عمری میں درج ہے کہ اِس کو پیونیاس نے لکھا ہے۔ مگر یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ یہ کسی پانچویں صدی کے عیّارہ کی تصنیف ہے۔ یہ سوانح عمری غیر مکمل ہے ورنہ اس میں بلاشک پیونیاس کے اس رویا کا ذکر ہوتا جس کا اُس نے ذیل میں تذکرہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اس سوانح عمری کو تحریر کرنے والا اس نقل کی تاریخ کا مصنّف ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور حقیقت قابل ذکر ہے کہ یہ صرف پیونیاس کی سوانح عمری اور اُس نقل کی تاریخ تصنیف بلاتذبذب اُن قدیم کاغذات کی طرف رجُوع کرتی ہیں جو اب وجُود میں نہیں ہیں۔ سمرنیوں کے خط کے موجُودہ قلمی نسخوں میں پیونیاس کا مابعد ایزاد موجود ہے اس لئے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اُس خط کی پیونیانی ایڈیشن ہے۔ تمام موجُودہ سندات میں سے صرف یوسیبیس ہی جعلی پیونیاس سے پہلے کی سند ہے جس میں ایک علیحدہ متن پایا جاتا ہے۔ اب ہمارا جعلی پیونیاس تمام باتوں سے بڑھ کر معجزوں کا شائق شخص نظر

آتا ہے - علاوہ دیگر معجزات کے وُہ بیان کرتا ہے کہ اُس شام کو جس سے اگلی صبح پولوکارپ نے عہدہٗ اسقفیّت پر متعین ہونا تھا - پولوکارپ کے سر پر ایک فاختہ منڈلا رہی تھی - اِسی طرح سمرنیوں کے خط میں مذکور ہے کہ جب پولوکارپ کی رُوح آسمان کی طرف پرواز کرنے لگی تو ایک فاختہ اُس کے جسم سے نکل تھی (۱۶ : ۱) - یہ معجزہ پیونیانی نقلوں میں پایا جاتا ہے مگر یوسیبئس میں نہیں ہے - مزید برآں اِس حصّہ کی ظاہری صُورت ہی تحریف کا گمان پیدا کرتی ہے - کیا یہ وُہی فاختہ نہیں جو دو موقعوں پر نظر آئی اور کیا اُسی ہاتھ نے اس کو اِن ہر دو موقعوں پر قفس سے نکالکر نہیں اُڑایا ؟ ہم اِس شک کا مقابلہ نہیں کرسکتے کہ ہمارا جعلی پیونیاس ہی اِن دونوں صورتوں کا ذمہ وار ہے ۔" (رسُولی بزرگ - پولوکارپ کی شہادت پر دیباچہ صفحہ ۱۸۶)

تعلیم الرسل

۱ - تعلیم الرسل قدیم کلیسیا یا اس کے ایک حِصّہ کا ہدایت نامہ ہے - یہ رسالہ دو ناموں سے مشہور ہے یعنی "رسُولوں کی تعلیم" یا "بارہ رسُولوں کی تعلیم" - مگر پہلا نام زیادہ عام ہے اور قدیم مصنّفوں نے اپنی تصنیفات میں اِس کو استعمال کیا ہے لیکن دُوسرا نام اکثر قلمی نسخوں میں پایا جاتا ہے - اِس تعلیم کے دو حِصّے ہیں - (۱) پہلا حِصّہ ایک اخلاقی رسالہ ہے جس کی بُنیاد ایک قدیم کتاب پر ہے جس کا نام "دو راہیں" ہے اِس میں راستبازی و ناراستی اور زندگی و موت کے دو راستوں کا ذکر ہے - (۲) دُوسرے حِصّے میں کلیسیا کی رسُوم خصُوصاً بپتسمہ اور عشاء ربّانی کی بابت چند ایک ہدایتیں ہیں اور اُن ہی کے ضمن میں دُعا اور روزے اور ضیافۃ المحبّت اور رسُولوں - نبیوں - اسقفوں اور ڈیکنوں کے ساتھ سلوک کرنے کا ذکر ہے - اور آخر میں خُداوند مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے تیار اور بیدار رہنے کے واسطے نصیحت ہے -

۲ - تاریخ تصنیف اور مستند ہونا :- یہ رسالہ نہایت قدیم زمانہ کا ہے کیونکہ سکندریہ کے کلیمنس اور یوسیبئس نے اس کا اقتباس کیا ہے - اسقفیت کا عہدہ اس وقت عالمگیر نہ تھا بلکہ لفظ "اسقف"

اور" پرسبوٹر" مترادف مستعمل ہوتے ہیں۔ اور جیسا پولس رسول پرسبوٹروں اور ڈیکنوں کا اکثر اکٹھا ذکر کرتا ہے اسی طرح اس میں بھی پایا جاتا ہے (دیکھو ۱۵: ۱ مقابلہ کرو پولس کا خط اتموتھی ۳: ۱ سے ۸ فلپیوں ۱: ۱)۔ نیز اس وقت تک مقامی عہدہ مقرر نہیں کیا گیا تھا بلکہ انبیاء عموماً گشت کیا کرتے تھے (۱۱ سے ۱۳ ابواب اعمال ۱۱: ۲۷ و ۲۸-۱۳-۱: ۲۱-۱: ۱۰)۔ نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ویسا ہی تھا جیسا کہ پولس رسول کے زمانہ میں تھا (افسیوں ۴: ۱۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۲۸)۔ علاوہ اس کے اس کی عبارت بعد کے زمانہ کی تصنیفات کی عبارت کی بہ نسبت نہایت سادہ اور سلیس ہے اور پولس و دیگر رسولوں کی تصنیفات کی بہ نسبت بھی جو عہد جدید پر مشتمل ہیں اس کی عبارت زیادہ تر متی، مرقس اور یوحنا کی اناجیل کی عبارت سے ملتی جلتی اور ویسی ہی سلیس و آسان ہے۔ یہ تمام امور اس کی قدامت کی ظاہری دلیل ہیں۔ نیز اس کے ابتدائی ابواب کی عبارت و مضمون برنباس کے خط کے اٹھارھویں اور اکیسویں ابواب سے بہت ملتے ہیں۔ لیکن چونکہ برنباس کا خط ہیکل کی اس بربادی کے بعد ہی قلمبند ہوا تھا جو طیطس کے ذریعہ معرض ظہور میں آئی (دیکھو مقدمہ کتاب برنسطہ برنباس) لہٰذا یہ رسالہ سنہ ء سے پہلے بلکہ پولس رسول کی تصنیفات کا ہمعصر ہے۔ اس رسالہ کے لکھے جانے کے مقام کی بابت اکثر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مصر میں لکھا گیا ہوگا کیونکہ مصر کے قدیم مسیحی مصنفوں نے بہت دیر سے اس کا اقتباس کیا ہے مگر نویں باب کے فقرہ، پہاڑوں پر منتشر شدہ اناج" سے معلوم ہوتا ہے کہ "پہاڑوں" سے اشارہ سوریا یا فلسطین ہے لہٰذا اس کی تصنیف بھی انہیں ملکوں میں سے کسی ایک ملک میں ہوئی ہوگی

برنباس کا خط

ا۔ برنباس:- عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وہی برنباس ہے جس کا ذکر اعمال کی کتاب میں آیا ہے جو پولس رسول کا ہم خدمت اور ہمسفر تھا قدیم مصنفوں کا خیال ہے کہ یہ شخص اُن ستروں میں سے ایک تھا جنہیں خداوند نے مقرر کر کے اور دو دو کر کے اپنے آگے منادی کے لئے بھیجا تھا۔ برنباس کا سب سے پہلا ذکر اعمال ۴: ۳۶ میں آیا ہے۔ اس کا پہلا نام یوسیس یا یوسف تھا۔ لفظ برنباس کے

تین مُعانی ہو سکتے ہیں یعنی (۱) "نصیحت کا بیٹا" (۲) "تسلّی کا بیٹا" (۳) "نبوّت کا بیٹا"۔ کیونکہ وُہ رُوح القُدس کی تسلّی میں چلتا تھا اَور بڑا خوش باش اَور فراخ دل اَور لیوی ہونے کی حیثیت سے کلامِ الٰہی کا فاضل تھا۔ صلح کاری اُس کی ایک اَور اعلیٰ صفت تھی اَور غُربا پر بڑا رحمدل اَور فیاض تھا۔ وُہ مُنادی کے لئے بڑا جوشیلا اَور مستعد تھا۔ غرضیکہ اپنے ہر سہ معنوں میں وُہ دراصل "برنباس" تھا۔ پولُس کے مسیحی ہونے کے بعد اس نے اُس کی ملاقات رسُولوں سے کروائی تھی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وُہ پہلے ہی سے اس کا واقفِ کار تھا۔ یہ شخص کُپرس کا باشندہ تھا۔ جب یروشلیم کی کلیسیا کو خبر ملی کہ کئی ایک کُپرسی اَور قورینی انطاکیہ میں غیر قوموں کو منادی کر رہے ہیں تو رسُولوں نے برنباس کو وہاں بھیج دیا (ملاحظہ ہو:۔ اعمال ۱۱: ۱۹ سے ۲۵) وہاں تھوڑے عرصہ تک کام کر کے اَور اپنے منصبی فرائض کی زیادہ توسیع و ادائیگی کے جوش میں پولُس کی تلاش میں ترسس کو چلا گیا۔ جب وُہ پولُس کو ہمراہ لے کر انطاکیہ میں واپس آیا تو یہاں کی کلیسیا نے اِن کی بڑی آؤبھگت کی اَور دونو کے ہاتھ یہُودیہ کے بھائیوں کے لئے چندہ بھیجا (اعمال ۱۱: ۳۰) جب وُہ یہُودیہ سے واپس آ گئے تو رُوح کی ہدایت سے انطاکیہ کی کلیسیا نے اِن کو وعظ کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔ (اعمال ۱۳: ۲) اس وقت سے پولُس اَور برنباس لقبِ رسُول سے ممتاز اَور سرفراز ہو گئے۔ اِن کا پہلا دَورہ جزیرہ کُپرس کو اَور وہاں سے ایشیا خورد کو ہُوا (اعمال ۱۳ و ۱۴ ابواب) اِن کے اس پہلے دَورہ سے واپس جانے کے تھوڑے عرصے بعد مع دیگر بھائیوں کے کلیسیا نے ان کو یروشلیم میں رسُولوں اَور بزرگوں کے پاس ختنہ کے مسئلے کے حل کرنے کے لئے بھیجا (اعمال ۱۵ باب) یہاں پر پولُس اَور برنباس نامختونوں کے رسُول قرار دیئے گئے جب وُہ اس سفارت سے انطاکیہ کو واپس چلے گئے اَور تھوڑی دیر تک وہاں مقیم رہنے کے بعد اپنے دُوسرے سفر پر روانہ ہونے لگے تو برنباس کے بھانجے یُوحنا مرقس کے بارے میں ان کے درمیان ایسی تکرار ہُوئی کہ "ایک دُوسرے سے جُدا ہو گئے اَور برنباس مرقس کو لے کر کُپرس کو روانہ ہُوا۔" (اعمال ۱۵: ۲۹) اس کے بعد خطوں میں پھر اس کا نام پولُس کے ساتھ ساتھ آتا ہے اَور مرقس کا بھی ذکر بڑے پیار کے ساتھ آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی یہ "تکرار" لمبی نہ تھی بلکہ جلد ان میں مصالحت

ہوگئی تھی اَور ہر طرح کی کدُورتِ قلبی ہمیشہ کے لئے کافور ہوگئی تھی۔

کرنتھیوں کے خط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وُہ شادی شدہ تھا۔ نیز وُہ بڑا مُستقل مزاج (گلتیوں ۲: ۱ و ۹: ۱۳) دراز قد، قوی الجثہ اَور محنت کش تھا اَور اپنے ہاتھوں سے کمائی کر کے اپنی روٹی پیدا کرتا تھا (کرنتھیوں ۹: ۶) بعد کے حالات بہُت ہی کمیاب اَور مُختصر اَور روایات پر مبنی ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ برنباس میلان کو چلا گیا اَور وہاں کا پہلا بشپ مقرر ہُوا۔ ایک اَور روایت کے مطابق اُس نے رُوم اَور اسکندریہ میں کلام کی خدمت کی اَور رُومی کلیمنس کو مسیح کے قدموں کے پاس لایا۔ پانچویں صدی کے ایک رسالہ میں درج ہے کہ اس نے کُپرس میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

۲- برنباس کا خط :- یہ خط بہ اتفاق آرائے قدیم اسی برنباس کا ہے اگرچہ بعض اس امر سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن تمام بیرونی اَور اندرونی دلائل اس بات کے حق میں ہیں۔ دُوسری صدی کے اختتام پر سکندریہ کے کلیمنس نے بارہا اس کا اقتباس کیا ہے۔ چنانچہ وُہ اپنی تصنیف سٹرومٹا ۲ کتاب صفحہ ۳۰۳ میں یُوں لکھتا ہے کہ "پس رسُول برنباس یُوں درست کہتا ہے۔ میرا مطلب صرف رسُولی برنباس سے ہے جو ستروں میں سے ایک اَور پولُس کا ہم خدمت تھا۔" یہاں اس کا اقتباس اس خط کے پہلے حصّے میں سے ہے۔ اَور ایسا ہی اس خط کے آخری حصّہ میں سے بھی صفحہ ۳۹۶ میں ایک مقام کا اقتباس کرتا ہے۔ اس سے تین باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پہلی یہ کہ یہ خط اسی برنباس رسُول اَور پولُس کے ہم خدمت کا ہے دُوسرے کہ یہ خط کلیمنس کی وفات سے پہلے لکھا گیا۔ تیسرے کہ یہ خط مستند اَور مقبُول عام تھا اگرچہ بعد کے زمانہ دراز میں بطور الہامی کتابوں کے داخل نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد فاضل اوریگن جو سنہ ۱۸۴ یاشہ ۱۸۵ء میں مصر میں پیدا ہُوا تھا سلسس کے جواب میں (صفحہ ۴۹) اس خط کا اقتباس اس نام سے کرتا ہے۔ "برنباس کا خطِ عام" اَور یہی بزرگ ایک اَور کتاب میں اس خط کے آخری حصّہ میں سے اقتباس کرتا ہے۔ یوسیبیس تاریخ کلیسیا ۶ کتاب ۱۴ باب میں کہتا ہے کہ "سکندریہ کے کلیمنس نے اپنی ایک کتاب موسومہ بہ انتظامات میں نوشتوں پر بلا استثنا اُن کتابوں متنازعہ کے سب پر ایک مُختصر تفسیر لکھی ہے یعنی یہُوداہ کے خط اَور دیگر خطُوطِ عام اَور خط برنباس اَور پطرس کے مکاشفہ پر۔" اَور

پھر ۳ کتاب ۲۵ باب میں وُہ اس خط کو جعلی تصنیفات میں شمار کرتا ہے جعلی کتابوں سے اس کی مُراد وُہ کتابیں ہیں جن کی بابت مباحثہ ہے۔ ہیرَوم بھی المشاہیر کے ۶ باب میں کہتا ہے کہ "کُپرس کے برنباسؔ نے جو یوسیسؔ کہلاتا تھا اور لاوی تھا اور جو پولسؔ کے ساتھ غیر قوموں کا رسُول مقرر کیا گیا تھا۔ کلیسیا کی . . . . ترقّی کے لئے ایک خط لکھا جو اپاکرفا کے نوشتوں کے درمیان پڑھا جاتا ہے"۔ نیز جو جو اقتباس اُنہوں نے اس خط سے کئے ہیں، وُہ اس خط میں بعینہٖ پائے جاتے ہیں۔ اِن قدیم شہادتوں سے مذکورہ بالا ہر سہ باتیں صاف طور پر ثابت ہوتی ہیں۔

اندرونی دلائل بھی ان امُور کے موید ہیں۔ چنانچہ اس کی طرزِ عبارت اور طریقۂ استدلال اور اقتباس کرنے کا طریق اور محاورات پولسؔ رسُول کی طرزِ تحریر سے بہُت ملتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند ایک یہاں پیش کئے جاتے ہیں: "زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کو آنے والا ہے" (۷: ۲ مقابلہ کرو۔ ۲ تموتھی ۴: ۱) "اُسی کے وسیلے سے اور اُسی کے لئے ساری چیزیں موجُود ہیں" (رُومی ۱۱: ۳۶) "کیونکہ اُس میں اور اُسی کے لئے ساری چیزیں ہیں" (برنباسؔ ۱۲: ۷) "پس جب تُم باہم یکجا جمع ہوتے ہو تو تُمہارا وُہ کھانا عشاءِ ربانی نہیں ہوتا" (کرنتھیوں ۱۱: ۲۰) "بلکہ جب تُم باہم یکجا جمع ہوتے ہو تو باہمی فائدہ کی بابت مل کر تحقیق کرو" (برنباس ۴: ۱۰) "خُداوند قریب ہے" (فلپی ۴: ۵) "خُداوند قریب ہے اور اس کا اجر بھی" (برنباسؔ ۲۱: ۳) نیز اس خط کے طرزِ استدلال کا مقابلہ پولسؔ رسُول کے خط گلتیوں کے نام ۴: ۲۲ سے ۳۱ تک کے طرزِ استدلال سے کرو۔ اِن باتوں کے علاوہ بلحاظ تعلیم، جوش اور خیال وغیرہ کے وُہ پولسؔ کے خطوں سے کم نہیں۔ جیسے پولسؔ کے خطوط رسُولی تصانیف ہیں ویسے ہی برنباس کا خط بھی رسُولی خط ہے اور قانونِ بائبل سے کسی طرح علیحدہ اور غیر الہامی تصوّر کئے جانے کے قابل نہیں ہے۔

اس خط کی تاریخ تصنیف بہُت ہی مبہم ہے اور علماء سے مختلف طور پر معیّن کی گئی ہے مگر خُوش نصیبی سے خود خط ہی میں دو مقام پائے جاتے ہیں جن سے بخُتہ اشارہ اس امر کا مل سکتا ہے۔ پہلا مقام ۱۶: ۴ کا ہے جہاں لکھا ہے "کہ اُن کے جنگ کرنے کے سبب سے دشمنوں نے اس کو مسمار کر دیا"۔ دُوسرا حوالہ

۴:۴۸ میں ہے کہ "تم دیکھتے ہو کہ اگرچہ اسرائیل میں اس قدر عجائبات اور نشانات ظاہر ہوئے تو بھی ترک کر دیئے گئے"۔ ان دونوں مقامات سے واضح دلائل ہیں کہ یہ خط اس وقت کے بعد ہی لکھا گیا تھا جب کہ طیطس نے یروشلیم کو فتح کر کے مسمار کر دیا تھا اور اسی موقع پر یروشلیم میں اس کے سر ہونے سے پہلے بہت سے عجائبات اور نشانات ظہور میں آئے تھے (یوسفیس کی جنگ معہ اہل یہود ۶ کتاب ۵ باب ۳ فقرہ) اور یہ واقعہ ۷۰ء میں ہوا تھا۔ پس غالباً اس سال کے بعد ہی یا ۷۱ء کے شروع میں یہ خط لکھا گیا ہوگا۔ اس خط کے اٹھارویں اور اکیسویں ابواب اور تعلیم الرسل کے ابتدائی ابواب کی طرزِ عبادت اور مضمون میں بڑی مشابہت ہے۔ رسالہ اس سے کئی برس پہلے لکھا گیا تھا (دیکھو مقدمہ کتاب بر تعلیم الرسل) پس یہ خط بالضرور اس کے بعد تحریر میں آیا۔

۳۔ اقتباسات:- برنباس کے خط میں نئے عہد نامہ کی کسی کتاب کا صاف صاف ذکر نہیں آیا مگر متن میں عہد جدید کے ایک دو مقامات کے حوالجات علامتِ اقتباسیہ کے ساتھ بھی پائے جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے اکثر مقامات کا اس نے حوالہ اور اشارہ بھی دیا ہے اور ان کو اپنی عبارت میں لا کر بطرز خود استعمال کیا ہے اور محض حافظہ ہی سے کام لیا ہے مگر ان تمام اقتباسوں سے یہ بات بخوبی عیاں ہو رہی ہے کہ اس خط کے لکھے جانے سے پہلے نئے عہد نامہ کی وہ کتابیں قلمبند ہو چکی تھیں جن سے وہ اقتباس یا جن کے مضامین کو وہ اپنی تصنیف میں جذب کرتا ہے مگر پھر بھی اس کی طرز ایسی معلوم ہوتی ہے کہ اس نے کسی کی نقل نہیں کی بلکہ وہ اصلی مصنّف تھا اور اس کے ذہن میں وہ تعلیمات ابھی تازہ تھیں جو اس نے پولس اور دیگر رسولوں کی مصاحبت سے خود انہیں کی زبانِ مبارک سے سُنیں تھیں اور جن کی وہ خود منادی کرتا پھرتا تھا۔

شبانِ ہرمس

۱۔ ہرمس اور اس کی تصنیف:- ہرمس کی بابت دو قدیم روایات ہیں (۱) کہ

"شبان" کا مصنّف وُہی ہرمس ہے جو رُوم کی کلیسیا کا ایک ممبر تھا جس کو سنہ ۶۵ء میں پولُس رسُول نے رُومیوں ۱۶ : ۱۴ میں سلام لکھا تھا۔ یہ رائے اوریگن بزرگ کی ہے۔ رُومیوں ۱۶ : ۱۴ کی تفسیر کرتے ہُوئے کہتا ہے کہ یہ کتاب "بڑا مفید نوشتہ ہے اور میری دانست میں الہام الہیٰ سے ہے" اور یوسیبئس اس امر کا ذکر کرتے ہُوئے کہ کون کونسی تصنیفات واقعی پطرس اور پولُس کی ہیں، یُوں لکھتا ہے کہ "جیسا وُہی رسُول اپنے اس خط کے آخر میں جو اُس نے رُومیوں کو لکھا سلامات کے درمیان دیگر اشخاص کے ساتھ ہرمس کا بھی ذکر کرتا ہے جس کی بابت وُہ کہتے ہیں کہ اُس نے ایک کتاب موسومہ بہ شبان تحریر کی، یہ غور کرنا ہے کہ بعض اس میں بھی شک کرتے ہیں لہٰذا اس کو اُن کتابوں میں شمار نہ کرنا چاہیئے جن کی سند مُسلّمہ ہے لیکن بعضوں کی رائے ہے کہ یہ ایک نہایت ضروری کتاب ہے۔ خصوصاً اُن کے لئے جنہیں ابتدائی اصُولی باتوں کی ضرُورت ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ کتاب کلیسیاؤں (گرجوں) میں علانیۃً پڑھی جاتی ہیں اور بعض نہایت قدیم مصنّفین اس کا استعمال کرتے ہیں"۔ (تاریخ کلیسیا ۳ : ۳) اسی کتاب کے ایک اور مقام میں عہد جدید کی اُن کتابوں کا بیان کر کے جن کو تسلیم کرنا ضرُوری ہے وُہ کہتا ہے کہ "متنازعہ فیہ کتابوں میں پولُس کے اعمال کی کتاب۔ وُہ کتاب جو شبان کہلاتی ہے اور پطرس کا مکاشفہ داخل کرنا چاہیئے"۔ (۳ : ۲۵) لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ کتاب جعلی ہے بلکہ یہ کہ متنازعہ فیہ ہے یعنی بعض نے اس کو مستند سمجھا ہے اور بعض نے نہیں۔ یہی مصنّف اس کتاب کی بابت ایرینیوس کی رائے یُوں ظاہر کرتا ہے کہ "نہ صرف وُہ اس کتاب کو جو شبان کہلاتی ہے جانتا ہی تھا بلکہ اُس کو ان الفاظ میں تسلیم کرتا ہے کہ "اُس کتاب میں جس میں یہ ذکر ہے کہ سب ایمان لاؤ کہ ایک ہی خُدا ہے جس نے تمام اشیا کو خلق اور آراستہ کیا۔ خُوب لکھا ہے"۔ (کتاب ۵ باب ۸) مقدّس ہیرومِ اپنی کتاب المشاہیر (باب ۱۰) میں کہتا ہے کہ "ہرمس جس کا ذکر رسُول رُومیوں کے خط میں یُوں کہہ کر کرتا ہے کہ سنکرٹیس فلیگن۔ پتروبس۔ ہرمیس اور اُن بھائیوں کو سلام کہو جو اس کے ساتھ ہیں"، اس کتاب کا مصنّف تسلیم کیا جاتا ہے جو شبان کہلاتی ہے اور یہ کتاب یُونانیوں کی بعض کلیسیاؤں (گرجوں) میں علانیۃً پڑھی جاتی ہے۔ فی الحقیقت یہ ایک مفید کتاب ہے اور قدیم مصنّفوں میں سے بہتوں نے اس میں سے شہادتیں استعمال کی ہیں۔ مگر

لاطینیوں کے درمیان یہ عنقریب معدوم ہے"۔ لیکن ترتلین جو لاطینی کلیسیا میں سے تھا ، اس کتاب سے بخوبی واقف تھا اور اُس کے زمانہ کی کلیسیاؤں میں یہ کتاب مشہور تھی۔ پس اغلب ہے کہ اس کتاب کا مصنّف وہی ہرمس ہے جس کا ذکر پولُس رسُول نے کیا ہے۔

اس ہرمسؔ کی بابت ایک اور خیال یہ ہے کہ یہ ہرمس رُوم کے اُسقف (سنہ ۱۴۱ء) پیوسؔ اوّل کا بھائی تھا۔ یہ بیان موراٹورین قانون (سنہ ۱۸۰ء) کا ہے۔ مگر یہ بات اس امر کے خلاف ہے کہ کلیمنسؔ اس کا ہمعصر تھا اور اگر کلیمنسؔ کا اور اس کا ہمعصر ہونا درست ہو تو بالضرور یا تو کلیمنسؔ بھی اس زمانہ کا ہوگا یا یہاں کسی اور کلیمنسؔ سے مُراد ہے جو واقعہ کے صریح خلاف ہے۔ نیز قانون کی اصل یُونانی ہے جس کا صرف لاطینی ترجمہ موجود ہے ، یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ جس وقت یہ کتاب ضابطۂ تحریر میں آئی تھی اُس وقت پیوسؔ دراصل بشپ تھا اور علاوہ اس کے یہ کتاب اُن اقتباسات سے جو اس میں سے قدیم مصنّفین نے کئے ہیں ، بالکل موافقت رکھتی ہے اور نیز یہ خیال تمام شہادات قدیمہ مذکورہ بالا کے عین منافی و مغائر ہے قابلِ تسلیم نہیں۔ کلیمنسؔ کی مشکل کو حل کرنے کی خاطر یہ خیال کیا گیا ہے کہ ایک اور ہرمسؔ تھا جو سنہ ۹۰ء سے سنہ ۱۴۰ء تک موجود تھا ، اور وُہی اس کا مصنّف ہے۔ یہ خیال بعد کے زمانہ کے جرمنی محققین کا زعم و وہم ہے جس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں۔

۴ - تاریخ تصنیف بالکل نامعلوم ہے۔ یہ کتاب مغربی اور مشرقی ہر دو کلیسیا میں دُوسری صدی کے وسط کے بعد عموماً مروّج تھی اور اغلب ہے کہ اسی وقت میں اس کا لاطینی ترجمہ تیار ہُوا۔ ایرینیوسؔ ترتلیانؔ اور سکندری کلیمنسؔ اور اوریگنؔ نے اس سے اقتباس کئے ہیں اور یہ تمام بزرگان اس کو الہامی اور مستند تصوّر کرتے آئے ہیں اور بطور نوشتوں کے اس سے حوالے دیتے رہے۔ ترتلیانؔ کے زمانہ میں اکثر مجالس کے درمیان اس کے مستند ہونے پر بحث ہوتی رہی۔ اغلب ہے کہ یہ کتاب رُوم میں یا اس کے قُرب و جوار یا کسی اور مقام میں قلمبند ہُوئی جبکہ کلیمنسؔ یہاں کا اُسقف تھا ، کیونکہ دُوسری رویا کے آخر میں ہرمس کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ دو کتابیں لکھ اور ایک تو کلیمنسؔ کے پاس بھیج دے اور ایک گرپٹے کے پاس۔ کیونکہ کلیمنسؔ اس کو دیگر ممالک میں بھیج دے گا۔" قدیم مصنّفوں کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ کلیمنسؔ

۹۱ء میں رُوم کا اُسقف تھا۔ پس یقین واثق ہے کہ یہ کتاب پہلی صدی کے اختتام پر لکھی گئی۔ بشپ لائٹ فٹ کا خیال ہے کہ یہ کتاب ۹۲ء میں دومتیان کی ایذارسانی سے تھوڑا ہی عرصہ قبل لکھی گئی تھی۔ یہ خیال اس بیان سے منطبق ہو سکتا ہے کہ اُس آزمائش اُور مصائب کا وقت قریب تھا جس کا خود اس کتاب میں یُوں اشارہ ہے، "مگر تُو کہے گا کہ دیکھو ایک بڑی آزمائش آنے والی ہے"۔ (۲ رویا ۳ باب)۔ یہ اس بڑی مصیبت کی نشانی ہے جو آنے والی ہے (۴ رویا ۳ باب) نیز دیکھو ۲ رویا ۲ باب۔ یہ آزمائش نیرو کی ایذارسانی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ پہلی بڑی ایذارسانی تھی جو اس کتاب کے لکھے جانے سے پہلے واقع ہو چکی تھی جس میں مسیحیوں نے "جنگلی درندوں، کوڑوں قید اُور صلیبوں" کی برداشت کی تھی (۳ رویا ۲ باب۔ ۹ تمثیل ۲۸ باب)۔ پس اس آزمائش سے دومتیان کی ایذارسانی ہی مقصود ہے جو ۹۴ء میں ہوئی۔ علاوہ اس کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت بارہ رسُولوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ تھا جیسا کہ مرقوم ہے "کیونکہ یہ رسُول اُور اُستاد جنہوں نے خُدا کے بیٹے کے نام کی منادی کی اُنہوں نے اس قوّت کو پانے کے بعد مر کر اُن کو منادی کی جو پہلے مُردہ تھے"۔ (۹ تمثیل ۱۶ باب) مگر کلیمنس اس وقت زندہ تھا جو یوسیبئس کے بیان کے مطابق (تاریخ کلیسیا ۳ کتاب ۴ ۳ باب) تراجان کے تیسرے سال یعنی ۱۰۰ء میں فوت ہُوا۔ پس ظاہر ہے کہ یہ کتاب بالضرور ۹۲ء میں لکھی گئی ہوگی۔

شبان ہرمس میں عہدِ جدید کی کسی کتاب سے کوئی واضح اقتباس

۳۔ اقتباسات نہیں ہے مگر صرف چند ایک الفاظ اُور اشارات اُور مشابہات لفظی و معنوی پائے جاتے ہیں۔ عہدِ عتیق میں سے کسی کتاب کا اقتباس نہیں ہُوا مگر زبور، دانی ایل اُور یرمیاہ کی کتابوں کے بعض مقامات کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔ متّی، لُوقا اُور یُوحنّا خصوصاً متّی اُور لُوقا میں سے زیادہ اشارات ملتے ہیں۔ اِن اشاروں سے واضح ہوتا ہے کہ اس خط کا مصنّف عہدِ جدید سے بخُوبی واقف تھا۔ وُہ ان کی بڑی تعظیم کرتا ہے اُور ان کو الہامی سمجھ کر بڑی قدر و منزلت دیتا ہے۔ وُہ اقتباس جو اُس نے مصنّف کا نام لے کر کیا ہے صرف ۸ یا ۲ باب ۳ میں ہے جہاں یُوں مسطور ہے کہ "خُداوند اُس کے قریب ہے جو اُس کی طرف رجُوع کرتے ہیں جیسا کہ جلدّم اُور سوول

میں مرقوم ہے جنہوں نے بیابان میں لوگوں سے نبوّت کی۔" مگر یہ کتابیں مسیحی نوشتوں یا تصنیفات میں سے نہیں ہیں۔ ان کا ذکر اپوکرفا کی کتابوں میں ہے۔ قدیم مسیحی مصنّفوں کا دستور تھا کہ وہ یہودی اور غیر اقوام کی کتابوں میں سے بھی بلا امتیاز اقتباس کر لیا کرتے تھے۔ کسی اپوکرفا انجیل سے یا نئے عہد نامہ کی دیگر اپوکرفا کتاب سے اس میں کوئی اقتباس نہیں ہُوا۔

یُوحنّا کے مکاشفہ کے بعض مقامات کے ساتھ اس خط کے بعض مقامات کی بڑی نزدیکی مشابہت پائی جاتی ہے جس سے گمان غالب ہے کہ اُس نے مکاشفہ کی کتاب پڑھی تھی اور اپنی تصنیف میں اُس کی تقلید بھی کی ہے (مثلاً مکاشفہ ۱: ۱۱ و ۱۹ مقابلہ کرو ۲ رویا ۲: ۶۔ ۴: ۲) مکاشفہ بارہ باب میں کلیسیا ایک عورت کے استعارہ میں پیش کی گئی ہے۔ اسی طرح شبانِ ہرمس ۲ رویا ۴: ۱ میں بھی وہ عورت سے تشبیہ دے گئی ہے۔ مکاشفہ کی کتاب میں درج ہے کہ ایک اژدہا اس عورت کو ستاتا ہے۔ ایسا ہی یہاں بھی ایک ہیبت ناک درندہ کی آمد کی مصیبت مشابہ کی گئی ہے وغیرہ وغیرہ بخوف طوالت ہم نے اس کو قلم انداز کر دیا ہے مطالعہ کنندہ خود اُن مشابہات کو دیکھ سکتا ہے اور اُن پر غور کر سکتا ہے۔

۴۔ کتاب کا خلاصہ یہ کتاب تین حصّوں میں منقسم ہے۔ اوّل دیباچہ یا مقدمۂ کتاب جس میں تین رویا اور ایک مکاشفہ مشتمل ہے۔ دوم حصّہ میں دوازدہ قوانین درج ہیں اور حصّہ سوم میں دس تمثیلیں ہیں۔ سب سے پہلے ایک شریف بی بی مسماۃ ہرودے کا ذکر آتا ہے (پہلی رویا ۱: ۱) جس نے ہرمس کو روم میں خریدا تھا جب وُہ کومس کو جا رہا تھا تو وہی بی بی اس کو رویا کے درمیان آسمان میں نظر آتی تھی اور اس کو اُس کے اُس بُرے خیالات پر ملامت کرتی ہے جو اس کے دل میں اُس وقت آیا تھا جبکہ وُہ دریائے طبریاس میں نہا رہی تھی اور ہرمس نے اپنا ہاتھ دے کر اُسے دریا سے نکالا تھا (۲ رویا ۴ باب) اس طرح وُہ ہرمس کو ملامت کر کے غائب ہو جاتی ہے پھر وُہ رویا میں ایک بُوڑھی عورت کو دیکھ کر اور مغالطہ میں آ کر اُس کو سیبولے سمجھتا ہے اور اسی نام سے اُس سے مخاطب ہوتا ہے (۳ رویا ۴ باب) مگر اُس کو یہ بتلایا جاتا ہے کہ وُہ عورت استعارۃً کلیسیا ہے۔ تمام رویتوں کا مطلب یہ ہے

کہ مطالعہ کنندہ کے سامنے کلیسیا کو ایک معمر عورت کے بھیس میں پیش کرے جس کی شبیہہ علی التواتر ظہور میں شباب کے عالم تک پہنچتی جا رہی ہے۔ الغرض چاروں رویتوں میں ماری کوٹی اور سار ضمیر سے اور نشو نما پاتی ہوئی کلیسیا سے اور مصائب کے ذریعہ پاک شدہ کلیسیا کے وسیلے اور عدالت کے خوف سے مطالعہ کنندہ کو یہ سبق دیا جاتا ہے کہ عدالت کو یاد کر کے مصیبت کو پاکیزگی کا وسیلہ سمجھے۔ اور اس کو درجہ کمال کا ذریعہ تصور کرے۔ ہرمس کو یہ حکم ہوا کہ جو کچھ تو نے دیکھا اور سنا ہے اُس کو قلمبند کر اور اس کی ایک نقل کلیمنس کو بھیج دے جس کا یہ فرض ہے کہ وہ اِس کتاب کو غیر ممالک میں مشتہر کر دے۔ دوسری نقل گرپتے کو بھیجے جو اس کی تعلیم بیواؤں اور یتیموں کو دے گی اور خود ہرمس کو یہ حکم ہوا کہ وہ اور روم کے پرسبوٹر اس کتاب کو خاص اہل روم ہی کے رُوبرو پڑھیں۔

پانچویں رویا پہلی چار سے متفرق ہے۔ وہ اصل میں رویا نہیں بلکہ مکاشفہ ہے ہرمس اس وقت اپنے گھر میں ہے اور جو اس وقت اس کے ساتھ ہمکلام ہے وہ عورت کے بھیس میں کلیسیا نہیں بلکہ ایک مرد ہے جو پاسبانی لباس میں بڑا جلیل القدر نظر آتا ہے وہ ہرمس کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تاکہ اُس کے آخری ایام تک اُسے تعلیم دے۔ وہ "شبان" "توبہ کا فرشتہ" ہے اور وہ ہرمس کو کئی ایک احکام دیتا اور اس کے سامنے کئی ایک تمثیلات پیش کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ وہ ان باتوں کو قلمبند کر لے۔ یہ باقیماندہ دو ابواب اس تصنیف کا بڑا حصہ ہیں۔ پس شبان ہرمس کی تعلیم بارہ احکام اور دس تمثیلوں پر مشتمل ہے۔ مگر بارھویں تمثیل اُن معنوں میں تمثیل نہیں ہے۔ جن معنوں میں ماقبل کی تمثیلات ہیں اس آخری باب میں اُس گڈریئے کے کام اور اُس کے آسمانی رُفقا کا ذکر ہے۔

دیاغنیطس کو خط

۱۔ اِس خط کے مصنف اور مکتوب الیہ اور زمان و مکان اور تصنیف کے بارے میں تواریخی شہادات بہت ہی کم اور مبہم ہیں۔ یوسیبئس اور ہیرومؔ نے اس کا ذکر تعلق

نہیں کیا۔ بعض اس کو پوسٹینس شہید کی تصنیف بتلاتے ہیں۔ مگر بعض اس امر سے انکار کرتے ہیں کیونکہ اس خط کی عبارت پوسٹینس کی تصنیفات کی عبارت سے بہت اعلیٰ اور افضل ہے۔ سٹراسبرگ کے قلمی نسخے ہیں پوسٹینس کی کئی ایک جعلی تصانیف پائی جاتی ہیں اور ان میں یہ خط بھی موجود ہے۔ اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ خط پوسٹینس نے دیاغنیطس کو لکھا تھا زمانہ حال کے محققین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ اس خط کو پوسٹینس شہید نے نہیں بلکہ کسی اور شخص نے لکھا ہے۔ الغرض اس خط کا مصنف کوئی قدیم عیسائی ہے جس کے زمانہ کا تعین کرنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔

۲۔ جس طرح اس کے مصنف کے بارے میں کوئی معین رائے اور ثبوت نہیں اس طرح اس کی تاریخ تصنیف بھی بالصحت معلوم نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ خط یروشلیم کی بربادی سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ لیکن خط ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس خط کے لکھے جانے سے پہلے اکثر مسیحی شہید ہو چکے تھے۔ اور مذکورہ بالا قلمی نسخے میں پوسٹینس شہید سے منسوب ہوا ہے اس لئے غالباً اس کی تاریخ تصنیف قدیم سے قدیم سنہ ۱۵۰ء کے پہلے کوئی نہ کوئی وقت ہوگا۔ نیز اس خط میں علم الٰہی کا طرز بیان بہت ہی سادہ ہے اور پہلی دوسری صدی کے بعد کی تصانیف کے مقابلہ میں بہت مختصر اور عالمانہ ترتیب سے بالکل معرا ہے۔ اور بعد کے زمانہ کی بدعتوں کا اس میں ذرا بھی اشارہ نہیں اس لئے گمان غالب ہے کہ بالضرور یہ خط پہلی صدی کے آخر یا دوسری صدی کے آغاز میں لکھا گیا ہوگا۔

۳۔ اس خط میں جیسا کہ ہم نے حاشیہ پر اشارات دئے ہیں نئے عہدنامہ کی کتابوں میں سے افسیوں۔ اعمال۔ فلپیوں۔ اور ۲ کرنتھیوں۔ یوحنا کی انجیل ططیس تمتھیس میں سے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ ان مقامات میں سے بعض زیادہ واضح ہیں اور بعض محض اشارات ہی ہیں۔ کرنتھیوں کو خطوط میں سے جو الفاظ اقتباس کئے گئے ہیں وہ صاف صاف رسول سے منسوب ہوتے ہیں جس سے مراد پولس رسول ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نئے عہدنامہ کی کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے یعنی اناجیل و خطوط بالمقابل توریت اور انبیاء کے۔

پاپیاس

۱۔ یوسیبئس مورّخ کے بیان کے مطابق (تاریخ کلیسیا ۳ کتاب ۳۶ باب)
پاپیاس ہیراپولس کی کلیسیا کا اسقف تھا۔ یہ شخص تمام علوم میں ماہر اور مُقدّس نوشتوں سے بخوبی واقف تھا۔ اور سمرنا کی کلیسیا کے اسقف پولوکارپ اور انطاکیہ کے اسقف اغناطیوس کا ہمعصر تھا۔ خود پاپیاس ہی کا بیان ہے کہ میں نے اُن لوگوں سے تعلیم پائی ہے جنہوں نے خود رسُولوں سے کلام کیا اور اُن کی باتیں سُنیں۔ (تواریخ کلیسیا ۳ : ۳۹) اور کہ میں یُوحنّا پرسبوٹر اور ارسٹون کا بھی سامع تھا۔ یہی مصنّف بتلاتا ہے کہ اسی وقت کہ پاپیاس ہیراپولس میں تھا تو فیلبوس رسُول بھی معہ اپنی لڑکیوں کے اُس جگہ موجُود تھا وغیرہ۔ اس شخص کی مختصر سوانح عمری کے لئے دیکھو "پارہ ہائے پاپیاس"۔ ناظرین وہاں ملاحظہ کر سکتے ہیں اس جگہ اُن کے دُہرانے کی ضرُورت نہیں ہے۔ وہاں نہ صرف اس کی ذات ہی کی بابت بیان ہے بلکہ اس کی تصانیف کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ اور اس کی تعلیمات اور مذہبی خیالات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اُن بیانات کے باہم مقابلہ کرنے سے گمان غالب ہوتا ہے کہ پاپیاس رسُولی زمانہ کا تھا اور پہلی صدی کے نصف اور اختتام پر مشہور تھا۔ اور کہ اس نے اپنی کتاب "خُداوند کے کلام کی تشریح" اپنی مابعد زندگی میں شائع کی یعنی پہلی صدی کے آخر یا دُوسری صدی کے شرُوع میں کسی وقت۔

۲۔ عہد جدید کی کتابوں سے اُس نے خاصکر متّی اور مرقس کی انجیلوں اور رسُولوں کے اعمال اور نئے عہدنامہ کی بعض دیگر کتابوں کی بابت شہادت دی ہے اور اُس روایت کا ذکر کرتا ہے جو عبرانیوں کی معرفت انجیل میں درج ہے۔ متّی کی انجیل کی بابت پاپیاس کہتا ہے کہ وہ عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اس رائے کو بعد کے قدیم مسیحی مصنّفوں نے بلا پس و پیش متواتر اقتباس کیا ہے۔ تاہم حال کے علماء نے اس پر بڑی بحث کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ پاپیاس کے بعد کے سب مصنّفوں نے بے سوچے سمجھے اس کے بیان کو اقتباس کیا ہے۔ اور صرف

پاپیاس ہی کی بات کا اعتبار کر کے اس کو درست تسلیم کر لیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مطلب اس فقرہ سے یہ تھا کہ صرف یہی انجیل دراصل عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ لیکن چونکہ پاپیاس کہتا ہے کہ متی کی انجیل عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی اس لئے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ متی کی انجیل یونانی میں اس وقت موجود نہ تھی۔ وہ متی کی انجیل کے عبرانی میں لکھے جانے کا بیان کر کے کہتا ہے کہ "ہر ایک شخص حسب لیاقت اس کا ترجمہ کرتا تھا"۔ اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں اوّل یہ کہ متی نے اپنی انجیل دراصل عبرانی زبان میں قلمبند کی تھی۔ دوم تاوقتیکہ یونانی انجیل شائع نہیں کی گئی۔ ہر ایک شخص اپنی لیاقت واستعداد کے مطابق جہاں تک کہ وہ عبرانی اور یونانی زبانیں جانتا تھا اس کی تشریح کیا کرتا تھا جیسا کہ عزرا اور اس کے رفقا نے اسیری سے واپس آنے کے بعد کیا تھا (نحمیاہ ۸: ۲ سے ۸) مطلب ہے کہ متی رسول نے یہ مشکل دیکھ کر اپنی انجیل خود ہی یونانی میں بھی لکھ دی۔ اور اگرچہ متی کی انجیل کے بارے میں اس بزرگ نے یہ شہادت دی تو بھی جس قدر اقتباسات اور اشارات اس انجیل میں سے رسولی بزرگوں خصوصاً اغناطیوس دپولوکارپ کی تصنیفات میں پائے جاتے ہیں اُن سب سے ظاہر ہے کہ پاپیاس کے زمانہ میں اور نیز اس سے پہلے متی کی انجیل یونانی میں موجود اور مشہور تھی کیونکہ اُن اقتباسات واشارات اور ہماری موجودہ یونانی انجیل کے درمیان بہت ہی نزدیکی لفظی ومعنوی مشابہت وموافقت پائی جاتی ہے۔ اور علاوہ اس کے موجودہ یونانی انجیل متی ترجمہ کے ہر ایک نشان اور علامت سے معرا ہے اور اپنی اصلی تصنیف ہونے کی جھلک دکھا رہی ہے۔

مرقس کی انجیل کی بابت اس کی گواہی یہ ہے کہ پرسبوٹر یوحنا کے بیان کے مطابق مرقس پطرس کا ترجمان اور پیرو تھا۔ اور اُس نے پطرس کی منادی ہی سے مضامین لیکر اپنی انجیل تصنیف کی۔ اور سکندریہ کے کلیمنس کے بیان کے مطابق پطرس نے اس انجیل کی صحت اور درستی پر صاد بھی کر دیا تھا۔ لہٰذا وہ مستند اور قابلِ اعتبار رہے کہ وہ کلیساؤں میں پڑھی جایا کرے۔

رسولوں کے اعمال کے بارے میں اس کی شہادت اُن بیانات سے پائی جاتی ہے جو اُس نے فیلبوس اور اس کی بیٹیوں کے بارے میں اور یوسٹس کے بارے میں درج کیے ہیں جس کا لقب برسباس تھا۔

رومی کلیمنس کا خط کرنتھیوں کے نام

خدا کی کلیسیا جو روم میں مسافر ہے خدا کی اُس کلیسیا کو جو کرنتھ میں مسافر ہے۔ اُن کو جو خدا کی مرضی سے ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے بلائے ہُوئے اور مقدس ہیں یسُوع مسیح کے ذریعہ سے قادرِ مطلق خدا کی طرف سے فضل اور سلامتی تُم پر بکثرت ہو۔

مصائب کے درمیان کرنتھ کی کلیسیا کی برداشت اور مسیحی خوبیوں کی تعریف

۱۔ اَے بھائیو! اُن ناگہانی اور متواتر مصائب اور حادثات کے سبب سے جو ہم پر واقع ہُوئے ہم نے خیال کیا کہ ہم اُن معاملات کی بابت جو تمہارے درمیان وقوع میں آئے اور جن کی بابت تُم نے ہم سے دریافت کیا۔ اور اَے عزیزو! اُس مکروہ اور ناپاک بغاوت پر خدا کی کلیسیا سے ایسی غیر مانُوس اور اجنبی ہے جس کو چند ایک گرم بخش اور خود رائے آدمیوں نے ایسے جنون کے درجہ تک مشتعل کر دیا ہے کہ تمہارے نام پر جو تمام لوگوں کے سامنے معزز اور مشہور اور پیارے کئے جانے کے قابل ہے کفر بکا جاتا ہے۔ توجہ دینی ایک امرِ تاخیری سمجھا۔ (۲) کیونکہ تمہاری کمال خوبی اور مضبوط ایمان کو اُن لوگوں میں سے جو تمہارے درمیان ہیں کس شخص نے قبول نہیں کیا؟ اور تُمہاری سنجیدہ اور حلیم دینداری پر کس نے تعجب نہیں کیا؟ اور تمہاری مہمان نوازی کی عظیم الشان عادت کو کس نے مشتہر نہیں کیا؟ اور تمہارے کامل اور مستحکم علم کو کس نے مُبارک باد نہیں دی؟ (۳) کیونکہ تُم نے تمام کام بلا طرفداری کئے ہیں رومی ۱۳: ۱
اور اپنے حاکموں کی تابعداری کرتے ہُوئے اور اپنے بزرگوں کی واجب تعظیم کرتے ہُوئے خدا کے قانونوں پر چلے ہو۔ اور جوانوں کو نیک شرافت عطا کی ہے۔ اور عورتوں کو نصیحت کی ہے کہ وُہ اپنے اپنے خاوندوں کو مناسب طور پر پیار کرتی ہُوئیں اپنے سب کام بے عیب اور معزز اور پاک تمیز کے ساتھ کیا کریں۔ اور تُم نے اُن کو سکھایا ہے کہ کمال دانائی سے تابعداری کے قانون کے ماتحت ہو کر باعزت اپنے خانگی معاملات

کو عمل میں لایا کریں -

اور نہ زیادہ خوبیوں کا بیان

۲ - اور تم سب اَوروں کو تابعدار کرنے کے
اعمال ۲۰:۳۵ بجائے خود تابعدار ہو کر اور "دینا لینے سے مُبارک ہے" کے اصُول پر عمل کر کے
اور خدا کے زادِ راہ پر اکتفا کر کے بلا کسی قسم کی لاف وگزاف کے حلیم الطبع
رہے ہو - اور اُس کے کلام پر توجہ دیتے ہُوئے بڑی فکر کے ساتھ اُن کو اپنے
دلوں میں جمع کرتے ہو - اور اُس کے دُکھ تُمہارے پیش نظر ہیں - (۲) اِس طرح سے
ایک اعلیٰ درجہ کی سلامتی اور نیک عملی کے لئے ایک لازوال خواہش سب کو دی
گئی تھی اور رُوح القدس کی معموری کی حرارت سب پر ہوئی تھی - (۳) اگر تم نے بلا مرضی
کوئی گُناہ کیا تو اُس سے التجا کرتے ہُوئے کہ وُہ تم پر رحم فرمائے - تُم نے پاک مشورت سے
سنجیدہ اعتبار کے ساتھ قادرِ مطلق خُدا کے حضُور اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں - (۴) عالمگیر
اُخوّت کی خاطر تُم رات دِن جنگ کرتے رہے ہو تاکہ اُس کے چُنے ہُوئے لوگوں کا شمار
خوف اور راستبازی کے ساتھ بچ جائے (۵) تُم سنجیدہ اَور سادہ اور ایک دُوسرے
کی بدسلوکی کو یاد نہ کرنے والے لوگ تھے (۶) ہر ایک بغاوت اور ہر ایک تفرقہ تمہارے
لئے مکروہ تھا - تُم نے اپنے پڑوسی کے گناہوں پر افسوس کیا - تُم نے اُن کے گھاٹے کو
اپنا ہی گھاٹا تصوّر کیا - (۷) تم کبھی نیک کام سے پچھتاتے نہیں - مگر "ہر ایک نیک
ططس ۲:۱۰ کام کے لئے تیار" رہے - (۸) نہایت عُمدہ اور پُر خوف زندگی سے آراستہ ہو کر
تُم نے اُس کے خوف سے سب کام انجام دئے - خُداوند کی باتیں اور شرعی احکام تمہارے
امثال ۳:۳ دل کی تختی پر لکھے ہوئے ہیں "

اِن میں تفرقہ کس طرح پیدا ہو گیا

۳ - تمام جلال اور وسعت تُم کو عنایت کی گئی تھی
اور جو مرقوم ہے وُہ پُورا ہو گیا " لیکن یسوُرون
استثنا ۳۲:۱۵ موٹا ہو کر لاتیں مارنے لگا " (۲) اِس سے حسد بغض جھگڑا، بغاوت ،
ایذا رسانی ، فساد ، جنگ اور اسیری پیدا ہوتے ہیں - (۳) اِس طرح " سرذیل
یسعیاہ ۳:۵ شریفوں کی گستاخی کریں گے " کمینے لوگ معزّزوں کے ، احمق داناؤں
کے - اور " بچے بُوڑھوں " کے خلاف اُٹھ کھڑے ہُوئے - (۴) اِسی سبب سے
یسعیاہ ۵۹:۱۴ عدالت ہٹائی گئی اور " انصاف دُور کھڑا ہے " ہر ایک نے خُدا کا خوف ترک

کر دیا۔ اور اُس کے ایمان میں کوتاہ نظر ہو گیا ہے۔ نہ تو کوئی اُس کے حکموں کی تابعیت پر چلتا ہے نہ مسیح کے حسبِ منشا زندگی بسر کرتا ہے۔ بلکہ ہر ایک اپنے بُرے دل کی خواہش کے مُطابق چلتا ہے۔ اور اُنہوں نے ناراست اور ناپاک غیرت کو دل میں جگہ دی ہے جس کے سبب سے موت دنیا میں داخل ہوئی۔ حکمت ۲۴:۲

حسد اور کینہ تفرقات کی بنیاد ہیں

۴۔ کتابِ مقدس میں مرقوم ہے کہ "کئی دنوں کے بعد ایسا ہوا کہ قائن اپنے زمین کے حاصلات سے خدا کے لئے قربانی لایا۔ اور ہابیل۔ وہ بھی بھیڑوں کے پہلوٹھوں اور اُن کی فربہات میں سے لایا۔ (۲) اور خدا نے ہابیل پر اور اُس کے ہدیوں پر نظر کی۔ مگر قائن اور اُس کی قربانیوں پر کچھ توجہ نہ کی۔ (۳) اور قائن نہایت رنجیدہ ہوا۔ اور اس کا چہرہ اُداس ہو گیا (۴) اور خدا نے قائن سے کہا۔ تو کس لئے رنجیدہ کیوں ہوا؟ اور تیرا چہرہ اُداس کیوں ہو گیا؟ اگر تو نے راستی سے گذرانا ہے اور راستی سے تقسیم نہیں کیا تو کیا تو نے گناہ نہیں کیا؟ (۵) چپ رہ اُس کی توجہ تیری طرف ہے۔ اور تو اُس پر حکومت کرے گا (۶) اور قائن نے اپنے بھائی ہابیل سے کہا۔ آؤ ہم میدان میں چلیں اور جب وہ میدان میں تھے تو ایسا واقع ہوا کہ قائن اپنے بھائی ہابیل پر اُٹھا اور اُس کو مار ڈالا"۔ (۷) اے بھائیو! دیکھو، کہ حسد اور کینہ نے بھائی کو قتل کیا۔ (۸) حسد ہی سے ہمارا باپ یعقوب اپنے بھائی عیسو کے سامنے سے بھاگا (۹) حسد نے یوسف کا موت تک تعاقب کیا اور اُس کو غلامی میں ڈال دیا۔ (۱۰) حسد ہی کے سبب سے موسیٰ کو مصر کے بادشاہ فرعون کے حضور سے بھاگنا پڑا جبکہ اُسی کی قوم کے لوگوں نے اُس سے کہا "تجھے کس نے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا ہے؟ کیا جس طرح تو نے اُس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتا ہے؟" (۱۱) حسد ہی کے سبب ہارون اور مریم خیمہ گاہ کے باہر مقیم کئے گئے۔ (۱۲) حسد نے داتھن اور ابیرام کو زندہ اسفل میں پہنچایا۔ اس لئے کہ اُنہوں نے خدا کے خادم موسیٰ سے بغاوت کی تھی (۱۳)

پیدائش ۴:۳-۱۰

خروج ۱۴:۲

حسد کے سبب سے نہ صرف دُوسرے فرقوں ہی نے داؤد سے کینہ رکھا، بلکہ اسرائیل کے بادشاہ ساؤل نے بھی اُس کا تعاقب کیا۔

حسد اور کینہ کے نتائج

۵۔ لیکن ہم زمانۂ قدیم کی مثالوں سے قطع نظر کریں۔ اور اپنے ہی زمانہ کے نزدیک کے رُوحانی پہلوانوں کا ملاحظہ کریں۔ ہم اپنی ہی پشت کے شریف نمونے لیں (۲) حسد اور کینہ کے سبب سے کلیسیا کے نہایت ہی عظیم اور راستباز اراکین ستائے گئے اور موت تک کشتی کرتے رہے۔ (۳) ہم نیک رسُولوں کو اپنے مدِنظر رکھیں۔ (۴) اُن میں سے ایک پطرس ہے جس نے ناواجب حسد کے سبب سے صرف ایک دو دفعہ ہی نہیں بلکہ بہت دفعہ مشقّتیں اُٹھائیں۔ اور یُوں گواہی دے کر اپنے واجب جلالی مقام میں چلا گیا۔ (۵) حسد اور جھگڑے کے سبب سے پولُس نے صبر کے ساتھ برداشت ظاہر کی (۶) اس نے سات دفعہ زنجیریں پہنیں۔ جلاوطن رہا۔ سنگسار ہُوا۔ مشرق اور مغرب میں منادی بنا۔ اور اپنے ایمان کی اعلیٰ شہرت حاصل کی۔ (۷) تمام دُنیا کو راستبازی کی تعلیم دے کر وُہ مغرب کی دُور دراز حدود تک پہنچکر اور حاکموں کے رُوبرُو گواہی دے کر وُہ دنیا سے رحلت کر گیا اور مقدس مقام کی جانب روانہ ہو گیا اور یُوں صبر اور برداشت کا مشہور نمونہ بنا۔

حسد اور کینہ کے اور نتائج معہ امثلہ

۶۔ اِن مُقدّسین کے ساتھ اُن چُنے ہُوؤں کا ایک جم غفیر فراہم ہُوا جو حسد کے سبب سے بہت سی بدسلوکی اور مصیبتوں کو سہہ کر تمہارے درمیان نیک نمُونہ بنے تھے۔ (۲) حسد ہی کے سبب سے دانائیڈس اور ڈِرکائے عورتوں نے اذیّت کے ہولناک اور ناپاک حملوں کی برداشت کی اَور ایمان کی منزلِ مقصُود تک پہنچ گئیں اور اُنہوں نے جو جسمانی طور سے کمزور تھیں معزز انعام حاصل کیا۔ (۳) حسد نے بیویوں کو اُن کے خاوندوں سے جُدا کر دیا اور اُس بات کو جو ہمارے باپ آدم نے کہی تھی بدل ڈالا کہ "یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے"۔ پیدائش ۲: ۲۳
(۴) حسد اور جھگڑے نے بڑے بڑے شہروں کو تہ و بالا کر دیا اور بڑی بڑی قوموں کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ ڈالا۔

نصیحت کہ اپنے مسیحی قاعدوں پر غور کرو

۷۔ اے عزیزو ہم یہ باتیں نصیحت کے طور پر صرف تمہیں کو نہیں لکھتے بلکہ اپنے آپ کو بھی یاد دلاتے ہیں۔ کیونکہ ہم بھی اُسی خندق میں ہیں اور وہی مقابلہ ہمارے لئے بھی در پیش ہے۔(۲) لہٰذا ہم لاحاصل اور خام خیالی کو ترک کریں اور اپنی روایت کے جلیل اور معزز قانون پر چلیں۔(۳) اور دیکھیں کہ اچھا کیا ہے اور مرغوب کیا ہے اور کونسی بات ہمارے خالق کی منظورِ نظر ہے (۴) ہم مسیح کے خون پر ٹکٹکی باندھیں اور جانیں کہ یہ بات اُس کے باپ کی نظر میں کیسی قیمتی ہے۔ کیونکہ اس نے ہماری نجات کے واسطے اپنا خون بہا کر توبہ کا فضل تمام دُنیا کے لئے حاصل کیا۔(۵) آؤ ہم ہر ایک پشت کا معائنہ کریں اور بخوبی معلوم کریں کہ اُس نے ہر ایک پشت میں اُن لوگوں کے لئے جو اُس کی طرف رجوع کرتے ہیں توبہ کا موقع عنایت کیا ہے (۶) نوح نے توبہ کی منادی کی۔ اور جنہوں نے اُس کی سُنی وہ بچ گئے۔(۷) یونس نے اہلِ نینوہ کو ہلاکت کی منادی کی۔ اور اگرچہ وہ خدا سے غیر مانوس تھے تو بھی اُنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ اور مناجات کر کے خدا کو راضی کیا اور نجات حاصل کی۔

اور توبہ کرو اپنے تفرقوں سے اور تم کو معاف کیا جائے گا۔

۸۔ خدا کے فضل کے خادموں نے رُوح القدس کے ذریعہ سے توبہ کی بابت کلام کیا۔(۲) کل موجودات کے مالک و خالق ہی نے قسم کے ساتھ کلام کیا۔ "خداوند خدا فرماتا ہے۔" اُس نے نیک
حزقی ایل ارادہ بھی ظاہر کیا۔(۳) اے اسرائیل کے خاندان! اپنی شرارت سے
۱۱:۳۳ توبہ کر۔ میری قوم کے فرزندوں سے کہو۔ اگر تمہارے گناہ
زمین سے آسمان تک بھی بلند ہوں۔ اگر وہ ارغوان سے بھی
زیادہ سرخ ہوں۔ اور کمل سے بھی زیادہ سیاہ ہوں۔ اور تم
اپنے سارے دل سے میری طرف پھرو اور کہو۔ اے باپ!
تو میں تمہاری ایسی سنوں گا جیسی مقدس قوم کی۔(۴) اور دوسرے
یسعیاہ ۱:۱۶-۲۰ مقام میں وہ یوں فرماتا ہے "دھوؤ اور پاک ہو۔ اپنی [illegible]

کو میری آنکھوں کے سامنے سے دور کرو۔ اپنی شرارتوں سے باز آؤ۔ نیکی کرنی سیکھو۔ انصاف کی تلاش کرو۔ مظلوموں کو رہا کراؤ۔ یتیم کی داد رسی کرو۔ بیوہ کے ساتھ راستی سے پیش آؤ۔ باہم حجّت کریں۔ وُہ فرماتا ہے۔ اور اگر تمہارے گُناہ قرمزی ہوں۔ میں اُنکو اُون کی مانند برّاق کر دوں گا۔ اور اگر تُم چاہو اور میرے شنوا ہو۔ تو زمین کی عمدہ چیزیں کھاؤ گے لیکن اگر تم نہ چاہو اور میرے شنوا نہ ہو۔ تو ایک تلوار تمہیں کھا جائیگی۔ کیونکہ خُداوند کے مُنہ نے یہہ کہہ دیا ہے"۔ (۵) پس وُہ چاہتا ہے کہ اُس کے تمام محبُوب توبہ میں شریک ہوں۔ اُس نے اس بات کو اپنی کامل قدرت کے ارادے کے مُطابق استحکام بخشا۔

دینداری اور فرمانبرداری کی مثالیں

۹۔ (۱) اس لئے آؤ۔ اور خُدا کی عظیم الشان اور جلیل مرضی کے ماتحت ہو جائیں۔ اور اُس کے فضل اور مہربانی کے ملتجی ہو کر اُس کے سامنے سرنگوں ہوں۔ اور باطل مشقّت اور جھگڑے اور اُس غیرت کو جو موت تک پہنچاتی ہے ترک کر کے اُس کی رحمتوں کی طرف رجُوع کریں (۲) ہم اُن لوگوں کے احوال پر غور سے نظر کریں جنھوں نے پُورے طور پر اُس کے عظیم الشان جلال کی خدمت کی ہے۔ (۳) ہم حنوک کی زندگی پر غور کریں۔ جو فرمانبرداری میں پورا اُتر کر منتقل ہو گیا اور اُس کی موت کا پتہ نہ لگا (۴) نوح ایماندار ثابت ہُوا اور اُس نے اپنی خدمت کے ذریعہ سے دُنیا کو نئی پیدائش کی منادی کی۔ اور اُس مالک نے اُس کے وسیلے سے تمام زندہ جانوروں کو جو اُس کے ساتھ کشتی میں گئے تھے بچا لیا۔

ایضاً ۱۰۔ ابرہام جو خُدا کا دوست کہلاتا تھا اس بات میں امانت دار پایا گیا تاکہ وُہ خُدا کی باتوں کا تابعدار ہو جائے۔ (۲) فرمانبرداری کے ذریعہ وُہ اپنے ملک سے اور اپنے قرابتیوں سے اور اپنے باپ کے گھر سے چل نکلا تاکہ تھوڑی سی زمین اور کمزور رشتہ داروں اور چھوٹے سے گھر کو چھوڑ کر خُدا کے وعدوں کو ورثہ میں لے۔ کیونکہ وُہ اُسے فرماتا ہے۔ (۳) اپنے ملک سے اور اپنے پیدائش ۱۲: ۱-۳

رشتہ داروں سے اور اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک کو روانہ
ہو جو میں تجھے دکھاؤں گا۔ اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور
تجھے برکت دوں گا۔ اور تیرے نام کو بڑا کروں گا۔ اور تو مبارک ہوگا
اور تجھے برکت دینے والوں کو میں برکت دوں گا۔ اور تجھ پر لعنت
کرنے والوں پر میں لعنت کروں گا۔ اور زمین کے تمام قبیلے تجھ
میں برکت پائیں گے" (۴) اور پھر جب وہ لوط سے جُدا ہوا تو خُدا نے اُس
کو کہا "اپنی آنکھوں سے دیکھ۔ اُس مقام سے جہاں تو اَب ہے
شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کی سمت دیکھ کہ یہ تمام
زمین جو تو دیکھتا ہے وہ تجھے تیری نسل کو ہمیشہ کیلئے دوں گا
(۵) اور تیری نسل کو زمین کی ریت کی مانند بناؤنگا۔ اگر کوئی
زمین کی ریت کو گن سکے تو وہ تیری نسل کو بھی گِن لے گا" (۶)
اور پھر فرماتا ہے "خُدا ابرہام کو باہر لے گیا اور اُسے کہا۔ آسمان کیطرف پیدائش
دیکھ اور ستاروں کو گن۔ اگر تو اُن کو گن سکتا ہے۔ تیری نسل ایسی ۱۵:۵،۶
ہی ہوگی۔ اور ابرہام خُدا پر ایمان لایا۔ اور یہ اُس کیلئے راستبازی
گِنا گیا" (۷) ایمان اور مہمان نوازی کے سبب اُسے بڑھاپے میں بیٹا ملا۔ اور فرماں
برداری کے باعث اُس نے اُن پہاڑوں میں سے ایک پر جو خُدا نے اُس کو دکھایا تھا
اُسے خُدا کے لئے قربان کرنے کی غرض سے لے گیا۔

دینداری اور مہمان نوازی کے نتیجے اور مثالیں

۱۱۔ مہمان نوازی اور دینداری ہی کے سبب
سے لوط اہلِ صدوم میں سے بچ گیا۔ جبکہ
آگ اور گندھک کے ذریعہ سے عدالت
ہو رہی تھی۔ اِس واقعہ سے خُدا نے پہلے ہی سے یہ بتلا دیا کہ وہ اُن کو جو اُس پر
اُمید رکھتے ہیں چھوڑ نہیں دیتا مگر اُن کو جن کا میلان غیر کی طرف ہے سزا اور اذیتوں
کے لئے معیّن کرتا ہے (۲) کیونکہ جب اُس کی بیوی اُس کے ساتھ آئی تو وہ
یکدلی سے نہیں بلکہ دودلی سے نکلی اور وہ اِس مقصد کے لئے ایک نشان بن گئی
یہاں تک کہ وہ اِس دِن تک نمک کا ستون ہوگئی۔ تاکہ سب لوگ معلوم کریں کہ دودلے

اور خدا کی قدرت کے شاکی لوگ تمام پشتوں کے لئے فتوے اور نشان ہیں۔

ایضاً، ۱۲ - ایمان اور مہمان نوازی سے راحب فاحشہ بچ گئی - (۲) کیونکہ جب
نون کے بیٹے یشوع نے چند آدمی یریحو کو بھیجے تاکہ اُس ملک کی جاسوسی کریں۔ اور اُس ملک کے
بادشاہ کو معلوم ہو گیا کہ وہ اُس کے ملک کی جاسوسی کرنے کو آئے ہیں۔ تو اُس نے اُن
کو پکڑنے کے لئے آدمی بھیجے۔ تاکہ اُن کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالیں۔ (۳) پس راحب
نے اُن کی مہمان نوازی کی اور اُن کو بالاخانے پر سن کی لکڑیوں کے نیچے چھپا دیا۔ (۴)
یشوع ۲:۶ اور جب بادشاہ کے قاصد آئے اور اُس سے پوچھا "تیرے پاس ہماری زمین
کے جاسوسی کرنے والے آئے ہیں۔ اُن کو نکال لا۔ کیونکہ بادشاہ یوں
ہی فرماتا ہے"۔ لیکن اُس نے جواب دیا "وہ آدمی جنہیں تم تلاش کر
رہے ہو میرے پاس آئے تو تھے۔ مگر وہ فوراً چلے گئے اور راہ میں
جا رہے ہیں"۔ اور اُس نے اُنہیں مقابل کی سمت کا اشارہ کیا (۵) اور اُس نے
اُن آدمیوں سے کہا "میں یقین جانتی ہوں کہ خداوند تمہارے
خدا نے تمہیں یہ شہر دیا ہے کیونکہ تمہارا خوف اور ہراس یہاں
کے باشندوں پر پڑا ہے۔ پس جب ایسا واقع ہو کہ تم اس شہر کو
سر کر لو۔ تو مجھے اور میرے باپ کے گھر کو بالکل بچا لینا"۔ (۶)
اور اُنہوں نے اُس سے کہا "جیسا کہ تو نے ہم سے کہا ویسا ہی ہو گا پس
جب تو دیکھے کہ ہم آ گئے ہیں تو اپنے تمام لوگوں کو اپنی چھت تلے
جمع کر لینا۔ اور وہ بالکل بچ جائیں گے۔ کیونکہ جس قدر لوگ گھر کے
باہر ہوں گے وہ ہلاک ہو جائیں گے"۔ (۷) اُنہوں نے اُسے ایک نشان
دینے کی تاکید کی کہ تو اپنے گھر کی کھڑکی پر سُرخ رنگ کے سُوت کی ڈوری باندھ
دینا۔ اِس سے اُنہوں نے پیشتر ہی یہ ظاہر کر دیا تھا کہ خداوند کے خون کے ذریعہ
سے اُن سب کے لئے رہائی ہے جو خدا پر ایمان اور اُمید رکھتے ہیں۔ (۸) اے
عزیزو! اُس عورت میں صرف ایمان ہی نہیں تھا بلکہ نبوت بھی تھی۔

دینداری اور مہمان نوازی کے قاعدے جو بائیبل میں ہیں

۱۳ - پس اے بھائیو! ہم تمام غرور، وہم
بیوقوفی اور غصہ کو چھوڑ کر فروتن مزاج بنیں

اور کلامِ مقدّس کی باتوں پر عمل کریں۔ کیونکہ رُوح القدس فرماتا ہے " کہ نہ دانا اسموئیل ۲:۱
اپنی دانائی پر اور نہ طاقتور اپنی طاقت پر فخر کرے اور نہ یرمیاہ ۹:۲۳و۲۴
دولتمند اپنی دولت پر۔ بلکہ فخر کرنیوالا خُداوند پر فخر کرے
تاکہ وُہ اُس کی تلاش کرے اور عدالت اور راستبازی عمل میں
لاوے "۔ خصُوصاً خُداوند یسُوع مسیح کے کلام کو جس کی تعلیم خُداوند نے صبر اور
برداشت سے دی۔ (۲) خُداوند نے ارشاد فرمایا ہے " رحم کرو تاکہ تم پر رحم متی ۵:۷ و ۶:۱۴ و ۷:۱-۲
کیا جاوے۔ معاف کرو کہ تمہیں معاف کیا جاوے۔ جیسا تم کرتے ہو ویسا ہی لوقا
تمہارے لئے کیا جائیگا۔ جیسا تم دیتے ہو ویسا تمہیں دیا جائیگا۔ جیسا تم ۶:۳۱ و ۳۶-۳۸
انصاف کرتے ہو ویسا ہی تمہارا انصاف کیا جائیگا۔ جیسی تم مہربانی
کرتے ہو ویسی مہربانی تمہارے ساتھ کی جاویگی۔ جس پیمانہ سے
تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا "۔ (۳) ہم خُداوند کے اِس
حکم اور فرمان سے اپنے آپ کو مضبُوط کریں تاکہ فرمانبردار ہو کر انکساری کے ساتھ اِس
کی باتوں پر چلیں کیونکہ کلام پاک کہتا ہے " میں کِس پر نظر کروں گا۔ سوائے
اُس کے جو فروتن اور سنجیدہ اور میرے کلام سے کانپتا ہے "؟

مذکورہ بالا مثالوں سے کرنتھ کے مسیحیوں کو نصیحت

۱۴۔ پس اَے بھائیو! جن لوگوں نے اپنے
آپ کو تکبّر اور مکروہ حسد کی گردن کشی میں
حاکم بنایا ہوُا ہے اُن کی پیروی کرنے کے
بجائے ہم خُدا کے فرمانبردار بنیں۔ (۲) اگر ہم اپنے آپ کو اُن لوگوں کی مرضی کے
سپرد کریں جو ہمیں نیک شخص سے علیحدہ کر دینے کی خاطر جھگڑے اور بغاوت کرتے
ہیں تو ہم اپنے اوپر عام نقصان نہیں بلکہ بڑا بھاری خطرہ لاتے ہیں۔ (۳) آؤ ہم
اپنے خالق کے رحم اور محبّت کے مطابق ایک دُوسرے کے ساتھ خوش اسلوبی سے
پیش آئیں۔ (۴) کیونکہ لکھا ہے " نیک لوگ زمین کے باشندے ہوں گے امثال
اور معصُوم لوگ اُس پر باقی رہیں گے۔ مگر خطاکار اُس پر سے قطعاً ۲:۲۱و۲۲ زبور
برباد ہو جائیں گے (۵) اور پھر کہتا ہے " مَیں نے بیدین کو لبنان کے ۳۷:۹و۳۸
دیواروں کی مانند سربلند اور شاندار دیکھا۔ اور میں نے گذر کیا زبور ۳۷:۳۵ سے ۳۷

اور دیکھو۔ وہ نہ تھا۔ اور مَیں نے اُس کا مقام تلاش کیا اور نہ پایا۔ معصُومیت کو محفوظ رکھو اور راستی کو تاکو۔ اِسلئے کہ اہل سلامتی کا بقیہ باقی ہے۔"

جھگڑوں کو ترک کرو

۱۵۔ پس ہم اُن لوگوں کے ساتھ رہیں جو دینداری کے ساتھ راستبازی کرتے ہیں اور ان لوگوں کا ساتھ چھوڑ دیں۔ جو ریاکاری سے سلامتی کے خواہشمند ہیں (۲) کیونکہ خُدا فرماتا
یسعیاہ ۲۹: ۱۳ ہے " یہ قوم لبوں سے میری عزت کرتی ہے۔ مگر اُن کے دل مجھ سے دُور ہیں " (۳) ایک اور مقام میں مرقوم ہے " اُنہوں نے اپنے
زبور ۷۸: ۳۶، ۳۰ مُنہ سے برکت دی۔ مگر اپنے دل سے لعنت کی " (۴) " اُنہوں نے اپنے مُنہ سے اُس کو پیار کیا۔ اور اپنی زبان سے اس سے جھوٹ بولے۔ مگر اِن کا دل اُس کے ساتھ راست نہ تھا۔ اور نہ ھی وہ اُس کے
زبور ۳۱: ۱۹ عہد پر قائم رہے۔ (۵) اِس سبب سے وہ دغاباز لب جو راستباز کے برخلاف ناجائز باتیں بولتے ہیں گونگے ہو جاویں " اور پھر لکھا ہے۔ کہ " خداوند تمام دغاباز لبوں کو۔ بڑا بول بولنے والی زبان کو۔ اُن کو جو کہتے ہیں کہ آؤ ہم اپنی زبان کو بڑا کریں۔ کون ہمارا خُداوند ہے؟ بالکل نیست کر ڈالیگا۔ (۶) غریبوں کی مشقت سے اور محتاجوں کی آہ سے مَیں اَب اُٹھوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ مَیں اُس کو محافظت میں رکھوں گا۔ مَیں اُس کے ساتھ دلیری سے سلوک کروں گا۔"

خُداوند مسیح اور مقدسین کے نمونہ کی پیروی

۱۶۔ کیونکہ خُداوند مسیح حلیم الطبع لوگوں کا ہے نہ کہ اُن لوگوں کا جو اپنے آپ کو اُس کے گلّے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ (۲) خُدا کی جنابِ اعلیٰ کا عصا ہمارا خُداوند مسیح یسُوع نے غرور اور تکبّر کی بنا پر جاہ و جلال حاصل نہیں کیا۔ بلکہ وہ حلیمی سے آیا۔ جیسا کہ رُوح القدس نے اُس کی بابت فرمادیا تھا۔ کیونکہ وُہ کہتا ہے۔
یسعیاہ ۵۳: ۱-۲ (۳) " اَے خُداوند! ہمارے پیغام پر کون یقین لایا؟ اور خُداوند کا بازو کِس پر ظاہر ہوا؟ ہم نے بچے کی مانند۔ اُس جڑ کی مانند جو خشک زمین میں ہو اُس کے سامنے اُس کا اعلان کیا۔ اُس کی کوئی شکل نہ تھی اور نہ جلال

اور ہم نے اُس کو دیکھا۔ اس کی کوئی ڈیل ڈول نہ تھی اور نہ کوئی
خوبی۔ مگر اُس کی صورت حقیر تھی۔ آدمیوں کی شکل سے بڑھکر
حقیر شکل کا۔ کوڑوں کا مارا کوٹا ہُوا اور مشقّت کا مرد۔ کمزوری
برداشت کرنیکا واقف کار۔ کیونکہ اُس کا چہرہ پژمُردہ تھا۔
وہ بیعزّت تھا۔ اور اُس کی کُچھ قدر نہ تھی (۴) وہ ہمارے گُناہ
اُٹھا لیجاتا ہے اور ہماری خاطر رنج سہتا ہے۔ اور ہم نے اُس کو
مشقّت میں اور کوڑوں میں اور دُکھ میں مبتلا سمجھا (۵) وہ
ہمارے گناہوں کے لئے گھایل ہُوا اور ہماری خطاؤں کے سبب
اُس نے اذیت اُٹھائی۔ ہماری سلامتی کی سزا اُس پر تھی۔ اُس
کے مار کھانے سے ہم چنگے ہو گئے (۶) ہم سب بھیڑوں کی مانند
گمراہ تھے۔ ہر ایک شخص اپنی راہ میں بھولا ہُوا تھا (۷) اور خُداوند
نے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنا آپ دیدیا۔ دُکھ پا چکنے کے سبب
سے وہ اپنا مُنہ نہیں کھولتا۔ بھیڑ کی طرح لوگ اُسے مذبح پر لے
گئے۔ اور برّے کی مانند اپنے بال کترنے والے کے آگے بےزبان ہے
ایسا کہ وہ اپنا مُنہ نہیں کھولتا اُس کی فروتنی میں اُس کا انصاف لے
لیا گیا۔ (۸) اُس کی پُشت کا بیان کون کرے گا؟ کیونکہ اُسکی جان
زمین پر سے اُٹھالی گئی۔ (۹) میری قوم کی خطاؤں کے سبب سے وُہ
مارا گیا۔ (۱۰) اور ہمیں اُس کی تدفین کے عوض میں بدکاروں کو اور اُس کی
موت کے عوض امرا کو دوں گا۔ کیونکہ اُس نے بدی نہ کی اور نہ اُس
کے مُنہ میں چھل پایا گیا۔ اور خُداوند چاہتا ہے کہ اُس کے کوڑوں سے
پاک کرے (۱۱) اگر تُم گُناہوں کے لئے گذرانو تو تمہاری رُوح عمر دراز
نسل دیکھیگی۔ (۱۲) اور خُداوند چاہتا ہے کہ اُس کی جان دُکھ سے
لی جاوے تاکہ اُس کو نور دکھلاوے اور فہم کے ذریعہ سے اُسے
صورت دے۔ راستباز کو جو بہتوں کی نیک خدمت کرنیوالا ہے راست
ٹھہرائے۔ اور وُہ اُن کے گُناہوں کو اُٹھا لے گا۔ (۱۳) اِس سبب سے وُہ

بھتوں کو ورثہ میں لیگا اور طاقتوروں کی غنیمت تقسیم کرے گا۔
جن کے عوض اُس کی جان موت کے حوالے کی گئی تھی اور خطاکاروں کے
ساتھ شمار کیا گیا تھا۔ (۱۴) اور اُس نے بہتوں کے گناہ اُٹھا لیئے اور اُن
زبور ۲۲: کے گناھوں کے سبب سے حوالہ کیا گیا (۱۵) اور وُہ پھر کہتا ہے "لیکن مَیں
۷-۹ کیڑا ھوں اور انسان نہیں۔ لوگوں کی ملامت اور قوم کا حقیر جانا ھوُا۔
(۱۶) سب جو مجھ کو دیکھتے تھے مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ بڑبڑاتے تھے۔ یوں
کھکر سر ہلاتے تھے کہ۔ اُس نے خُداوند پر بھروسہ رکھا۔ وُہ اُس کو
چھڑاتے۔ اُس کو بچائے۔ کیونکہ وُہ اُسکو چاھتا ہے۔" (۱۷) اَے عزیزو!
دیکھو! ھمیں نمونہ دینے والا کون ہے۔ کیونکہ اگر خُداوند نے اپنے
آپ کو ایسا فروتن کیا۔ تو ھم جو اُس کے ذریعہ سے فضل کے جوئے کے
نیچے آئے ھیں کیا کریں"؟۔

مزید نمونے

۱۷۔ ہم بھی اُن مقدسین کے نقش قدم پر چلیں جو بکریوں اور
بھیڑوں کی کھالیں پہنکر مسیح کی آمد کی منادی کرتے رہے۔ اس
سے ہمارا اشارہ ایلیاہ اور الیشع اور حزقی ایل نبیوں کی طرف ہے اور علاوہ لوگ
جن کی بابت عمدہ شہادت دی جا چکی ہے (۲) ابرہام پر بڑی گواہی دی گئی ہے
اور وُہ خلیل اللہ کہلایا ہے۔ وُہ خُدا کے جلال پر ٹکٹکی باندھ کر حلیمی سے کہتا ہے۔
پیدایش ۱۸: ۲۷ "لیکن مَیں خاک اور دُھول ھوں"۔ (۳) پھر ایوُّب کی بابت بھی یوُں مرقوم
ایوب ۱: ۱ ہے "اور ایوُّب راست، بے عیب۔ سچّا۔ دیندار۔ ھر ایک بُرائی سے دور
ایوب ۱۴: ۴-۵ رھنے والا تھا"۔ (۴) لیکن وُہ خود اپنے آپ کو الزام دے کر کہتا ہے "کوئی
شخص آلودگی سے پاک نہیں ہے۔ اور نہ ھی کوئی جسکی ایک دن کی بھی زندگی
گنتی ۱۲: ۷ ھو"۔ (۵) موسیٰ "اُسکے تمام گھر میں امانتدار" کہلایا۔ اور بوساطت اُس کی
خدمت کے خُدا نے مصریوں کا انصاف اُن کی مرضی اور اذیتوں کے ذریعہ سے
کیا لیکن وُہ بھی۔ اگرچہ بڑا ستودہ کیا گیا۔ تو بھی بڑا بول نہ بولا۔ بلکہ اُس وقت جب کہ
جھاڑی کے پاس اس کو کلام الٰہی دیا گیا تو اُس نے کہا "مَیں کون ھوں کہ تو مجھے
خروج ۳: ۱۱، ۴: ۱۰ بھیجتا ہے؟ لیکن میں کمزور آواز اور تنگ زبان ھوں"۔ اور پھر کہتا ہے

"اور میں ہر تن میں کا خواں ہوں"!

حلیم اور فروتن بننے کی نصیحت

۱۸- لیکن ہم داؤد کی بابت جس کے لئے گواہی دی گئی ہے کیا کہیں؟ جس کی بابت خدا نے کہا ہے "میں نے
زبور ۲:۸۹ اپنے حسب دلخواہ ایک مرد۔ یعنی یسّی کے بیٹے کو پایا۔ ابدی رحمت
سے میں نے اُس کو مسح کیا"۔ (۲) مگر وہ خود خدا سے کہتا ہے "اے خدا اپنی
اسموئیل ۱۴:۱۳ رحمت عظیم کے مطابق مجھ پر رحم کر۔ اور اپنی رحمتوں کی کثرت
زبور ۵۱: ۱۹۱۴ کے مطابق میری خطاؤں کو مٹا ڈال (۳) علاوہ اس کے میری بُرائیوں
سے مجھے دھو ڈال۔ اور مجھے میرے گناہوں سے پاک کر کیونکہ
میں اپنی خطا کو جانتا ہوں۔ اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔
(۴) میں نے صرف تیرا ہی گناہ کیا ہے اور تیرے حضور بدی
کی ہے۔ تاکہ تو اپنی باتوں میں راست ٹھہرے اور جب تو عدالت کرے
تو تُو جیت جائے (۵) کیونکہ دیکھ! کہ خطاؤں میں میرا پیٹ میں پڑا۔ اور
گناہوں سے میری ماں نے مجھے رحم میں لیا (۶) کیونکہ دیکھ! تُو نے
سچائی سے محبّت کی۔ اور اپنی دانائی کی تاریکی اور مخفی باتیں تو نے مجھ
پر ظاہر کیں۔ (۷) زوفا سے تو مجھے چھڑکے گا۔ اور میں پاک ہو جاؤں
گا۔ تُو مجھے دھوئیگا اور میں برف سے زیادہ سفید ہو جاؤں گا (۸) تو
مجھے خوشی اور خرمی کی خبر سنائیگا۔ ہڈیاں جو فروتن کر دی گئی ہیں
خوشی کریں گی۔ (۹) میرے گناہوں سے رُوگردانی کر لے اور میری تمام
خطاؤں کو مٹا دے (۱۰) اَے خدا! میرے اندر ایک پاک دل بنا
دے۔ اور ایک سیدھی رُوح میرے باطن میں نئے سر سے
ڈال (۱۱) مجھے اپنے حضور سے دُور نہ پھینک دے اور اپنا رُوح پاک
مجھ سے نہ لے (۱۲) اپنی نجات کی خوشی مجھے واپس دے۔ اور اپنی
حاکمانہ رُوح سے مجھے مستحکم کر۔ (۱۳) میں تیری راہیں خطاکاروں
کو سکھلاؤں گا۔ اور بیدین لوگ تیری طرف رجوع ہونگے۔ (۱۴)
اَے خدا! اَے میری نجات کے خدا! تو مجھے خون کے گناہ سے

بچا (۱۵) میری زبان تیری راستبازی کی خوشی کریگی۔ اَے خُداوند! میرے مُنہ کو کھول۔ اور میرے لب تیری ستائش بیان کریں گے (۱۶) کیونکہ اگر تو قربانی چاہتا تو میں گزرانتا۔ سوختنی قربانی سے تو راضی نہ ہوگا۔ (۱۷) خُدا کے لئے قربانی خستہ رُوح ہے اَے خُدا! تُو شکستہ اور خاکسار دلکو حقیر نہ سمجھیگا۔"

عقل اور خلقت سے حلیم ہونے کی دلائل

۱۹۔ پس ایسے ایسے بے شمار لوگوں کو جن پر ایسی شہادت دی گئی ہے۔ فروتنی اور حلیمی نے نہ صرف ہم کو ہی بلکہ اُن کو بھی جو ہم سے پہلے تھے بہتر بنادیا۔ یعنی اُن کو جنہوں نے خوف اور سچائی سے اُس کے کلام کو قبول کر لیا ہے۔

(۲) پس ہم بڑے بڑے جلیل القدر کاموں میں شریک ہو کر سلامتی کے نشان کی طرف جو شروع سے ہمیں دیا گیا ہے زور سے دوڑے چلے جائیں۔ اور باپ اور کُل جہان کے خالق پر ٹکٹکی لگا کر دیکھیں اور اُس کی عظیم الشان اور افضل ترین سلامتی اور نیک سلوک سے چمٹے رہیں۔ (۳) ہم اُس کو از رُوئے عقل دیکھیں اور صبر و برداشت بھاپنی رُوح کی آنکھوں سے نظر کریں۔ ہم دیکھیں کہ خُدا اپنی تمام مخلوقات کے ساتھ کیسا بے غیظ و غضب ہے۔

ایضاً:۔ ۲۰۔ اُس کے حکم سے آسمان جنبش کھا کر سلامتی میں اُس کے مطیع ہوتے ہیں۔ (۲) لیل و نہار اُس دَوڑ سے جو اُس نے اُن کے لئے مقرر کیا ہے۔ بلا باہمی روک ٹوک کے اپنا دَور پُورا کرتے ہیں (۳) آفتاب اور مہتاب اور گردش کرنے والے سیارے اپنے اپنے تعین کے مطابق اپنی اپنی مقررہ حدود میں بلا کسی قسم کی تجاویز کے اعتدال سے گردش کرتے ہیں (۴) زمین اُس کی مرضی سے معمور ہو کر بلا کسی قسم کے تفرقہ کے جو اُس قانون کے مطابق جو اُس کی طرف سے اُس کے لئے مقرر ہوتا ہے خلاف ورزی کئے بغیر ٹھیک موسموں میں انسان اور حیوان اور اُن سب کے لئے جو اُس پر رہتے ہیں خوراک پیدا کرتی ہے (۵) گہراؤں کا لا انتہا عمق اور اسفل مقامات کے لا بیان قوانین انہی مقررہ قوانین سے قایم ہیں۔ (۶) ناپیدا کنار سمندر کا جوف اُس کی دستکاری سے "اپنے سقابوں میں" قائم ہے۔ اور اپنی

پیدایش ۹:۱

حدود سے جو اُس کے گرد محیط ہے باہر نہیں جاتا۔ مگر جیسا اُس نے اُس کے لئے مقرر کر
دیا ہے ویسا ہی وہ عمل میں لاتا ہے۔ (۷) کیونکہ اُس نے کہا ہے "تو یہاں تک ہی آئیگا ایوب ۳۸:۱۱
اور تیری موجیں تجھ میں ٹوٹیں گی"۔ (۸) بحرِ اوقیانوس جو انسان کے لئے ناقابلِ
عبور ہے اور وہ ممالک جو اُن سے پرے ہیں خُدا کے ایک ہی قانون سے ترتیب پاتے
پاتے ہیں۔ (۹) بہار، گرمی، خزاں اور جاڑے کے موسم امن سے علی الترتیب یکے بعد
دیگرے آتے رہتے ہیں (۱۰) ہر سمت کی ہوائیں اپنے اپنے وقت پر بلا کسی خلل کے اپنا اپنا
عمل پُورا کرتی ہیں۔ اور دائمی چشمے جو تفریح اور صحت کے لئے بنائے گئے ہیں انسان کی
زندگی کے واسطے نرم غذا مہیا کرتے ہیں۔ اور ادنےٰ سے ادنےٰ جانور اعتدال اور اطمینان
کیساتھ فراہم ہو کر اپنا اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ (۱۱) تمام موجودات کے اُس عظیم صانع اور
مالک نے ان تمام چیزوں کو امن اور اعتدال کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ اور سب سے
نیک سلوک کیا ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے ساتھ بھلائی کی ہے جو ہمارے خُداوند
یسُوع مسیح کے وسیلے سے اُس کی رحمتوں میں پناہ گزین ہو گئے ہیں (۱۲) اس کا جلال اور
عظمت تا ابد الآباد ہوتا رہے۔ آمین۔

خدا کی بھلائی اور ہمہ جا حاضر ہونے کی صفات پر غور کرنے سے فرمانبرداری کی دعوت

۲۱۔ اے عزیزو! خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر ہم اُس کے لائق نیک چال نہ چلیں اور اُس کے حضور اعتدال کے ساتھ اُس
کے پسندیدہ کام نہ کریں تو اُس کے نیک سلوکات جو بہت سے ہیں ہم سب کے خلاف
فتوے بن جائیں (۲) کیونکہ کلامِ مقدس میں مرقوم ہے "خداوند کی رُوح بطن کے
اندر کی چیزوں کو دریافت کر لینے والا چراغ ہے"۔ (۳) خُدا ہمارے قریب ان معنوں میں
ہے ہمارے خیالات اور ہمارے شکوک و شبہات اُس سے مخفی رہ سکتے ہیں۔ (۴) پس
واجب ہے کہ ہم اُس کی مرضی سے اپنے منصب سے گر نہ جائیں۔ (۵) تاکہ ہم خُدا کی
نسبت بے عقل اور بیوقوف آدمیوں کو جو اپنے تئیں بڑا بناتے ہیں اور اپنے کلام کے
تکبّر میں لاف مارتے ہیں ٹھوکر کا باعث نہ بنیں (۶) خُداوند یسُوع مسیح کا احترام کریں
جس کا خون ہمارے بدلے دیا گیا۔ ہم اپنے حاکموں کی عزّت کریں اور اپنے بزرگوں کی
تعظیم کریں اور جوانوں کو خُدا کے خوف کی تعلیم دیں۔ اپنی مستورات کو نیک بات کی طرف

ہدایت کریں۔ (۷) کہ وُہ پاکیزہ محبت کی طبیعت ظاہر کریں اور اپنی فروتنی کا بے عیب اشتیاق ظاہر کریں اور خاموشی سے اپنی نرم مزاجی ظاہر کریں۔

ایمان بھی فرمانبرداری سکھاتا ہے

۲۲۔ اور ان تمام باتوں کو ہمارا وُہ ایمان قائم کرتا ہے جو مسیح پر ہے۔ کیونکہ رُوح القدس کی معرفت وُہ بھی ہمیں یوں دعوت دیتا ہے "اَے بچو! آؤ میری سنو۔ میں تمہیں خُدا کے خوف کی تعلیم دوں گا۔ (۲) وُہ کون شخص ہے جو زندگی چاہتا ہے اچھے دن دیکھنے کا عاشق ہے اپنی زبان کو بُرائی سے باز رکھے (۳) اور تیرا ہونٹ دھوکے کی بات نہ بولے۔ (۴) بدی سے بچ اور نیکی کر۔ (۵) سلامتی کو ڈھونڈ اور اُس کا پیچھا کر (۶) خُداوند کی آنکھیں راستبازوں پر ہیں اور اُس کے کان اُن کی دعاؤں پر۔ مگر خُداوند کا چہرہ اُن پر ہے جو بُرائی کرتے ہیں تاکہ اُن کی یاد زمین پر سے بالکل نابود کر دے (۷) راستباز چلّا اُٹھا اور خُداوند نے اُس کی سُن لی اور اُس کو اُس کی تمام تکالیف سے رہائی دی (۸) راست کی تکلیفیں بہت سی ہیں مگر خُداوند اُن سب سے اُس کو رہائی دیگا" اور پھر کہ گنہگار کی مصیبتیں بہت سی ہیں۔ مگر خُداوند پر توکل کرنے والوں کے گرد رحم احاطہ کرے گا"

لوگوں کیلئے خُدا کی شفقت اور رحمدلی کا مفہوم

۲۳۔ باپ جو ہر بات پر ترس کھاتا اور بھلائی کرتا ہے اُن پر ترس کھاتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔ اور مہربانی و ملاطفت سے اپنا فضل اُن کو دیتا ہے جو خلوص دل سے اُس کے حضور آتے ہیں (۲) لہٰذا ہم دو دلے نہ ہوں اور نہ ہی ہماری رُوح اُس کی جلیل اور بے شمار عنایات پر شک لائے۔ (۳) ہم سے یہ نوشتہ دور ہی رہے جہاں خُدا کہتا ہے" بد بخت ہیں دو دلے جو اپنی جان کو دُبدھے میں ڈالتے ہیں جو کہتے ہیں۔ یہ باتیں ہم نے اپنے باپ دادوں کے دنوں میں بھی سنیں ہیں۔ اور دیکھو ہم بوڑھے ہو گئے ہیں اور اُن باتوں میں سے ایک بھی ہم پر واقع نہیں ہوئی (۴) اَے نادانو!

اپنے آپ کو درخت سے تشبیہ دو۔ انگور کے درخت کو لو۔ پہلے
تو اُس کے پتے جھڑتے ہیں۔ پھر کونپلیں نکلتی ہیں۔ پھر پتے۔ پھر
پھول۔ اور اُن کے بعد تلخ انگور۔ پھر بالکل پکے ہوئے انگور۔ غور
کرو کہ درخت کا پھل تھوڑے ہی عرصہ میں پک کر گھل جاتا ہے۔ (۵) اُس کا ارادہ فی
الحقیقت بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اِس بات پر بھی شہادت دیتا ہے کہ "وہ
۲۲:۱۳ جلد آئے گا دیکھ کہے گا۔ اور خداوند اپنی ہیکل میں ناگہاں آئے
ملاکی ۱:۳ گا۔ اور وہ مقدس جس کی تم انتظاری کرتے ہو"

قیامت کا ثبوت نیچر میں

۲۴۔ اے عزیزو ہم بخوبی پہچان لیں کہ وہ مالک کس طرح
آئندہ ہونے والی قیامت کو ہم پر متواتر ظاہر کرتا ہے
جس کا اُس نے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کر کے پہلا پھل بنا دیا۔ (۲) اے
عزیزو! ہم اُس آنے والی قیامت پر غور کریں۔ (۳) دن اور رات ہم پر قیامت کے
بھید کو ظاہر کرتے ہیں۔ رات سو جاتی ہے اور دن جاگ اُٹھتا ہے۔ دن گزر جاتا ہے اور
وہ آجاتی ہے (۴) پھلوں کو لو۔ تخم ریزی کس طرح اور کس طریق سے ہوتی ہے ؟
(۵) بیج بونے والا نکلا۔ اور اُس نے ہر ایک بیج کو زمین میں ڈال دیا۔ یہ بیج اچھی
اور برہنہ زمین پر پڑ کر گداز ہو جاتے ہیں۔ پھر اُس مالک ربانی کی تدبیر سے وہ پنپتے ہیں۔
اور ہر ایک بیج بڑھتا ہے اور پھل لاتا ہے۔

بائبل کے چند مقامات قیامت کے ثبوت میں

۲۶۔ صانع کائنات اُن لوگوں کو جو عمدہ ایمان
کے ساتھ پاکیزگی سے اُس کی خدمت کرتے ہیں،
مُردوں میں سے زندہ کرتا ہے۔ اور اپنی عظمت کو
ہم پر ظاہر کرتا ہے ؟ (۲) کیونکہ کلام میں لکھا ہے " اور وہ مجھے اُٹھائے گا اور
زبور ۷:۲۸ میں تیری حمد کروں گا " اور " میں لیٹ گیا اور سو رہا میں جاگ اُٹھا
زبور ۴:۶ ۲۳-۳۰ کیونکہ تو میرے ساتھ ہے " (۳) ایوب کہتا ہے " اور تو میرے اِس جسم
کو اُٹھائے گا جس نے یہ تمام باتیں برداشت کی ہیں "

خدا کی چند صفات کا ذکر

۲۷۔ پس اِس اُمید سے ہماری روحیں اُس کے
ساتھ بندھی رہیں جو وعدوں کا پکا اور عدالتوں میں

راست ہے۔ (۲) وہ جس نے حکم دیا کہ جھوٹ مت بولو۔ وہ خود بھی جھوٹ کہیں بولیگا
کیونکہ خدا کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہے مگر صرف جھوٹ بولنا۔ (۳) پس ہمارا ایمان
جو ہم اُس پر رکھتے ہیں از سرِ نو زندہ ہو اور ہم جان لیں کہ تمام باتیں درست ہیں۔ (۴) اُس
کی عظمت کے کلام سے تمام چیزیں قائم ہیں۔ اور کلام ہی سے وہ اُن کو برباد کر سکتا ہے
حکمت ۱۲:۱۲ (۵) "کون اُسے کہیگا کہ تو نے کیا کیا؟ یا کون اُس کی طاقت کے زور کا مقابلہ
۱۱:۲۲ کر سکتا ہے" وہ سب باتوں پر قادر ہے اور وہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اور کوئی شے
اُن باتوں سے تجاوز نہیں کر سکتی جس کو اُس نے مقرر کر دیا ہے (۶) سب چیزیں اُس
کے سامنے ہیں۔ اور اُس کی مشورت سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ (۷) اس لئے کہ "آسمان
خدا کا جلال بیان کرتے ہیں۔ اور فضا اُس کے ہاتھوں کی کاریگری کا
اعلان کرتے ہیں۔ ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے۔ اور رات
رات کو معرفت کا اعلان دیتی ہے۔ اور نہ تو کلام ہیں اور نہ باتیں
جنکی آوازیں سنائی نہیں دیتیں"۔

خدا کی حضوری کے سبب ہمیں خوف اور فرمانبرداری سے چلنا لازم ہے

۲۸۔ پس تمام باتیں دیکھ اور سن کر ہم اُس سے ڈریں اور کینہ کاموں کی مکروہ خواہشوں کو ترک کریں۔ تاکہ ہم اُس کے فضل سے آنے
والی عدالتوں سے سپر کے نیچے محفوظ رہیں (۲) کیونکہ ہم میں سے کوئی اُس کے طاقتور ہاتھ
سے کہاں بھاگ سکتا ہے؟ اور کونسی دنیا اُن میں سے بعض کو قبول کرے گی جو اُس سے
سرکشی کرتے ہیں؟ کیونکہ نوشتہ کسی مقام میں کہتا ہے (۳) "تیری روح سے بچھ کے
میں کدھر بھاگوں اور اپنے آپ کو کہاں چھپاؤں؟ اگر میں آسمان پر
زبور ۱۳۹: ۷-۱۰ چڑھ جاؤں تو تو وہاں ہے۔ اگر میں زمین کی دور دراز حدود تک
جاؤں تو تیرا دہنا ہاتھ وہاں ہے۔ اگر میں اسفل میں بستر بچھاؤں تو
تیری روح وہاں ہے"۔ پس ہم اُس سے بھاگ کر کہاں جائیں۔

خدا کے برگزیدہ ہونے کے سبب سے اُس کو پیار کریں

۲۹۔ پس ہم اپنے پاک اور نا آلودہ ہاتھوں کو اُس کے حضور میں اُٹھاتے اور اپنے ملائم طبع اور ترس کھانے والے باپ کو جس نے ہمیں اپنے لئے ایک

چنا ہوا بخرہ بنالیا ہے پیار کرتے ہوئے اُس کے پاس جائیں (۲) کیونکہ یوں مرقوم ہے۔
"جب حق تعالیٰ نے قوموں کو تقسیم کیا۔ جس وقت اُس نے بنی آدم کو استثنا
منتشر کیا۔ تو اُس نے خدا کے فرشتوں کے شمار کے مطابق قوموں کی حدود ۳۲: ۸و۹
ٹھہرائی تو اُسکی قوم یعقوب خداوند کا حصہ ہوئی۔ اسرائیل اُس کے ورثہ
کا پیمانہ ہوا۔ (۳) ایک اور مقام پر وہ کہتا ہے " دیکھو خداوند قوموں کے استثنا ۱۴:۲و
درمیان سے اپنے لئے ایک قوم لیتا ہے۔ جیسا کہ آدمی اپنے کھلیان میں سے ۳:۱۴
پہلے پھل لیتا ہے۔ اور قدس القدسین اُس قوم میں سے آئیگا" گنتی ۱۸: ۲۷و۲۹، تواریخ ۳۱: ۱۴، حزقی ایل ۴۸: ۱۲

خُدا کو خوش آنے کے لئے کس طرح زندگی بسر کریں

۳۰ - پس ہم خلاف گوئی۔ خراب اور ناپاک الجھنوں، متوالے پن اور بغاوتوں، شہوانی خواہشات، زناکاری، مکروہ تکبر سے کنارہ کش ہو کر اور یہ دیکھ کر کہ ہم اُس
مقدس کا بخرہ ہیں وہ سب کام کریں جو پاکیزہ ہیں (۲) کلام فرماتا ہے " کیونکہ خدا امثال ۳: ۳۴
مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے"۔ (۳) پس ہم اُنہیں یعقوب ۴: ۶
کے ساتھ لپٹے رہیں جن کو خدا سے فضل عنایت ہوا ہے۔ اور حلیم۔ پرہیزگار ہو کر۔ اور اپنے ۱-پطرس ۵: ۵
آپ کو ہر قسم کی غیبت اور خلاف گوئی سے دُور رکھ کے۔ اور باتوں سے نہیں بلکہ عمل سے
راستباز ٹھہریں اور یکجہتی کو پہن لیں۔ (۴) کیونکہ لکھا ہے " بہت سی باتیں بولنے والا ایوب ۱۱:
شخص اُن کا جواب سُنے گا۔ یا کیا بکواسی آدمی خیال کرتا ہے کہ وہ راست ۲و۳
ٹھہرے گا؟ (۵) کوتاہ عمر عورت کی اولاد مبارک ہوگی۔ کثیر الکلام مت ہو"
(۶) ہمارا تعریف کنندہ خدا ہی ہو اور اُن میں سے نہ ہو۔ کیونکہ خدا اُن کو جو اپنی تعریف
آپ کرتے ہیں حقیر جانتا ہے (۷) ہمارے نیک عمل کی شہادت غیر لوگ دیں۔ جیسا کہ
ہمارے راستباز باپ دادوں کے متعلق دی گئی ہے (۸) دلیری اور تکبر اور جُرأت اُن
کے لئے ہے جو خدا کے ملعون ہیں۔ حلیمی اور فروتنی اور خاکساری اُن کے لئے ہے جو خدا کے
مُبارک ہیں۔

قدیم بزرگ ایمان سے راستباز ٹھہرے نہ عمل سے

۳۱ - پس ہم اُس کی برکت سے لپٹے رہیں اور معلوم کریں کہ اُس کی برکت کی راہیں کونسی ہیں۔ ہم اُن باتوں کا مطالعہ کریں جو شروع سے ہوتی آئی ہیں (۲) ہمارا باپ ابرہام

کس وجہ سے مُبارک ٹھہرا؟ کیا اِس لئے نہیں کہ وہ ایمان کے ذریعہ سے راستبازی اور سچائی کو عمل میں لایا؟ (۳) اضحاق نے یقین کے ساتھ آنے والے کو جان کو خوشی سے قربانی چڑھائی (۴) یعقوب اپنے بھائی کے سبب سے فروتنی کے ساتھ اپنے ملک سے نِکل گیا اور لابن کے پاس چلا گیا اور اُس کی خدمت کی۔ اور اُسے اسرائیل کے بارہ فرزند دیئے گئے۔

ایضاً اور ہم بھی

۴۲۔ اگر کوئی شخص فرداً فرداً اُن باتوں پر سنجیدگی سے غور کرے تو وہ اُن برکتوں کی عظمت کو بخوبی جان لے گا جو اُس سے اُس کو ملی ہیں (۲) کیونکہ کاہن اور لاوی جو خُدا کے قربان گاہ کی خدمت کرتے ہیں سب اُسی کی طرف سے ہیں۔ خُداوند یسوعؔ اندرُوئے جسم اُس سے ہے۔ بادشاہ اور حاکم اور سردار یہوداہ کے سلسلہ میں اُس سے ہیں۔ اور باقی فرقے کچھ کم قدر نہیں رکھتے جیسا کہ
پیدائش خُدا نے وعدہ کیا ہے کہ " تیری نسل آسمان کے ستاروں کی مانند ہوگی
۵:۱۵ (۳) پس سبھوں نے جلال اور بزرگی پائی نہ اپنے ہی ذریعہ سے یا اپنے کاموں یا راستی کے
۱۷:۲۲ کاموں سے جو اُنہوں نے کئے بلکہ اُس کی مرضی کے ذریعہ سے (۴) پس ہم بھی اُس کی مرضی کے ذریعہ سے یسوعؔ مسیح میں بلائے جا کر نہ تو اپنے ہی ذریعہ اور نہ اپنی دانائی یا عقلمندی یا دینداری یا اُن کاموں کے ذریعہ سے جو ہم نے دل کی پاکیزگی میں کئے ہیں۔ راستباز ٹھہرگئے ہیں بلکہ ایمان سے جس کے ذریعہ سے اُس قادرِ مُطلق خُدا نے اُن سبھوں کو جو ابتدا سے ہوتے آئے راستباز ٹھہرایا۔ جس کو تا ابدالآباد جلال ہو۔ آمین۔

پھر بھی ہم نیک زندگی بسر کریں اور دُنیاوی خوشیوں میں مشغول نہ رہیں

۴۳۔ پس اَے بھائیو ہم کیا کریں؟ کیا ہم نیکی کرنے سے پہلو تہی کریں اور محبت کو چھوڑ دیں؟ کاشکہ مالک ہم پر یہ واقع نہ ہونے دے! بلکہ توبہ اور خواہش کے ساتھ نیک کام کرنے میں سرگرمی کریں۔ (۲) کیونکہ کائنات کا صانع اور مالک خُود اپنے کاموں سے مسرور ہوتا ہے (۳) کیونکہ اُس نے اپنی اعلیٰ ترین قدرت سے آسمانوں کو قائم کیا ہے۔ اور اپنی بعید الفہم عقل سے اُن کو ترتیب دی ہے۔ اور زمین کو زمین اور اُس پانی سے علیحدہ کیا جو اُس کو محیط تھا۔ اور اپنی مرضی محفوظ پر اُس کی بنیاد رکھی اور اُس میں کے زندہ جانوروں کو اپنے انتظام سے ہستی میں آنے کے لئے حکم دیا۔ سمندر

اور اُس میں کے جانوروں کو پہلے ہی سے بنا کر اپنی قدرت سے اُن کو محیط کیا۔ (۴) اور سب سے بڑھ کر اُس نے اپنے مقدّس اور بے عیب ہاتھوں سے اپنی افضل ترین اور نہایت ہی اعلیٰ دانائی سے انسان کو اپنی صُورت پر خلق کیا۔ (۵) کیونکہ خُدا فرماتا ہے "آؤ ہم انسان کو اپنی صورت اور مانند بنادیں۔ اور خدا نے انسان کو بنایا۔ اُس نے اُنہیں نر و مادہ بنایا"۔ (۶) پس اُس نے یہ تمام چیزوں بنا کر اُن کی تعریف کی اور اُنہیں برکت دی اور کہا "بڑھو اور پھلو"۔ (۷) ہم نے دیکھ لیا کہ تمام راستباز نیک کاموں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ پس خود خُداوند بھی اپنے آپ کو اپنے کاموں سے آراستہ کر کے خُوش ہُوا۔ (۸) پس ہم یہ نمونہ رکھکر بلا پس و پیش اُس کی مرضی پُوری کریں۔ اور اپنے سارے زور سے راستبازی کے کام کریں۔

فرشتوں کے نمونہ اور خُدا کے بیش قیمت وعدوں سے اُسکی فرمانبرداری کریں

۳۴۔ نیک مزدور اپنی مزدوری کی روٹی دلیری سے لیتا ہے۔ مگر سُست اور پرواہ اپنے آقا کے سامنے آنکھ نہیں اُٹھا سکتا۔ (۲) پس لازم ہے کہ ہم نیک کام کے لئے سرگرم ہوں۔ کیونکہ سب کچھ اُس
یسعیاہ سے ہے (۳) کیونکہ وُہ ہمیں پیشتر ہی سے کہتا ہے کہ "دیکھو خداوند۔ اور اُس
۱۰:۴۰ کا اجر اُس کے ساتھ ہے۔ تاکہ وہ ہر ایک کو اُس کے کام کے مطابق بدلا
۱۱:۶۲ مکاشفہ دے"۔ (۴) پس وُہ ہم کو ترغیب دیتا ہے کہ ہم اپنے سارے دل سے اُسپر ایمان لاکر
۱۲:۲۲ ہر ایک نیک کام میں بیکار اور بے پروانہ ہوں۔ (۵) اور ہمارا فخر اور دلیری اُس میں ہو ہم اُس کی مرضی کے تابع ہوں۔ ہم اُس کے فرشتوں کے کل گروہ کو بخوبی جانیں کہ وُہ کھڑے
دانی ایل ہو کر اُس کی مرضی کی خدمت کس طرح بجا لاتے ہیں (۶) کیونکہ کلام کہتا ہے "لاکھوں
۱۰:۷ لاکھ۔ اُس کے سامنے کھڑے تھے اور ہزاروں ہزار اُس کی خدمت
یسعیاہ کرتے تھے اور پکارتے تھے قدّوس۔ قدّوس۔ قدّوس۔ رب الافواج
۳:۶ تمام خلقت اس کے جلال سے معمور ہے"۔ پس ہم بھی یک دلی سے تمیز کے ساتھ یکجا فراہم ہو کر بڑی سنجیدگی سے گویا ایک زبان ہو کر اُس کو پکاریں تاکہ ہم اُس
یسعیاہ کے بزرگ اور جلیل وعدوں میں شریک ہوں (۸) کیونکہ وُہ کہتا ہے۔ "جو چیزیں اُس
۴:۶۴ نے اُن کے لئے تیار کی ہیں جو صبر سے اُس کی انتظاری کرتے ہیں اُن کو
۱۷،۱۶:۶۵
اکرنتھیوں ۹:۲

آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نہیں سُنا اور آدمی کے دل پر نہیں آئیں "

اُن بخششوں کو ہم ایمان فرمانبرداری اور پرہیزگاری سے قبول کریں!

۳۵ ۔ اے عزیزو! خُدا کی بخششیں کیسی مُبارک اور عجیب ہیں (۲) بقا ہیں زندگی ۔ راستبازی ہیں تجلی ۔ دلیری ہیں سچائی ۔ توکّل ہیں ایمان ۔ پاکیزگی ہیں پرہیزگاری ۔ اور یہ تمام باتیں ہمارے ادراک کے تحت ہیں ۔ (۳) پس وہ کونسی چیزیں ہیں جو فرمانبرداروں کے لیئے تیار کی جارہی ہیں ؟ زمانوں کا خالق اور باپ جو بالکل مقدس ہے وُہی ان کی تعداد اور خوبصورتی جانتا ہے (۴) پس ہم جدّوجہد کریں کہ اُس کے تابعداروں میں شمار ہوں ۔ تاکہ ہم موعودہ بخششوں کے شریک بنیں (۵) لیکن اَے عزیزو! یہ کس طرح ہو سکتا ہے ؟ اگر ہمارا من ایمان کے ذریعہ سے خُدا کے حضور لگا رہے ۔ اگر ہم ان باتوں کی تلاش کریں جو اُس کو پسندیدہ اور منظور ہیں ۔ اگر ہم وہ باتیں پوری کریں جو اُس کی بے عیب مرضی کو اچھّی معلوم ہوتی ہیں ۔ اور ہر ایک ناراستی اور بُرائی ۔ لالچ ۔ جھگڑا ۔ بدمزاجیوں اور دھوکے بازیوں ۔ سرگوشیوں اور غیبتوں ۔ خُدا سے نفرت کرنی ۔ تکبّر اور لاف زنی ۔ بیجا فخر اور عدم مہمان نوازی کو اپنے اوپر سے اُتار کر راہِ حق کی پیروی کریں (۶) کیونکہ وُہ جو یہ کام کرتے ہیں خُدا کی نظر میں قابلِ نفرت ہیں ۔ اور نہ صرف وہی جو ایسے
کام کرتے ہیں بلکہ وُہ بھی جو اُن کو پسند کرتے ہیں (۷) کیونکہ نوشتہ کہتا ہے " لیکن گنہگار زبور ۵۰
سے خُدا نے کہا ۔ تو میرے قوانین کیوں بیان کرتا ہے اور میرے عہد کو اپنے ۲۳-۱۶
مُنہ پر کیوں لاتا ہے ؟ (۸) لیکن تو نے میری تنبیہ سے نفرت کی ۔ اور میری باتوں کو اپنے پیچھے پھینک دیا ۔ اگر تو نے چور کو دیکھا تو اُس کے ساتھ تُو نے رفاقت رکھی ۔ اور زناکاروں کے ساتھ تُو نے اپنا حصّہ رکھا ۔ تیرے مُنہ نے بدی کو بہت بڑھایا ۔ اور زبان نے دھوکے کا منصوبہ باندھا ۔ تو نے بیٹھکر اپنے بھائی کے خلاف باتیں کیں اور اپنی ماں کے بیٹے کے سامنے ٹھوکر رکھی (۹) تو نے یہ کام کئے اور میں خاموش ہو رہا ۔ اَے ناراست! تُو نے خیال کیا کہ میں تیری مانند ہو جاؤں گا ۔ (۱۰) میں تجھے قائل کروں گا اور تجھکو تیرے ہی چہرے کے مقابل میں رکھوں گا ۔ (۱۱) اَے تم لوگو جو خُدا کو بھول گئے ہو اِن باتوں

سمجھو۔ مبادا وہ تم کو شیر کی طرح پکڑ لے اور چھڑانے والا کوئی نہ ہو۔ (۱۲) تعریف کی قربانی مجھے جلال دیگی۔ اور وہاں وہ راہ ہے جو اُس کو خدا کی نجات دکھائے گی"۔

خُداوند مسیح سے ہم نے کیا حاصل کیا ہے

۳۶۔ اَے عزیزو! سچّائی کی راہ یہی ہے کہ ہم نے اپنی نجات یعنی ہمارے نذرانوں کو گذراننے والے سردار کاہن۔ محافظ اور ہماری کمزوریوں میں مدد کرنے والے یسوع مسیح کو پایا ہے (۲) اسی کے ذریعہ سے ہم آسمانوں کی بلندیوں پر غور سے نظر کریں۔ اُسی کے ذریعہ سے ہم خُدا کا بے عیب اور نہایت ہی اعلیٰ دیدار آئینہ میں دیکھتے ہیں۔ اُسی کے ذریعہ سے ہمارے دِل کی آنکھیں کھُل گئی ہیں۔ اُسی کے ذریعہ سے ہماری بے تمیز اور تاریک شدہ عقل روشنی میں از سرِ نو پہنچتی ہے۔ اُسی کے ذریعہ سے خُدا چاہتا ہے کہ ہم بقا کے علم کا مزہ چکھیں" جو اُس کی جناب عالی کی رونق عبرانی ۱-۳-۴
ہو کر فرشتوں سے اسقدر بزرگ ہے جسقدر میراث میں اُس نے اُن سے افضل نام پایا"۔ (۳) کیونکہ لکھا ہے "وہ اپنے فرشتوں کو ہوائیں عبرانی ۱-۶-۷
اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے بناتا ہے (۴) مگر مسیح کے متعلق خُدا نے یُوں زبور ۱۰۴-۴
فرمایا ہے "تو میرا بیٹا ہے۔ مَیں نے آج تجھ کو جنا۔ مجھ سے مانگ اور مَیں عبرانی ۱-۵
غیر قومیں تیرے ورثہ میں دوں گا۔ اور زمین کے نیورے قبضے میں"۔ زبور ۲-۷-۸
(۵) اور پھر خُدا نے فرمایا ہے "میرے دہنے بیٹھ جب تک کہ میں تیرے زبور ۱۱۰-۱
دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی بناؤں"۔ (۶) پس دُشمن کون ہیں؟ وُہ جو عبرانی ۱-۱۳
شریر ہیں اور خُدا کی مرضی کا مقابلہ کرتے ہیں ؛

سب کو اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق بغیر جھگڑے کے کام کرنا چاہئیے

۳۷۔ پس اَے بھائیو! ہم اس کے بے عیب قوانین کی بنا پر کمال سنجیدگی کے ساتھ جنگ کریں۔ (۲) ہم اُن سپاہیوں کو جو ہمارے حاکموں کے ماتحت ہیں غور سے دیکھیں۔ وہ کیسی مستعدی سے کیسی خوش ترتیبی سے۔ کیسی اطاعت سے اُن حکموں کی تعمیل کرتے ہیں جو اُن کو دیئے گئے ہیں۔ (۳) وُہ سب صوبہ دار نہیں ہیں اور نہ ہی ہزاروں کے حاکم اور سینکڑوں کے حاکم اور پچاس

کے حاکم اور محافظ ہیں۔ بلکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے مرتبہ میں اُن حکموں کو بجا لاتا ہے جو بادشاہ اور حاکموں سے ملے ہیں۔ (۴) بڑے چھوٹوں کے بغیر اور چھوٹے بڑوں کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ تمام اشیاء میں کوئی نہ کوئی ترکیب ہے۔ اور اُنہیں میں فائدہ ہے (۵) اپنے جسم ہی کو ہم دیکھیں۔ سر پَیر کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔ اِسی طرح پیر بھی سر کے بغیر کچھ نہیں۔ لیکن ہمارے جسم کے ادنٰے اعضاء کل جسم کے لئے ضروری اور مفید ہیں۔ بلکہ تمام اعضاء دم بھرتے اور اطاعت سے مفید ہوتے ہیں تا کہ کُل جسم بچ جائے۔

ہر ایک شخص ایک دُوسرے کا لحاظ کرے اور اُس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کرے

۳۸ - پس ہمارا تمام جسم یسُوع مسیح میں بچ جائے۔ اور ہر ایک شخص اپنے پڑوسی کا مطیع ہو۔ جیسا کہ اُس کے فصل میں مقرّر بھی ہُوا ہے (۲) طاقتور شخص کمزور سے بے پرواہی نہ کرے اور کمزور طاقتور کی عزّت کرے۔ دولتمند غریب کی امداد کرے۔ اور غریب خُدا کا شکر ادا کرے۔ کیونکہ اُس نے اُس کو وُہ شخص عنایت کیا ہے جس کے ذریعہ سے اُس کی کمی پُوری ہو گئی گئے۔ دانا شخص اپنی دانائی ظاہر کرے محض باتوں سے نہیں بلکہ نیک کاموں سے۔ حلیم الطبع شخص اپنے ہی اوپر گواہی نہ دے بلکہ دُوسرے سے اپنے لئے گواہی حاصل کرے۔ جو جسم میں پاک ہے۔ وُہ ویسا ہی ہو اور فخر نہ کرے۔ یہ جان کر کہ کوئی اور شخص ہے جو اُس کو تقوٰے عنایت کرتا ہے (۳) پس اَے بھائیو! سوچو کہ ہم کس مادہ سے بنے ہیں۔ ہم جو دُنیا میں کیسے آئے ہیں اور کون ہیں؟ ہمارا خالق اور صانع، ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے اپنی نعمتیں تیار کر کے ہمیں کِس قبر اور تاریکی سے نکال کر اپنی دُنیا میں لایا ہے (۴) پس جب ہم نے یہ تمام چیزیں اُس سے پائی ہیں تو لازم ہے کہ ہم ہر وقت اُس کی شکر گزاری کریں۔ اُسے تا ابدالآباد جاناں حاصل ہو۔ آمین۔

اِنسان فانی اور خاکی ہے پس اُسے عاجزی لازم ہے

۳۹ - بے عقل اور بے تمیز اور احمق اور نا تربیت یافتہ لوگ ہم پر ٹھٹھہ مارتے اور مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ وُہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے زعموں میں سرفراز ہوں (۲) کیونکہ فانی انسان کو کیا قدرت ہے؟ یا خاک کے پُتلے کو کیا طاقت ہے؟ (۳) کیونکہ مسطور ہے کہ "ایک شکل میری آنکھوں کے سامنے تھی۔ مگر میں نے ایک سرسراہٹ

ایوب ۴
۱۶-۱۸
۱۵-۱۵
۴-۱۹
۵-۵

اور آواز سنی (۴) مگر وہ کیا تھی؟ کیا فانی شخص خداوند کے حضور صاف ہوگا؟ یا کیا آدمی اپنے کاموں سے بے عیب ٹھہرے گا؟ اگر وہ اپنے نوکروں پر اعتبار نہیں کرتا۔ اور اپنے فرشتوں کے برخلاف کوئی نہ کوئی بُرائی پاتا ہے (۵) لیکن آسمان اُس کے حضور صاف نہیں ہے۔ اور دُور ہو اَے تم لوگو! جو مٹی کے گھر میں رہتے ہو۔ خود جس مٹی سے ہم بھی بنے ہوئے ہیں۔ اُس نے اُنہیں مورچہ کی مانند مارا۔ اور صبح سے شام تک وُہ کچھ نہیں ہیں۔ کیونکہ وُہ اپنے آپ کو بچا نہ سکے۔ وُہ ہلاک ہو گئے (۶) اُس نے اُن پر پھونکا اور وُہ مر گئے کیونکہ وُہ دانائی نہ رکھتے تھے (۷) مگر تو بُلا۔ شائد کوئی تیرا شنوا ہو۔ یا تو پاک فرشتوں میں سے کسی کو دیکھے۔ کیونکہ غصّہ بیوقوف کو بھی مار ڈالتا ہے اور حسد برگشتہ کو قتل کر دیتا ہے (۸) اور ہم نے بیوقوفوں کو جڑیں چھوڑتے ہوئے دیکھا مگر اُن کا مسکن فوراً کھایا گیا۔ ( ) اُن کے فرزند نجات سے دُور رہیں۔ وُہ کمینوں کے دروازوں پر ٹھٹھے میں اُڑائے جائیں۔ اور اُن کا چھڑانے والا کوئی نہ ہوگا کیونکہ وُہ چیزیں جو اُن کے لئے تیار کی گئی ہیں راستباز کھائیں گے مگر وُہ شرارتوں سے کبھی رہا نہ ہونگے۔

سب کام ترتیب وار اور پاکیزگی سے عمل میں آنے چاہئیں۔

۴۰۔ پس جب یہ سب باتیں ہم پر آشکارہ ہو گئیں اور ہم نے علمِ الٰہی کی عمق تک تحقیقات کر لی تو لازم ہے کہ ہم تمام باتوں کو اُس ترتیب سے عمل میں لائیں جیسا کہ خُدا نے ہمیں معیّنہ اوقات کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا ہے (۲) اور اُس نے حکم دیا ہے کہ نذریں اور خدمتیں بڑی خبرداری سے عمل میں لائی جائیں نہ کہ ابتری اور بے ترتیبی سے بلکہ معیّنہ اوقات اور موسموں کے مطابق (۳) خُدا کہاں اور کن کے ذریعہ سے چاہتا ہے کہ وُہ باتیں پوری ہوں۔ اُس نے اپنی اعلیٰ ترین مرضی سے یہ مقرّر کر دیا ہے۔ کہ تمام باتیں پاکیزگی سے عمل میں آئیں اُس کی رضامندی سے اُس کی مرضی کے مطابق مقبول ہوں۔ (۴) پس جو اوقاتِ مقرّرہ پر اپنی نذریں پیش کرتے ہیں،

وُہ مقبول اور مُبارک ہیں۔ کیونکہ جو مالک کے قوانین پر چلتے ہیں وُہ بالکل گمراہ نہیں ہوتے کیونکہ سردار کاہن کے لئے اُس کی اپنی خدمت معیّن ہے اور کاہنوں کے لئے اُن کا اپنا مرتبہ مقرر ہے اور لاویوں پر اُن کی اپنی خدمتیں پڑی ہُوئی ہیں۔ عام آدمی عام قوانین کے پابند ہوتے ہیں۔

ہم مسیحیوں کو اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق سنجیدگی اور نیکی سے کام کرنا چاہیئے

۴۱۔ اَے بھائیو! تُم میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے مرتبہ میں نیکی کے ساتھ سنجیدگی سے خُدا کا شکر کرے اور اپنی خدمت کے مقرّرہ قوانین سے تجاوز نہ کرے۔ (۲) اَے بھائیو! دائمی روزمرّہ کی قربانیاں یا خوشی کے نذرانے یا خطا کی قُربانیاں یا تقصیر کی قربانیاں ہر جگہ گزرانی نہیں جاتیں مگر صرف یروشلم میں۔ اور وہاں ہر جگہ نہیں بلکہ مَقدِس کے سامنے قربان گاہ پر۔ نذرانہ کی سردار کاہن اور مسبوق الذکر خادموں کے ذریعہ سے عیب جوئی کی جاتی ہے (۳) پس جو اس کی مرضی کے تعین کے برخلاف کُچھ کرتے ہیں بطور تعزیر اُن پر موت وارد ہوتی ہے (۴) اَے بھائیو! خبردار ہو۔ ہم کو جسقدر زیادہ عِلم حاصل ہُوا ہے اسی قدر ہم خطرے میں ہیں۔

کلیسیا میں عہدیدار مسیح اور اسکے رسولوں سے مقرّر ہُوئے ہیں

۴۲۔ رسُولوں نے ہمارے لئے خُداوند یسُوع مسیح کی طرف سے بشارت پائی۔ یسُوع مسیح خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ (۲) پس مسیح خدا کی طرف سے اور رسُول مسیح کی طرف سے ہیں۔ پس دونوں باتیں خُدا کی مرضی سے بالترتیب واقع ہوئیں۔ (۳) پس اختیار پاکر اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی قیامت کے ذریعہ سے کامل متیقن ہوکر اور خُدا کے کلام میں مستحکم ہوکر رُوح القدس کے پُورے یقین کے ساتھ وُہ اِس بات کی منادی کرتے ہُوئے نکل پڑے کہ خُدا کی بادشاہت آنے والی ہے۔ (۴) پس ملک بہ ملک اور شہر بشہر منادی کرتے ہُوئے اُنھوں نے رُوح کی مقبولیت سے اپنے پہلے پھل یعنی اُسقف اور ڈیکن اُن لوگوں کے لئے مقرر کردئے جو ایمان لانے کو تھے۔ (۵) اور یہ کسی نئے طریقہ سے نہیں۔ کیونکہ اسقفوں اور ڈیکنوں کی بابت قدیم زمانوں ہی سے لکھا جا چکا تھا۔ کیونکہ نوشتہ

کسی مقام پر یُوں فرماتا ہے " مَیں اُن کے اسقفوں کو راستبازی میں اور اُن کے ڈیکنوں کو ایمان میں مقرر کروں گا" یسعیاہ ۱۷:۶۰

موسٰے کی ترتیب کے مطابق ہے

۴۳ - اور تعجب کیا ہے اگر اُنہوں نے جو خُدا کے حضوُر مسیح میں ایسے کام کے امانتدار ہوئے مذکورہ بالا آدمیوں کو مقرر کردیا؟ ایسا کہ مُبارک موسٰی نے بھی جو " تمام گھر میں امانتدار خادم " تھا اُن سب باتوں کو جو اُس کے ذمّہ رکھی گئی تھیں مقدّس کتابوں کے درمیان اشارتاً بیان کردی ہیں۔ جس کی باقی انبیاء نے اُس کے ساتھ اُن شریعتوں پر جو اُس کی طرف سے مقرر کی گئی تھیں شہادت دیتے ہُوئے پیروی کی ہے۔ (۲) کیونکہ جب کہانت کی بابت حسد برپا ہُوا اور فرقوں کے درمیان اس بات کا جھگڑا ہوا کہ ہم میں سے کون اُس جلیل نام سے ملقب ہے تو اُس نے فرقوں کے بارے میں سرداروں کو حکم دیا کہ چھڑیاں لاؤ جن پر ہر ایک فرقے کا نام لکھا ہُوا ہو۔ اُس نے اُن کو لے کر اکٹھا باندھا اور اُن پر فرقوں کے سرداروں کی انگوٹھی کی مہروں سے مُہر کی۔ اور اُن کو شہادت کے خیمہ میں خُدا کی میز پر رکھدیا۔ (۳) اور خیمہ کو بند کرکے کنجیوں پر اور ویسا ہی دروازوں پر بھی مُہر لگا دی (۴) اور اُنہیں کہا۔ اَے بھائیو! جس فرقہ کی چھڑی میں کلیاں نکل آئیں اُسی کو خُدا اپنی کہانت اور خدمت کے لئے چُن لے گا۔ (۵) جب صبح ہُوئی تو اُس نے تمام اسرائیل کو فراہم کیا۔ یعنی چھ لاکھ مَردوں اور سرداروں کو مہریں دکھلادیں اور شہادت کے خیمہ کو کھولا اور چھڑیاں اُن کے رُوبرُو لے آیا۔ اور ہارون کی چھڑی میں نہ صرف کلیاں ہی نکلی ہُوئی نظر آئیں بلکہ پھل بھی (۶) اَے عزیزو! تم کیا خیال کرتے ہو؟ کیا موسٰی پہلے ہی سے نہ جانتا تھا کہ یُوں ہی ہونا ہے؟ بالضرور۔ جانتا تو تھا۔ لیکن تاکہ اسرائیل میں بے ترتیبی واقع نہ ہو اُس نے یہ کیا تاکہ سچے اور واحد خداوند کے نام کا جلال ظاہر ہو۔ جس کو تا ابدالآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین

مسیح اور اُس کے رسولوں کے مقرر کردہ سلسلہ کو قائم رکھنا چاہیئے۔

۴۴ - ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے ہمارے رسُولوں نے بھی معلوم کرلیا کہ اسقفیّت کے نام پر جھگڑا ہوگا۔ (۲) پس اسی سبب سے اُنہوں نے کامل پیش علمی حاصل کرکے مذکورہ

بالا اشخاص کو مقرر کر دیا۔ اور اُن کے بعد مداومت قائم کر دی تاکہ اگر وُہ سو جاویں تو دیگر مقبول شدہ آدمی اُن کی خدمت کے جانشین ہوں۔ (۳) پس جن کو اُنہوں نے یا اُن کے بعد دیگر مشاہیر نے مع کل کلیسیا کی رضا مندی کے مقرر کر دیا۔ اور جنہوں نے مسیح گلے کے دل کی فروتنی کے ساتھ بلا کم و کاست سلامتی اور سنجیدگی سے خدمت کی ہے اور مدت سے سب لوگوں کی طرف سے اُن پر نیک شہادت پہنچ چکی ہے۔ ہم انصاف نہیں سمجھتے کہ ایسے لوگ اپنی خدمت سے برطرف کئے جائیں (۴) کیونکہ اگر ہم اُن کو جنہوں نے بے عیبی اور پاکیزگی سے اُسقوفیت کی بخشش کو پیش کر دیا ہے عُہدے سے علیحدہ کر دیں تو ہم پر کچھ تھوڑا گناہ نہ ہوگا۔ (۵) مبارک ہیں وُہ پرسبوٹر جو ہم سے پہلے رحلت کر گئے ہیں۔ جن کی روانگی باثمر اور کامل تھی۔ کیونکہ اُن کو مطلق فکر نہ تھی کہ کوئی شخص اُن کو اُن کے معینہ مقام سے علیحدہ کر دے گا۔ (۶) کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تُم نے بعض خادموں کو اُن کی اُس خدمت سے خارج کر دیا ہے جس کو وُہ بڑی اسلوبی سے تعظیم دے چکے ہیں۔

بائبل کے نمونوں سے نصیحت کرتا ہے کہ صلح کے ساتھ رہو

۴۵۔ اے بھائیو! اُن چیزوں کی بابت جو نجات سے تعلق رکھتی ہیں جد و جہد کرو اور غیرت مند بنو۔ (۲) تُم نے اُن نوشتوں کی جو حق ہیں جو رُوح القدس سے دیئے گئے ہیں تحقیق کر لی ہے۔ (۳) تُم قائل ہو چکے ہو کہ اُن میں کوئی ناراست اور کوئی متضاد باتیں لکھی ہوئی نہیں ہیں۔ نہ تُم یہ پاؤ گے کہ راستباز لوگ مقدس لوگوں سے خارج کئے گئے ہیں۔ (۴) راستباز ستائے گئے ہیں۔ مگر بے شرع لوگوں سے۔ قید کئے گئے مگر ناپاک لوگوں سے۔ وُہ قصور واروں سے سنگسار کئے گئے۔ وُہ نفرت انگیز اور ناراست لوگ غیرت والوں سے قتل کئے گئے۔ (۵) ان باتوں کو سہہ کر بڑی علو ہمتی سے برداشت کیا۔ (۶) اے بھائیو! ہم کیا کہیں؟ کیا دانی ایل اُن لوگوں سے شیروں کی ماند میں ڈالا گیا تھا جو خدا سے ڈرتے تھے؟ (۷) یا کیا انانیاس اور عزریاہ اور میسائیل اُن لوگوں سے آگ کی بھٹی میں ڈالے گئے تھے جو اُس جناب عالی کی عظیم الشان اور پُر جلال عبادت کیا کرتے تھے؟ ہرگز ایسا نہ ہو۔ پس وُہ کون تھے جنہوں نے یہ کام کئے؟ نفرتی اور ہر قسم کی شرارت سے معمور لوگ غضب

سے اس قدر بھڑک اُٹھے کہ اُن لوگوں پر سخت مصیبتیں وارد ہُوئیں جو پاک اور بے
عیب ارادہ سے خُدا کی خدمت کرتے ہیں۔ اور اُنہوں نے یہ نہ جانا کہ وُہ خُدا اُن لوگوں
کی خاطر جنگ کرنے اور اُن کی حفاظت کرنے والا ہے جو پاک تیزی سے اُس کے فضل
نام کی خدمت کرتے ہیں جس کو تا ابدالآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین۔ (۸) لیکن اطمینان سے
برداشت کرنے والوں نے جلال اور عزّت کو ورثہ میں لیا اور خُدا نے اُن کو فضیلت
بخشی اور اُن کی ابدالآباد یادداشت کے لئے لکھدیا۔ آمین۔

نیک نمونوں کی پیروی کرنی ضروری ہے۔

۴۶۔ پس اَے بھائیو! لازم ہے کہ ہم بھی ایسے
نمونوں کی پیروی کریں؟ (۲) کیونکہ لکھا ہے۔
"مقدسوں سے لپٹے رہو تاکہ جو اُنسے
لپٹے رہتے ہیں مقدس ہوجاویں" (۳) اور پھر دُوسرے مقام میں کہتا ہے
"خالِص آدمی کے ساتھ تو خالص ہوگا۔ اور چُنے ہوئے کے ساتھ تو چنا ہُوا (زبور ۱۸: ۲۶ و ۲۷)
ہوگا۔ اور کجرو کے ساتھ تو کجروی سے پیش آتے گا" (۴) پس ہم خالِصوں
اور راستبازوں کے ساتھ چمٹے رہیں۔ اور یہ خُدا کے چُنے ہوئے ہیں۔ (۵) جھگڑے
اور غضب اور جُدائیاں اور تفرقے تُمہارے درمیان کیوں ہیں؟ (۶) یا کیا ہم ایک
خُدا ایک مسیح اور فضل کی ایک ہی رُوح نہیں رکھتے جو ہم پر انڈیلی گئی تھی؟ اور کیا مسیح
میں ایک ہی بلاہٹ نہیں ہے؟ (۷) ہم مسیح کے اعضا کو کیوں چیر پھاڑ اور ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیں اور اپنے جسم کے لئے بغاوت کریں اور ایسے بیوقوف بن جاویں کہ بھول
جاویں کہ ہم ایک دُوسرے کے اعضا ہیں؟ (۸) کیونکہ اُس نے فرمایا ہے "افسوس (متّی ۲۶: ۲۴، ۱۸: ۶)
ہے اُس شخص پر۔ اُس کے لئے اچھا تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتا بہ نسبت اُس کے (مرقس ۱۴: ۲۱، ۹: ۴۲)
وُہ میرے چُنے ہوؤں میں سے ایک کو ہلاک کرے۔ اُس کے لئے بہتر (لوقا ۲۲: ۲۲، ۱۷: ۱-۲)
تھا کہ چکّی کا پاٹ اُسکے گلے میں باندھا اور وہ سمندر میں ڈالا جاتا بجائے
اِس کے کہ وُہ میرے چُنے ہوؤں میں سے ایک کو پھیر دے" (۹) تمہارے
تفرقہ نے بہتوں کو برگشتہ کر دیا۔ بہتوں کو مایُوسی میں ڈالدیا۔ بہتوں کو شک میں۔ ہم
سب کو غم میں۔ اور تُمہاری بغاوت اب تک جاری ہے۔

خصوصاً پولُس کے خط سے ان کے تفرقات پر اُنہیں شرم لاتا ہے

۴۷- مبارک پولُس رسُول کا خط ملاحظہ کرو! (۲) انجیل مقدّس کے شروع میں اُس نے تمہیں پہلے کیا لکھا ہے؟ (۳) سچ مچ اُس نے رُوح میں ہوکر اپنی اور کیفا اور اپلّوس کی بابت تمہیں لکھ بھیجا اس سبب سے کہ تم نے اُس وقت بھی تفرقات ڈال رکھے تھے۔ (۴) بلکہ وُہ تفرقہ تم پر کم گناہ لایا۔ کیونکہ تُم نے رسُولوں کے برخلاف تفرقہ ڈالا تھا جن پر شہادت ہو چکی تھی اور نیز اُن لوگوں کے برخلاف جو اُن سے مقبُول ہو چکے تھے۔ (۵) مگر اب بخوبی جان لو کہ تمہیں کِن لوگوں نے پھیر دیا اور تُمہاری مشہُور برادرانہ اُلفت کی عزّت کو خاک میں ملا دیا۔ (۶) یہ شرم کی بات ہے۔ اور اَے بھائیو! بہت ہی شرم۔ اور مسیح میں تمہاری چال کے غیر شایاں ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ کرنتھیوں کی بڑی ہی مستحکم اور قدیم کلیسیا ایک یا دو شخصوں کے سبب سے پریسبوٹروں کے برخلاف بغاوت کرتی ہے۔ (۷) اور یہ شہرت صرف ہم تک ہی نہیں بلکہ اُن تک بھی جو ہم سے فرق رکھتے ہیں۔ حتّیٰ کہ تُمہاری بیوقوفی کے سبب سے خُداوند کے نام پر کفر کے انبار کے انبار لگنے اور تمہارے لئے خطرات اضافہ پا رہے ہیں۔

عاجزی کرنی اور راستبازی کے دروازے سے داخل ہونا اور دیگر خُوبیاں

۴۸- پس ہم جلد ان باتوں کا استیصال کریں اور مالک کے حضُور گر پڑیں اور اُس سے اِلتجا کرتے ہُوئے روویں تاکہ وُہ ہم سے راضی ہوکر ہمارے ساتھ صلح کرکے اور ہم کو ہماری برادرانہ اُلفت کی بے عیب اور مقدّس چال چلن پر بحال کرے۔ (۲) کیونکہ یہ راستبازی کا دروازہ ہے جو زندگی
کے لئے کھلا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے "میرے لئے راستبازی کے دروازے زبور 19:118 و ۲۰
وا کردو تاکہ مَیں اُن میں داخل ہوکر خداوند کی حمد کروں۔ (۳) خداوند
کا دروازہ یہ ہے۔ راستباز اُن میں داخل ہونگے"۔ (۴) پس جب بہت سے دروازے کھُلے ہیں تو راستبازی میں یعنی خُداوند میں یہی دروازہ ہے جس میں وُہ سب مُبارک ہیں جو داخل ہو گئے ہیں اور جنہوں نے پاکیزگی اور راستبازی کے ساتھ اپنے سفر طے کئے ہیں اور اپنے کُل کام بلا اضطراب پُورے کئے ہیں۔ (۵) آدمی امانتدار ہو اور

عمیق باتوں کی تشریح کرنے کے قابل بنے اور لفظوں کی ژرف نگاہی میں دانا بنے۔ کاموں میں سرگرم ہو۔ پاک ہو۔ (٦) کیونکہ اِس درجہ تک حلیم ہونا لازم ہے کہ جہاں تک وُہ بڑا ہونے کا خیال کرتا ہے۔ اور اس کو لازم ہے کہ سب کا مشترکہ فائدہ ڈھونڈے نہ کہ اپنا ہی۔

خُدا کی محبّت اور یگانگت اور فیاضی کا اثر

۴۹۔ مسیح میں محبّت رکھنے والا مسیح کے احکام بجا لائے۔ (۲) خُدا کی محبّت کے عُقدوں کو کون حل کرسکتا ہے؟ (۳) اُس کی خوبصُورتی کی عظمت، بیان کرنے کو کون کافی ہے؟ (۴) وہ بلندی جہاں محبّت عروج کرتی ہے ناقابلِ بیان ہے۔ (۵) محبّت ہم کو خدا سے متحد کرتی ہے "محبّت بہت سے گنّاہوں کو ڈھانپ دیتی ہے۔" محبّت تفرقہ نہیں رکھتی۔ محبّت جنگ نہیں کرتی۔ محبت سب کچھ اعتدال سے کرتی ہے۔ خُدا کے سب چُنے ہوئے لوگ محبت میں مکمّل کئے گئے ہیں خُدا کی نظر میں محبّت کے سوا کوئی شے منظُور نہیں ہے۔ (٦) محبّت ہی میں خدا نے ہم کو قبُول کیا۔ اُس محبّت کے سبب سے جو اُس نے ہمارے ساتھ رکھی ہمارے خُداوند یسُوع مسیح نے خدا کی مرضی کے مطابق ہماری خاطر اپنا خون دیدیا۔ اور اپنا بدن ہمارے بدن کے عوض اور اپنی جان ہماری جان کے عوض دی۔

محبّت خُدا کی بخشش ہے اور دُعا سے مِلتی ہے۔

۵۰۔ اُے عزیزو! دیکھو، محبّت کیسی عظیم اور عجیب ہے۔ اور اس کی کمالیت کا کُچھ بیان نہیں ہے۔ (۲) سوا اُن کے جن کو خدا لائق بنائے کون ہے جو اُس میں خاطر خواہ پایا جائے؟ پس ہم اُس کی رحمت سے اِس امر کے طلبگار اور ملتجی ہیں کہ ہم بلا کسی انسانی فتنہ و فساد کے محبّت میں بے عیب پائے جائیں۔ (۳) آدم سے لے کر اِس دن تک تمام پشتیں گذر گئی ہیں مگر وُہ جو محبّت میں کامل ہو گئے ہیں۔ خُدا کی مہربانی سے دینداروں کے ملک میں بود و باش کرتے ہیں۔ وُہ خُدا کی بادشاہت کے ملاحظہ کے وقت ظاہر ہو جائینگے۔ (۴) کیونکہ لکھا ہے "تھوڑی دیر کے لئے اپنی کوٹھڑی میں داخل ہو تاوقتیکہ میرا غصّہ اور غضب جاتا رہے۔ اور میں اچھے دنوں کو یاد کروں گا اور تم کو تمہاری قبروں سے اُٹھاؤں گا۔" (۵) اُے پیارو!

یسعیاہ ۲۶:۲۰
حزقی ایل ۳۷:۱۲

ہم مُبارک ہوتے اگر ہم محبّت کے اعتدال میں خُدا کے حکموں کو بجالاتے تاکہ محبّت کے
زبور ۳۲: ۱ و ۲ سبب سے ہمارے گُناہ معاف ہو جائیں۔ (۶) کیونکہ لکھا ہے " مبارک ہیں وُہ
جن کی خطائیں معاف ہوئیں اور جن کے گناہ ڈھانپے گئے۔ مبارک ہے وُہ
شخص جس کے گناہ کا حساب خداوند نہ لیگا۔ اور نہ چھل اُس کے مُنہ
میں ہے "۔ (۷) یہ مُبارک بادی اُن پر ہوئی جو خُدا سے ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے
ذریعہ چُنے جا چکے ہیں۔ اس کا جلال تا ابدالآباد ہوتا رہے۔ آمین۔

تفرقات سے جو اُن میں تھے توبہ کرنے کی نصیحت

۵۱۔ پس جس قدر ہم گمراہ ہو گئے اور جو کچھ ہم نے مخالف کی شرارت سے کیا ہے ہم منت کریں کہ وُہ ہم کو معاف کر دیا جائے۔ اور وُہ بھی جو بغاوت اور تفرقہ کے ہادی بن گئے ہیں لازم ہے کہ وُہ مشترکہ اُمید پر غور کریں۔ (۲) کیونکہ وُہ جو خوف اور محبّت کے ساتھ چلتے ہیں چاہتے ہیں کہ ہم خود مصیبتوں میں پڑ جائیں مگر پڑوسی نہ پڑے اور فتوے خود ہم پر ہی لگ جائے مگر اُس اعتدال پر فتوے نہ لگے جو عمدہ طور پر اور راستی سے دست بدست ہم تک پہنچا ہے (۳) کیونکہ آدمی کے لئے اپنا دل سخت کرنے کی بجائے اپنی خطاؤں کا اقرار کرنا اچھّا ہے۔ جیسا کہ اُن کا دل سخت ہو گیا تھا۔ جنھوں نے خُدا کے خادم موسیٰ کے برخلاف بغاوت کی تھی جن کا فتوے ظاہر ہو گیا تھا
زبور ۴۹: ۱۴ (۴) کیونکہ وُہ زندہ حاویہ میں اُتر گئے۔ اور " موت اُنپر گلہ بانی کرے گی " (۵)
فرعون اور اُس کا لشکر اور مصر کے تمام سردار یعنی رتھیں اور اُن کے سوار " کسی اور سبب سے بحر قلزم میں غرقاب اور ہلاک نہیں ہو گئے مگر اس سبب سے کہ زمین مصر میں خُدا کے خادم موسیٰ کی معرفت نشانیاں وقوع میں آنے کے بعد اُنہوں نے اپنے دلوں کو سخت کر لیا تھا۔

خُدا کے رُوبرُو گناہ کا اقرار کر کے اتحاد کی جانب رجُوع کرو۔

۵۲۔ اے بھائیو! خُدا کسی شے کی احتیاج نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی کسی سے کچھ چاہتا ہے مگر اُس کے رُوبرُو اقرار کیا جاوے (۲) کیونکہ
زبور ۶۹: ۳۰ و ۳۲ برگزیدہ داؤد کہتا ہے " میں خداوند کے حضور اقرار کرونگا اور جوان بچھڑے
کی بہ نسبت جسکے سینگ اور کھُر اُگتے ہیں اُس کو زیادہ پسند آؤں گا۔

غُربا خوش وخرّم ہوگئے" (۳) اور پھر کہتا ہے" خدا کے لئے تعریف کی زبور
قربانی کر اور اپنی منتیں جنابِ عالی کو گزران۔ اور اپنی مصیبت کے ایّام ۵۱: ۱۹
مجھکو پکار اور میں تجھے رہا کروں گا اور تُو میرا جلال ظاہر کریگا۔
(۴) کیونکہ خدا کی قربانی شکستہ روح ہے"۔

موسیٰ کی مثال سے جیسا کہ ثابت ہوتا ہے

۵۳- اے پیارو! تُم مقدّس نوشتوں کو جانتے ہو اور بخوبی جانتے ہو اور تم نے خُدا کے کلام کی تحقیق کرلی ہے۔ پس ہم یہ باتیں تمہیں یاد دہانی کے طور پر لکھتے ہیں (۲) کیونکہ جب
موسیٰ پہاڑ پر گیا اور چالیس دن اور چالیس راتیں روزہ اور خشوع وخضوع میں صرف کیں تو
خُدا نے اُسے کہا" اے مُوسیٰ اے مُوسیٰ یہاں سے جلد اُتر جا کیونکہ تیری استثنا ۹: ۱۲
قوم نے جسے تو زمین مصر سے نکال لایا گُناہ کیا۔ وُہ اُس راہ سے جو تُونے و ۱۴
اُنہیں بتائی جلد پھر گئے۔ اُنھوں نے اپنے لئے ڈھالی ہُوئی مورتیں بنائیں"
(۳) اور خُداوند نے اُسے کہا۔ میں نے ایک دفعہ اور دو دفعہ تجھے یہ
کہکر کہا۔ مَیں نے اِس قوم کو دیکھا۔ اور دیکھو یہ گردنکش ہے۔ چھوڑ کہ
مَیں اُنہیں بالکل برباد کردوں۔ اور میں اُن کا نام آسمان کے نیچے سے مٹا
دوں گا۔ اور میں تجھے اِس سے زیادہ بڑی عجیب اور کثیر التعداد قوم
بناؤں گا" (۴) اور مُوسیٰ نے کہا" اے خداوند! ہرگز نہیں! تو اِس قوم کو خروج
یہ گُناہ معاف کردے۔ یا مُجھے بھی زندوں کی کتاب سے مٹا ڈال" (۵) یہ کیسی ۳۲: ۳۱
عظیم انسانی محبت ہے۔ محبّت کا کمال لاثانی ہے! خادم آقا کے حضور دلیری کرتا ہے۔ وُہ و ۳۲
گروہ کے لئے معافی کا طلبگار ہے۔ یا یہ چاہتا ہے کہ مَیں خود بھی اُن کے ساتھ مٹا دیا جاؤں۔

فسادی کو دُور کرنا چاہیئے اور گلہ کو باامن وامان رکھنا چاہیئے

۵۴- پس تُم میں کون شریف ہے؟ کَون ترس کھانے والا ہے؟ کون محبّت سے بھرپور ہے؟ (۲) ہر ایک شخص اقرار کرے۔ اگر اس کے
سبب سے فساد یا جھگڑا یا جُدائی ہے تو وُہ چلا جاتا ہے۔ جہاں کہیں تُم چاہتے ہو مَیں وہیں
کو روانہ ہوجاتا ہُوں۔ اور جو کچھ لوگ کہتے ہیں مَیں وُہی کرتا ہوں۔ صرف خُداوند کا گلہ
مع اپنے مقرّرشدہ بزرگوں کے باامن وامان رہے۔ (۳) جو اِن باتوں کو عملی جامہ پہنائیگا

وُہ مسیح میں بڑی شہرت حاصل کرے گا۔ اور ہر ایک مقام اُس کو قبول کرلے گا۔ کیونکہ
"دُنیا اور اُس کی معموری خداوند کی ہے"۔ (۴) یہ کام اُن لوگوں نے کئے اور زبور ۲۴: ۱
کریں گے جو خُدا کی اُس بادشاہت میں زندگی بسر کرتے ہیں جس میں انقلاب نہیں۔

غیر اقوام اور یہودیوں میں سے مثالیں

۵۵۔ اب ہم غیر اقوام کا نمونہ بھی پیش کرتے ہیں۔ بہت سے بادشاہوں اور حاکموں نے کسی نہ کسی وبائی موسم سے تنگ آکر اور کلام ربّانی سے ہدایت پاکر اپنے آپ کو موت کے سپُرد کر دیا تاکہ وُہ اپنے ہی خون سے باشندگان کو خلاصی دیں۔ بہت سے لوگ اپنے اپنے شہروں سے نکل گئے تاکہ بغاوت زیادہ نہ بڑھے۔ (۲) ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ہی درمیان سے بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو قید کے حوالہ کر دیا تاکہ اَوروں کو چھُڑائیں۔ بہتوں نے اپنے آپ کو غلامی میں دے ڈالا اور اُن کی قیمت لے کر دُوسروں کی پرورش کی۔ (۳) بہت سی عورتوں نے خُدا کے فضل سے قوّت پاکر بہت سے جوانمردی کے کام کئے۔ (۴) جب شہر بند تھا تو مبارک یہُودِتھ نے بزرگوں سے التجا کی کہ مجھے اجنبیوں کے لشکرگاہ میں جانے کی اجازت دو۔ (۵) پس وُہ اپنے وطن اور اُن لوگوں کی محبّت کی خاطر جو محصُور تھے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر روانہ ہوگئی اور خُداوند نے اولافرنیس کو ایک عورت کے حوالہ کر دیا۔ (۶) کامل ایمان آستر نے بھی اپنے آپ کو کچھ کم خطرے میں نہیں ڈالا تھا تاکہ اسرائیل کے بارہ فرقوں کو جو ہلاک ہونے کے قریب تھے چھُڑا دے کیونکہ اُس نے اپنے روزے اور خاکساری سے کُل اشیاء کے دیکھنے والے مالک اور زمانوں کے خُدا سے منّت کی جس نے اُس کی جان کی عاجزی دیکھکر اُس قوم کو رہائی دی جن کے بدلے اُس نے خطرے کا مقابلہ کیا۔

باہمی مشورت اور اصلاح کا فائدہ

۵۶۔ پس ہم بھی اُن کے بارے میں سفارش کریں جو کسی خطا میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ تاکہ اُنہیں ہماری نہیں بلکہ خُدا کی مرضی کے مطیع ہونے کے لئے برداشت اور فروتنی عطا ہو۔ کیونکہ خُدا اور مقدّسوں کے حضُور اُن کے لئے مہربانیوں کے اُن کی باثمر اور کامل یاد اِسی طرح سے ہوگی۔ (۲) اَے عزیزو! ہم سرزنش کو قبُول کرلیں۔ جس سے کسی کو ناراض ہونا واجب نہیں۔ وُہ نصیحت جو ہم ایک دُوسرے کو دیتے ہیں نیک اور نہایت ہی مفید ہے۔ کیونکہ

وُہ ہم کو خدا کی مرضی کے تابع کرتی ہے۔(۳) کیونکہ کلام پاک یُوں فرماتا ہے ”خداوند زبور
نے مجھے تنبیہہ دی اور مجھے موت کے حوالے نہیں کیا (۴) کیونکہ خداوند ۱۱۸:۱۸
جسے پیار کرتا ہے اُسے تنبیہہ دیتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو جسے وُہ قبول کرتا
ہے کوڑے لگاتا ہے۔“ (۵) لکھا ہے کہ ”راستباز مجھے رحمت سے تنبیہہ دے امثال ۳:۱۲
گا اور مجھے ملامت کریگا۔ مگر گنہگاروں کی رحمت میرے سر کو مسح نہ کرے“ زبور ۱۴۱:۵
(۶) اور پھر کہتا ہے”۔ مبارک ہے وُہ انسان جسکو خداوند نے ملامت کیا۔ اور ایوب
تو قادر مطلق کی نصیحت سے انکار مت کر۔ کیونکہ وہ دُکھ دیتا ہے اور پھر ۵:۱۷ و ۲۶
بحال کر دیتا ہے۔(۷) اُسنے مارا ہے اور اُس کے ہاتھوں نے شفا دی ہے
(۸) چھ بار وہ تجھکو تیری مصیبتوں سے رہائی دے گا۔ اور ساتویں دفعہ
کوئی برائی تجھے مس نہ کریگی (۹) کال میں وہ تجھے موت سے چھڑائے
گا۔ جنگ میں وُہ تجھے تلوار کے ساتھ سے رہا کرے گا۔(۱۰) اور زبان کے
کوڑے سے وُہ تجھے ڈھانپ لیگا۔ اور جب مصیبت آئے گی تو تُو خائف
نہ ہوگا۔ (۱۱) ناراستی اور شہر پر تو ہنسے گا۔ اور جنگلی درندوں سے تو
نہ ڈرے گا (۱۲) کیونکہ جنگلی درندے تجھے امن دیں گے (۱۳) تب
تو جانے گا کہ تیرا گھر با سلامت ہوگا۔ اور تیرے خیمہ کا مسکن خطا نہ
کرے گا۔(۱۴) تو جان لیگا کہ تیری نسل بہت سی ہے۔ اور تیرے بچے
کھیت کی کثیر التعداد جھاڑیوں کی مانند۔(۱۵) اور تو اُس پکے ہوئے اناج
کی مانند گور میں جائے گا جو اپنے موسم پر کاٹا گیا ہو۔ یا کھلیاں کے اُس
انبار کی مانند جو اپنے موسم پر جمع کیا گیا ہو۔“ (۱۶) پیارے بھائیو! جن لوگوں نے
خُدا سے تنبیہہ پائی ہے اُن کے لئے کیسی محافظت ہے کیونکہ باپ خیر خواہ ہو کر ہمیں
دیتا ہے تاکہ ہم اُس کی پاکیزہ تنبیہہ سے رحم حاصل کریں۔

پس فسادی کو توبہ اور عاجزی کرنی ضروری ہے،

۵۷۔ پس تم لوگ جنہوں نے بغاوت کی بُنیاد ڈالی ہے صدقِ دل سے گھٹنے ٹیک کر بزرگوں کے مطیع ہوں اور خُدا کے لئے نصیحت حاصل کریں (۲) اپنی خود رائے زبان کی لاف زنی اور غُرور کو پھینک کر مطیع ہونا سیکھو۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کی عزت

پاکر اُس کی اُمید سے خارج ہوجانے کے بجائے بہتر ہے کہ تم مسیح کے گلّہ ہی چھوٹے ہی بنے رہو اور اُس سے منسوب پائے جاؤ۔ (۳) کیونکہ خُدا کی کامل نیک دانائی یُوں فرماتی ہے "دیکھو مَیں اپنے سانس کی ایک بات تم پر انڈیلوں گا۔ اور میں
امثال ۱:۲۳ و ۳۳ اپنا کلام تمہیں سکھلاؤں گا۔ (۴) مَیں نے پکارا اور تم نے نہ سُنا۔ میں نے اپنے کلام کو طول دیا اور تم نے پرواہ نہ کی۔ بلکہ میری مشورتوں کو بے اثر کیا۔ اور میری سرزنشوں کے تابع نہ ہوئے۔ پس اِسی لئے مَیں بھی تمہاری ہلاکت پر ہنسوں گا۔ اور جب بربادی تم پر پڑے گی اور حیرانگی ناگہاں تم پر آئے گی تو مَیں خوش ہوں گا۔ وہ حادثہ گردباد کی مانند نزدیک ہے۔ یا جب مصیبت اور محاصرہ تم پر آئے گا (۵) کیونکہ ایسا ہوگا کہ جب تم مجھے پکاروگے تو میں تمہاری نہ سنوں گا۔ بُرے لوگ میری تلاش کرینگے اور نہ پائینگے۔ کیونکہ اُنہوں نے دانائی سے دشمنی کی۔ اور خداوند کے خوف کو اُنہوں نے چُن نہ لیا۔ اور نہ میری مشورتوں پر اُنہوں نے توجہ دینی چاہی۔ لیکن میری ملامتوں کو ٹھٹھے میں اُڑایا۔ (۶) اِسی لئے وہ اپنی راہوں کے پھل کھائینگے اور اپنی ہی بدبینی سے مملو ہوجائیں گے (۷) کیونکہ اِنہی وجوہات سے اُنہوں نے بچوّں کے ساتھ ناداستی کا سلوک کیا۔ وہ قتل کئے جائیں گے۔ اور تحقیقات بدبینوں کو ہلاک کرے گی۔ مگر جو میری سُنتا ہے وہ اُمید پر بھروسہ کرکے باسلامت رہے گا اور تمام خطرات سے بےخوف ہوکر مطمئن ہوگا"۔

الٰہی سرزنش کے سبب سے توبہ کرنا اور فساد سے گریز کرنا

۵۸۔ پس ہم اُن دھمکیوں سے جو نافرمانبرداروں کے برخلاف دانائی کی معرفت پہلے سے بتا دی گئی ہیں بھاگ کر اُس کے بالکل مقدّس اور جلیل نام کے تابع ہوں۔ تاکہ ہم خُدا کے نہایت ہی مُقدّس نام پہ بھروسہ رکھکر زندہ رہیں۔ (۲) تُم ہماری صلاح کو قبُول کرلو تاکہ تُمہیں پچھتانا نہ پڑے۔ کیونکہ خُدا اور خُداوند یسُوع مسیح اور رُوح القدس زندہ ہیں اور چُنے ہُوؤں کا ایمان اور اُمید کہ جو شخص سلیم المزاجی سے حلیم مستعدی کے ساتھ بغیر پچھتاوے کے خُدا کے قانونوں اور حکموں کو

عمل میں لاتے ہیں وُہی اُن کی فہرست اُور شمار میں ہوں گے جو یسُوع مسیح کے ذریعہ سے
بچ گئے ہیں جس کے وسیلے سے اُس کے لئے زمانوں کے زمانوں تک جلال ہے۔
آمین۔

خطرے سے نیک اثرات پانے کے لئے خُدا سے دُعا

۵۹۔ لیکن اگر بعض آدمی اُن باتوں کی جو اُس نے
ہماری وساطت سے تُمہیں نافرمانی کریں گے تو وُہ
جان لیں کہ وُہ اپنے آپ کو کُچھ تھوڑی سی خطا اور خطرے میں نہیں اُلجھائیں گے۔
(۲) مگر ہم اس قسم کے گناہ سے بے لوث رہیں گے، اُور لگاتار دُعا اُور مناجات
سے عرض کریں گے تاکہ کل اشیا کا صانع اپنے پیارے بیٹے یسُوع مسیح کی معرفت
جس کے وسیلہ سے اُس نے ہمیں تاریکی سے نُور میں اُور جہالت سے اپنے نام
کے جلال کے کامل عرفان میں بُلایا ہے، اپنے چُنے ہُوؤں کے اُس غیر شکست
شمار کو محفوظ رکھے جس سے اُس نے اُنہیں تمام دُنیا میں شمار کیا ہے۔ (۳) اَے
خُداوند ہمیں یہ بخش کہ ہم تیرے اُس نام پر توکّل کریں جو تمام خلقت کا سبب اوّل
ہے۔ ہمارے دِل کی آنکھوں کو کھول تاکہ ہم تُجھ اکیلے کو جانیں۔ اُس "بلند ترین کو جو بلند ترین مکانوں میں ہے" — یسع ۱۵:۵۷
تو ترین کو جو بلند ترین مکانوں میں اُور اُس مقدّس کو جو مقدّس — ۱۱:۱۴
مکانوں میں پُر آرام سکونت پذیر ہے" جو "مغروروں کے غرور کو — زبور ۱۰:۳۳
نیچا کرتا ہے" جو "قوموں کے خیالات کو منتشر کرتا ہے" جو "فروتنوں کو — ایوب ۱۱:۵
بلندی پر بٹھاتا ہے" اُور "سب بلندوں کو نیچا کرتا ہے" جو "امیروں کو — یسع ۳۳:۵
اُور غریبوں کو بناتا" جو "مار ڈالتا اُور زندہ کرتا ہے۔ جو انسانی کام کو ملاحظہ — اسمو ۷:۲
کرتا ہے، جو خطروں میں مُبتلا شدگان کا مددگار ہے" "نااُمیدوں کا ناجی ہے" — استثنا ۳۹:۳۲
جو تمام رُوحوں کا خالق اُور نگران ہے جو زمین پر تمام قوموں کو پھیلاتا ہے — واعظ ۱۸:۱۶
اُور تمام لوگوں میں سے اُن کو چُن لیتا ہے جو تیرے عزیز بیٹے یسُوع مسیح — یوحنا ۱۹ ۱۱:۹
کے ذریعے سے تُجھ کو پیار کرتے ہیں، جس کے ذریعہ سے تُو نے ہمیں تعلیم
دی، مقدّس کیا اُور عزّت دی ہے (۴) اَے مالک! ہم تیری منّت کرتے
ہیں کہ تُو "ہمارا مددگار اُور چھڑانے والا" ہو۔ ہم میں سے اُن کو — زبور ۱۱۴:۱۱۹
بچا جو مصیبت میں ہیں، فروتنوں پر رحم کر، گرے ہُوؤں کو اُٹھا۔ حاجتمندوں پر اپنا ظہور کر۔

بیدینوں کو شفا بخش۔ اپنی قوم کے گمراہوں کو واپس لا۔ بھوکوں کو سیر کر۔ ہمارے قیدیوں
۱سلا ۸: ۶۰ کو رہا کر۔ ناتوانوں کو اُٹھا کھڑا کر۔ کم دلوں کو دلاسا دے۔ تمام "قومیں جانیں کہ تو
۲سلا ۱۹: ۱۹ واحد خدا ہے" اور یسوع مسیح تیرا بیٹا ہے۔ "ہم تیرے لوگ اور
تیری چراگاہ کی بھیڑیں ہیں"۔

زبور ۷۹: ۱۳ ۱۰۰: ۳

خدا کی چند صفات
خدا سے معافی کی التجا

۶۰۔ تُو نے اپنے اعمال کے ذریعہ سے دنیا کی دائمی ترکیب ظاہر کر دی ہے۔ اَے خدا تُو نے دنیا کو خلق کیا ہے تُو جو تمام پشتوں میں، دیانتدار، عدالتوں میں
راست، قدرت اور عظمت میں عجیب و غریب ہے، تُو جو خلق کرنے میں دانا اور
اپنی مخلوقات کو مستحکم کرنے میں باہوش ہے۔ تُو اُن کے لئے جو دیکھتے ہیں نیک ہے اور
واعظ ۲: ۱۱ اُن کے ساتھ جو تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں دیانتدار ہے۔ "اَے رحیم اور ترس کھانے
والے" تُو ہماری خطاؤں اور ناراستیوں اور قصوروں اور کمیوں کو معاف فرما۔
(۲) تُو اپنے غلاموں اور لونڈیوں کا ہر ایک گناہ اُن کے ذمہ نہ لگا، بلکہ اپنی سچائی
زبور ۴۰: ۳ کی صفائی سے ہمیں صاف کر اور ہمارے "قدموں کو پاکیزگی" اور راستبازی اور
"سادگی و خلوص دلی" میں "چلنے کی ہدایت کر"۔ تاکہ ہم تیرے حضور اور اپنے
۱سلا ۹: ۴ استثنا حاکموں کے حضور "نیک اور پسندیدہ کام کریں" (۳) ہاں! اَے مالک! ہمارے فائدے
۱۳: ۱۸ کے لئے سلامتی میں "اپنا چہرہ ہم پر جلوہ گر فرما"۔ تاکہ ہم "تیرے طاقتور
زبور ۶۷: ۱ ہاتھ سے" محفوظ رہیں اور "تیرے بلند بازو سے" ہم ہر قسم کے گناہوں سے
خروج ۶: ۱ خلاصی پائیں اور ہم کو اُن سے چھڑا جو ناواجب طور پر ہم سے کینہ رکھتے ہیں۔ (۴)
ہم کو اور اُن سب کو جو زمین پر سکونت کرتے ہیں یگانگی اور صلح عطا فرما جیسا کہ تُو
نے ہمارے باپ داداوں کو دیا، جب اُنہوں نے تجھے پاکیزگی سے "ایمان اور سچائی"
میں پکارا (تاکہ ہم بچ جائیں) جبکہ ہم تیرے قادرِ مطلق اور افضل ترین نام کے اور اُن
کے فرمانبردار ہوتے ہیں جو زمین پر ہمارے حاکم اور ہادی ہیں۔

حکام کی تابعداری کریں کیونکہ
وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں

۶۱۔ اَے خدا! تُو نے اپنی عظیم الشان اور افضل ترین قوت سے اُنہیں اختیار اور سلطنت بخشی ہے تاکہ ہم اُس جلال اور عزت کو جو تیری طرف

سے اُنہیں دی گئی ہے جان کر اُن کے تابع ہوں اَور تیری مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ اَے خُداوند! اُنہیں صحت۔ سلامتی۔ یکدلی اَور پائیداری عنایت کر تاکہ وُہ اُس حکومت کو جو تیری طرف سے اُنہیں دی گئی ہے بلا کم و کاست نباہیں (۲) کیونکہ اَے آسمانی مالک! تمام زمانوں کے بادشاہ! تُو نے بنی انسان کو اُن تمام چیزوں کا جو بھی زمین پر ہیں جلال اَور عزّت اَور اختیار دیا ہے۔ اَے خُداوند! تُو اُس کے مطابق جو تیری نظر میں بھلا اَور خوش آیند ہے اُن کی مشورت کی طرف ہدایت کر تاکہ وُہ تیرے اُس اختیار کی جو تیری طرف سے اُنہیں دیا گیا ہے سلامتی اَور انکساری سے دینداری کے ساتھ خدمت کر کے تیرے موردِ لُطف ہوں (۳) اَے خُدا تُو اکیلا یہ سب کام اَور ان سے بھی کہیں بڑھ کر ہمارے ساتھ بھلائی کرنے کے قابل ہے ہم اپنی جانوں کے سردار کاہن اَور سرپرست یسُوع مسیح کے ذریعہ سے تیری تعریف کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے تجھے جلال اَور عظمت اب اَور پُشت در پُشت اَور ابدالآباد ہوتا رہے۔ آمین۔

جو کچھ لکھا گیا ہے اُس کی پیروی کی نصیحت

۶۲۔ اَے بھائیو! اُن باتوں کی بابت جو ہمارے مذہب کے مناسبِ حال ہیں اَور ایسے شخصوں کی عُمدہ زندگی کے لئے نہایت ہی مفید ہیں جو دینداری اَور راستی سے اپنی زندگی کے سفر کو بخوبی درست کرنا چاہتے ہیں، ہم نے تو کافی طور پر لکھ بھیجا ہے (۲) کیونکہ ایمان، توبہ، سچّی محبّت اَور پرہیزگاری اَور تقوے اَور صبر کی بابت ہر پہلو سے چھان بین کی ہے اَور تمہیں یاد دلایا ہے کہ تُم بُرائی کو فراموش کر کے اَور لگاتار حلیمی کے ساتھ محبّت اَور سلامتی میں راستبازی اَور سچائی اَور برداشت سے پاکیزہ طور پر اُس قادرِ مطلق خُدا کو خوش کرو، جیسا کہ ہمارے باپ دادوں نے بھی جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، خُدا باپ اَور خالق کے اَور تمام آدمیوں کے سامنے فروتن ہو کر اُس کو راضی کیا ہے (۳) اَور یہ باتیں ہم نے تمہیں ابھی خوشی سے یاد دلائی ہیں کیونکہ ہم بخوبی جانتے تھے کہ ایسے آدمیوں کو لکھ رہے ہیں جو دیانتدار اَور نہایت ہی مشہور ہیں اَور جنہوں نے خُدا کی تعلیمات کے کلام میں بڑی ہی تحقیق کی ہے۔

اَور کہ اہلِ کرنتھ عاجزی اَور فروتنی سے اپنے عہدیداروں کے مطیع ہوں

۶۳۔ پس مناسب ہے کہ ایسے اعلیٰ اَور ممتاز نمونوں پر توجّہ دے کر ہم گردن خم

کر دیں اَور فرمانبرداری کے مقام کو بھر کے اُن کی طرف مائل ہوں جو ہماری زندگیوں کے رہنما ہیں تاکہ ہم اس واہیات بغاوت سے باز آکر اَور ہر قسم کے عیب و از تفرقہ سے کنارہ کش ہو کر اُس انعام کو حاصل کریں جو سچائی میں ہمارے سامنے رکھا ہُوا ہے۔ (۲) کیونکہ اگر تُم اُن باتوں کے فرمانبردار ہو کر جو رُوح القُدس کے وسیلے سے ہمارے ذریعہ قلمبند ہُوئیں اپنے حسد کے ناواجب غُصّہ کے مطابق اُس منّت اَور سماجت کی جو ہم نے سلامتی اَور یکدلی کی بابت اس خط میں تُم سے کہیں جڑ سے کاٹ ڈالو تو تُم ہم کو خوش و خرّم کرو گے (۳) اَور ہم نے دیانتدار اَور دانا آدمیوں کو بھیجا ہے جو ہمارے درمیان اپنی جوانی سے لے کر بڑھاپے تک بے عیب زندگی بسر کرتے رہے ہیں اَور جو ہمارے اَور تمہارے درمیان گواہ بھی ہوں گے (۴) اَور ہم نے یہ اس لئے کیا تاکہ تُم جانو کہ ہمیں اس بات کی فکر لگی ہُوئی تھی اَور اب بھی لگی ہُوئی ہے کہ تُم میں جلد امن ہو جائے۔

یسُوع کے ذریعہ ایمان وغیرہ ملنے کی درخواست

۶۴۔ الغرض تمام اشیا کا دیکھنے والا خُدا اَور رُوحوں کا مالک اَور تمام اجسام کا خُداوند جس نے خُداوند یسُوع مسیح کو چُن لیا اَور اُس کے وسیلے سے ہمیں بھی چُن لیا تاکہ ہم اُس کی قوم بنیں۔ ہر ایک رُوح کو جو اُس کے افضل اَور مقدس نام سے کہلاتی ہے، ایمان۔ خوف۔ سلامتی۔ صبر۔ برداشت۔ خود ضبطی۔ پاکیزگی اَور عقلمندی عطا کرے تاکہ وُہ ہمارے سردار کاہن اَور سرپرست یسُوع مسیح کے ذریعے سے اُس کے نام کے لئے مقبُول ہوں۔ جلال اَور عظمت۔ قُدرت اَور عزّت اب اَور ابدالآباد اُس کا ہے۔ آمین

قاصدوں کو توبہ کی خوشخبری دے کو ہمارے پاس جلد بھیج دو

۶۵۔ لیکن تُم کلاوڈئیس الفیبس اَور اوالرئیس بٹیوس کو جنہیں ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے اَور فورتوناتس کو بھی ساتھ ہی خوشی کے ساتھ سلامتی سے جلد ہمارے پاس بھیج دو تاکہ وُہ اُس سلامتی اَور یکدلی کی جس کے لئے ہماری دُعا اَور تُم سے نہایت ہی سنجیدگی سے التجا کی گئی ہے، بہت جلد ہمیں خبر دیں تاکہ ہم بھی تمہاری خوش ترتیبی سے بہت جلد خوش ہوں (۲) ہمارے خُداوند یسُوع مسیح

کا فضل تمہارے ساتھ اور اُن سبھوں کے ساتھ ہر جگہ ہو جو خدا سے اور اُس کے ذریعہ سے بُلائے ہوئے ہیں جس کے وسیلے سے جلال اور عزت۔ قدرت اور عظمت ابدی سلطنت تا ابدالآباد اُس کو ہو۔ آمین

کرنتھیوں کے نام دُوسرا خط

مسیح کی بابت حُسنِ ظن رکھنا اور احسان مند ہونا چاہیئے

۱۔ اَے بھائیو! ہمیں یسوع مسیح کی بابت ایسا خیال کرنا چاہیئے جیسے ہم خدا کی بابت زندوں اور مُردوں کے منصف کی بابت خیال کرتے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے نجات دہندے کے بارے میں اپنے خیالات ناپاک نہ کریں (۲) کیونکہ اگر ہم اُس کے بارے میں ادنیٰ خیالات رکھیں تو ہمیں ادنیٰ چیزیں ہی ملیں گی اور وُہ لوگ جو ادنیٰ چیزوں کی بابت سُنتے ہیں وُہ گناہ کرتے ہیں اور ہم بھی گناہ کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ہم کہاں سے اور کس کے وسیلے سے اور کس مقام کے لئے بُلائے گئے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے ہمارے لئے دُکھ سہنے کی خاطر کس قدر باتوں کی برداشت کی ہے پس ہم میں سے کون اُس کا معاوضہ دے گا؟ یا کونسا لائق پھل ہے جو اُس نے ہمیں دیا ہے؟ اور ہم کس قدر مہربانیوں کے اُس کے قرضدار ہیں؟ (۴) کیونکہ اُس نے ہمیں نُور مرحمت کیا ہے۔ ہمارے ساتھ اُس نے ایسے کلام کیا جیسے بیٹوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اُس نے ہمیں بچا لیا جبکہ ہم ہلاک ہو رہے تھے (۵) پس ہم اُس کی کونسی تعریف کریں یا اُن چیزوں کا عوض اُس کو کیا دیں جو ہم نے اُس سے پائی ہیں (۶) ہم عقل کی نسبت گدھے تھے اور پتھروں۔ لکڑیوں۔ سونے۔ چاندی۔ پیتل اور انسانوں کی دستکاری کی عبادت کرتے تھے اور ہماری تمام زندگی کا ماحصل موت تھا۔ پس جب ہم تاریکی میں لپٹے ہوئے اور اپنے مشاہدہ میں اس قسم کے دبیز کُہر سے معمور تھے تو ہم نے اُس کی مرضی سے اُس بادل کو جو ہمارے چوگرد تھا دُور کر کے

از سرِ نو بینائی حاصل کی (۷) کیونکہ ہم کو بہت سی گمراہی اور بربادی میں دیکھ کر کہ ہمارے
پاس نجات کی کوئی اور اُمید نہیں ہے مگر صرف وُہی اُمید ہے جو ہم نے اُس سے
پائی ہے تو اُس نے ہم پر رحم کیا اور ترس کھا کر ہمیں بچا لیا (۸) کیونکہ اُس نے ہمیں
اُس وقت بُلا لیا جب ہم نہ تھے اور چاہا کہ ہم نہ ہونے سے کُچھ ہو جائیں۔

یسعیاہ ۵۴:۱ مسیحیوں کے حق میں ہے

یسع ۱:۵۴ ۲۔ اَے بانجھ تُو جو جنتی نہیں! خوش
ہو، پھوٹ پڑ اور للکار۔ اَے تُو جو دَرِ زہ
نہیں کرتی کیونکہ بے کس چھوڑی ہوئی کی
اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے۔" اُس نے جو یہ کہا کہ "اَے بانجھ تُو جو جنتی
نہیں خوش ہو" یہ الفاظ اُس نے ہم سے کہے، کیونکہ پیشتر اس سے کہ کلیسیا کو بچے عطا
ہُوئے وُہ بانجھ تھی (۲) اور جو اُس نے یہ کہا کہ للکار۔ اَے تُو جو دَرِ زہ نہیں
کرتی" اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُن عورتوں کی طرح جن کو دردِ زہ ہوتا ہے اپنی
دُعائیں خُدا کے حضُور سادگی کے ساتھ کرنے سے تھک نہ جائیں (۳) اور جو اُس
نے یہ کہا کہ "بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے"
تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری قوم خُدا سے چھوڑی ہوئی نظر آتی تھی لیکن اب ہم ایمان
لا کر اُن سے بڑھ گئے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ خُدا اُن کا خصم ہے (۴) ایک اور نوشتہ
متی کہتا ہے کہ "میں راستبازوں کو بلانے نہیں آیا بلکہ گنہگاروں کو" (۵) اس کا
۱۳:۹ مطلب یہ ہے کہ لازم ہے کہ وُہ جو ہلاک ہو رہے ہیں بچ جائیں (۶) کیونکہ یہ بڑی
مرقس عجیب بات ہے کہ ایستادہ اشیا نہیں بلکہ گری ہوئی چیزیں بچیں (۷) اسی طرح خُداوند
۱۷:۲ مسیح نے بھی چاہا کہ وُہ چیزیں جو برباد ہو رہی ہیں بچ جائیں اور آ کر ہمیں جو ابھی
ہلاک ہو رہے تھے بُلا کر بہتوں کو بچا لیا۔

مسیح کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ چلن سے ہو

۳۔ پس جب ہم پر اس قدر رحم ہُوا تو پھر ہم جو زندہ ہیں
مُردہ دیوتاؤں کو قربانی کیوں چڑھائیں اور اُن کی
عبادت کیوں کریں کیونکہ ہم نے اُس کے ذریعہ سے
سچائی کے بانی کو جان لیا ہے۔ اُس کی نظر میں سوائے اس کے عرفان کے اور کیا ہے کہ ہم
اُس کا انکار نہ کریں جس کے ذریعہ سے ہم نے اُس کو جان لیا ہے؟ (۲) کیونکہ وُہ خود بھی

کہتا ہے کہ "وہ جو لوگوں کے سامنے میرا اقرار کرتا ہے میں اُس کا اقرار — متی
اپنے باپ کے سامنے کروں گا۔" (۳) پس اگر ہم اُس کا اقرار کریں جس کے ذریعہ ہم — ۱۰:۳۲ لوقا
بچ گئے ہیں تو ہمارا یہی اجر ہے (۴) لیکن ہم کس بات میں اُس کا اقرار کریں؟ اس بات کے — ۱۲:۸
کرنے میں جو وہ ہمیں کہتا ہے اور اُس کے حکموں کی نافرمانی نہ کرنے میں اور نہ صرف
"ہونٹوں سے اُس کی عزت کرنے میں" بلکہ "تمام دِل اور تمام عقل سے" — مرقس
(۵) لیکن وہ یسعیاہ کی معرفت بھی کہتا ہے۔ "یہ قوم ہونٹوں سے میری عزت — ۱۲:۳۰ یسعیاہ
کرتی ہے مگر اُن کے دِل مجھ سے دُور ہیں۔ — ۲۹:۱۳

ایضاً

۴- پس ہم اُس کو محض خُداوند ہی نہ کہیں کیونکہ یہ چیز ہم کو نہیں بچائے گی
(۲) کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند کہتا ہے — متی
بچ جائے گا بلکہ وُہی جو راستبازی کرتا ہے" (۳) پس اَے بھائیو! ہم — ۷:۲۱
اپنے کاموں سے اُس کا ایسا اقرار کریں کہ ہم اپنی ذات سے پیار کرنے لگ جائیں اور
نہ تو زناکاری کریں اور نہ ایک دوسرے کے خلاف بدگوئی اور حسد کریں بلکہ متقی۔ رحیم
اور مہربان ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے کے ہمدرد رہیں نہ کہ زردوست بنیں۔
اسی قسم کے کاموں میں نہ کہ بد کاموں سے ہم اُس کا اقرار کریں (۴) اور لازم ہے کہ
ہم لوگوں سے نہیں بلکہ خُدا سے ڈریں (۵) اسی سبب سے جبکہ تم یہ کام کرتے ہو
خُداوند فرماتا ہے "اگر تم میری گود میں میرے ساتھ فراہم ہو اور — مصریوں
میرے حکموں پر عمل نہ کرو تو میں تمہیں نکال پھینکوں گا اور تمہیں — کی انجیل
کہوں گا، مجھ سے دُور ہو۔ اَے بدکارو! میں نہیں جانتا تم کہاں سے ہو۔"

وُہ کونسے کام ہیں جن کے ذریعہ سے مسیح کا اقرار ہوتا ہے

۵- الغرض اَے بھائیو! ہم اس دُنیا کی مسافرت
کو ترک کرکے اپنے بُلانے والے کی مرضی بجا
لائیں اور اس جہان سے کُوچ کرنے سے نہ
ڈریں (۲) کیونکہ خُداوند فرماتا ہے۔ "تم برّوں کی مانند بھیڑیوں — مصریوں
کے درمیان ہو گے" (۳) لیکن پطرس جواب میں اُسے کہتا ہے "اگر — کی انجیل
بھیڑیے برّوں کو پھاڑ ڈالیں تو پھر کیا؟" (۴) یسوع نے پطرس کو کہا
"برّے بھیڑیوں سے بعد ازاں کہ وہ مر گئے نہ ڈریں اور تم بھی اُن سے نہ ڈرو۔

جو تم کو مار ڈالتے ہیں اور تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ تم اُس
سے ڈرو جو تمہارے مر جانے کے بعد جسم اور جان دونوں پر جہنّم
کی آگ میں ڈال دینے کا اختیار رکھتا ہے"۔ (۵) اور اے بھائیو! تم جانتے
ہو کہ اس دُنیا میں اس جسم کا سفر ادنیٰ اور قلیل العرصہ ہے مگر مسیح کا وعدہ بڑا اور
عجیب ہے اور آنے والی بادشاہت کا آرام اور ہمیشہ کی زندگی ہے (۶) پس اُن
کو حاصل کرنے کے لئے پاکیزگی اور راستی سے زندگی بسر کرنے اور اِن دُنیاوی چیزوں
کو غیر مانوس تصوّر کرنے اور اُن کی خواہش نہ کرنے کے سوا اور کونسا کام کر سکتے ہیں؟
(۷) کیونکہ جب ہم اِن چیزوں کے حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں تو راستی کے راہ
سے علیٰحدہ جا پڑتے ہیں۔

کوئی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا

متّی
۶۔ لیکن خُداوند فرماتا ہے "کوئی نوکر دو مالکوں کی
خدمت نہیں کر سکتا"۔ اگر ہم خُدا کی اور دولت ۲۴ : ۶
کی خدمت کرنی چاہیں تو یہ ہمارے لئے غیر مناسب لُوقا
ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تمام دُنیا کما لیوے لیکن اپنی جان کو نقصان ۱۳ : ۱۲
پہنچائے تو اُسے کیا فائدہ؟" (۳) لیکن زمانہ حال اور آئندہ دو دشمن ہیں (۴) ایک متّی
تو زناکاری اور خرابیٔ زر کی دوستی اور دھوکے کا ذکر کرتا ہے مگر دُوسرا اِن باتوں سے ۲۶ : ۲۵
رُوگردانی کرتا ہے (۵) پس ہم ان دونوں کے دوست نہیں ہو سکتے لیکن لازم ہے کہ ہم مرقس
اس کو خیرباد کہہ کر اُس سے رفاقت رکھیں (۶) ہم جانتے ہیں کہ اس جہان کی اشیا ۳۶ : ۳۵
سے نفرت رکھنی بہتر ہے کیونکہ یہ ادنےٰ اور قلیل المدت اور برباد ہو جانے والی ہے
مگر وہاں کی چیزوں کو پیار کرنا بہتر ہے کیونکہ وُہ اچھی اور قائم رہنے والی ہیں (۷) کیونکہ
ہم مسیح کی مرضی بجا لا کر آرام پائیں گے ورنہ اگر ہم اُس کے حکموں سے تجاوز کریں تو
پھر ہمیں کوئی شے ابدی سزا سے نہ چھڑائے گی (۸) خُدا کا کلام حزقی ایل نبی کی
معرفت کہتا ہے کہ "اگر نُوح اور ایوّب اور دانی ایل مبعوث ہوں تو وہ
اپنے بچّوں کو "اسیری سے" نہ چھڑائیں گے"۔ (۹) لیکن اگر ایسے راستباز بھی اپنی
راستبازی سے اپنے بچّوں کو نہیں چھڑا سکتے تو ہم کس بھروسہ سے خُدا کی بادشاہت میں
داخل ہوں گے اگر اپنے بپتسمہ کو مقدّس اور بے عیب نہ رکھیں؟ یا ہمارا وکیل کون ہوگا۔ اگر ہم مقدّس

اَور دوست کام کرنے والے پائے نہ جائیں۔

فانی اَور غیرفانی کُشتی کا مقابلہ

۷۔ پس اَے میرے بھائیو! ہم اِس طرح کُشتی کریں گویا کہ کُشتی کا وقت قریب آگیا ہے۔ لوگ فانی کُشتی کے لئے جدوجہد تو بہت کرتے ہیں لیکن سب تاج نہیں پاتے مگر وُہی جو سخت محنت کرتے اَور عُمدگی کے ساتھ لڑتے ہیں (۲) پس ہم کُشتی کریں تاکہ سب کے سب تاج حاصل کریں (۳) ہم سیدھے راستہ پر غیرفانی کُشتی میں ایسا دَوڑیں اَور ایسی جدوجہد اَور لڑائی کریں کہ ہم تاج بھی حاصل کریں اَور اگر ہم سب تاج نہ بھی پاسکیں تو بھی تاج کے قریب تو پہنچ جائیں (۴) یہ جاننا ضروری ہے کہ فانی دَوڑ میں دوڑنے والا شخص اگر اس دَوڑ میں بُرا سلوک کرتا ہُوا پایا جائے تو کہتے ہیں کہ وُہ کوڑے کھاتا ہے اَور دَوڑ سے خارج کردیا جاتا ہے (۵) تمہارا کیا خیال ہے۔ وُہ جس نے فانی معرکہ میں خراب طور پہ عمل کیا ہے، اُس کے ساتھ بھلا کیا کیا جائے گا؟ (۶) کیونکہ جن شخصوں نے مُہر کو محفوظ نہیں رکھا اُن کی بابت وُہ کہتا ہے ”اُن کا کیڑا نہ مرے گا اَور اُن کی آگ بجھائی نہ جائے گی اَور وُہ کل بشر کے لئے منظر ہونگے۔“

توبہ کرو کیونکہ توبہ کا موقع یہی ہے

۸۔ پس جب تک ہم زمین پر ہیں توبہ کریں (۲) کیونکہ ہم حقیقی کاریگر کے ہاتھ میں مٹی کا ایک برتن ہیں، کیونکہ جس طرح کُمہار جب ایک برتن بناتا ہے، اَور وُہ اُس کے ہاتھ میں ٹیڑھا میڑھا ہو جائے یا ٹوٹ جائے تو وُہ اُس کو پھر از سرِ نو بنا لیتا ہے لیکن اگر وُہ اُس کو آگ کی بھٹی میں ڈالنے کا پہلے ہی سے اِرادہ کرلے تو پھر وُہ اُس کی مرمت نہیں کرے گا۔ اِسی طرح ہم بھی جب تک اِس دُنیا میں ہیں اُن تمام بُرے کاموں سے جو ہم نے جسم میں کئے ہیں اپنے سارے دِل سے توبہ کریں تاکہ جب توبہ کا موقع ہے تو ہم خُداوند کے طفیل سے بچ جائیں (۳) کیونکہ دُنیا سے روانہ ہونے کے بعد پھر ہم کو اقرار یا توبہ کا موقع کبھی نہ ملے گا (۴) پس اَے بھائیو! ہم باپ کی مرضی بجا لاکر اَور جسم کو پاک رکھ کر اَور خُداوند کے حُکموں کی محافظت کرکے ہمیشہ کی زندگی کو معاوضہ میں پائیں گے (۵) کیونکہ خُداوند انجیل میں فرماتا ہے۔ ”اگر تُم نے چھوٹی سی چیز کی محافظت نہ کی تو بڑی چیز تمہیں کون دیگا؟ کیونکہ

میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو نہایت ہی چھوٹی سی شے میں امانتدار ہے وہ بہت میں بھی امانتدار ہے" (۶) پس اس کا یہ مطلب ہے کہ جسم کو پاک رکھو اور مُہر کو غیر آلودہ تاکہ ہم زندگی حاصل کریں۔

انصاف جسم ہی میں ہوگا پس اسی جسم میں توبہ لازم ہے

۹۔ اور تم میں سے کوئی یہ کہے کہ اس جسم کا انصاف نہیں ہوتا اور نہ ہی وُہ جی اُٹھتا ہے (۲) تو ذرا سمجھو کہ اگر تم اس جسم میں نہ ہوتے تو تم بچ کس طرح گئے اور کس طرح سے تم نے از سرِ نو بینائی پائی (۳) پس لازم ہے کہ ہم جسم کو خدا کی ہیکل کی مانند محفوظ رکھیں (۴) کیونکہ جس طرح تم جسم میں بلائے گئے تھے اُسی طرح جسم میں آئیں گے (۵) اگر خُداوند مسیح ہمارے بچانے والے نے جو پہلے تو رُوح تھا اور پھر جسم بنا اور اسی طرح ہم کو بچا لیا، تو ہم بھی اسی طرح اس جسم میں اجر پائیں گے (۶) پس ہم ایک دُوسرے کو پیار کریں تاکہ ہم سب خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوں (۷) شفا پانے کا جب تک موقع ہے ہم خُدا کو جو طبیب ہے اُجرت دے کر اپنے آپ کو اُس کے سپرد کریں (۸) وُہ اُجرت کیا ہے؟ یعنی دِل کی سنجیدگی سے توبہ کرنا (۹) کیونکہ وُہ تمام باتوں کو پیشتر ہی سے جانتا ہے اور جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے اُس کو بخوبی دیکھتا ہے (۱۰) پس ہم اُس کی ابدی تعریف کریں، نہ صرف زبان ہی سے بلکہ دلوں سے، تاکہ وُہ ہم کو بیٹوں کی مانند قبول کرے (۱۱) کیونکہ خُداوند نے بھی کہا ہے۔

"میرے بھائی وہ ہیں جو میرے باپ کی مرضی بجا لاتے ہیں"۔

پس خُدا کی مرضی پر چلنا ضروری ہے

۱۰۔ اس لئے۔ اے میرے بھائیو! ہم اپنے باپ کی جس نے ہمیں بلایا ہے مرضی پر عمل کریں، تاکہ ہم زندہ رہیں اور خصوصاً نیکی کا پیچھا کریں مگر بُرائی کو جو ہمارے گناہوں کی ہراول ہے ترک کریں اور بیدینی سے بھاگیں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مصیبت ہم پر آ پڑے (۲) کیونکہ اگر ہم بھلائی کرنے میں سرگرمی کریں تو سلامتی ہمارا پیچھا کرے گی (۳) کیونکہ اسی سبب سے وُہ لوگ خوشی کو حاصل نہیں کر سکتے جو آئندہ جہان کے وعدہ کی بہ نسبت اس جہان کے مزے کو ترجیح دے کر انسانی خوف کھاتے ہیں (۴) کیونکہ وُہ نہیں جانتے کہ اس

جہان کے مزے ہیں کس قدر تکلیف ہے اور آیندہ کا وعدہ کس قسم کی خوشی مہیّا
کرتا ہے (۵) اور اگر اُنہوں نے بالذاتہ اکیلے یہ کام کئے بھی ہیں تو یہ قابلِ برداشت
تھا مگر اب تو وُہ معصُوم رُوحوں کو بُری تعلیم دیتے رہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ دُوگنی سزا
پائیں گے یعنی وُہ خود اور وہ بھی جو اُن کی سُنتے ہیں۔

وعدوں کے حق میں دو دِلی لازم نہیں

۱۱۔ پس ہم پاک دلی سے خُدا کی خدمت کریں اور تُوبہ
ہم راستباز ہوں گے ۔ اگر ہم خُدا کے وعدہ پر ایمان
نہ لانے کے سبب سے اُس کی خدمت نہ کریں گے تو
ہم مصیبت زدہ ہو جائیں گے (۲) کیونکہ خُدا کا کلام بھی کہتا ہے "مصیبت زدہ الداد مو داد
ہیں دو دِلے لوگ، جو دل میں شک رکھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ سب
باتیں تو ہم نے اپنے باپ دادوں سے بھی سُنی ہیں اور روز بروز ہم اُن
کی انتظاری بھی کرتے رہے اور اُن میں سے ایک بھی نہ دیکھی (۳) اے
احمقو! اپنے آپ کو درخت سے تشبیہہ دو۔ انگور کی بیل ہی کو لو
پہلے تو وُہ پتے جھاڑتی ہے پھر کونپلیں نکلتی ہیں پھر کھٹے پھل بعد کو
پختہ انگور (۴) اسی طرح سے میری قوم بھی فساد اور تکالیف رکھتی
ہے مگر بعد میں اچھی چیزیں حاصل کرے گی" (۵) اس لئے اے
میرے بھائیو! ہم دو دِلے نہ ہوں بلکہ اُمید سے برداشت کریں تاکہ ہم اجر بھی حاصل
کریں (۶) "کیونکہ" ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلا دینے کا "وعدہ کرنے والا عبرانی
دیانتدار ہے" (۷) پس اگر ہم خُدا کے حضُور راستبازی کریں تو ہم اُس کی ۱۰:۲۳
بادشاہی میں داخل ہوں گے اور وُہ وعدے حاصل کریں گے "جنکو نہ کانوں اکرنتھی
نے سُنا اور نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ انسان کے دل میں آئے"۔ ۲:۹

خُدا کی بادشاہت کب آئے گی

۱۲۔ پس ہم محبّت اور راستبازی سے ہر گھڑی خُدا کی
بادشاہت کے منتظر رہیں، کیونکہ ہم خُدا کے ظہور کے دن
سے واقف نہیں (۲) کیونکہ جب کسی شخص نے خُداوند
سے پُوچھا کہ تیری بادشاہت کب آئے گی تو اُس نے خود فرمایا "جبکہ دو ایک ہونگے
اور بیرونی شخص مثل اندرونی شخص کے، اور مرد ساتھ عورت کے۔

نہ مرد اور نہ عورت ہوگی (۳) "دو ایک" اُس وقت ہوتے ہیں بلکہ ہم ایک دُوسرے سے سچ بولتے ہیں اور دو جسموں میں ایک جان بلا مکر و فریب کے ہوگی (۴) "بیرونی شخص مثل اندرونی کے" اِسکے یہ معنے ہیں کہ اندرونی سے مُراد جان ہے اور بیرونی سے مُراد جسم۔ پس جس طرح تیرا جسم نظر آتا ہے اِسی طرح تیری رُوح بھی نیک کاموں کے ذریعہ ظاہر ہو (۵) اور "مرد ساتھ عورت کے اور نہ مرد نہ عورت ہوگی" کا یہ مطلب ہے کہ بھائی بہن کو دیکھ کر اُس کی بابت مثل عورت کے کچھ بھی خیال نہ کرے اور نہ بہن بھائی کو دیکھ کر اُس کی بابت مثل مرد کے کچھ خیال نہ کرے (۶) وُہ کہتا ہے کہ جب تُم یہ کام کرو گے تب میرے باپ کی بادشاہت آئے گی۔

توبہ کریں اور اپنے چلن سے ہوشیار رہیں

۱۳ - پس اَے بھائیو! ہم کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے اور نیک بات کے بارے میں ہوشیار رہیں، کیونکہ ہم بہت سی حماقت اور شرارت سے پُر ہیں۔ ہم اپنے پہلے گناہوں کو دھو ڈالیں اور دل سے توبہ کرکے بچ جائیں - ہم انسان کو خوش کرنے والے نہ ہوں اور نہ ہمیں صرف ایک دُوسرے ہی کو خوش کرنا چاہیئے بلکہ راستبازی سے دُوسروں کو بھی خوش کریں تاکہ ہمارے ذریعہ سے اُس نام پر کُفر نہ بکا جائے (۲) کیونکہ خُداوند بھی
یسع فرماتا ہے - "قوموں کے درمیان نت میرے نام کی تکفیر ہوتی ہے۔ اور
۵:۵۲ پھر "افسوس جس کے سبب سے میرے نام کی تکفیر ہوتی ہے"۔ کس بات میں تکفیر ہوتی ہے؟ اس بات میں کہ جو کچھ مَیں چاہتا ہُوں اُس پر تُم عمل نہیں کرتے (۳) کیونکہ قومیں ہمارے مُنہ سے خُدا کا کلام سُن کر اُس کی خوبصورتی اور عظمت سے تعجب کرتی ہیں مگر جب وُہ معلُوم کرتی ہیں کہ ہمارے کام اُن باتوں کے شایاں نہیں ہیں جو ہم بولتے ہیں تو وُہ یہ کہہ کر کُفر کی طرف مائل ہو جاتی ہیں کہ یہ باتیں فسانہ اور دھوکہ ہیں (۴) کیونکہ جب وُہ
لُوقا ہم سے سُنتی ہیں کہ خُداوند فرماتا ہے کہ "اگر تُم اپنے محبت رکھنے والوں ہی
۶:۳۵ و ۳۲ سے محبت رکھو تو تمہارا کیا احسان ہے؟ مگر تمہارا احسان تب ہے جب تُم اپنے دشمنوں اور کینہ رکھنے والوں سے محبت رکھو"۔ جب وُہ یہ باتیں سُنتی ہیں تو وُہ اُن کی اعلیٰ درجہ کی عُمدگی پر تعجب کرتی ہیں مگر جب دیکھتی ہیں کہ ہم صرف اپنے کینہ رکھنے والوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے پیار کرنے والوں سے بھی محبت نہیں

رکھتے تو وُہ ہم پر ہنستی ہیں اَور اُس نام کی تکفیر ہوتی ہے۔

خُدا کی مرضی بجا لا کر ہم ازلی کلیسیا میں داخل ہوں

۱۴۔ اِس لئے اَے بھائیو! اپنے باپ خُدا کی مرضی
بجا لا کر اُس ازلی کلیسیا میں داخل ہوں جو رُوحانی
ہے اَور آفتاب و مہتاب سے بھی پہلے بنی ہے لیکن
اگر ہم خُدا کی مرضی پر عمل نہ کریں گے تو ہم اُس نوشتہ کے مصداق ہوں گے جو کہتا ہے
یرمیاہ "میرا گھر قزّاقوں کا غار بن گیا"۔ پس ہم زندگی کی کلیسیا سے ہونا پسند کریں
۱۱ : ۷ تاکہ بچ جائیں (۲) لیکن مَیں یہ خیال نہیں کرتا کہ تُم اِس سے ناواقف ہو کہ زندہ کلیسیا
متی "مسیح کا جسم ہے" کیونکہ نوشتہ کہتا ہے کہ "خُدا نے آدمی کو مرد اَور عورت
۱۳ : ۲۱ بنایا"۔ مرد مسیح ہے اور عورت کلیسیا ہے ـــ کُتبِ مقدّسہ اَور رسُول جو یہ کہتے ہیں کہ کلیسیا
افسی ۳ : ۱ زمانہ حال ہی سے موجُود نہیں بلکہ ابتدا ہی سے ہے تو اِس سے مراد رُوحانی کلیسیا تھی جیسا کہ ہمارا
پیدائش یسُوع بھی رُوحانی ہے۔ مگر اُس نے اُس کو اِن آخری دنوں میں ظاہر کر دیا تاکہ ہمیں
۲۷ : ۱ بچائے"۔ (۳) لیکن کلیسیا رُوحانی ہو کر مسیح کے جسم میں ظاہر ہُوئی اَور ہم پر ظاہر کر دیا
کہ اگر ہم میں سے کوئی اُس کو جسم میں محفوظ رکھے اَور خراب نہ کرے تو وُہ اُس کو رُوح
القدُس کے ذریعہ سے پھر پائے گا، کیونکہ یہ جسم رُوح کی علامت ہے پس کوئی اصل
کو حاصل نہ کرے گا جو علامت کو خراب کرتا ہے پس اَے بھائیو! اِس کا یہ مطلب
نکلا کہ تُم جسم کی حفاظت کرو تاکہ تُم کو رُوح حاصل ہو (۴) لیکن اگر ہم کہیں کہ جسم کلیسیا
ہے اَور رُوح مسیح، تو جسم کے ساتھ بے حیائی سے سلوک کرنے والے نے کلیسیا کے ساتھ
بے حیائی سے سلوک کیا پس ایسا شخص رُوح کو جو مسیح ہے حاصل نہ کرے گا (۵) اگر
رُوح القدُس اُس کے شاملِ حال رہے تو جسم ایسی زندگی اَور غیر فانی خواص حاصل
۱کرنتھی کر سکتا ہے لہٰذا کوئی شخص اُن چیزوں کا "جو خُداوند نے" اپنے برگزیدوں کے لئے
۹ : ۲ "تیار کی ہیں" نہ تو بیان کر سکتا ہے اَور نہ بتا سکتا ہے۔

ایمان دار کو بہترین انعام ملتا ہے

۱۵۔ مَیں یہ نہیں خیال کرتا کہ مَیں نے پرہیزگاری کی بابت
کوئی ادنیٰ مشورہ دیا ہے جس پر کوئی عمل کرکے تو یہ نہیں
کرے گا بلکہ وُہ اپنے آپ کو اَور مجھ مشورہ دینے والے
کو بھی بچالے گا کیونکہ گُم گشتہ اَور برباد ہوتی ہُوئی رُوح بچ جانے کے لئے واپس لانے

کا کوئی تھوڑا انعام نہیں ہے (۲) کیونکہ اگر بولنے اور سننے والا ایمان اور محبت
کے ساتھ بولے اور سنے تو بھی وہ معاوضہ ہے جو ہم نے اپنے خالق کو دینا ہے دلیس
ہم اُن باتوں سے راستباز اور پاک بنے رہیں جن پر ہم ایمان لے آئے ہیں تاکہ ہم اُس
خدا سے دلیری کے ساتھ عرض کریں جو کہتا ہے کہ "ابھی تو بولتا ہی ہوگا کہ میں یسع
کہہ دوں گا کہ میں حاضر ہوں" (۴) کیونکہ یہ کلام ایک بڑے وعدے کا ۹:۵۸
نشان ہے کیونکہ خداوند کہتا ہے کہ میں اُس سے بھی بڑھ کر جو مجھ سے مانگتا ہے دینے
کو تیار ہوں (۵) پس اس قدر مہربانی میں حصّہ لے کر عمدہ چیزوں کی تحصیل کو اپنے
لئے خراب نہ کریں، کیونکہ جس قدر خوشی کی باتیں اِن پر عمل کرنے والوں کے لئے ہیں،
اُسی قدر فتوے بھی اُن کے لئے ہیں جو اُن سے تجاوز کرتے ہیں۔

توبہ۔ ایمان اور محبّت کرنے کی بھی مہلت ہے

۱۶۔ لہٰذا اے بھائیو! جب ہم نے توبہ کرنے
کے لئے کافی موقع حاصل کیا ہے تو ہم اس موقع
کو غنیمت جان کر اپنے بُلانے والے خدا کی طرف پھر یا
جبکہ ابھی ہمیں قبول کرنے والا ہمارے پاس ہے (۲) کیونکہ اگر ہم دُنیوی عیش و عشرت
کو خیرباد کہہ دیں اور بُری خواہشوں کو پُورا نہ کرنے سے اپنی رُوحوں پر فتح پالیں تو ہم مسیح
کی رحمت میں شریک ہو جائیں گے (۳) لیکن تم جانتے ہو کہ اب عدالت کا "دن دھکتے
ہوئے تنور کی طرح آتا ہے اور آسمانوں کی قوتیں پگھلیں گی"۔ ملاکی
اور تمام زمین آگ پر پگھلے ہُوئے سیسہ کی طرح ہو گی۔ تب لوگوں کے مخفی اور ظاہرہ ۱:۴
کام نمایاں ہوں گے (۴) پس گناہ کی توبہ کی طرح خیرات بھی اچھی شے ہے۔ روزہ یسع
دُعا سے بہتر ہے مگر خیرات دونوں سے بہتر۔ "اور محبّت بہت سے گناہوں کو ۴:۳۲
ڈھانپ دیتی ہے"۔ مگر دُعا جو نیک دل سے کی جاتی ہے وہ موت سے چھڑاتی
ہے۔ مُبارک ہے وہ آدمی جس کی زندگی ایسی باتوں سے لبریز ہے۔ کیونکہ خیرات گناہوں
کا بوجھ اُتار دیتی ہے۔

پھر توبہ کے لئے مہلت نہیں بلکہ غضبِ الٰہی مقرر ہے

۱۷۔ پس ہم سارے دل سے توبہ کریں تاکہ
ہم میں سے کوئی راہ پر ہلاک نہ ہو کیونکہ اگر
ہم نے ایسے احکام پائے ہیں کہ اُن کو عمل

میں بھی لائیں اور لوگوں کو بُتوں سے علیحدہ کریں اور اُنہیں تعلیم دیں تو کیسی اشد ضروری
بات ہے خُدا کا علم و عرفان رکھنے والی رُوح ہلاک نہ ہو (۲) پس ہم اپنی مدد خود کریں،
اور کمزوروں کو نیکی کی بابت ہدایت کریں تاکہ ہم سب کے سب بچ جائیں، اور ایک دُوسرے
کو متوجہ کریں اور نصیحت دیں (۳) اور یہ نہ سمجھیں کہ صرف اِسی وقت ہم ہوشیار ہوں
جبکہ پریسبٹر ہمیں نصیحت کر رہے ہیں، بلکہ اُس وقت بھی جبکہ ہم گھر کو روانہ ہو گئے
ہیں ہم خُداوند کے حکموں کو یاد کریں اور دُنیاوی شہوتوں کے سبب سے بے راہ نہ ہو
جائیں بلکہ بار بار آگے بڑھتے ہُوئے خُداوند کے حکموں پر قدم مارنے کی کوشش کریں
تاکہ ہم سب کے سب یکساں خیال رکھتے ہُوئے زندگی پر فراہم ہوں (۴) کیونکہ خُداوند
نے کہا ہے ”مَیں تمام قوموں۔ فرقوں اور زبانوں کو اکٹھا کرنے یسع
لئے آتا ہُوں“ وُہ اپنے ظہور کے دن کا یہ ذکر کرتا ہے کہ وُہ آ کر ہم میں سے ہر ۱۸:۶۶
ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق چھڑائے گا (۵) ”اور بے ایمان لوگ اُس کی
قُدرت اور جلال دیکھیں گے“ اور دُنیا کی بادشاہت کو یسُوع کے قبضہ میں
دیکھ کر یہ کہتے ہُوئے حیران ہوں گے کہ افسوس ہم پر کیونکہ تُو تھا اور ہم نے تجھے نہ جانا اور
تجھ پر ایمان نہ لائے، اور ہم نے اُن پریسبٹروں پر اعتماد نہ کیا جو ہمیں ہماری نجات
کی بابت خبر دیتے تھے چنانچہ ”اُن کا کیڑا نہ مریگا اور اُن کی آگ بجھائی نہ
جائے گی اور وُہ کل بشر کے لئے منظر ہوں گے“ (۶) وُہ اُسی عدالت کے دن یسع
کا ذکر کرتا ہے جبکہ وُہ اُن کو دیکھیں گے جنہوں نے ہمارے درمیان بے ایمانی کی زندگی ۲۴:۶۶
بسر کی اور یسُوع مسیح کے حکموں کو غلط طور پر سمجھا (۷) مگر راستباز نیکی کر کے اور تکلیفیں
سہہ کے اور رُوح کی عیش و عشرت سے نفرت کر کے اُن کو دیکھیں گے جو نشان سے
چُوک گئے اور جن لوگوں نے کلام یا کام سے یسُوع کا انکار کیا ہے کہ کس طرح سے
اُن کو نہ بُجھنے والی آگ سے ہیبت ناک تکلیفوں کے ذریعہ سے سزا ملتی ہے وُہ
اپنے خُدا کو یہ کہتے ہُوئے جلال دیں گے کہ اُس کے لئے اُمید ہوگی جو سارے دِل
سے خُدا کی خدمت کر چکا ہے۔

پس ہم ایمانداروں میں ہوں نہ کہ بے ایمانوں میں

۱۸۔ پس ہم بھی شکر گزاروں میں اور اُن میں جو خُدا کی
خدمت کر چکے ہیں اور بے ایمانوں میں نہ ہوں جن کا

انصاف کیا گیا ہے (۲) کیونکہ خود مَیں بھی نہایت گنہگار ہو کر اور آزمائش سے کبھی بھی گریز نہ کرکے، بلکہ ابلیس کے اوزاروں میں اور زیادہ ہو کر راستبازی کا تعاقب کرنے کی جدوجہد کرتا ہوں، تاکہ آنے والی عدالت سے ڈر کر اُس کی قربت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔

آخری نصیحتیں

۱۹۔ اِس لئے اے بھائیو اور بہنو! سچائی کے خُدا کا ذِکر سُن چکنے کے بعد اب مَیں تمہارے لئے ایک نصیحت پیش کرتا ہوں، تاکہ تُم لکھی ہوئی باتوں پر توجہ دو ایسا کہ تُم اپنے آپ کو بھی بچا لو اور اُس کو بھی جو تمہارے درمیان پڑھتا ہے کیونکہ مَیں تُم سے یہ اجر چاہتا ہوں کہ تُم سارے دِل سے توبہ کرو اور اپنے آپ کو نجات اور زندگی کا پیغام دو، کیونکہ ایسا کرنے سے مَیں اُن سب جوانوں کے سامنے ایک مقصد رکھوں گا جو دینداری اور خُدا کی مہربانی کی خاطر محنت کشی کرنا چاہتے ہیں (۲) اور ہم جو بیوقوف ہیں جب کوئی ہمیں نصیحت دے اور ناراستی سے راستبازی کی طرف پھیرے تو ناخوش اور ناراض نہ ہوں، کیونکہ بعض اوقات جب ہم بُرائی کرتے ہیں تو دو دلی اور بے ایمانی کے سبب سے جو ہمارے سینوں میں ہے ہم اُس کو نہیں جانتے
اور باطل شہوتوں کے سبب سے "ہم عقل کو تاریک کر لیتے ہیں" (۳) پس آؤ افسی
ہم راستبازی کے کام کریں تاکہ آخر کو بچ جائیں۔ مُبارک ہیں وہ جو ان قوانین کو تسلیم ۱۷:۴
کرتے ہیں اگرچہ وہ اس دُنیا میں چند روزہ دُکھ اُٹھائیں، تو بھی وہ قیامت کے غیر فانی پھل جمع کریں گے (۴) پس دیندار شخص رنج نہ کرے اگرچہ وہ موجودہ وقت میں مصیبت زدہ ہے کیونکہ ایک مُبارک وقت اُس کا انتظار کرتا ہے۔ وہ باپ دادوں کے ساتھ از سرِ نو زندگی بسر کر کے بے رنج و غم زمانہ میں خوشی کرے گا۔

اِس دُنیا میں جنگ کریں تاکہ آئندہ تاج پائیں

۲۰۔ اور نہ ہی وہ تمہاری عقل کو حیران کرے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ناراست لوگ دولتمند ہیں اور خُدا کے خدّام تنگ حال (۲) پس اے بھائیو اور بہنو! ہم ایمان رکھیں اور خُدا کی خدمت میں ہو کر لڑائی کریں۔ پس اسی دُنیا میں جدوجہد کریں تاکہ آئندہ جہان میں تاج پائیں (۳) کوئی راستباز شخص فوراً پھل نہیں پاتا بلکہ اُس کا انتظار کرتا ہے (۴) کیونکہ اگر خُدا راستباز کا اجر جلدی دے دیتا تو ہم فی الفور

دینداری کی بجائے سوداگری کرنے لگ جاتے۔ کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم راستباز ہیں اور ہم دینداری کا نہیں بلکہ نفع کا تعاقب کرتے ہیں اور اس سبب سے الہٰی عدالت اُس رُوح کو جو راست نہیں نقصان پہنچاتی ہے اور اُس کو بیڑیوں سے جکڑ دیتی ہے (۵) اُس اکیلے نادیدنی خُدا اور سچائی کے بانی کو جس نے ہمارے لئے نجات دہندہ اور بقا کے شہزادے کو بھیج دیا جس کے ذریعہ اُس نے ہم پر سچائی اور آسمانی زندگی بھی ظاہر کر دی، اُسی کو تا ابد الآباد جلال ہوتا رہے۔ آمین۔

اغناطیوس کا خط افسیوں کے نام

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے، افسس کی کلیسیا کو جو آسیہ میں ہے یسوع مسیح اور بے عیب خُوشی میں سلام دیتا ہے۔ یہ کلیسیا خُدا باپ کی بڑی معموری میں مُبارک ہے اور ازلی اور لامبدّل جلال تک باقی رہنے کے لئے زمانوں سے پیشتر مقرر ہوئی ہے اور باپ اور ہمارے خُدا یسوع مسیح کی مرضی سے حقیقی دُکھ میں متحد اور چُنی ہوئی ہے اور تمام مُبارکبادی کے لائق ہے۔

اُن کے ایمان۔ ہمدردی اور محبت کا شکریہ

۱۔ مَیں تمہارے نام کو جو خُدا میں نہایت عزیز ہے اور جس کو تُم نے ہمارے نجات دہندے مسیح یسوع کے ایمان اور محبت کے مطابق بیدھے اور راست دِل سے طبعاً حاصل کیا ہے بسر و چشم تسلیم کرتا ہوں کہ تُم نے خُدا کی تقلید کر کے اور خُدا کے خُون سے از سرِ نو مشتعل ہو کر اپنے ہمزاد عمل کو کامل طور پر پُورا کر دیا ہے (۲) کیونکہ جب تُم نے سُنا کہ مَیں سوریا سے اِس مشترکہ نام اور ایمان کے سبب سے بندھا ہوا آرہا ہوں، اور مَیں اُمید کر رہا تھا کہ مَیں تمہاری دُعاؤں کے ذریعہ سے رُوم میں درندوں کے ساتھ جنگ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا تاکہ اِس کامیابی سے مَیں شاگرد ہو جانے کے قابل ہو

جاؤں تو تم نے اس امر کے دریافت کرنے کی کوشش کی (۳) پس جب مَیں نے خُدا کے نام سے تُمہاری تمام جماعت کو اُنیسیمس کی شخصیت میں جو محبّت میں لا بیان ہے اور جو جسم میں تُمہارا اُسقف ہے قبول کیا، تو مَیں منّت کرتا ہُوں کہ تُم اُس کو ایسا پیار کرو جیسا یسُوع مسیح نے کیا۔ اور تُم سب اُس کی طرح بنو، کیونکہ مُبارک ہے وہ جس نے تُم کو تُمہارے حسب حال ایسا اُسقف بخشا۔

انیسیمیس اور دُوسرے بشپوں کا ذکر اور اُن کی تابعداری کی نصیحت

۲۔ مگر مَیں اپنے ہم خدمت بورہرس کی بابت جو خُدا کی مرضی کے مُطابق تُمہارا ڈیکن ہے اور سب باتوں میں بابرکت ہے عرض کرتا ہُوں کہ وہ تُمہاری اور تُمہارے اُسقف کی عزّت کی نظر سے میرے پاس رہے اور کروکاس نے بھی جو خُدا کے اور تُمہارے لائق ہے اور جس کو مَیں نے تُمہاری محبّت کا نمونہ تسلیم کیا ہے میری ہر وقت تسکین کی ہے یسُوع مسیح کا باپ اُس کو بھی انیسیمیس اور بورہرس اور یوپلیس اور فرانتومنس کے ساتھ راحت بخشے گا جن کے ذریعہ سے تُم سبھوں کو مَیں نے ازراہِ محبّت دیکھ لیا ہے۔ (۲) کاشکہ مَیں تُمہارے ساتھ ہمیشہ خُوشی کروں اگر ایسا کرنا مناسب ہو۔ پس ہر صُورت یسُوع مسیح کی جس نے تمہیں جلال بخشا بزرگی ظاہر کرنی واجب ہے۔ تاکہ تُم ایک ہی اطاعت میں متحد اور اپنے اُسقف اور بزرگ کے مطیع ہو کر ازلی طور سے مقدّس ہو۔

میری نصیحت اس لئے نہیں ہے کہ مَیں کچھ ہُوں بلکہ محض محبّت کی راہ سے

۳۔ مَیں تُم کو اس حیثیت سے کہ مَیں کچھ ہُوں حکم نہیں دیتا، کیونکہ اگرچہ مَیں اس نام سے بندھا ہُوا ہُوں تو بھی خُداوند یسُوع مسیح میں کامل نہیں کیونکہ ابھی تک تو مَیں نے شاگرد بننا ہی شروع کیا ہے اور تُمہارے ساتھ ایسی گفتگو کرتا ہُوں جیسے کہ آپ میرے ہم مکتب۔ کیونکہ لازم ہے کہ مَیں تُم سے ایمان اور نصیحت اور برداشت اور بُردباری سیکھوں (۲) لیکن چُونکہ محبّت اجازت نہیں دیتی کہ مَیں تُمہاری بابت خاموش رہُوں، اِس لئے مَیں نے تمہیں نصیحت کرنی اختیار کی ہے تاکہ تُم خُدا کی عقل کے مطابق دَوڑو۔ کیونکہ یسُوع مسیح بھی جو ہماری غیر منفک زندگی ہے باپ کی عقل ہے اور ویسا ہی وہ اُسقف۱؎ جو زمین کے بعید حصص میں مقیم ہیں مسیح کی عقل ہیں۔

۱؎ بشپ

بربط اور اُس کی تاروں سے تشبیہہ دے کر یگانگت کی نصیحت دیتا ہے

۴۔ لہٰذا تم کو واجب ہے کہ تم اپنے اُسقف کی عقل کے مطابق (مسیحی زندگی کی دوڑ میں) دوڑو۔ اور تم ایسا کرتے بھی ہو، کیونکہ تمہارا معزز پریسبیٹر خُدا کے لائق ہے۔ اس لئے کہ اُسقف کے ساتھ اُس کی ایسی سُریلی ہوئی ہے، جیسے بربط کے ساتھ اُس کی تاریں۔ اِسی سبب سے تمہاری ہمخیالی اور سُریلی محبّت میں خُداوند یسُوع مسیح گاتا ہے (۲) اور تم سب کے سب فرداً فرداً تاریں بن کر اور خُدا کی کلید لیکر ایک سُر میں ہم آواز ہو کر خُداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے باپ کی تعریف گاؤ تاکہ وُہ تمہاری سُنے اور تم کو بخوبی پہچان لے کہ اُنہیں کے ذریعہ سے تم اُس کے بیٹے کے اعضا بن کر کام کرتے ہو۔ پس بے عیب یگانگت میں رہنا تمہارے لئے مفید ہے تاکہ تم خُدا کے ساتھ ہمیشہ شراکت رکھو۔

اپنے اُسقف کا مقابلہ نہ کرنے کی نصیحت

۵۔ کیونکہ اگر مَیں تھوڑے ہی عرصہ تک تمہارے اُسقف کے ساتھ ایسی رفاقت رکھتا جو انسانی نہ ہوتی بلکہ رُوحانی، تو مَیں تم کو کس قدر زیادہ مُبارک خیال کرُوں جو اُس کے ساتھ ایسا نزدیکی تعلّق رکھتے ہو جیسا کلیسیا یسُوع مسیح کے ساتھ اور یسُوع مسیح باپ کے ساتھ رکھتا ہے تاکہ یگانگت میں سب کچھ یکساں ہو (۲) کوئی شخص گمراہ نہ ہو جائے اگر کوئی شخص قربان گاہ کی حدُود سے باہر ہو تو وُہ نانِ خُدا سے محرُوم ہے۔ کیونکہ اگر ایک دُوسرے کی دُعا اِس قدر طاقت رکھتی ہے تو اُسقف اور کل کلیسیا کی دُعا کس قدر زیادہ ہوگی (۳) پس جو شخص یکجا جمع نہیں ہوتا تو وہ تکبّر کرتا ہے۔ اور اُس نے اپنے آپ کو علیحدہ کر دیا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ "خُدا متکبّرین کا سامنا کرتا ہے"۔ پس ہم خبردار ہوں اور اُسقف کا مقابلہ نہ کریں تاکہ ہم خُدا کے مطیع ہوں۔

اُسقف کی عزّت کرنے کی نصیحت اُن کی تعریف کہ اُن میں کوئی بدعت نہیں

۶۔ اور جس قدر کوئی شخص دیکھتا ہے کہ اُسقف خاموش ہے اُسی قدر اُس سے زیادہ خوف کرے، کیونکہ ہر ایک جس کو گھر کا مالک اپنے ہی انتظام خانہ داری کے لئے بھیجتا ہے تو لازم ہے کہ تم بھی اُس کو ویسا ہی قبُول کرو جیسا اُس کے بھیجنے والے کو قبُول کرتے ہو پس ظاہر ہے کہ اُسقف

کو اُسی نظر سے دیکھنا چاہیئے جس نظر سے خُداوند کو دیکھتے ہو (۲) پس اِفسیمس خود تمہاری اس تربیّت کی جو تُم خُدا میں رکھتے ہو بڑی ہی تعریف کرتا ہے کہ تُم سب حق کے مطابق زندگی بسر کرتے ہو اَور تمہارے درمیان کوئی بدعت نہیں ہے بلکہ تم کسی کی بھی نہیں سُنتے مگر صرف اُسی کی جو یسُوع مسیح کی بابت سچائی سے کلام کرتا ہے۔

نام نہاد اُستادوں سے پرہیز کرو

۷۔ کیونکہ بعض لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ مکر و فریب سے نام ہی کو لئے پھرتے ہیں اور ایسے ایسے کام کرتے ہیں جو خلافِ شانِ الہٰی ہیں جن سے تمہیں ایسے طریق سے پرہیز کرنا لازم ہے جیسے جنگلی جانوروں سے کرتے ہیں کیونکہ وُہ پاگل کُتّے ہیں جو چُھپ کر کاٹتے ہیں۔ چاہیئے کہ تُم اُن سے اپنی حفاظت کرو اس لئے کہ اِن کا علاج دشوار ہے۔ (۲) طبیب ایک ہی ہے یعنی جسمانی اَور رُوحانی، مولُود اَور غیر مولُود، اِنسان میں خُدا موت میں حقیقی زندگی ہے بطنِ مریم سے اَور ذاتِ خُدا سے پیدا ہُوا۔ اوّل وُہ دُکھ سہتا ہے اَور پھر دُکھ سے معرّا ہے۔ (یعنی) ہمارا خُداوند یسُوع مسیح۔

رُوحانی اَور جسمانی کاموں کا مقابلہ

۸۔ پس کوئی شخص دھوکا نہ کھائے کیونکہ تُم نے بھی دھوکا نہیں کھایا، کیونکہ تُم سب خُدا کے ہو — جب کسی شہوت نے تُم میں جڑ نہیں پکڑی جو تمہیں دِق کر سکے تو تُم خُدا کے مطابق جیتے ہو۔ مَیں اپنے آپ کو تمہاری اِفسس کی کلیسیا کے لئے جو تمام زمانہ میں مشہُور ہے مخصوص اَور مقدّس کرتا ہُوں تو جس طرح سے ایمان بے ایمانی کا کام نہیں کر سکتا اَور نہ بے ایمانی ایمان کا کام کر سکتی ہے اُسی طرح جسمانی لوگ رُوحانی کام نہیں کر سکتے اَور نہ رُوحانی لوگ جسمانی کام کر سکتے ہیں۔ اَور جو کام تُم جسم کے مطابق بھی کرتے ہو وُہ رُوحانی کام ہیں کیونکہ تُم سب کُچھ یسُوع مسیح میں کرتے ہو۔

اِفسی مسیحیوں کی تعریف کیونکہ اُنہوں نے بُری تعلیم کو قبُول نہیں کیا

۹۔ کیونکہ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ بعض اشخاص جو بُری تعلیم رکھتے تھے تُم تک بھی پہنچ گئے اَور تُم نے اُن کو اپنے درمیان تخم ریزی کرنے نہیں دیا، کیونکہ تُم نے اپنے کان بند کر لئے ہیں تاکہ تُم اُن تخموں کو قبُول نہ کرو جن کو اُنہوں نے کاشت کیا ہے۔ اس لئے کہ تُم ہیکل کے پتھر ہو جو خُدا باپ کی

عمارت کے لئے پیشتر سے تیار کئے گئے ہو تاکہ یسُوع مسیح کی صلیب کے ذریعہ سے بلند کئے جاؤ۔ صلیب رُوح القدس کی رسّی ہے جو استعمال کی جاتی ہے اور تُمہارا ایمان تُمہارا منجنیق ہے اور محبّت وُہ راہ ہے جو تُم کو خُدا تک لے جاتی ہے (۲) پس تُم سب ہم سفر ہو۔ خُدا کو اور اپنی ہیکل کو اور مسیح کو اور اپنی مقدّس چیزوں کو لئے جا رہے ہو اور از سر تا پا یسُوع مسیح کے احکام سے آراستہ ہو جس سے کہ مَیں بھی خوش ہو کر اِس لائق بنا کہ اُن باتوں کے سبب بذریعہ خط و کتابت تُمہارے ساتھ رفاقت رکھوں اور خوشی کروں کیونکہ تُم اور لوگوں کی طرح زندگی کو ہرگز پیار نہیں کرتے مگر صرف خُدا ہی کو۔

ہر بات میں دُوسروں کے لئے نمونہ بننے کی نصیحت

۱۰۔ اور دُوسروں کے لئے بھی بلا ناغہ دُعا کیا کرو کیونکہ اُن میں بھی توبہ کی اُمید ہے تاکہ وُہ خُدا کے ہو جائیں۔ پس تُم اُن کو موقع دو کہ وُہ تُمہارے کاموں سے سبق حاصل کریں (۲) اُن کے غصّہ کے مقابل میں فروتن بنو۔ اُن کے بڑے بول کے ساتھ حلیم بنو۔ ایسا نہ ہو کہ وُہ غیرت مند ہو کر برخلاف تقلید کریں (۳) بُردباری سے ہم اپنے آپ کو اُن کے بھائی ظاہر کریں اور خُداوند کے پیرو بننے کی کوشش کریں۔ کون شخص بڑی غلطی کا متحمّل ہوگا؟ کون فریب خوردہ ہوگا؟ کون ناچیز بنے گا؟ تاکہ تُمہارے درمیان شیطان کا کوئی دھوکہ نظر نہ آئے بلکہ تمام پاکیزگی اور پرہیزگاری کے ساتھ جسمانی اور رُوحانی طور سے مسیح یسُوع میں قائم رہو۔

نجات کے بارے میں ہوشیار بنو اپنے لئے دُعا کی درخواست کرو

۱۱۔ یہ آخری وقت ہے۔ آیندہ ہم خُدا کی بُردباشت سے شرمندہ ہوں اور خوف کریں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پر فتوے لگ جائے کیونکہ یا تو ہم آنے والے غضب سے ڈریں یا موجُودہ فضلِ الٰہی کو پیار کریں۔ یعنی دونوں میں سے ایک بات پر عمل کریں۔ صرف یہی کہ ہم حقیقی زندگی کے لئے یسُوع مسیح میں پائے جائیں۔ (۲) اُس سے علیحدہ کوئی شے تُمہیں لازمی نظر نہ آئے جس میں مَیں اپنے اُوپر زنجیریں لئے پھرتا ہُوں جو میرے رُوحانی موتی ہیں جن میں مَیں چاہتا ہُوں کہ تُمہاری دُعا کے وسیلہ سے پھر اُٹھ کھڑا ہُوں، جس میں مَیں شریک ہونے کا آرزومند ہُوں تاکہ مَیں اَفسیوں کے اُن مسیحیوں کا شریک نظر آؤں جو یسُوع مسیح کی قُدرت میں رسُولوں کے ساتھ بھی

ہمیشہ ہم خیال ہیں -

فسی مسیحیوں سے اپنا مقابلہ کرتا ہے
پولُس کے مثل بننے کی آرزو کرتا ہے

۱۲- مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں کون ہُوں اَور کِس کو لکھتا ہُوں - مَیں مجرم ہُوں اَور تم فضل یافتہ ہو - مَیں معرضِ خطر میں ہُوں تم مستحکم ہو (۲) تم اُن کی شاہراہ ہو جو خُدا کے لئے اُٹھائے جا رہے ہیں - تم پولُس کے ساتھ جو مقدّس ہے اَور شہید ہو چکا ہے اَور مُبارک بادی کے قابل ہے الٰہی بھیدوں میں شریک ہو - کاشکہ مَیں اُس کے نقشِ قدم پر اُس وقت پایا جاؤں جبکہ خُدا کے پاس پہنچ جاؤں جو یسُوع مسیح کے ذریعہ سے اپنے تمام خطوں میں تمہارا ذکر کرتا ہے -

عبادت - ایمان اَور یکدلی اَور صلح و سلامتی کے خواص

۱۳- پس تُم کوشش کرو کہ خُدا کی شُکرگزاری اَور جلال کے لئے ہمیشہ فراہم ہُوا کرو، کیونکہ جب تُم ہمیشہ فراہم ہوتے رہتے ہو تو شیطان کی قدرت ٹیک دی جاتی ہے، اَور تمہارے ایمان کی یکدلی سے دھوکا زائل ہو جاتا ہے (۲) صلح و سلامتی سے بہتر کوئی شے نہیں ہے جس میں آسمانی اَور زمینی اشیاء کا کل جنگ و جدل موقوف ہو جاتا ہے -

ایمان اَور محبت کا علاقہ اَور نتیجہ

۱۴- اگر تُم یسُوع مسیح کا ایمان اَور اُس کی محبت (جو زندگی کا آغاز اَور انتہا ہیں) کمالیت کے ساتھ رکھتے ہو تو تُم سے کوئی شے مخفی نہیں ہے - آغاز تو ایمان ہے مگر انتہا محبت - اَور جب یہ دونوں باتیں یگانگت کے ساتھ ہیں تو وُہ خُدا ہے - لیکن دیگر اشیا خوبصورتی اَور بھلائی کی دنبالہ گیر ہیں (۲) کوئی شخص ایمان کا اقرار کرکے گُناہ نہیں کرتا اَور نہ ہی محبت کما کر اُس کی تحقیر کرتا ہے - "درخت اپنے پھلوں ہی سے ظاہر ہوتا ہے" - متی ۱۲ : ۳۳
اسی طرح وُہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیح کے ہیں اپنے کاموں کے ذریعہ سے نظر آئیں گے کیونکہ اگر کوئی شخص آخر تک ایمان کی قدرت میں نظر آتا رہے تو وُہ ایمان کی قدرت میں دیکھا جاتا ہے، کیونکہ عمل کوئی زبانی بات نہیں ہے -

اپنے اقرار کو اپنے کاموں سے ظاہر کرو

۱۵- بکواسی بننے اَور خاموش نہ ہونے کی نسبت خاموش بننا اَور خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے اَور تعلیم دینا اچھی بات

زبور ۹:۳۳ ہے، اگر بولنے والا ویسا ہی عمل کرے۔ پس معلّم ایک ہے ”جس نے کہا اور ہو گیا“۔ اور جو کچھ وہ خاموش ہو کر بنا چکا ہے وہ باپ کے لائق ہے (۲) وہ جس نے یسُوع کا کلام حاصل کر لیا ہے فی الحقیقت اُس کی خاموشی کو بھی سُننے کے قابل ہے تاکہ وہ کامل بن جائے۔ اور وہ اپنی تقریر کے ذریعہ سے عمل بھی کرے اور خاموشی کے ذریعہ جانا بھی جائے (۳) خُداوند سے کوئی بات مخفی نہیں بلکہ ہماری پوشیدہ باتیں بھی اُس کے نزدیک ہیں۔ پس جو کچھ ہم کریں یہ سمجھ کر کریں کہ وہ ہمارے درمیان ہے تاکہ ہم اُس کی ہیکل بنیں اور وہ ہمارے درمیان ہمارا خُدا ہو۔ چنانچہ وہ اس مقام پر قائم بھی اور ہمارے سامنے ظاہر بھی ہو جائے گا جس سے کہ ہم راستی کے ساتھ اُس کو پیار بھی کرتے ہیں۔

کلیسیا کو خراب نہ کرنے کی نصیحت

۱۶۔ اَے میرے بھائیو! دھوکہ مت کھاؤ۔ ”گھر برباد کرنے والے خُدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہوں
اکرنتھی ۶:۹-۱۰ گے“ (۲) پس اگر لوگ اِن باتوں کو جسمانی طور پر کرتے کرتے مر
گلاتی ۵:۲۰ گئے ہیں تو اُس شخص کی کیسی بدتر حالت ہوگی اگر کوئی شخص خُدا کے ایمان کو بُری تعلیم کے ذریعہ سے خراب کرے جس کی خاطر یسُوع مسیح صلیب دیا گیا۔ ایسا شخص پلید ہو کر آتش غیر منتفی بن جائے گا اور اِسی طرح وہ بھی جو اُس کی سُنتے ہیں۔

مسیح کی خوشبو سے معطّر اور شیطان کی بدبو سے دُور رہو

۱۷۔ اسی سبب سے خُداوند نے اپنے سر پر عطر ڈالا تاکہ کلیسیا پر بقا کا دم پھُونکے۔ اس جہان کے سردار کی تعلیم کی بدبو اپنے اُوپر مت لو، مبادا وہ تم کو اُس زندگی سے جو تمہارے سامنے رکھی ہوئی ہے اسیر کر کے لیجائے (۲) ہم خُدا کے علم کو حاصل کر کے جو یسُوع مسیح ہے دانا کیوں نہ بنیں؟ اور اُس نعمت کو جو فی الحقیقت خُداوند نے بھیجی ہے نہ جان کر ہم اپنی حماقت سے برباد کیوں ہو جائیں۔

مسیح کی صلیب اور اُس کی دو ذاتوں کا ذکر!

۱۸۔ میری رُوح صلیب کے لئے جو بے ایمانوں کے واسطے ٹھوکر ہے مگر ہمارے لئے نجات اور ہمیشہ
اکرنتھی ۱:۲۰ کی زندگی ہے کُوڑا بن گئی ”کہاں دانا کہاں بحث کرنے والا“؟ کہاں ہے اُن کی دانائی جو حکماء کہلاتے ہیں؟ (۲) کیونکہ ہمارا خُداوند یسُوع المسیح ایک نظام کے مطابق شکم مریم میں مجسّم ہُوا۔ بلحاظ نسل کے وہ داؤد سے

ہے مگر بلحاظ رُوح کے وُہ رُوح القدّس سے ہے۔ وُہ پیدا ہُوا اَور اُس نے بپتسمہ لیا تاکہ دُکھ کے ذریعہ سے پانی کو پاک کرے۔

مریم کی بکارت مسیح کا تجسّم اَور موت شیطان سے مخفی رہا۔ مسیح کی پیدائش کس طرح دُنیا پر ظاہر ہُوئی

۱۹ - مریم کی بکارت اَور اُس کا وضع حمل اَور اسی طرح سے خُداوند کی وفات بھی اِس جہان کے سردار سے مخفی رہی۔ تین اسرار اعلان کے ہیں جن کا تعمل خُدا کے سکوت پر ہُوا (۲) پس وُہ اسرار زمانوں میں کسی طرح منکشف ہو گئے؟ آسمان سے کل کواکب سے بڑھ کر ایک ستارہ چمکا، اَور اُس کا نور لابیان تھا۔ اَور اُس کا نیاپن عجیب تھا اَور دیگر تمام کواکب نے معہ آفتاب و مہتاب اُس ستارے کے گرد حلقہ بنایا اَور وُہ ستارہ اپنے تجلّی کو تمام ستاروں پر منتشر کرتا رہا۔ اَور یہ معلوم کرنا ایک نہایت دشوار امر تھا کہ اُس کا نیاپن جو اَوروں سے افتراق رکھتا ہے کہاں سے آیا (۳) اُس وقت سے ہر قسم کا جادو اَور منتر زائل ہو گیا، اَور بدی کی جہالت غائب ہو گئی۔ قدیم بادشاہت فرو ہو گئی (یعنی برباد ہو گئی) جبکہ خُدا ابدی "زندگی کے نئے پن" میں بشکل انسان کے ظاہر ہُوا۔ اَور خُدا کی مشورت نے آغاز پکڑا۔ اُس وقت سے تمام چیزیں مُتزلزل ہو گئیں کیونکہ موت کا خاتمہ ہونے والا تھا۔ رومی ٦ : ١٤

اپنے دُوسرے خط میں مسیح کی محبّت، دُکھ اَور صعود وغیرہ کا ذکر کرنے کا وعدہ

۲۰ - اگر یسُوع مسیح نے تمہاری دُعاؤں کے ذریعہ سے مجھے لائق سمجھا اَور اُس کی مرضی ہُوئی تو مَیں اپنے دُوسرے رسالہ میں جو مَیں تمہارے لئے لکھنا چاہتا ہُوں، نئے انسان یسُوع مسیح کے اُس نظام کا جس کا مَیں نے شروع کیا ہے اَور اُس ایمان کا جو اُس پر ہے اَور اُس کی محبّت کا اَور اُس کے دُکھ اَور صعُود کا خصوصاً ذکر کروں گا، اگر خُداوند نے مجھ پر یہ باتیں ظاہر کر دیں۔ تاکہ تُم فرداً فرداً اَور نام بنام فضل میں باشتراک ایک ایمان اَور ایک خُداوند میں فراہم ہو جو جسم کی رُو سے تو داؤد کی نسل ہے، جو ابن آدم اَور ابنِ خُدا ہے، جس کی غرض یہ ہے کہ تُم اپنے اُسقف اَور پریسبیٹر کے بلا امتیاز و عقلی طور پر مطیع ہو اَور ایک ہی روٹی توڑو جو بقا کی دوا ہے اَور اس امر کا معاوضہ کہ ہم مریں گے نہیں بلکہ یسُوع مسیح میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

اپنی حالت کا بیان اور اپنے لئے اُن سے التجا کرتا ہے

۲۱ - مَیں تُمہارا جان نثار ہُوں اور اُن کا بھی
جنہیں تم نے خُدا کی عزت کے لئے سمرنا میں
بھیجا تھا۔ اِس وجہ سے مَیں بھی خُداوند کا شکر کرکے
اور پولو کارپ کو (جیسا کہ تُم کو بھی پیار کرتا ہُوں) پیار کرکے لکھتا ہُوں۔ مجھے یاد رکھنا
جیسا کہ مَیں چاہتا ہُوں کہ یسُوع مسیح بھی تمہیں یاد رکھے (۲) سُوریا کی کلیسیا کے لئے دُعا کرو
جہاں سے مَیں اسیر ہو کر رُوم کو جا رہا ہُوں۔ مَیں جو وہاں کے ایمانداروں میں سے سب سے
آخری ہُوں گویا کہ میں خُدا کی عزت کی خاطر لائق سمجھا گیا ہُوں، یسُوع مسیح میں جو ہماری
مُشترکہ اُمید ہے سلام کہو ؛

خطِ اہلِ مغنیشیا کے نام

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے اُس کو جو خُدا باپ کے فضل سے ہمارے خُداوند
یسُوع مسیح میں مُبارک ہے جس میں اُس کلیسیا کو سلام کہتا ہُوں جو مغنیشیا واقع برلب
دریائے مائینڈریں ہے اور دُعا کرتا ہُوں کہ تُم خُدا باپ اور یسُوع مسیح میں نہایت ہی خُوش رہو۔

اُن کو اور دیگر کلیسیاؤں کو خط لکھنے کا موقع۔ نصیحت کرتا ہے کہ تُم یگانگت رکھو

۱ - تمہاری محبت کی اُس
بے پناہ عُمدہ ترتیب کو جو
خُدا کی مرضی کے مطابق ہے
معلُوم کرکے اور خُوش ہو کر مَیں نے ارادہ کر لیا ہے کہ تمہارے ساتھ یسُوع مسیح کے ایمان
میں کلام کروں (۲) کیونکہ یہ سمجھ کر کہ مَیں اُس معزز ترین نام کے لائق ہُوں جس کے سبب
سے مَیں اِن زنجیروں میں مقید ہو کر کلیسیاؤں کی حمد و ثنا کرتا ہُوا مَیں یہ دُعا کرتا ہُوں کہ
اُن میں جسم اور رُوح ہر دو کی جو یسُوع مسیح کے ہیں یگانگت ہو، وہ یگانگت جو
ایمان اور محبت کی ہے جس پر کوئی شے فوقیت نہیں رکھتی، اور سب سے بڑھ کر
وہ یگانگت جو یسُوع کی اور باپ کی ہے (۳) جس میں ہم اس دُنیا کے سردار کے
تمام حملوں کی برداشت کرکے اور اُن سے بچ کے خُدا تک پہنچ جائیں گے۔

اُن کے اُسقف۔ پریسبٹروں اَور ڈیکن کی ملاقات کے ذریعہ سے اِس کل کلیسیا کو دیکھ کر خُوش ہے

۲۔ پس جب کہ مَیں اِس لائق ہوگیا کہ تُم کو تمہارے لائق اُسقف
دامَس میں اَور لائق پریسبٹروں باسّوس اَور اپلونیاس میں اَور اپنے ہم خدمت ڈیکن زوتیوناس میں
مَیں نے دیکھ لیا، تو مَیں اِس بات سے خُوش ہُوں کہ زوتیوناس اپنے اُسقف کا ایسا تابعدار
ہے جیسا خُدا کے فضل کا اَور اپنے پریسبٹروں کا ایسا مطیع جیسا کہ یسُوع مسیح کی شرِیعت کا۔

اپنے بشپ کی اگرچہ وُہ جوان ہے عزّت کرو

۳۔ اَور تُم کو بھی واجب ہے کہ اپنے اُسقف کی
جوانی پر نازاں مت ہو بلکہ خُدا باپ کی قُدرت کے
مطابق بہر صُورت اُس کی تعظیم کرو، جیسا کہ مجُھے
معلُوم ہُوا ہے کہ مقدس بزرگان بھی اُس کی ظاہری جوانی کے لحاظ سے بہرہ ور نہیں ہوتے
ہیں بلکہ اُس کے ساتھ ایسے متفق ہُوئے ہیں جیسے اُس کے جو خُدا میں دانا ہے اَور اُس کے
ساتھ نہیں بلکہ یسُوع مسیح کے باپ کے ساتھ متفق ہُوئے ہیں جو سب کا اُسقف ہے۔
(۳) پس لازم ہے کہ تُم اُس کی عزّت کے لئے جس نے تُمہاری آرزو کی ہے، بلا امتیاز اُس
کے تابع ہو۔ جبکہ صورت یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص اس دیدنی اُسقف کو دھوکا دے بلکہ اُس
کو جو نادیدنی اُسقف ہے دھوکا دیتا ہے تو ایسا شخص جسم کے لحاظ سے نہیں بلکہ خُدا
کے لحاظ سے خیال کرے جو محض باتوں سے آگاہ ہے۔

اپنے عمل سے ظاہر کرو کہ تُم اپنے اُسقف کے تابع ہو

۴۔ پس واجب ہے کہ تُم نہ صرف مسیحی کہلاؤ بلکہ
مسیح بنو بھی جیسا کہ بعض لوگ اپنے اُسقف کا
نام تو لیتے ہیں مگر اپنے تعمل میں اُس سے دُور ہیں۔
ایسے اشخاص مجُھے صاحبِ تمیز نظر نہیں آتے کیونکہ وُہ حُکم کے مطابق واجب طور پر فراہم نہیں ہوتے۔

ہم سب کے سب مرجائیں گے اَور آرام میں دُکھ میں جائیں گے

۵۔ پس جبکہ ہر شے کا آخر ہے اَور ہمارے
سامنے یہ دو باتیں یعنی موت اَور زندگی
اکٹھی رکھی ہُوئی ہیں اَور ہر ایک شخص دو اپنی
اعمال اپنی جگہ پر" جانے کو ہے (۲) کیونکہ جس طرح سے دو سکّے ہیں یعنی ایک خُدا کا اَور ایک
۱: ۳۵ دنیا کا اَور ہر ایک سِکّے کا علیٰحدہ علیٰحدہ نقش ہوتا ہے۔ اُسی طرح بے ایمان لوگ تو اِس

جہان کا نقش رکھتے ہیں مگر ایماندار لوگ محبت کے ساتھ خُداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے خُدا باپ کا نقش رکھتے ہیں تو اگر ہم اُس کے (یعنی یسُوع مسیح) وسیلے سے اُس کے دُکھوں کی خاطر اپنی مرضی سے نہ مریں تو اُس کی زندگی ہمارے اندر نہیں ہے۔

پس تم الٰہی یگانگت سے ملے رہو اور ایک دُوسرے کی تعظیم کرو

۶۔ پس جبکہ مَیں نے مذکورہ بالا اشخاص میں تمہاری تمام جماعت کو ایمان کے ذریعے سے دیکھا اور پیار کیا تو مَیں تم کو صلاح دیتا ہُوں کہ تُم الٰہی یگانگت میں ہر ایک کام کرنے کی کوشش کرو یہ سمجھ کر کہ تمہارا اُسقف خُدا کی جگہ ہے اور تمہارے پریسبٹر رسُولوں کی مجلس کی جگہ اور ڈیکن بھی جو مجھے نہایت ہی عزیز ہیں اور جن کو یسُوع مسیح کی خدمت کا مرتبہ تفویض ہُوا ہے جو (یعنی یسُوع مسیح) زمانوں سے پیشتر باپ کے ساتھ اور آخری دنوں میں ظاہر ہُوا (۲) پس تُم سب ایک ہی الٰہی تخلیق کو تسلیم کرکے ایک دُوسرے کی تعظیم کرو، اور کوئی شخص اپنے پڑوسی کو جسم کے لحاظ سے نہ دیکھے بلکہ یسُوع مسیح میں ایک دُوسرے کو پیار کرو۔ تمہارے درمیان کوئی ایسی شے نہ ہو جو تمہارے درمیان تفرقہ اندازی کے قابل ہو، بلکہ اپنے اُسقف کے اور اُن کے ساتھ ایک ہو جاؤ جو بقا کی تعلیم اور نمونہ کی خاطر تمہارے درمیان صدر نشین ہیں۔

اور اپنے اُسقف اور پریسبیٹروں کی واجب تابعداری سے سب کچھ کیا کرو

۷۔ پس جس طرح خُداوند نے (جو باپ کے ساتھ متحد تھا) بغیر اُس کے نہ تو اپنے ہی ذریعہ سے اور نہ اپنے رسُولوں کے ذریعہ سے کچھ کیا۔ اِسی طرح تُم بھی اپنے اُسقف اور پریسبیٹروں کے بغیر کچھ مت کرو۔ اور نہ ہی یہ خیال کرو کہ فلاں شے ہمارے ہی بڑے مفید نظر آتی ہے بلکہ محبت اور بے عیب خُوشی میں تمہاری ایک ہی دُعا اور ایک ہی التجا اور ایک ہی رائے اور ایک ہی اُمید ہو جو یسُوع مسیح ہے جس سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے (۲) سب کے سب مثل ایک ہی ہیکل کے جو خُدا کی ملکیت ہے فراہم ہُوا کرو گویا کہ ایک ہی قُربان گاہ پر یعنی ایک ہی مسیح پر جو ایک ہی باپ کے پاس سے آیا ہے اور اُسی میں بستا ہے اور ایک ہی کے پاس چلا گیا۔

یہُودی مسیحیوں کی جھُوٹی تعلیم سے بچو

۸۔ تُم باطل تعلیمات اور قُدماء کی کہانیوں سے جو لاحاصل ہیں دھوکہ مت کھاؤ۔ کیونکہ اگر ہم اب تک یہُودی طریق کے

مطابق زندگی بسر کریں تو اس سے ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے فضل نہیں پایا (۲) کیونکہ خُدا کے انبیا یسُوع مسیح کے طور پر زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اسی سبب سے وُہ ستائے بھی گئے اور اُنہوں نے اُس کے فضل سے الہام پایا تاکہ وُہ جو فرمانبردار ہیں پُورے پُورے طور پر قائل ہو جائیں کہ صرف ایک ہی خُدا ہے جس نے اپنے آپ کو اپنے بیٹے کے وسیلے سے ظاہر کر دیا جو اُس کا کلمہ ہے اور وُہ سکوت کے ساتھ اُس کی ذات سے نکلا، اور اُس نے تمام باتوں میں اپنے بھیجنے والے کو راضی کیا۔

یسُوع المسیح سب کا اُستاد ہے

۹۔ پس اگر وُہ جو قدیم عملیات کی طرف رجُوع کر کے نئی اُمید تک پہنچ گئے ہیں آئندہ کو سبتوں کو مان کر نہیں بلکہ خُداوند کے دن کے مطابق جیتے ہیں جس میں ہماری زندگی بھی اُس کے اور اُس کی موت کے ذریعہ سے طلوع ہُوئی (۲) جس سے بعض انکار کرتے ہیں۔ یہ وُہ نماز ہے جس کے ذریعہ سے ہم ایمان لائے ہیں اور اسی کے سبب سے ہم دُکھ بھی سہتے ہیں تاکہ ہم یسُوع مسیح کے جو ہمارا اکیلا اُستاد ہے، شاگرد نظر آئیں۔ ہم اُس کے بغیر کس طرح سے جی سکتے ہیں، (۳) جس کے انبیا بھی شاگرد ہو کر یوں انتظاری کرتے تھے جیسے اُستاد کی کرتے ہیں۔ اِسی سبب سے اُس نے جس کی وُہ واجب طور پر انتظاری کرتے تھے آکر اُن کو مُردوں میں سے جلایا۔

یہُودیت سے پرہیز کرنے کی نصیحت

۱۰۔ پس ہم اُس کی مہربانی کو معلوم کریں کیونکہ اگر وُہ ہمارے کاموں کے موافق ہم سے سلوک کرے تو ہماری ہستی ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ لہٰذا اُس کے شاگرد بن کر ہم مسیحیت کی طرح جینا سیکھیں۔ کیونکہ وُہ شخص جو سوائے اِس نام کے کسی اور نام سے کہلاتا ہے، وُہ خُدا کا نہیں ہے (۲) پس تُم اُس بُرے خمیر کو جو باسی اور کھٹا ہو گیا ہے نکال پھینکو اور نئے خمیر کی طرف جو یسُوع مسیح ہے علی الفور متوجّہ ہو جاؤ۔ تُم اُس میں نمکین بن جاؤ تاکہ تُم میں سے کوئی سڑ نہ جائے۔ اِس لئے کہ تُم اپنی ہی خُوشبو سے مقبُول ٹھہرو گے (۳) یہ ناواجب ہے کہ تُم گفتگو تو خُداوند یسُوع مسیح کی بابت کرو اور عمل یہُودیوں کے مطابق۔ کیونکہ مسیحیت یہُودیت پر ایمان نہیں لائی، بلکہ یہُودیت مسیحیت پر ایمان لا کر خُدا کے پاس "ہر ایک زبان فراہم ہو گئی"۔

یسعیاہ ۶۶ : ۱۸

مسیحی ایمان پر قائم رہنے کی نصیحت

۱۱- لیکن اَے عزیزو! مَیں یہ باتیں اِس لئے نہیں کہتا ہُوں کہ مَیں نے معلوم کر لیا ہے کہ تُم میں سے بعض ایسے خیالات رکھتے ہیں، بلکہ ایسے طور پر گویا کہ مَیں تمہارے درمیان چھوٹا ہُوں اَور چاہتا ہُوں کہ تُم اپنی حفاظت کرو تاکہ تُم باطل تعلیم کے جال میں نہ پڑ جاؤ بلکہ تُم اُس پیدائش اَور دُکھ اَور قیامت سے پُورے پُورے مطمئن ہو جاؤ جو پنطوس پِلاطُس کے عہد میں واقع ہُوئی ہے۔ جس کو خُداوند یسُوع مسیح در اصل اَور بوثوق عمل میں لایا ہے - وُہ ہماری اُمیّد ہے اَور اُس سے تُم میں سے کوئی بھی کنارہ کش نہ ہو جائے۔

مُصنّف کی کسرِ نفسی

۱۲- جہاں تک مَیں لائق ہُوں وہاں تک مَیں تمہارے ساتھ خوشی کرتا ہُوں اَور چُونکہ مَیں بندھا ہُوا ہُوں اس لئے مَیں تم سے جو آزاد ہو کسی ایک کے برابر بھی نہیں ہُوں۔ مَیں جانتا ہُوں کہ تُم پُھول نہیں گئے کیونکہ تُم خُداوند یسُوع مسیح کو اپنے میں رکھتے ہو- علاوہ بریں جب مَیں تُمہاری تعریف کرتا ہُوں تو مَیں جانتا ہُوں کہ تم شرمندہ ہوتے ہو، جیسا کہ مرقوم ہے "راستباز آدمی اپنے ہی اُوپر الزام دینے والا ہے"۔

حقیقی تعلیم اَور اُسقف، پریسبٹری اَور ڈیکنوں کے فرمانبردار رہنے کی نصیحت

۱۳- پس کوشش کرو کہ تُم خُداوندی اَور رسُولوں کی تعلیمات میں مستحکم ہو جاؤ تاکہ وہ تُم اپنے تمام کاموں میں کامیاب ہو جاؤ جو تُمہ" جسم اَور رُوح - ایمان اَور محبّت کے ذریعے سے باپ۔ بیٹے اَور رُوح میں کرتے ہو اَور ابتدا اَور انتہا میں اپنے نہایت ہی معزز اُسقف اَور اپنی پریسبٹری کے موزوں گُندھے ہُوئے رُوحانی تاج اَور اُن ڈیکنوں کے ساتھ جو خُدا کے طور پر چلتے ہیں "ہم خدمت ہو" (۲) تُم اپنے اُسقف کے اَور ایک دُوسرے کے مطیع رہو جس طرح سے جسم کے مطابق یسُوع مسیح اپنے باپ کا مطیع رہا اَور رسُول مسیح کے اَور باپ کے مطیع رہے تاکہ جسمانی اَور رُوحانی یگانگت ہو جائے۔

اپنے اَور سُوریہ کی کلیسیا کے لئے متواتر دُعا مانگنے کی التجا کرتا ہے

۱۴- یہ جان کر کہ تُم خُدا سے معمُور ہو مَیں نے تُم کو بالاختصار نصیحت کی کہ مُجھے اپنی دُعاؤں میں یاد کرتے رہو تاکہ مَیں خُدا کے پاس جا پہنچوں سوئے

کی کلیسیا کو بھی یاد کرتے رہو جس کا مَیں ایک رُکن کہلانے کے لائق نہیں ہُوں، کیونکہ مجھے خُدا میں تُمہاری متحدہ دُعا اور پیار کی ضرورت ہے تاکہ سوریہ کی کلیسیا اس بات کے لائق ہو جائے کہ وُہ تُمہاری التجاؤں کی شبنم سے تر و تازہ ہو۔

آخری سلامات

۱۵۔ سمرنا کے افسسی بھائی جہاں سے کہ مَیں تُم کو لکھتا ہُوں تُمہیں سلام کہتے ہیں۔ وُہ خُدا کے جلال کی خاطر میرے ساتھ ہیں جیسے کہ تُم بھی ہو۔ اُنہوں نے سمرنیوں کے اُسقف پولوکارپ کے ساتھ ہو کر مجھے ہر بات میں تسلّی دی۔ دیگر تمام کلیسیائیں یسُوع مسیح کی عزّت میں تُمہیں سلام کہتی ہیں۔ تُم خُدا کی یکدلی میں مضبُوط رہو کیونکہ تُم نے ایک مستحکم رُوح یعنی یسُوع مسیح کو حاصل کیا ہے۔

ترلس کی کلیسیا کے نام خط

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے اُس مقدّس کلیسیا کو جو یسُوع مسیح کے باپ خُدا کی پیاری ہے اور جو آسیا کے شہر ترلس میں ہے اور اُس کی چُنی ہُوئی اور لائق کلیسیا ہے جسم اور رُوح میں یسُوع مسیح کے جو اُس کے لئے قیامت میں ہماری اُمّید ہے دُکھ کے ذریعہ فضل یافتہ ہے۔ اس کلیسیا کو مَیں رسُولی طرز سے الٰہی معمُوری میں سلام کہتا ہُوں اور آرزومند ہُوں کہ وُہ نہایت ہی خُوشی کرے۔

اُن کے بشپ کے آنے کی اور اُس سے اُس کی محبّت کی رسیدگی کا شکریہ کرتا ہے

۱۔ مجھے معلُوم ہُوا کہ تُم ایسا خیال رکھتے ہو جو صبر میں عادتاً نہیں بلکہ طبعاً بےعیب اور مستحکم ہے جیسا کہ تُمہارے اُسقف پالوبیس نے ذکر کیا ہے جو خُدا اور یسُوع مسیح کی مرضی سے سمرنا میں آیا تھا اور میرے ساتھ جو یسُوع مسیح کی خاطر بندھا ہُوا ہُوں ایسا خُوش ہُوا کہ مَیں نے تُمہاری تمام جماعت کو اُس ہی میں دیکھ لیا (۲) پس مَیں نے اُس کے وسیلے سے تُمہاری اُس الٰہی نیک نیتی کو قبُول کر کے (جیسے کہ مَیں جانتا ہُوں) مَیں نے تُمہیں خُدا کے سپُرد پا کر اُس کا جلال ظاہر کیا۔

اُن کی تعریف کرتا ہے کہ وُہ اپنے اُسقف اَور پرِسبیٹری کے تابع ہوں

۲۔ کیونکہ جب تُم اپنے اُسقف کی ایسی تابعداری کرتے ہو، جیسی کہ یسُوع مسیح کی تو مُجھے صاف معلُوم ہوتا ہے کہ تم آدمیوں کی طرح نہیں بلکہ یسُوع مسیح کی مانند زندگی بسر کرتے ہو جو ہمارے واسطے مرا تاکہ اُس کی وفات پر ایمان لاکر تُم موت سے بچ جاؤ (۲) پس لازم ہے کہ تُم اپنے اُسقف کے بغیر کُچھ نہ کرو اَور ایسا ہی تُم کرتے بھی ہو۔ بلکہ اپنی پرِسبیٹری کے ایسے تابع رہو جیسے یسُوع مسیح کے رسُولوں کے۔ وُہ ہماری اُمید ہے جس میں ہم زندگی بسر کرتے ہوئے اُسی میں پائے جائیں گے (۳) اَور لازم ہے کہ وُہ بھی جو یسُوع مسیح کے بھید کے خادم ہیں ہر طرح سے سب کو خُوش رکھیں، کیونکہ وُہ اشیائے اکل و شرب کے خادم تو ہیں ہی نہیں بلکہ خُدا کی کلیسیا کے نوکر ہیں، اس واسطے ضرُور ہے کہ وُہ الزام سے ایسے بچے رہیں جیسے آگ سے بچتے ہیں:

ڈیکنوں کی تابعداری کیلئے بھی نصیحت کرتا ہے اَور اُن کے اُسقف کی بڑی تعریف کرتا ہے

۳۔ اِسی طرح ڈیکنوں کی بھی ویسی ہی تعظیم کرو جیسی خُداوند یسُوع مسیح کی اَور اُسقف کی بھی ویسی ہی گویا کہ وُہ باپ کا نمونہ ہے اَور پرِسبیٹروں کی یُوں تعظیم کرو گویا کہ وُہ خُدا کی مجلس اَور رسُولوں کا مجمع ہے اُن کے بغیر کلیسیا کا کوئی وجُود نہیں ہوتا (۲) اِن باتوں کی بابت مُجھے یقین ہے کہ تُم ایسا ہی کرتے ہو کیونکہ تمہاری محبّت کا نمونہ مجھے مِل گیا ہے اَور وُہ تمہارے اُسقف کی شخصیّت میں ہو کر خود میرے پاس ہے جس کا چال چلن ہی خود بڑی تعلیم ہے اَور اُس کی حلیمی ایک طاقت ہے۔ یہ وُہ ہے جس کی تعظیم میری دانست میں بے خُدا لوگ بھی کرتے ہیں (۳) اگرچہ مَیں اُس کی بابت زیادہ پھُرتی سے لکھ سکتا تھا تو بھی مَیں تُم کو پیار کر کے اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہُوں تاہم مَیں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ ملزم کی حیثیّت میں ہو کر ایک رسُول کی مانند تُم کو حُکم دُوں۔

دُکھ میں ہو کر وُہ اُس دُکھ سے ایک عاجزی فخر کرتا ہے اَور اپنے آپ کو یہ دُکھ سہنے کے لائق نہیں سمجھتا

۴۔ خُدا میں مَیں بہت کُچھ خیال کرتا ہُوں بلکہ مَیں خود اپنے آپ کو ہی ناپتا ہُوں، مُبادا کہ مَیں فخر میں ہلاک ہی نہ ہو جاؤں کیونکہ مُجھے لازم ہے کہ اب مَیں زیادہ ڈروں اَور اُن کا کُچھ خیال نہ کروں جو مُجھے پھُلا دیں گے، کیونکہ وُہ میری بابت ایسی باتیں بولتے ہیں گویا مُجھ کو کوڑے مارتے ہیں (۲) کیونکہ مَیں دُکھ سہنے

کو تو عزیز جانتا ہُوں لیکن نہیں جانتا کہ میں اِس لائق ہُوں یا نہیں کیونکہ حسد بہتوں کی نظر سے تو چھپا رہتا ہے مگر میرے ساتھ بڑی جنگ کرتا ہے۔ پس میں فروتنی کا آرزومند ہُوں جس میں اِس جہان کا سردار مغلوب ہو جاتا ہے۔

وُہ اُن کو آسمانی باتوں کا زیادہ بیان نہ بتانے کی وجہ بتاتا ہے کہ تم ابھی اِن کی برداشت نہیں کر سکتے

۵۔ کیا میں تمہارے لئے آسمانی باتیں لکھ نہیں سکتا؟ مگر میں ڈرتا ہُوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے تمہیں کچھ نقصان پہنچے۔ پس تم میرے ہم خیال بنو ایسا نہ ہو کہ تم اپنے آپ میں اُس کی سمائی نہ رکھ کر ناکوناک ہو جاؤ۔ (۲) کیونکہ میں خود بھی اگرچہ قیدی ہُوں اور آسمانی باتوں اور فرشتگانی مراتب اور حکومتوں کی صف آرائی اور دیدنی و نادیدنی اشیا کو سمجھ سکتا ہُوں مگر پھر بھی ان باتوں کے بارے میں میں ابھی تک نوآموز ہی ہُوں، کیونکہ ہمارے لئے ابھی بہت کچھ باقی ہے تاکہ ہم خُدا سے محروم نہ رہ جائیں۔

وُہ بدعتیوں سے اُن کو متنبہ کرتا ہے جو سچی تعلیم[1] میں زہریلی تعلیم ملا دیتے ہیں جس سے موت آتی ہے

۶۔ پس میں نہیں بلکہ یسُوع مسیح کی محبت تم کو نصیحت کرتی ہے کہ تم صرف مسیحی خوراک استعمال کرو، اور جو مسیحی خوراک نہیں بلکہ بدعت ہے اُس سے احتراز کرو (۲) وُہ لوگ اوروں کو اپنی امانتداری کا ایسے طور پر یقین دلا کر یسُوع مسیح کے ساتھ زہر ملا دیتے ہیں جیسے کہ لوگ شہد آمیز شراب کے ساتھ زہرِ مہلک ملا دیتے ہیں کہ ناواقف شخص بے حد خوشی میں اگر بلا خوف موت کو پی لیتا ہے۔

اُسقف پریسبٹری اور ڈیکنوں کے تابع رہنے سے تم بدعت سے بچ سکتے ہو

۷۔ پس ایسے لوگوں سے خبردار رہو۔ اور یہ امر تمہارے پھُول نہ جانے اور خُداوند یسُوع مسیح اور اپنے اُسقف اور رسُولوں کے قوانین سے علیحدہ نہ ہونے کے باعث ہوگا۔ (۲) کیونکہ وُہ جو مقدِس میں ہے پاک ہے اور جو مقدِس کے باہر ہے وُہ پاک نہیں۔ یعنی وُہ جو اپنے اُسقف اور پریسبٹری اور ڈیکنوں سے علیحدہ کچھ کرتا ہے وُہی اپنے ضمیر میں پاک نہیں ہے۔

---

[1] سچی مسیحی تعلیم

اگرچہ ایمان سے برگشتہ ہونے والی اُن میں حرام کوئی چیز نہیں تاہم وُہ اُس کے ظہور سے اُنہیں متنبہ کرتا ہے

۸۔ مُجھے یقین ہے کہ تمہارے درمیان کوئی اس قسم کی چیز نہیں، لیکن چُونکہ تُم میرے عزیز ہو میں تُم کو آگاہ کرتا ہُوں، کیونکہ مَیں شیطان کے جال کو پیشتر سے دیکھ رہا ہُوں پس اس لئے تُم حِلم سے مسلح ہو کر اپنے آپ کو ایمان میں جو خُداوند کا جسم ہے، محبت میں جو یسُوع مسیح کا خُون ہے ازسرِنو بحال کرو (۲) تُم میں سے کوئی اپنے پڑوسی سے بُغض نہ رکھے۔ غیر قوموں کو موقع مت دو تاکہ تھوڑے سے بیوقوفوں کے سبب الٰہی جماعت پر کُفر نہ بکا جائے کیونکہ:۔

یسعیا ۵:۳ "افسوس ہے اُس پر جس کے ذریعے سے بعضوں کے سامنے میرے نام پر بے فائدہ کُفر بکا جاتا ہے"۔

کسی تعلیم کے شنوا نہ ہو بلکہ جیسا کچھ مسیح کی بابت انجیل میں ہے اُس کو مانو۔

۹۔ پس جب خُداوند یسُوع مسیح سے علیحدہ کوئی شخص تمہارے ساتھ کلام کرے تو تُم مت سُنو۔ وُہ داؤد کی نسل سے اور مریم کے شکم سے تھا جس نے فی الحقیقت جنم لیا۔ وُہ کھاتا پیتا رہا، اور پنطُوس پلاطُوس کے عہد میں ستایا گیا۔ آسمانیوں اور زمینیوں اور زمین کے نیچے کے باشندوں کو دیکھتے ہُوئے وُہ سچ مچ مصلوب ہُوا اور مرگیا (۲) وُہ سچ مچ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور باپ جس نے اُس کو زندہ کیا ہے، اُسی طرح وُہ جو اُس کا باپ ہے یسُوع مسیح میں جس سے علیحدہ ہم حقیقی زندگی کے مالک نہیں ہم کو بھی جو اُس پر ایمان لائے ہیں جلائے گا۔

ایک خاص بدعت سے جو اُن کے درمیان تھی اُن کو متنبہ کرتا ہے

۱۰۔ لیکن اگر (جیسا کہ بعض دہریہ لوگ یعنی بے ایمان لوگ کہتے ہیں) اُس کا دُکھ سہنا محض خیالی تھی تو وُہ خود بھی محض خیالی ہیں اور مَیں کیوں بندھا ہُوا ہُوں؟ اور جنگلی درندوں کے ساتھ جنگ کرنے کی کیوں آرزو رکھتا ہُوں؟ ایسی صُورت میں مَیں مُفت مرتا ہُوں، اور خُداوند سے جھُوٹ بولتا ہُوں۔

بدعتی تعلیمات سے پرہیز کرو

۱۱۔ پس تُم اُن خراب جڑوں سے کنارہ کرو جو موت کے پھل پیدا کرتی ہیں جن کو اگر کوئی چکھ بھی لے تو فوراً مرجاتا ہے، کیونکہ وُہ باپ کے لگائے ہُوئے پودے نہیں ہیں (۲) اس لئے کہ اگر وُہ باپ کے

لگائے) ہوتے تو اُن میں صلیب کی شاخیں نکلتیں اور اُن کا ثمر لقا ہوتا جس کے ذریعہ سے وُہ اپنی موت میں تم کو بُلاتا ہے، اس لئے کہ تم اُس کے اعضا ہو۔ پس ممکن نہیں کہ سر اعضا کے بغیر علیحدہ رہ سکے، کیونکہ خُدا اُس اتحاد کا وعدہ کرتا ہے اور یہ اتحاد اُس کی اپنی ذات ہی ہے۔

آخری سلام اور دُعا میں یاد کرنے کی التجا

۱۲۔ مَیں سمرنا سے اُن کلیسیاؤں کے ساتھ جنہوں نے مجھے جسم اور رُوح ہر دو کے لحاظ سے ہمیشہ تازہ کیا ہے سلام کہتا ہُوں (۲) میری زنجیریں جو مَیں خداوند یسُوع مسیح کی خاطر لئے پھرتا ہُوں تمہیں نصیحت دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ مَیں خُدا کے پاس چلا جاؤں۔ اپنی نیک نیتی میں اور ایک دُوسرے کے ساتھ دُعا کرنے میں ہمیشہ لگے رہو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک فرداً فرداً اور بالخصوص پریسبیٹروں کو لازم ہے کہ باپ کی عزت کی خاطر اور یسُوع مسیح اور رسُولوں کی عزّت کی خاطر اپنے اُسقف کو مطمئن کرو (۳) نیز مَیں تم سے عرض کرتا ہُوں کہ تم محبّت سے میری سُنو کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے قلم سے لکھا ہُوا خط تمہارے خلاف گواہی ثابت ہو۔ تم میرے لئے بھی دُعا کرو جسے خُدا کے فضل میں تمہاری محبّت کی ضرورت ہے تاکہ مَیں اُس ورثہ کے لائق ہو جاؤں جس پر پہنچنا مجھے لازم ہے تاکہ مَیں نامقبول نہ ٹھہروں۔

آخری سلام اور اتحاد سے رہنے کی التجا اور دُعا میں سب کو یاد کرنے کی درخواست

۱۳۔ اہل سمرنا اور اہل افسس پوری محبّت سے سلام کہتے ہیں۔ تم اپنی دُعاؤں میں سوریہ کی کلیساؤں کو یاد کرو جن کا مَیں بھی رُکن کہلانے کے لائق نہیں ہُوں۔ اِس لئے کہ مَیں اُن میں سے سب سے چھوٹا ہُوں (۲) اپنے اُسقف اور پریسبیٹری کے ایسے تابع رہو جیسے کہ الٰہی حکم کے تابع ہوتے ہیں اور یسُوع مسیح میں مضبُوط رہو، اور تم میں سے ہر ایک فرداً فرداً خلوصِ دل سے ایک دُوسرے کو پیار کرے۔ (۳) میری رُوح تمہاری خاطر قربان کی جاتی ہے نہ صرف اِسی وقت بلکہ اُس وقت بھی جب مَیں خُدا کے پاس جا پہنچوں گا، کیونکہ مَیں ابھی خطرے میں ہُوں مگر باپ میری اور تمہاری درخواست کو خُداوند یسُوع مسیح میں پُورا کرے گا جس میں کہ ہم بے عیب پائے جائیں ؛

رُومیوں کے نام خط

رُومی کلیسیا کی تعریف اور ابتدائی سلام

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے اور جو خدا باپ اور یسُوع مسیح کی عظمت میں فضل یافتہ ہے، اُس کلیسیا کو جو ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے ایمان اور محبت کے مطابق اُس کی مرضی سے محبُوب اور منوّر ہے میں اُس کو آسمانی باپ کے بیٹے یسُوع مسیح کے نام میں سلام کہتا ہُوں۔ یسُوع مسیح تمام موجُودات کا مبدا ہے اور اُس کی یہ کلیسیا رُومیوں کی مملکت میں سب پر فائق ہے۔ اور خُدا کے لائق، عزّت کے لائق، برکت کے لائق، تعریف کے لائق، کامیابی کے لائق، پاکیزگی کے لائق ہے، اور محبّت پر سبقت رکھتی ہے اور مسیح کی شریعت اور باپ کا نام رکھتی ہے۔ چُنانچہ اُن کو جو جسم اور رُوح ہر دو کے لحاظ سے اُس کے تمام حُکموں پر عمل کرتے ہیں اور خُدا کے فضل سے بالاستحکام معمُور رہتے ہیں اور ہر ایک اجنبی رنگت سے پاک و صاف کر دیئے گئے اُنہیں ہمارے خُداوند یسُوع مسیح میں بلا آمیزش بہُت بہُت سلام۔

اُن کے پاس آنے کی اُمید اور موت سے گُزر کر مسیح کے پاس جانے کی آرزو اگر تم مُجھے اس سے روک نہ دو

۱۔ چُونکہ مُجھے خُدا سے دُعا مانگ کر تمہارے چہرے جو خُدا کے قابل ہیں دیکھنے کا اتفاق ہوگیا ہے تو مَیں نے اپنے مانگنے سے بھی بڑھ کر پا لیا ہے، کیونکہ اگر اُس کی مرضی ہُوئی جس نے مُجھے آخری دم تک قائم رکھنے کے لائق کیا ہے تو مَیں جو یسُوع مسیح میں بندھا ہُوا ہُوں اُمید کرتا ہُوں کہ تُمہیں آکر سلام کروں گا (۲) کیونکہ آغاز تو بڑی عمدہ ترتیب سے ہُوا ہے اور اگر انجام بھی یُوں ہی ہو تو مَیں اپنے ورثہ کو بلا کسی مزاحمت کے حاصل کرلُوں گا۔ کیونکہ مَیں ڈرتا ہُوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُمہاری محبّت مُجھے نقصان پہنچائے کیونکہ تمہارے لئے یہ آسان ہے کہ جو کُچھ تُم چاہتے ہو وہ کرو مگر میرے لئے خُدا کے پاس جانا بڑا مُشکل ہے اگر تُم مُجھے چھوڑ نہ دو۔

وہ مسیح کی خاطر شہید ہونے کی بڑی آرزو ظاہر کرتا ہے

۲- کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم آدمیوں کو خوش کرو بلکہ یہ کہ خدا کو خوش کرو۔ چنانچہ تم اُس کو خوش کرتے بھی ہو، کیونکہ مجھے ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ لگے گا کہ میں خدا کے پاس جاؤں، اور نہ ہی تمہیں ایسی عمدہ کتاب نصیب ہوتی کیونکہ اگر تم میری طرف سے خاموش رہتے تو میں خدا کا کلام ہوں، اور اگر تم میرے جسم کے خواہشمند ہوتے تو پھر میں ایک آواز ہو جاتا۔ (۲) مگر تم اِس کے سوا کہ میں خدا کے لئے خون بہاؤں تم اور کوئی خواہش نہ کرو، کیونکہ قربان گاہ ابھی تیار ہے کہ تم یسوع مسیح کے ذریعہ سے محبت میں ہم آواز ہو کر باپ کے لئے ترنم پیدا کرو۔ اس لئے کہ خدا نے سوریہ کے اُسقف کو اس لائق بنایا کہ اُس کو مشرق سے مغرب میں بلایا۔ یہ ایک عمدہ بات ہے کہ وہ دنیا سے چُنا گیا اور خدا کو دیا گیا تاکہ وہ اُس تک پہنچ جائے۔

دعا کرو کہ خدا میری اِس جنگ میں ہر طرح سے مدد کرے

۳- تم نے کبھی کسی سے حسد نہیں رکھا۔ تم نے اوروں کو سکھلایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ باتیں جن کی تم اُستاد ہونے کی حیثیت میں تعلیم کرتے ہو، تم میں جڑ پکڑیں (۲) تم صرف یہی دعا کرو کہ مجھے ظاہر اور باطن ہر سمت سے طاقت حاصل ہو، تاکہ میں اُس کی بابت نہ صرف کلام ہی کروں بلکہ اُس کی خواہش بھی کروں، تاکہ میں نہ صرف مسیحی کہلاؤں بلکہ ایک مسیحی ثابت ہوں۔ کیونکہ اگر میں مسیحی ثابت ہو جاؤں تو میں ایک مسیحی کہلایا بھی جا سکتا ہوں۔ اور جب میں جہان کی نظروں سے غائب ہو جاؤں گا تو ایماندار بھی بن جاؤں گا (۳) کوئی دیدنی شے اچھی نہیں ہے، کیونکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح باپ میں ہو کر بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی عمل قابلِ اعتماد نہیں بلکہ مسیحیت ہی عظیم چیز ہے جبکہ دنیا اُس کی تحقیر کرتی ہے۔

خداوند مسیح کی خاطر دکھ سہنے کی بے حد آرزو اور خواہش کرتا ہے

۴- میں تمہاری کلیسیاؤں کو لکھتا اور سب کو حکم کرتا ہوں کہ میں خدا کی خاطر مرنے پر راضی ہوں بشرطیکہ تم مجھے روک نہ دیں۔ تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم میری بابت بے وقت مہربان مت بنو اور مجھے چھوڑ دو کہ میں جنگلی درندوں کے حوالہ کیا جاؤں جن کے ذریعہ سے میں خدا تک پہنچوں۔ میں خدا کا گیہوں ہوں

اَور جنگلی درندوں کے دانتوں سے پیسا جاتا ہُوں تاکہ مسیح کی خالص روٹی بن جاؤں۔ (۲) اچھی بات ہے کہ تُم درندوں کو مشتعل کرو تاکہ وُہ میری قبر بن جائیں اَور میرے جسم میں سے کچھ بھی باقی نہ رکھ چھوڑیں تاکہ مَیں کسی پر بار نہ ہُوں۔ مَیں خُداوند یسُوع مسیح کا حقیقی شاگرد اُس وقت بنوں گا جبکہ دُنیا میرے جسم کو پھر کبھی نہ دیکھے گی۔ میری خاطر خُداوند سے منّت سماجت کرو تاکہ مَیں اِن وسائل سے خُدا کی قُربانی بن جاؤں (۳) مَیں تم کو پولُس اَور پطرس کی طرح حُکم نہیں کرتا، وُہ تو رسُول تھے مگر مَیں مُجرم ہُوں۔ وُہ آزاد تھے مگر مَیں تا ایں دم غلام ہُوں۔ لیکن اگر مَیں دُکھ سہُوں تو خُداوند یسُوع مسیح کا آزاد بندہ ہُوں اَور مَیں اُس میں ہو کر آزادی سے زندہ ہو جاؤں گا۔ مَیں قیدی ہو کر کسی اَور شے کی خواہش کرنا نہیں چاہتا۔

آئندہ دُکھ اَور موجُودہ سپاہیوں کی تُندی اُس کو نہایت ہی فائدہ پہنچائے گی!

۵۔ مَیں دَس چیتوں کے یعنی دس سپاہیوں کی کمپنی کے درمیان جو ملائمت کرنے سے اَور بھی زیادہ تُند ہو جاتے ہیں، بندھا ہُوا سوریہ سے رُوم تک، خشکی اَور تری ہر دو میں رات دن درندوں سے جنگ کرتا ہُوں مگر مَیں اُن کی بیجا حرکتوں سے اَور زیادہ سبق حاصل کر رہا ہُوں۔ "مگر مَیں
اِن باتوں سے راستباز نہیں ٹھہرتا۔" (۲) مَیں اِن درندوں سے جو میرے لئے مقرّر ۱-کر ۴:۴
ہیں تنعّم کرتا ہُوں۔ اِس بات کے لئے مَیں دُعا کرتا ہُوں تاکہ مَیں مستعد پایا جاؤں۔ اَور مَیں اُن کو مشتعل بھی کر دُوں تاکہ وُہ مجھے جلدی سے کھا لیں، مگر اُس طرح نہیں جس طرح بعضوں نے بُزدلی سے اُن کو چھُوا بھی نہیں۔ اَور اگرچہ وُہ خُود برضامندی مُجھے کھانا نہ بھی چاہیں تو بھی مَیں اُن پر زور ڈالوں گا کہ وُہ مُجھے نگل لیں (۳) مُجھے مُعاف کرنا جو کُچھ مُجھ پر واقع ہو گا مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں اَب شاگرد ہونے لگا ہُوں۔ دیدنی اَور نادیدنی چیزوں میں سے کوئی شے مُجھے غیرت نہ دِلا دے، تاکہ مَیں خُداوند یسُوع مسیح کے پاس جا رہا ہُوں۔ آگ اَور صلیب درندوں کے ساتھ کُشتی کرنی (یعنی ٹکڑے ٹکڑے اَور پُرزے پُرزے ہو جانا) ہڈیوں کی کشمکش اَور اعضا کا پاش پاش ہونا۔ تمام جسم کا کُچلا جانا، اَور ابلیس کی تمام بے رحم اذیتیں مُجھ پر آ جائیں، صرف اِسی لئے کہ مَیں یسُوع مسیح کے پاس جا پہنچوں۔

زندہ رہنے کی بہ نسبت مرنے کو بہتر سمجھتا ہے

۶۔ دُنیا کی وسیع حدُود مُجھے کُچھ فائدہ نہ دیں گی اَور نہ اِس جہان کی بادشاہتیں مُجھے کُچھ نفع پہنچائیں گی۔ زمین کی وسیع حدُود پر حکومت کرنے کی بہ نسبت خُداوند یسُوع مسیح کی خاطر مر جانا میرے لئے اچھّا ہے۔ مَیں اُسی کو تلاش کرتا ہُوں جو ہماری خاطر مر گیا۔ مَیں اُسی کی آرزُو کرتا ہُوں جو ہماری خاطر جی اُٹھا۔ مُجھے نئی پیدائش کے دَرد ہیں (۲) اَے بھائیو! مُجھے مُعاف کرو اَور مُجھے زندہ رہنے سے مت روکو میرا نہ مرجانا مت چاہو۔ تم اُس شخص کو جو خُدا کا ہونا چاہتا ہے دُنیا کے حوالہ مت کرو، اَور نہ اُس کو مادی اشیا سے بھاؤ۔ تم مُجھے چھوڑ دو کہ مَیں خالص نُور حاصل کرُوں۔ جب کہ مَیں یہاں آگیا ہُوں تو مَیں جوانمرد بنُوں گا (۳) مُجھے رجُوع کرنے دو تاکہ مَیں اپنے خُدا کے دُکھوں کا پیرو بنُوں۔ اگر کوئی شخص اُس کو اپنے اندر رکھتا ہے تو وُہ اُس شے کو جانے جس کا مَیں خواہشمند ہُوں تاکہ اس چیز کو جان کر تم خواہش پُوری ہونے میں میرے ہمدرد بنو جو مُجھے مجبُور کرتی ہیں۔

دُنیاوی چیزوں کی بہ نسبت رُوحانی اشیاء کا طلبگار ہے

۷۔ اِس جہان کے سردار تو مُجھے لُوٹ لینا اَور میری اُس نیت کو جو خُدا کی طرف ہے خراب کر دینا چاہتا ہے۔ پس تم میں سے جو زندہ ہو کوئی بھی اُس کی امداد نہ کرے، بلکہ تم میرے اَور خُدا کے مددگار بنو اَور خُداوند یسُوع مسیح کی بابت کلام کرو لیکن ایسا نہ ہو کہ ساتھ ہی اِس دُنیا کو چاہو (۲) حسد کو اپنے درمیان جگہ مت دو۔ میرے فرمانبردار بنو۔ اِس لئے نہیں کہ مَیں تمہارے پاس ہو کر تم سے منّت کرتا ہُوں، بلکہ اِس لئے کہ تم اُن باتوں پر جن کی بابت مَیں تمہیں لکھتا ہُوں ایمان لاتے ہو۔ کیونکہ اگرچہ مَیں بقیدِ حیات تمہیں لکھتا ہُوں تاہم مرنے کا خواہشمند ہُوں۔ میری آرزُو مصلُوب ہو گئی ہے، اَور مُجھ میں مادی محبّت کی آگ نہیں ہے مگر زندہ اَور کلام کرنیوالا پانی مُجھ میں ہے اَور اندر سے مُجھے کہتا ہے کہ باپ کے پاس آ۔ (۳) مَیں نہ تو فانی خوراک سے خُوش ہُوں اَور نہ ہی اُس کی زندگیوں کی خوشی سے بلکہ مَیں تو خُدا کی روٹی چاہتا ہُوں۔ وُہ مسیح کا جسم ہے جو داؤُد کی نسل سے ہے اَور پانی کی بجائے اُس کے خون کا طلبگار ہُوں جو غیرفانی محبّت ہے۔

وہ منت کرتا ہے کہ تم مجھے مت روکو

۸ - میں آئندہ آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر تم چاہو گے تو یہ بات پوری ہو جائے گی۔ تم اُس زندگی کی آرزو کرو تاکہ تمہاری بھی آرزو پوری کی جائے۔ (۲) میں تھوڑے ہی لفظوں میں تم سے منت کرتا ہوں۔ میرا یقین کرو اور خداوند یسوع مسیح تم پر یہ باتیں ظاہر کرے گا کہ میں سچ کہتا ہوں۔ خداوند مسیح وہ سچا مُنہ ہے جس سے باپ نے سچ سچ کلام کیا (۳) میری بابت عرض کرو کہ میں رُوح القدس کے ذریعہ سے منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤں۔ میں نے تم کو جسمانی طور سے نہیں لکھا بلکہ خدا کی مرضی کے مطابق۔ اگر میں دُکھ سہوں گا تو یہ تمہاری آرزو ہی تھی، اور اگر میں رد کر دیا جاؤں تو یہ تمہارا تنفر تھا۔

سوریہ کی کلیسیا کے لئے دُعا کرنے کی التجا کرتا ہے اور جو کلیسیائیں رستہ پر اُس کو ملی تھیں اُن کا شکر کرتا ہے

۹ - اپنی دُعاؤں میں سوریہ کی کلیسیا کو یاد کیا کرو، جس کا میری جگہ خدا شبان ہے۔ صرف خداوند یسوع مسیح اور تمہاری محبت ہی اُن کی نگہبانی کرے گی۔ (۲) مگر مجھے اِس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اُن میں سے ایک کہلاؤں کیونکہ میں اِس لائق نہیں ہوں، اِس لئے کہ میں اُن میں سے سب سے کمتر اور ادھورے دِنوں کا پیدا شدہ ہوں۔ مگر میں نے فضل پایا تاکہ اگر میں خدا کے پاس پہنچ گیا تو میں اُن میں سے ایک ہو جاؤں گا (۳) میری رُوح اور یہ کلیسیائیں محبت سے تم کو سلام کہتی ہیں، جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کے نام میں مجھ کو قبول کر لیا ہے۔ مگر راستہ پر نہیں کیونکہ وہ کلیسیائیں جو میرے اِس جسمانی راستہ پر واقعہ نہیں ہیں شہر بشہر مجھے آگے ہی ملتی رہیں۔

خط کے لکھے جانے کے وقت اور مقام کے بارے میں

۱۰ - یہ باتیں میں تمہیں سمرنا سے اُن افسیوں کے ذریعہ لکھتا ہوں جو مبارکبادی کے قابل ہیں اور کروکس جس کا نام مجھے بڑا پیارا لگتا ہے مع دیگر بے شمار اشخاص کے میرے ساتھ ہے (۲) مجھے یقین ہے کہ تم نے اُن لوگوں کا حال معلوم کر لیا ہو گا جو خدا کے جلال کے لئے مجھ سے پہلے سوریہ سے رُومہ کو گئے ہیں۔ اُن کو بھی بتلا دو کہ میں نزدیک ہوں، کیونکہ وہ خدا کے اور تمہارے لائق ہیں۔ لازم ہے کہ تم اُن کو ہر بات

میں آرام دو (۳) اور میں نے یہ باتیں تم کو ستمبر کی نویں تاریخ سے پہلے لکھی ہیں۔ خُداوند یسُوع مسیح کے صبر میں آخر تک قائم رہو۔

فیلاڈلفیوں کے نام پر خط

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے خُدا باپ اور خُداوند یسُوع مسیح کی اُس کلیسیا کو جو فلاڈلفیہ آسیا میں ہے اور خُدا کی یک جہتی میں فضل یافتہ ہے اور ہمارے خُداوند کے دُکھ اور اُس کی قیامت میں بلا شک و شبہ قائم ہے اور تمام رحمت سے کمایتنبغی مطمئن ہے، مَیں اُس کو خُداوند یسُوع مسیح کے خُون میں سلام کہتا ہُوں جو ازلی اور ابدی خُوشی ہے۔ اس کلیسیا کے شرکا کا فرض ہے کہ وہ اپنے اُسقف اور اُن پریسبیٹروں اور ڈیکنوں کے ساتھ ہم خیال ہوں جو خُداوند یسُوع مسیح کے ارادے سے مقرر ہُوئے ہیں جن کو اُس نے اپنی ہی مرضی کے مطابق اپنی رُوحِ پاک کے وسیلہ سے استحکام میں مضبُوط کیا ہے۔

اُن کے اُسقف کی تعریف

۱۔ مَیں نے جان لیا ہے کہ تمہارے اُسقف نے اس خدمت عامہ کو نہ تو خود بخُود اور نہ آدمیوں کی طرف سے اور نہ ہی جھُوٹے فخر سے بلکہ خُدا باپ اور خُداوند یسُوع مسیح کی محبت میں حاصل کیا ہے۔ مَیں اِس کے تحمّل سے جو خاموشی کے ساتھ ہو کر مقرّرین سے بھی زیادہ قوّت رکھتا ہے بے حد حیران ہُوں۔ (۲) کیونکہ وہ بربط کی تاروں کی طرح احکامِ خُداوندی کے ساتھ ہمرٰاگ ہے۔ اسی سبب سے میری رُوح اُس کی الہٰی طبیعت کو مُبارکباد دیتی ہے، کیونکہ وُہ خُوبی کا آدمی اور کامل ہے۔ یعنی اپنی مستقل اور بے غصّہ طبیعت سے خُدا کے تمام تحمّل میں زندگی بسر کرتا ہے۔

تفرقہ اور مُضر تعلیم سے نفرت کرنے اور اپنے بشپ کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتا ہے

۲۔ پس نُور اور سچائی کے فرزندوں کی طرح تفرقہ اور مضر تعلیم سے احتراز کرو اور جہاں تمہارا گڈریہ

ہے اُسی جگہ تُم بھیڑوں کی طرح اُس کی پیروی کرو۔ (۲) کیونکہ بہت سے نمائشی بھیڑیئے بڑی خوشیوں کے ذریعہ الٰہی دوڑ میں دوڑنے والوں کو اسیر کر لیتے ہیں، مگر تُمہاری یگانگت میں اُن کو جگہ نہ ملے گی۔

بُروں کی پیروی کا نتیجہ

۳۔ بُرے پودوں سے پرہیز کرو جن کو خُداوند یسُوع مسیح نہیں بوتا اِس لئے کہ وُہ باپ کے لگائے ہُوئے نہیں ہیں نہ اِس لئے کہ مَیں نے تُمہارے درمیان تفرقہ پایا بلکہ اِس لئے کہ تقاطر ہے۔ (۲) کیونکہ جتنے لوگ خُدا کے اور خُداوند یسُوع مسیح کے ہیں وُہ اپنے اُسقف کے ہمراہ ہیں اور جتنے توبہ کر کے کلیسیا کی یگانگت کے مطابق چلتے ہیں وُہ بھی خُدا کے ہوں گے تاکہ وُہ خُداوند یسُوع مسیح کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہوں۔ (۲) اَے میرے بھائیو! فریب مت کھاؤ۔ اگر کوئی تفرقہ انداز کی پیروی کرتا ہے تو وُہ "خُدا کی بادشاہت کا وارث نہ ہوگا"۔ اگر کوئی غیر تعلیم کے موافق چلتا ہے تو وُہ مسیح کے دُکھوں کا شریک نہیں ہے۔

وُہ اُن کو یگانگت کی تعلیم دیتا ہے

۴۔ پس تُم ایک ہی ضیافت مناؤ۔ کیونکہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا ایک ہی جسم ہے اور یگانگت کے لئے اُس کے خُون کا ایک ہی پیالہ ہے جس طرح کہ پریسبیٹری اور میرے ہم خدمت ڈیکنوں کے ساتھ ایک ہی اُسقف ہے اُسی طرح ایک ہی قربان گاہ ہے تاکہ جو کُچھ تُم کرو خُدا کی مرضی کے مطابق کرو۔

وُہ کہتا ہے کہ مَیں کامل نہیں۔ پُرانے عہد نامہ کے انبیاء بھی مسیح کی انجیل کو مانتے تھے

۵۔ اَے میرے بھائیو! تُمہاری محبّت میرے دل میں بڑا جوش مارتی ہے، اور نہایت ہی خُوش ہو کر مَیں تُمہاری حفاظت کرتا ہُوں۔ لیکن مَیں نہیں بلکہ خُداوند یسُوع مسیح جس کا مَیں قیدی ہو کر خاص طور سے خوف کھاتا ہُوں کیونکہ مَیں ہنوز ناکامل ہُوں۔ مگر تُمہاری دُعا مُجھے خُدا کے لئے کامل بنائے گی۔ تاکہ اُس انجیل میں گویا کہ وُہ خُداوند کا جسم ہے اور رسُولوں میں بہ ایں نظر کہ وُہ کلیسیاؤں کی پریسبٹری ہے پناہ گزیں ہو کر اُس ورثہ میں پہنچ جاؤں جس کے لئے مُجھ پر رحم ہُوا ہے۔ (۲) اور ہم انبیاء سے بھی محبّت رکھتے ہیں اس لئے کہ اُنہوں نے بھی انجیل کی خوشخبری دی ہے اور اس کو اپنا مقصُود بنایا ہے اور اُس کے منتظر رہے ہیں۔

جس پر وہ ایمان لاکر اور محبت اور تعجب کے قابل مقدس ہو کر خُداوند یسُوع مسیح کی یگانگت میں بچ بھی گئے ہیں، اور یسُوع مسیح نے اُن پر شہادت بھی دے دی ہے۔ اور وہ ہماری مشترکہ انجیل کی اُمید میں شمار بھی کئے گئے ہیں۔

یہُودی تعلیم دینے والے اُستادوں سے پرہیز کرو اور یک دل بنو

۶۔ پس اگر کوئی شخص تمہیں یہُودیت کا خطاب دے تو تم اُس کی مت سُنو۔ کیونکہ نامختون شخص کے ذریعہ سے یہُودیت کی بابت سُننے کی بہ نسبت مختون شخص سے مسیحیت کو سُننا بہتر ہے۔ اور اگر دونوں خُداوند یسُوع مسیح کی بابت نہ بولیں تو وُہ میری نظر میں مُردوں کی قبریں اور اُن پر کے پتھر ہیں جن پر صرف لوگوں کا نام ہی لکھا ہوتا ہے۔ (۲) پس تُم شرارت کے کاموں اور اِس دُنیا کے سردار کی سازشوں سے پرہیز کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم اُس کے منصُوبوں سے پِس کر محبت میں ناطاقت ہو جاؤ۔ بلکہ تُم سب کے سب یک دل ہیں ایک جگہ جمع ہُوا کرو۔ (۳) اور مَیں اپنے خُدا کا شُکر کرتا ہُوں کہ میری بابت تُم حُسنِ ظن رکھتے ہو۔ اور کوئی شخص نہ تو ظاہر میں اور نہ باطن میں کُچھ لاف مار سکتا ہے کہ مَیں نے کسی چھوٹی یا بڑی بات میں کسی پر بوجھ ڈالا ہو۔ اور مَیں سب کے لئے دُعا بھی کرتا ہُوں کہ وہ اِس کو اپنے برخلاف گواہی نہ بنالیں۔

جب مَیں تُمہارے بیچ تھا تو مَیں نے تُم کو یگانگت کی تعلیم دی تھی،

۷۔ کیونکہ اگرچہ بعض لوگوں نے جسمانی رنگ میں مجھے دھوکا دینا چاہا، مگر رُوح دھوکا نہیں کھاتی۔ اِس لئے کہ وُہ خُدا کی طرف سے ہے کیونکہ "وہ جانتی ہے کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے" اور مخفی باتوں کو یوحنا ۳:۸
دریافت کر لیتی ہے۔ جبکہ مَیں تُمہارے درمیان تھا تو مَیں چلّایا اور بآوازِ بلند (خُدا کی اپنی آواز میں) بولا کہ اپنے "اُسقف اور پریسبٹری اور ڈیکنوں ہی کی طرف مائل رہو"۔ (۲) مگر بعض نے میرے اِس کہنے پر شک کیا جیسے کہ مَیں نے بعض اشخاص کے تفرقہ کو قبل ازیں دیکھ بھی لیا تھا۔ اور وُہ جس کا مَیں قیدی ہُوں میرا گواہ ہے کہ مَیں نے اس امر کو بوساطتِ جسمِ انسانی نہیں دیکھا تھا، بلکہ رُوح نے یوّں کہکر اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ اُسقف کے بغیر کچھ مت کرو۔ اپنے جسم کو خُدا کی ہیکل سمجھو۔ یگانگت کو پیار کرو۔ تفرقات سے دُور رہو۔ یسُوع مسیح کے پیرو بنو جیسے کہ وُہ بھی اپنے باپ کا تھا۔

اتحاد اور محبت کی نصیحت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خالص تعلیم سے لپٹے رہو

۸۔ پس مَیں تو اُس شخص کی مانند جو یگانگت کے لئے تیار کیا گیا ہو اپنا کام کر چکا ہُوں لیکن جہاں تفرقہ اور غصّہ ہے وہاں خدا نہیں بستا۔ پس خُداوند سب کو جو توبہ کرتے ہیں بخش دیتا ہے اگر وُہ توبہ کرکے خُدا کی یگانگت اور اُسقف کی مجلس کی طرف بازگشت کریں۔ مجھے خُداوند یسُوع مسیح کے فضل پر بھروسہ ہے جو ہر ایک بیڑی کو تمہارے جسم سے اُتار ڈالے گا۔ (۲) اور مَیں تُم سے منّت کرتا ہُوں کہ جھگڑے کی غرض سے کچھ مت کرو بلکہ مسیحی تعلیم کی غرض سے۔ کیونکہ مَیں نے لوگوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ جب تک مَیں اِس بات کو قدیم نوشتوں میں دیکھ نہ لوُں تب تک مَیں انجیل پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔ اور جب مَیں نے اُن سے کہا کہ لکھا ہُوا تو ہے تو اُنہوں نے مجھے جواب دے دیا کہ بات تو یوُں ہی ہے۔ مگر میری نظر میں تو خُداوند یسُوع مسیح ہی قدیم اور ناقابلِ فسخ نوشتہ ہے اور وُہ قدیم اُمور اُس کی صلیب اور موت اور اُس کی قیامت اور ہمارا وُہ ایمان ہیں جو اس کے وسیلے سے ہے جن میں مَیں چاہتا ہُوں کہ تُمہاری دُعا کے ذریعہ سے راستباز ٹھہر جاؤں۔

ہمارا سردار کاہن مسیح ہے انبیا اور رسُول سب اُسی سے داخل ہوتے ہیں

۹۔ کاہن بھی اچھے ہیں۔ مگر وُہ سردار کاہن جس کے تفویض میں قُدس القدّسین آ چکا ہے اُن سے بہتر ہے۔ صرف وہی خُدا کی مخفی اشیاء کا امانتدار ہے۔ اور چونکہ باپ کا دروازہ وُہی ہے، اِس لئے ابرہام اور اضحاق اور یعقوُب اور انبیاء اور رسُل اور کلیسیا اُسی سے داخل ہوتے ہیں۔ یہ کُل اُمور خُدا کی یگانگت میں ہیں۔ (۲) لیکن چیدہ انجیل جو کچُھ ہے سو ہمارے نجات دہندے خُداوند یسُوع مسیح کا ظہُور اور اُس کا دُکھ اور قیامت ہے۔ کیونکہ پیارے نبیوں نے اُس کی بشارت دی ہے۔ مگر انجیل بقا کی تکمیل ہے۔ اگر تُم محبّت کے ساتھ اُن پر یقین کرو تو تمام باتیں یکساں طور سے اچھی ہیں۔

انطاکیہ کی کلیسیا میں کسی ڈیکن کو مقرر کرو

۱۰۔ جب کہ مجھے تُمہاری دُعاؤں اور اُس ہمدردی کے مطابق خبر مل گئی ہے کہ انطاکیہ کی کلیسیا جو سوریہ میں ہے باسلامت ہے، تو بہ حیثیت خُدا کی کلیسیا تُم پر لازم ہے

کہ تُم کِسی ڈیکن کو مقرّر کرو کہ وُہ خُدا کا ایلچی ہو کر وہاں جائے تاکہ جب وُہ فراہم ہوں تو وُہ بھی اُن کے ساتھ خُوشی منائے اور اُس نام کو جلال بخشے۔ (۲) وُہ خُداوند یسُوع مسیح میں مُبارک ہے جو ایسی خدمت کے لائق قرار دیا جائے اور تُم جلال پاؤ گے۔ اگر تُم چاہتے ہو تو خُدا کے نام کی خاطر یہ امر تُمہارے لئے ناممکن نہیں ہے، جیسا کہ اُن کے نزدیک کی کلیسیاؤں نے بھی اُسقف بھیجے ہیں اور دیگر کلیسیاؤں نے پریسبٹر اور ڈیکن۔

اُن کی مہربانی کا شکر کرتا ہے

۱۱۔ لیکن کلکیہ کے ڈیکن فیلون کے بارے میں جو نیک نامی میں مشہور اور اب خُدا کے کلام میں میری خدمت کرتا ہے یہ ہے کہ اُس نے معہ ہراگوس اگاتھوپس کے جو چُنا ہُوا شخص ہے اور زندگی کو خیرباد کہہ کر سوریا سے میرا پیرو ہو گیا ہے، وُہ بھی تُم پر شہادت دیتے ہیں۔ مَیں بھی تُمہاری خاطر خُدا کا شکر کرتا ہُوں کہ تُم نے اُن کو قبُول کر لیا جیسا کہ خُداوند تُم کو بھی قبُول کر لے گا۔ لیکن وُہ جنہوں نے اُن کو بے عزّت کیا ہے یسُوع مسیح کے فضل سے رہا کئے جائیں گے۔ (۲) تروآس کے بھائیوں کی محبّت تُم کو سلام کہتی ہے، جہاں سے مَیں تُم کو یہ خط بدست بورہس لکھتا ہُوں جس کو ازراہِ تعظیم افسیوں اور سمرنیوں نے میرے ساتھ بھیجا ہے۔ خُداوند یسُوع مسیح جس پر وُہ ایمان اور محبّت اور یکدلی کے ساتھ جسم جان اور رُوح سے اُمید رکھتے ہیں اُن کو عزّت دے گا۔ خُداوند یسُوع مسیح میں جو ہماری اُمیدِ مشترکہ ہے قائم رہو۔

سمرنیوں کے نام پر خط

اغناطیوس جو تھیوفورس بھی ہے خُدا باپ اور پیارے خُداوند یسُوع مسیح کی کلیسیا کو جس نے ہر قسم کی نعمتیں بوسیلہ فضل پائی ہیں اور ایمان اور محبّت میں بھرپُور ہے اور کسی رحمت میں کم نہیں اور نہایت ہی معزز اور مقدس خزانوں سے معمُور ہے اور سمرنا میں بمقام آسیا مقیم ہے، بے عیب رُوح اور خُدا کے کلام میں بہت بہت سلام۔

شکر کرتا ہے کہ تم خداوند مسیح میں قائم اور اُس میں دُکھ سہتے ہو

۱۔ مَیں خداوند یسُوع مسیح کا جس نے تم کو اِس طرح دانائی بخشی ہے جلال ظاہر کرتا ہُوں۔ کیونکہ مَیں نے جان لیا ہے کہ تم مضبُوط ایمان میں ایسے طریق سے قائم ہو کہ گویا جسم اور رُوح ہر دو میں ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی صلیب پر کیلوں سے جکڑے ہو اور خُداوند یسُوع کے خُون میں محبّت کے ساتھ گڑے ہُوئے ہو اور ہمارے خُداوند کی بابت پُورے پُورے طور پر قائم ہو کہ جسم کی نسبت سے تو دراصل وُہ داؤد کی نسل سے ہے مگر الہٰی مرضی اور قُدرت کے لحاظ سے خُدا کا بیٹا ہے۔ وُہ سچ مچ
متی ۱۵:۳ کنواری سے پیدا ہُوا۔ یُوحنّا سے اُس نے بپتسمہ پایا، تاکہ اُس کے ذریعہ "تمام راستبازی پُوری ہو"۔ (۲) دراصل پنطوس پلاطس اور چوتھائی مُلک کے حاکم ہیرودیس کے عہد میں ہمارے واسطے اُس کے جسم میں کیل گاڑے گئے۔ جس کے ذریعے سے ہم اُس کے نہایت مُبارک دُکھوں کے ثمرے ہیں۔ تاکہ وُہ اپنی قیامت کے ذریعہ سے اپنے مقدسوں اور ایمان داروں پر، خواہ وُہ یہُودی ہوں یا غیر یہُودی، اپنی کلیسیا کے ایک ہی نام میں ہمیشہ کے
یسعیاہ ۲۶:۵ ۲۲:۴۹ لئے "ایک علامت قائم کرے"۔

اِس بدعت کے خلاف کہ خُداوند مسیح نے نمائشی طور پر دُکھ سہا وُہ خُداوند مسیح کے دُکھ کا جو اُس نے واقعی سہا ذکر کرتا ہے

۲۔ کیونکہ اُس نے یہ تمام دُکھ اِس لئے سہے کہ ہم بچ جائیں۔ اور اُس نے یہ دُکھ سچ مُچ سہے۔ جیسا کہ اُس نے اپنے آپ کو زندہ بھی کیا اس رنگ میں نہیں جس رنگ میں بعض بے ایمان کہتے ہیں کہ اُس نے نمائشی طور پر دُکھ اُٹھایا جبکہ وُہ خود ہی مثل سائے کے ہیں۔ اور جیسا وُہ خیال کرتے ہیں ویسا ہی اُن پر عاید بھی ہوگا کیونکہ وُہ بغیر جسم کے مثل بھوت کے ہیں۔

یہ بدعت انجیل کے واضح بیان کے خلاف ہے

۳۔ کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ وُہ اپنی قیامت کے بعد جسم میں موجود تھا اور ایمان لاتا ہُوں کہ وُہ ویسا ہی ہے۔ (۲) اور جب وُہ پطرس کے رفیقوں کے پاس
پطرس کی تعلیم آیا تو اُس نے اُنہیں کہا "مجھے پکڑو اور ہاتھ لگاؤ اور دیکھو کہ مَیں کوئی بے جسم بھوت نہیں ہوں"۔ اور فوراً اُنہوں نے اُسے چھُوا اور اُس کے جسم

اور خون کو چھو کر ایمان لاتے اِس سبب سے اُنہوں نے موت کو حقیر جانا اور موت سے افضل پائے گئے۔ (۳) اپنی قیامت کے بعد اُس نے اُن کے ساتھ جسمانی طور سے کھایا پیا بھی اگرچہ رُوحانی طور پر خُدا باپ سے مُتحد تھا ؀

بدعتیوں سے پرہیز کرو۔ اگر خُداوند مسیح نے نمائشی طور پر دُکھ سہا تو مَیں بھی نمائشی طور پر دُکھ سہتا ہُوں

۴۔ اَے عزیزو! مَیں نے یہ جان کر کہ تُم ایسا ہی جانتے بھی ہو اِن باتوں کی تُمہیں آگاہی دیدی ہے۔ اور مَیں تُم کو اُن درندوں سے جو اِنسان کی شکل میں ہیں بچاتا ہُوں۔ تُم پر لازم ہے کہ نہ صرف اُنہیں ردّ کرو بلکہ اگر ممکن ہو تو اُن سے ملو بھی مت۔ لیکن صرف اُن کے واسطے دُعا کیا کرو تاکہ وُہ توبہ کریں اگرچہ یہ کام بڑا مُشکل ہے۔ مگر خُداوند یسُوع مسیح جو ہماری حقیقی زندگی ہے اِس کی قدرت رکھتا ہے۔ (۲) کیونکہ اگر ہمارے خُداوند نے یہ سب کام نمائشی طور پر کئے ہیں تو مَیں بھی نمائشی طور پر بندھا ہُوا ہُوں۔ اور مَیں نے اپنے آپ کو موت کے لئے آگ اور تلوار اور درندوں کے حوالہ کیوں کر دیا ہے؟ مگر جو شخص تلوار کے نزدیک ہے وُہ خُدا کے نزدیک ہے۔ جو درندوں کے درمیان ہے وُہ خُدا کے درمیان ہے صرف خُداوند یسُوع مسیح کے نام سے تاکہ اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائے۔ مَیں سب کُچھ برداشت کر رہا ہُوں کیونکہ وُہ کامل اِنسان مُجھے طاقت بخشتا ہے۔

یہ بدعتی لوگ اس طرح کی تعلیم دے کر خُداوند مسیح سے انکار کرتے ہیں

۵۔ بعض لوگ نادانی سے اُس کا انکار کرتے ہیں۔ مگر وُہ اِن کا انکار کرتا ہے کیونکہ وُہ حق سے تجاوز کر کے موت کی حمایت کرتے ہیں جن کی نہ نبوّتوں نے، نہ مُوسیٰ کی شریعت نے اور نہ ہی تا ہنوز انجیل نے تائید کی ہے اور ہم میں سے منفرد اشخاص کی تکالیف سے اُن کی حمایت ہوئی ہے (۲) کیونکہ ہماری بابت بھی وہ ویسا ہی خیال رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی میری تعریف کرے اور اِس بات کا انکار کرے کہ خُداوند جسم رکھتا تھا اُس پر کُفر بکے تو مُجھے کیا فائدہ ہے؟ لیکن وُہ اِس بات کا انکار کر کے اُس کا قطعاً اِنکار کرتا ہے، اِس لئے کہ وُہ خود مُردار لئے پھرتا ہے۔ (۳) لیکن چُونکہ اُس کا نام بے ایمان ہے اس لئے مُجھے اُن کا قلم بند کرنا اچھا معلُوم نہ ہُوا بلکہ اُن کی یاد بھی مُجھ سے دُور رہے تاوقتیکہ اُن کا رُجحان دُکھ کی طرف نہ ہو جو ہماری قیامت ہے۔

جو مسیح کے خون پر ایمان نہیں لاتا وہ فتوے کے نیچے ہے

۶- کوئی شخص فریب نہ کھائے خواہ آسمانی چیزیں ہوں خواہ فرشتوں کا جلال- خواہ دیدنی حکام ہوں خواہ نادیدنی اگر وہ خداوند یسوع مسیح کے جو خدا ہے خون پر ایمان نہ لائیں تو اُن کے لئے بھی فتویٰ موجود ہے- "وہ جو قبول کرتا ہے سو قبول کرے"- کیونکہ ایمان اور محبت ہی کل ہیں جن سے بڑھ کر کوئی شے نہیں-(۲) مگر اجنبی خیالات کے ماننے والوں کو خداوند یسوع مسیح کے فضل کی تعلیم دو جو ہمارے واسطے آیا ہے- وہ خدا کے ارادے کے مخالف ہیں اُن کو محبت کی کچھ پرواہ نہیں اور نہ ہی اُن کو بیواؤں اور یتیموں اور مصیبت زدہ لوگوں کی یا کسی قیدی یا آزاد اور بھوکے اور پیاسے کی پرواہ ہے- وہ شکرگزاری اور دعا سے اجتناب کرتے ہیں- اس سبب سے وہ ہمارے نجات دہندے خداوند یسوع مسیح کے اُس بدن کو جس نے ہمارے گناہوں کی خاطر دکھ سہا اور جس کو باپ نے اپنی رحمت سے زندہ کر دیا شکرگزاری کی ضیافت نہیں سمجھتے-

بدعتیوں سے پرہیز کرو انبیا اور انجیل سے رفاقت رکھو

۷- پس وہ جو خدا کی بخشش کے خلاف بولتے ہیں تلاش کرتے کرتے مرجاتے ہیں- لیکن لازم تھا کہ وہ محبت کرتے تاکہ زندہ بھی رہتے-(۲) ایسوں سے دور ہی رہنا اور نہ خلوت میں اور نہ جلوت میں اُن کا ذکر کرنا- مگر انبیاء اور خصوصاً انجیل کی رفاقت رکھنا لازم ہے جس سے ہم کو دکھ دکھلایا جاتا ہے اور قیامت مکمل کی جاتی ہے-

تفرقوں سے پرہیز کرو اور اُسقف اور ڈیکنوں کے ساتھ متحد رہو

۸- لیکن تفرقوں سے کنارہ کرو کیونکہ تفرقہ برائیوں کا منبع ہے- تم سب اپنے اُسقف کی ایسی پیروی کرو جیسی خداوند یسوع مسیح نے باپ کی پیروی کی ہے- اور کل پرسبیٹری کی ایسی پیروی کرو جیسی رسولوں کی کی گئی تھی- اور ڈیکنوں کی ایسی عزت کرو جیسی خدا کے حکم کی- کوئی شخص کلیسیا کی خاطر اپنے اُسقف سے علیحدہ کچھ نہ کرے- شکرگذاری کی وہی مستحکم ضیافت منائی جائے جو اُسقف کے ماتحت ہوتی ہے یا جس کا اُس نے حکم دیا ہے(۲) جہاں کہیں اُسقف نمودار ہو وہاں یہ جماعت بھی موجود ہو جس طرح سے کہ جہاں خداوند یسوع مسیح ہے وہاں ہی کلیسیائے جامع ہے اُسقف کے بغیر نہ تو بپتسمہ دینا واجب ہے اور نہ ہی محبت کی ضیافت منانی واجب ہے بلکہ جس بات کو وہ قبول کرے وہ خدا کو بھی پسندیدہ ہے تاکہ جو کچھ تم کرتے ہو یقینی اور

مضبوط ہو۔

اُسقف سے علیحدہ تمہارے سب کام نادرست ہیں۔ تم نے مجھ سے محبت کی خدا اِس کا اجر تم کو دے

۹ - علاوہ ازیں مناسب ہے کہ تم نیند سے جاگو کیونکہ خُدا کی طرف رجُوع لانے کا اب بھی موقع ہے۔ خُدا کو اور اُسقف کو پہچاننا قرین مصلحت ہے۔ جو اُسقف کی تعظیم کرتا ہے وُہ خُدا سے عزّت پاتا ہے۔ جو شخص اُسقف سے خفیہ کوئی کام کرتا ہے وُہ شیطان کی خدمت کرتا ہے۔ (۲) پس تُم اپنے لئے سب کُچھ فضل سے کرو، کیونکہ تُم اِس لائق ہو۔ تُم نے مُجھے ہر بات میں آرام بخشا ہے، خُداوند یسُوع مسیح تُمہیں بھی آرام بخشے۔ تُم نے میری موجُودگی اور عدم موجودگی ہر دو میں مُجھ سے محبّت کی ہے، خُدا تُمہیں اِس کا اجر دے جس کے سبب سے سب کُچھ برداشت کرتے ہُوئے تُم اُس تک پہنچ جاؤ۔

شکر کرتا ہے کہ تُم نے فیلون اور ہیرآوپس اگاتھوپس کو قبول کر لیا ہے اور اُن کو آرام بخشا ہے

۱۰ - تُم نے اچھّا کیا کہ فیلون اور ہیرآویس اگاتھوپس کو جو خُدا کے کلام کے نئے میرے پیرو ہو گئے ہیں۔ خُداوند یسُوع مسیح کے خادموں کی طرح قبُول کر لیا تھا۔ وُہ بھی تُمہاری طرح خُداوند کا شُکر کرتے ہیں کہ تُم نے اُنکو ہر طرح سے آرام بخشا۔ تُمہارے لئے کوئی شے ہرگز کبھی فروگذاشت نہ ہوگی۔ (۲) میری رُوح تُم پر تصدّق ہے اور میری زنجیریں بھی جنسے تُم نے نہ نفرت کی اور نہ شرمندہ ہُوئے۔ اور نہ ہی وُہ کامل ایمانداری کا نمونہ یعنی خُداوند یسُوع مسیح تُم سے شرمندہ ہوگا۔

وُہ بتاتا ہے کہ انطاکیہ کی کلیسیا میں جو ایذارسانی تھی وُہ ختم ہوگئی اور کہتا ہے کہ مُبارکبادی دینے کیلئے کسی کو وہاں بھیجو

۱۱ - تُمہاری دُعا اُس کلیسیا تک جا پہنچی ہے جو سوریہ کے انطاکیہ میں ہے جہاں سے مَیں نہایت ہی عُمدہ زنجیروں سے بندھا ہُوا سبھوں کو سلام کہتا ہُوں۔ اور چونکہ مَیں اُن میں سے نہایت ہی کمترین ہُوں اِس لئے مَیں لائق نہیں کہ وہاں کا کہلاؤں۔ یہ مرتبہ میرے لئے خُدا کی مرضی کے مطابق محفوظ تھا۔ میری نیک نیتی کے سبب سے نہیں بلکہ خُدا کے فضل سے جس کے لئے مَیں دُعا کرتا ہُوں کہ

وہ مجھے کامل طور پر عنایت ہو تاکہ تمہاری دعا سے میں خدا تک پہنچ جاؤں۔ (۲) پس اِس لئے کہ تمہارا عمل ارض و سماء ہر دو میں کامل ہو جائے لازم ہے کہ تمہاری کلیسیا خدا کی عزت کی خاطر ایک الٰہی ایلچی مقرر کرے کہ وہ سوریہ میں جا کر اُنہیں مبارکباد دے کہ وہ امن میں ہیں اور اپنے پورے قد کو پہنچ گئے ہیں۔ اور اُن کو اپنی پوری جسامت حاصل ہو گئی ہے۔ (۳) پس مجھے مناسب معلوم ہوا کہ تم اپنے خط کے ہمراہ اپنے میں سے کسی شخص کو بھی وہاں بھیجو تاکہ وہ اُن کے ساتھ خدا کے اُس امن کا جلال ظاہر کرے جو اُن کو ملا ہے کہ وہ تمہاری دعا کے وسیلہ سے بندرگاہ تک پہنچ گئے ہیں۔ چونکہ تم کامل ہو اِس لئے تمہاری باتیں بھی کامل ہوں۔ کیونکہ اگر تم نیک عمل کرنا چاہتے ہو تو خدا وسائل بھی مہیا کرنے کو تیار ہے۔

آخری سلام۔ خط کے لکھنے کا وقت اور مقام

۱۲۔ ترواس کے بھائیوں کی محبت تمہیں سلام کہتی ہے جہاں سے میں برہس کی معرفت تمہیں یہ خط لکھتا ہوں جس کو تم نے اپنے افسی بھائیوں کے ہمراہ میرے ساتھ بھیجا تھا۔ وہ مجھے ہمیشہ تر و تازہ کرتا رہا ہے اور واجب ہے کہ ہمیشہ اُس کی تقلید کی جائے اِس لئے کہ وہ خدا کی خدمت کا ایک نمونہ ہے۔ خدا کا فضل اُس کو ہمیشہ اُس کا اجر دے۔ (۲) میں تمہارے لائق اُسقف اور معزز پریسبٹر اور اپنے ہم خدمت ڈیکنوں کو۔ ہر ایک شخص کو فرداً فرداً۔ اور بالاشتراک کُل کو مسیح کے نام اور اُس کے جسم کو خون اور اُس کے روحانی و جسمانی دُکھ اور قیامت میں اور خدا اور تمہاری یگانگت میں سلام کہتا ہوں۔ فضل رحم سلامتی اور برداشت تم پر ہو۔

سلامات

۱۳۔ میں اپنے بھائیوں کے اہل خانہ کو معہ اُن کی بیویوں اور بچوں کے اور اُن کنواریوں کو جو بیوہ کہلاتی ہیں سلام کہتا ہوں۔ باپ کی قدرت میں تجھ پر سلامتی ہو۔ فیلو جو میرے ساتھ ہے تمہیں سلام کہتا ہے (۲) میں گاویا کے خاندان کو سلام دیتا ہوں جس کے لئے میری دعا ہے کہ وہ روحانی او جسمانی ایمان اور محبت میں مضبوط ہو جائے۔ میں الکیس کو جس کا نام مجھے بڑا عزیز ہے اور دفنس کو جو لاثانی ہے۔ اور یوٹکنس کو اور سب کو نام بنام سلام کہتا ہوں۔ خدا کے فضل میں سلامت رہو۔

پولوکارپ کے نام خط

اغناطیوس جو تھیوفورس ہے سمرنیوں کے اُسقف پولوکارپ کو خصوصاً اُس کو جو خُدا باپ اور خُداوند یسُوع مسیح کی طرف سے اُسقوفیت کر رہا ہے بہت بہت سلام۔

پولوکارپ کی تعریف اور ایمانداری میں قائم رہنے کی اُس کو نصیحت

۱۔ مَیں تیرے اِس مزاج کو جو خُداوند میں گویا کہ غیر متزلزل چٹان پر قائم ہے قبول کر کے اِس بات کا نہایت ہی فخر کرتا ہُوں کہ مَیں تیرے بے عیب چہرے کو دیکھنے کے لائق ہُوا جس سے کہ مَیں خُدا میں خوش رہنا ہُوں (۲) مَیں اِس فضل میں جس سے کہ تُو ملبّس ہے منّت کرتا ہُوں کہ تُو اپنی دوڑ کو جاری رکھ اور سب کو ترغیب دو کہ وُہ بچ جائیں۔ اپنے منصب کو جسمانی اور رُوحانی طرح کی کوشش سے استحکام بخش۔ یگانگت پر غور و پرداخت کر جس سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے۔ سب کی برداشت کر جیسا کہ خُداوند بھی تیری برداشت کرتا ہے۔ محبّت میں سب کا متحمل ہو جیسا کہ تُو کرتا بھی ہے۔ (۳) بلاناغہ دُعاؤں کے لئے فرصت نکال۔ اُس دانائی سے جو تیرا حصّہ ہے، زیادہ دانائی کے لئے دُعا کر۔ نا سونے والی رُوح حاصل کر کے جاگتا رہ۔ خُدا کے یکساں طریق کے مطابق فرداً فرداً ہر ایک کے ساتھ کلام کر۔ ایک قوّی ہیکل پہلوان کی طرح سب کی کمزوری کی برداشت کر۔ جہاں زیادہ محنت ہے وہاں ہی زیادہ ثمرہ ہے۔

دینداری میں اور زیادہ ترقی کرنے کی نصیحت

۲۔ اگر تُو اچھے شاگردوں سے محبّت رکھتا ہے تو یہ تیرے لئے کوئی شکر کے لائق بات نہیں ہے۔ اُن سخت دردوں کی جو ٹکور کرنے سے پیدا ہوتے ہیں برداشت کر۔ (۲) ہر بات میں "سانپ کی طرح ہوشیار اور فاختہ کی مانند بے بد" ہو۔ اِسی سبب سے تُو جسمانی اور رُوحانی ہر دو ہے تاکہ تُو اپنے سامنے کے تمام ظہورات کو سُلجھا سکے۔ غیر مرئی اشیاء کی طلب کر تاکہ وُہ تجھ پر ظاہر ہو جائیں اور تُو کسی بات میں قاصر نہ رہے۔ اور ہر قسم کی نعمتیں تجھ پر زیادہ ہوں۔ (۳) جیسے کہ ناخدا

متی ۱۶:۱۰

موافق ہواؤں کا اور تلاطم زدہ شخص بندرگاہ کا آرزومند ہوتا ہے اُسی طرح موسم تیری آرزو کرتا ہے تاکہ تُو خُدا کے پاس پہنچ جائے ۔ خُدا کے جوانمرد کی طرح پرہیز کر۔ اُس کا انعام بقا اور ہمیشہ کی زندگی ہے جس کی تُو نے ترغیب بھی پائی ہے ۔ مَیں اور میری زنجیریں جنہیں تُو نے پیار کیا ہے ہمیشہ تجھ پر فدا ہوں ۔

دُکھوں کے برداشت کرنے کی نصیحت

۳۔ وہ جو قابلِ اعتماد نظر آتے ہیں مگر اجنبی تعلیم دیتے ہیں تجھے سراسیمہ نہ کر دیں۔ گڑی ہُوئی میخ کی طرح قائم رہ ۔ چوٹیں کھانا اور فتح پانا بڑے پہلوان کا حصّہ ہے۔ ہم کو لازم ہے کہ خُدا کی خاطر تمام باتوں کی برداشت کریں تاکہ وُہ بھی ہماری برداشت کرے ۔ (۲) جیسا کہ تُو اب ہے اُس سے بھی بڑھ کر سرگرم ہو۔ موسموں پر بخوبی نگاہ رکھ۔ اُس کا منتظر رہ جو موسموں سے افضل اور زمانہ کی قید سے باہر اور غیر مرئی ہے اور ہمارے لئے مرئی بنا۔ جو ٹٹولا نہیں جاتا اور دُکھ نہیں اُٹھا سکتا اور جس نے ہمارے لئے ہر صورت سے برداشت کیا۔

بیکسوں سے لاپرواہی نہ کر

۴۔ بیواؤں سے لاپرواہ مت ہو۔ خُداوند کے بعد اُن کا حافظ تُو ہے تیری رائے کے بغیر کُچھ بھی عمل میں نہ آئے ۔ اور نہ ہی تُو خُدا کی مرضی کے بغیر کُچھ کر۔ اور ایسا ہی تُو کرتا بھی ہے خُوب مضبوط ہو۔ (۲) بسا اوقات جماعتوں کا اہتمام کر۔ ہر ایک شخص کو نام بنام تلاش کیا کر۔ (۳) غلاموں اور لونڈیوں کو حقیر مت جان، اور نہ ہی اُن میں سے کوئی پھُول جائے۔ بلکہ خُدا کے جلال کے لئے اور زیادہ خدمت کر تاکہ خُدا کی طرف سے اُن کو بہتر آزادی حاصل ہو۔ قیمت مشترکہ سے آزاد ہو جانے کی خواہش نہ کر تاکہ وُہ شہوتوں کے غلام نظر نہ آئیں ۔

اور باتوں کی بابت نصیحت

۵۔ بُری تجاویز سے کنارہ کش ہو۔ ایسے کام کرنے والوں کو وعظ کیا کر۔ میری بہنوں کو کہہ کہ وُہ خُداوند کو پیار کیا کریں اور جسم و رُوح ہر دو سے اپنے خاوندوں کے ساتھ قانع رہیں ۔ اسی طرح میرے بھائیوں کو حُکم کر کہ وُہ خُداوند یسُوع مسیح کے نام سے اپنی بیویوں کو پیار کریں "جیسا کہ خُداوند نے کلیسیا کو" پیار کیا ہے ۔ (۲) اگر کوئی شخص خُداوند کے بدن کی عزت کی خاطر باکرگی میں رہ سکتا ہے ۔ تو وُہ بلا فخر قائم رہے ۔ اگر وُہ فخر کرے تو ہلاک ہوگا اور اگر وُہ شخص اپنے اُسقف سے بڑھے گا تو خراب

ہوگا۔ اُن مَردوں اور عورتوں کو جو بیاہ کرتے ہیں لازم کہ وہ اپنے اُسقف کی رضامندی
کے ساتھ اِس اتحاد کو عمل میں لائیں۔ تاکہ شادی خُداوند کے مطابق ہو نہ کہ شہوت پرستی کے
مطابق۔ ہر ایک بات خُدا کی عزت کے لئے کرو۔

آپس میں اتحاد رکھو اور اپنے اُسقف کے تابع رہو

۶۔ اُسقف کی طرف توجّہ دو تاکہ خُدا بھی تمہاری
طرف توجّہ دے۔ مَیں اُن سے خاطر جمع ہُوں جو اپنے
اُسقف اور پریسبٹروں اور ڈیکنوں کے مطیع ہیں۔
خُدا کے حضور اُن کے ساتھ میرا حصّہ ہو۔ خُدا کے مختاروں کا اور مددگاروں اور خدمت
گاروں کی طرح باہم جفاکشی کرو۔ اِکٹھے کشتی کرو۔ اکٹھے دوڑو۔ اِکٹھے دُکھ سہو۔ اکٹھے
سو جاؤ۔ اِکٹھے جاگ پڑو۔ (۲) اُس کو خُوش کرو جس کے لئے تم سپاہ گری کرتے ہو۔
جس سے تُم تنخواہ بھی پاؤ گے۔ تُم میں سے کوئی شخص بے وفائی کرنے والا نظر نہ آئے۔
تُمہارا بپتسمہ مثل سپر کے۔ ایمان مثل خود کے۔ محبّت مثل نیزہ کے۔ صبر مثل کل اسلحہ
کے ہو۔ تُمہاری اشیاء امانت تُمہارے کام ہوں، تاکہ تُم اپنی واجب جائیداد حاصل
کرو۔ پس فروتنی سے ایک دُوسرے کی برداشت کرو جیسے خُدا نے بھی تمہاری
برداشت کی ہے۔ کاشکہ مَیں تُمہارے ساتھ ہمیشہ خُوشی کرتا ہُوں۔

انطاکیہ کی کلیسیا میں امن ہے تو کسی کو بھیج کہ وہ اُن کے ساتھ خوشی کرے

۷۔ جبکہ انطاکیہ واقع سوریہ کی کلیسیا جیسا کہ مجھ
پر ظاہر ہے، تمہاری دعاؤں کے ذریعہ سے
باامن وامان ہے۔ مَیں بھی خُدا کی بے فکری میں
مطمئن ہو گیا ہُوں۔ اگر دُکھ سہنے سے خُدا کے پاس
پہنچ جاؤں تاکہ مَیں تُمہاری دُعاؤں کے وسیلہ سے
شاگرد پایا جاؤں۔ (۲) اَے نہایت ہی مبارک پولوکارپ! لازم ہے کہ تُو ایک نہایت
ہی عمدہ مجلس فراہم کرے اور کسی شخص کو جو بڑا عزیز اور غیر تمند ہو ہاتھ رکھ کر مقرر
کرے جو خُدا کے ساتھ چلنے والا کہلا سکے۔ اُسی کو حکم کر کہ وہ سوریہ میں جا کر خُدا کے جلال
کے لئے تُمہاری غیر تمند محبّت کی تعریف کرے۔ (۳) مسیحی اپنا ہی اختیار نہیں رکھتا بلکہ خُدا کے
لئے وقت صرف کرتا ہے۔ یہ خُدا کا کام ہے اور تُمہارا بھی جبکہ تُم اُس کو پُورا کرتے ہو۔
خُدا کے فضل میں مجھے یقین ہے کہ تم نیک کام کرنے کے لئے جو خُدا کو منظور ہے

مستعد ہو۔ تمہاری سچائی کے شوق کو دیکھ کر میں نے تھوڑے سے لفظوں میں تُم کو نصیحت دی ہے۔

دیگر کلیسیاؤں کو خط لکھنے کی ترغیب اور آخری سلام

۸۔ چُونکہ میں تروآس سے جہاز پر چڑھ کے دفعتہً نیاپلس کو جا رہا ہُوں۔ جیسا کہ خُدا کی مرضی ہے۔ اِس لئے تمام کلیسیاؤں کو خط لکھ سکا۔ لہٰذا تُو جیسا کہ تجھے خُدا کی مرضی معلُوم ہے، اگلی کلیسیاؤں کو خط لکھدے۔ تاکہ وُہ بھی یہی کام کریں۔ جو قاصد بھیج سکتے ہیں وُہ قاصد بھیج دیں اور جو خط بھیج سکتے ہیں وُہ اُن کے ذریعہ سے جو بھیجے گئے خط بھیجدیں تاکہ تم ہمیشہ کے یادگار کام کے وسیلہ سے جلال پاؤ۔ جیسا کہ لائق ہے۔ (۲) سب کو نام بنام میرا سلام پہنچے اپیٹرو پس کی بیوی کو معہ اُس کے تمام خاندان اور بال بچّوں کے سلام۔ میرے پیارے اطلّس کو میرا سلام میں اُس کو بھی سلام کہتا ہُوں جو سوریہ میں جانے کے لئے مخصوص کیا جائیگا۔ خُدا کا فضل ہمیشہ اُس کے شامل حال رہے اور اُس کے بھیجنے والے پولوکارپ کے بھی۔ (۳) میں دُعا کرتا ہُوں کہ تُم ہمارے خُداوند یسُوع مسیح میں مضبُوط رہو جس میں تُم خُدا کی یگانگت اور اُسقوفیّت میں قائم بھی ہو۔ الکیس کو بھی میرا سلام پہنچے جو میرا بڑا عزیز ہے۔ خُداوند میں مضبُوط رہو۔

پولوکارپ کا خط فلپیوں کے نام

پولوکارپ اور وُہ پریسبیٹر جو اُس کے ساتھ ہیں خُدا کی اُس کلیسیا کو جو فلپی میں مسافر ہے قادر مطلق خُدا اور ہمارے نجات دینے والے یسُوع مسیح کی طرف سے فضل اور سلامتی تُم پر بکثرت ہو[۱]۔

---

[۱] یہوداہ کا خط ۲ آیت میں صرف لفظ "تُم پر" نہیں ہیں باقی الفاظ بجنسہٖ یہی ہیں۔

وُہ اُن کی تعریف کرتا ہے کہ اُنھوں نے اُن کو قبُول اور اُن کا استقبال کیا جو مسیح کی خاطر قید ہو کر جا رہے تھے

۱۔ مَیں ہمارے خُداوند یسُوع مسیح میں بڑا ہی خُوش ہُوں کہ تُم نے (جیسا کہ تم پر واجب بھی تھا) اُن کو جو حقیقی محبّت کی پیروی کرتے ہیں قبُول کر لیا اور اُن کے استقبال کے لئے گئے جو مُقدّس زنجیروں سے جو اُن کا سر تاج ہیں جن کو خُدا اور ہمارے خُداوند نے سچ مُچ چُن لیا ہے محصُور تھے۔ (۲) اور کہ تُمہارے ایمان کی بیخ جو ابتدائی زمانوں سے مشہور اور اب تک قائم ہے مضبوط ہے اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے لئے پھل لاتی ہے جس نے ہمارے گناہوں کے واسطے دُکھ سہا اور موت تک مقابلہ کیا۔ "جس کو خُدا
اعمال ۴۲:۲ نے حادیس کی اذیّتیں کھول کر زندہ کر دیا۔ (۳) جس پر تم لا بیان اور
۱پطرس ۸:۱ پُر جلال خوشی کے ساتھ بغیر دیکھے ایمان لاتے ہو۔" جس خُوشی میں داخل
افسی ۹-۸:۲ ہونے کے لئے بہت سے لوگ یہ دیکھ کر آرزومند ہیں کہ "تُم فضل سے بچ گئے ہو نہ کہ عمل سے" مگر یسُوع مسیح کے ذریعہ خُدا کی مرضی سے۔

قیامت اور آنے والی عدالت کو مدِّنظر رکھ کر دینداری اور ایمان میں قائم رہنے کی نصیحت

۱پطر ۱۳:۱ ۲۔ "اِس سبب سے تم کمر بستہ ہو کر
زبور ۱۱:۲ خوف" اور سچائی "میں خُدا کی خدمت کرو" اور خالی اور واہیات بک بک اور بہتوں کی گمراہی کو چھوڑ کر اور "اُس پر
۱پطر جس نے ہمارے خُداوند یسوع مسیح
۲۱:۱ کو مُردوں میں سے جلایا اور اُس کو جلال" اور اپنے دہنے ہاتھ پر ایک تخت "بخشا ایمان لا کر" جس کے ماتحت اُس نے تمام آسمانی اور زمینی چیزیں کر
اعمال ۴۲:۱۰ دیں اور جس کی تمام متنفّس عبادت کرتے ہیں اور جو "زندوں اور مُردوں کا منصف" ہو کر آئے گا جس کے خون کا خُدا اُن سے مطالبہ کرے گا جو اُس کے فرمانبردار نہیں
۲کرنتھی ہوتے۔ (۲) "اور جس نے "اُس کو مُردوں میں سے" جلایا ہے ہم کو بھی
۱۴:۴ جلا دے گا۔" اور اگر ہم اُس کی مرضی بجا لائیں اور اُس کے حکموں پر چلیں اور اُن چیزوں کو پیار کریں جسے اُس نے پیار کیا ہے اور ہر طرح کی ناراستی۔ لالچ۔ زر کی دوستی بدکلامی

اور جھوٹی گواہی سے محترز رہیں اور " بُرائی کے عوض میں بُرائی نہ کریں اور گالی کے ا پطرس
عوض میں گالی نہ دیں " تکبّر کے عوض تکابر نہ لگائیں اور بد دُعا کے عوض بد دُعا نہ ۹:۳
کریں۔(۳) لیکن اُن باتوں کو یاد رکھیں جن کی خداوند نے تعلیم دے کر یُوں فرمایا ہے، کہ متی
"عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب نہ لگایا جاوے۔ معاف کرو کہ تم کو بھی ۲۰۱:۷ لوقا
معاف کیا جاویگا۔ رحم کرو کہ تم پر بھی رحم کیا جاوے گا۔ جس پیمانہ ۳۶:۶ و ۳۸
سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائیگا" اور کہ " مبارک وہ متی
جو غریب ہیں اور جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ ۳:۵ و ۱۰
خدا کی بادشاہت اُنہیں کی ہے

پولُس کی اس تعلیم کو یاد رکھنے اور اُس پر غور کرنے کی نصیحت جو اُس نے اُس کے درمیان رہ کر اور پھر اپنے خط سے دی

۳۔ اَے بھائیو! میں راستبازی کی بابت یہ باتیں تمہیں اِس لئے نہیں لکھتا ہُوں کہ مَیں نے اِس کو اپنا فرض سمجھ لیا ہے بلکہ اِس لئے کہ تُم نے پہلے مُجھ سے التجا کی تھی۔(۲) کیونکہ نہ تو مَیں اور نہ ہی مِثل میرے کوئی شخص مُبارک اور صاحب جلال پولُس کی دانائی کی تقلید کر سکتا ہے جو تمہارے درمیان ہو کر اپنے زمانہ کے لوگوں کے رُوبرُو سچائی کے کلام کی بابت تحقیقی اور مستحکم طور پر تعلیم دیا کرتا تھا جس نے اپنی عدم موجُودگی میں بھی تمہیں ایک خط لکھا جس میں اگر تُم غور و خوض کرو تو تُم اُس ایمان کی جو تمہیں عنایت ہُوا ہے عمارت تعمیر کر سکتے
ہو۔ (۳) جو ہم سبھوں کی ماں ہے "جس کے پیچھے اُمید ہے اور آگے خدا اور گلا
مسیح اور پڑوسی کے ساتھ محبت کرنا۔ کیونکہ اگر کسی میں یہ باتیں ہوں تو اُس نے راستبازی ۲۶:۴
کے حکم کی تعمیل کر لی ہے، کیونکہ جو شخص محبت رکھتا ہے وہ ہر ایک گُناہ سے دُور ہے۔

تمام مسیحی مردوں اُن کی بیویوں اور بیواؤں کو نصیحت دیتا ہے کہ اُنہیں کس طرح رہنا چاہیئے

۴۔ " مگر تمام دُکھوں کی ابتدا زر
ہے" پس یہ جان کر کہ " ہم دُنیا میں ا تمط
نہ تو کچھ لائے ہیں اور نہ ہمارے ۶:۷ و
پاس کچھ لیجانے کو ہے" ہم اپنے ۱۰
آپ کو راستبازی کے ہتھیاروں سے مسلح

کریں اور پہلے اپنے آپ کو خداوند کے حکموں پر چلنا سکھائیں - (۲) پھر اپنی بیویوں کو اُن کے
اُس ایمان اور محبت اور پاکیزگی میں چلنا سکھائیں جو اُن کو عطا ہوا ہے کہ وہ اپنے اپنے
خاوندوں کو کمال سچائی سے پیار کریں اور سب کے ساتھ ہر طرح کے اعتدال سے محبت
کریں اور بچوں کو خدا کے خوف میں تربیت دیں - (۳) اور بیوائیں خداوند کے ایمان
کی بابت ذکی الطبع ہو کر اور ہر طرح کے الزام اور خلاف گوئی اور جھوٹی گواہی اور زر
کی دوستی اور سب طرح کی بُرائی سے گریز کر کے سب آدمیوں کے لئے بلاناغہ سفارش
کریں یہ جان کر کہ ہم خدا کی قربان گاہ ہیں اور ہر ایک قربانی کا بڑی ہوشیاری کے ساتھ
۱-کرنتھی ۲۵:۱۴ ملاحظہ کیا جاتا ہے اور نہ تو خیال اور نہ ارادہ اور نہ ہی "دل کی پوشیدہ بات"
اُس سے مخفی ہے -

ڈیکنوں جوانوں کنواریوں اور تمام مسیحیوں کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی نصیحت

گلاتی ۷:۶ ۵ - پس یہ جان کر کہ "خدا ٹھٹھوں میں اڑایا نہیں جاتا" واجب ہے کہ ہم لائق طور پر اُس کے حکم اور جلال
پر عمل کریں (۲)، اِسی طرح ڈیکن بھی اُس کی راستبازی کے حضور بے عیب ہوں یہ ایں
نظر کہ وہ خدا اور خداوند مسیح کے خادم ہیں نہ کہ آدمیوں کے نہ کہ الزام لگانے والے اور
دو زبان اور زر دوست بلکہ ہر بات میں معقول اور ترس کھانے والے اور فکر کرنے والے
مرقس ۳۵:۹ اور خداوند کی جو "سبھوں کا خادم" (ڈیکن) بنا سچائی کے مطابق چلنے والے بنیں
جس کو اگر ہم اِس دنیا میں خوش کریں تو آئندہ دنیا کو بھی ہم صلہ میں پا لیں گے جیسا کہ اُس
نے ہم کو مُردوں میں سے اُٹھانے کا ہم سے وعدہ کیا ہے اور اگر ہم اُس کے مناسب
۲-تمو ۱۲:۲ چال چلیں[۱] تو ہم اُس کے ساتھ بادشاہت بھی کریں گے " اگر ہم فی الحقیقت
ایمان رکھیں (۳) اِسی طرح جوان بھی سب سے پہلے پاکیزگی کی فکر کر کے اور ہر قسم کی
بُرائی سے اپنے آپ کو پھیر کر ہر بات میں بے عیب ثابت ہوں - کیونکہ اِس دنیا میں
شہوات سے احتراز کرنا ہی اچھا ہے اِس لئے کہ ہر طرح کی "شہوت رُوح کے مقابل

---

[۱] اصل لفظ کے معنی ہیں کسی سلطنت کے قوانین اور دستورات کے مطابق اپنے چال چلن کو درست بنانا یا اُس کے مطابق زندگی بسر کرنا - یہ خیال غالباً بادشاہت کے خیال سے جس کا یہاں پر ذکر ہے نکلتا اور اُس کے لئے مناسب ہے - یعنی ہم اُس سلطنت کے لائق باشندے بنیں -

گلا میں جنگ کرتی ہے" اور "نہ تو زناکار نہ عیاش اور نہ لونڈے
۱۷ : ۵ باز خُدا کی بادشاہت کے وارث ہونگے" اور نہ وُہ جو نامناسب کام کرتے
اکرنتھی ہیں۔ لہٰذا ان باتوں سے کنارے ہی رہنا لازم ہے اور پریسبٹروں اور ڈیکنوں کے ایسے ہی
۱۰و۹ : ۶ تابع رہو جیسے خُدا اور خُداوند مسیح کے اور کنواریوں کو چاہیئے کہ بے عیب اور پاکیزہ طریق
سے چلیں۔

پریسبٹروں کو کیسا ہونا لازم ہے

۶۔ اور پریسبٹروں کو بھی چاہیئے کہ وُہ ترس
حزق کھانے اور سبھوں پر رحم کرنے اور "گمگشتہ
۴ : ۳۴ بھیڑوں کو بحال کرنیوالے" اور بیماروں کی خبرگیری کرنے والے بنیں اور بیواؤں
اکرنتھی اور غریبوں اور یتیموں کی طرف سے بے فکر نہ رہیں۔ بلکہ "اس بات کی تجویز کرنے والے
۲۱ : ۸ جو خُدا اور آدمیوں کے سامنے بھلی ہیں" اور ہر قسم کے غیظ و غضب اور
طرفداری اور ناراست فیصلہ سے محترز رہیں اور ہر قسم کی زر کی دوستی سے کنارہ کش ہو کر کسی
کے خلاف بعجلت اعتقاد کر لینے والے اور عدالت میں کاٹ کُوٹ کرنے والے نہ ہوں یہ بیان کر کہ
ہم سب گناہ کے مقروض ہیں (۲) پس اگر ہم خُداوند سے درخواست کرتے ہیں کہ وُہ ہمیں
معاف کر دیں تو لازم ہے کہ ہم بھی معاف کریں۔ کیونکہ ہم خُداوند اور خُدا کی نظروں میں
رُومی ہیں اور ضرور ہے کہ "ہم سب مسیح کی مسندِ عدالت کے رُوبرُو حاضر
۱۰ : ۱۴ ہوں۔" اور "ہر ایک شخص اپنا اپنا حساب دے"۔ (۳) پس ہم خوف اور
و۱۲ کمال نیک نیتی کے ساتھ اُس کی اُس طرح خدمت کریں جیسا کہ اُس نے اور رسُولوں نے جنہوں
نے ہمیں منادی کی اور انبیاء نے ہمیں حُکم دیا کہ جنہوں نے ہمارے خُداوند کی آمد کی پہلے سے
خبر دی اور بھلائی کی بابت غیرت مند اور ٹھوکر کھلانے والوں اور جھُوٹے بھائیوں اور
اُن سے کنارے رہے جو ریاکاری سے ہمارے خُداوند کے نام سے کہلاتے اور جو
بے وقُوف لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں۔

مخالف مسیح کی بُری تعلیمات اور شرارت سے محفوظ رہنے کی تعلیم

یُوحنّا ۷۔ کیونکہ ہر ایک "جو اقرار نہیں کرتا
۳و۲ : ۴ کہ مسیح جسم میں آیا وُہ مخالفِ مسیح ہے"
اور جو صلیب کی گواہی کا مقر نہیں وُہ ابلیس
سے ہے اور جو شخص اپنی شہوتوں کے لئے خُداوند کے کلام کو بگاڑے اور کہے کہ نہ تو قیامت ہے

اور نہ عدالت تو وُہی شیطان کا پلوٹھا ہے (۲) اِس لئے بُہتوں کی اور اُن کی جھُوٹی
تعلیمات کی بطالت کو ترک کر کے اور "دُعا کے لئے سنجیدہ ہو کر" اور روزہ میں ۲ پطر
تن دہی سے مشغول ہو کر اور تمام چیزوں کے دیکھنے والے خُدا سے التجائیں کر کے کہ وُہ ۴ : ۷
"ہمیں امتحان میں نہ ڈالے" اُس کلام کی طرف متوجہ ہوں جو ہم کو ابتدا ہی میں دیا گیا متی
جیسا کہ خُداوند نے کہا ہے کہ "رُوح تو مستعد ہے مگر جسم سُست ہے"۔ ۶ : ۲۳ متی ۲۶ : ۴۱ مرقس ۱۴ : ۳۸

مسیح سے چمٹے رہنے اور اُس کی خاطر دُکھ سہنے کی نصیحت

۸- پس ہم اپنی اُمید اور اپنی راستبازی کے
جو یسُوع مسیح ہے بیعانہ کے ساتھ بلاناغہ چمٹے
رہیں "جس نے کاٹھ پر ہمارے گُناہوں کو
اُٹھا لیا۔ جس نے گُناہ نہ کیا اور نہ اُس کے منہ میں چھل پایا گیا۔" بلکہ ہماری خاطر اُس ۱ پطر
نے سب کچھ سہا، تاکہ ہم اُس میں زندہ رہیں (۲) پس ہم اُس کی برداشت کے مقلد بنیں، اور ۲ : ۲۲
اگر ہم اُس کے نام کی خاطر دُکھ سہیں تو ہم اُس کو بزرگی دیتے ہیں، کیونکہ اُس نے اپنے ہی و ۲۴
وسیلہ سے ہمیں یہ نمونہ دیا ہے اور ہم اُس پر ایمان لائے ہیں۔

رسُول اور دیگر مسیحیوں کے نمونہ پر راستبازی میں قائم اور ایمان میں مضبوط رہنے کی نصیحت

۹- پس مَیں تُم سب کو نصیحت کرتا ہُوں کہ
راستبازی کے کلام کے مطیع ہو اور ہر
قسم کی برداشت کو عمل میں لاؤ جس کو تُم نہ
صرف مُبارک لوگوں اغناطیوس اور زوسیمس
اور رُوفس ہی میں بلکہ اُن دیگروں میں بھی جو
تمہارے درمیان سے ہیں اور خود پولس اور دیگر رسُولوں میں بھی بچشم خُود دیکھتے ہو (۲) اور یقین کر
چکے ہو کہ یہ سب "بیفائدہ نہیں دوڑ چکے" مگر ایمان اور راستبازی میں اور کہ فلپی
وُہ خُداوند کے پاس جس نے دُکھ سہا اپنی اپنی مناسب جگہوں پر موجُود ہیں، کیونکہ اُنہوں ۲ : ۱۶ ۲۔تموتھی
نے "اس جہان کو پیار" نہیں کیا بلکہ اُس کو پیار کیا جو ہماری خاطر مُوا اور ہمارے ۴ : ۱۰
ہی لئے خُدا نے اُس کو جلایا۔

دیگر نصیحتیں

۱۰- پس تُم ان باتوں میں ثابت قدم رہو اور خُداوند کے نمونے کی
پیروی کرو۔ "ایمان میں مضبوط" اور "مستحکم اور برادرانہ ۱ کرنتھی
اُلفت سے ایک دوسرے کے ساتھ سرگرم رہو" اور سچائی میں شریک اور خُداوند کی ۱۵ : ۱۸

الپطر سنجیدگی میں "ایک دُوسرے کو بہتر سمجھو" (۲) جب تُو نیکی کرنے کے لائق
۱۷:۲ ھے "تو اِس سے پہلو تہی مت کر کیونکہ وہ ترس کھانا موت سے بچاتا ھے" غیر قوموں
رُومی کے درمیان اپنی بول چال کو "بے عیب رکھو کہ تُم سب ایک دوسرے
۱:۱۲ کے مطیع ھوؤ تاکہ تُم اپنے نیک کاموں سے" تعریف حاصل کرو اور تمہارے
امثال درمیان خُداوند پر کُفر بھی نہ بکا جائے (۳) مگر وہ افسوس اُس پر جس کے ذریعہ
۲۸:۳ سے خُداوند کے نام پر کفر بکا جاتا ھے" اِس لئے سب آدمیوں کو پرہیزگاری
طوبیاس سکھاؤ، جس میں تُم خود بھی چلتے ہو۔

۱:۴
اغناطیوس کا خط ترلیوں کو ۸ باب

والنٹس اور اُس کی بیوی کی برگشتگی کے بارے میں افسوس ظاہر کرتا ھے

۱۱۔ مجھے والنٹس کی طرف سے نہایت ہی غم ہے جو پہلے ایّام میں تمہارا پریسبٹر تھا، کیونکہ وُہ اپنے منصب سے جو
اُس کو دیا گیا تھا ایسا بے خبر ہے۔ پس مَیں تمہیں متنبہ کرتا ہُوں کہ لالچ سے پرہیز کرو اور
کہ تُم خالص اور سچے بنو۔ تمام بُرائی سے پرہیز کرو (۲) لیکن وُہ جو اِن باتوں میں اپنے آپ
پر قابض نہیں تو کس طرح سے وُہ اُن باتوں کی دُوسرے کو نصیحت کر سکتا ہے؟ اگر
کوئی شخص لالچ سے پرہیز نہیں کرتا تو وُہ بُت پرستی سے آلودہ ہو جائے گا اور غیر قوموں
یرمیاہ کی طرح اُس کا انصاف ہوگا جو "خداوند کے فیصلہ سے ناواقف ھیں۔
۴:۵ ھاں وُہ نہیں جانتے کہ مقدّس لوگ دُنیا کی عدالت کریں گے"۔ جیسا کہ
اکرنتھی پولس ہمیں سکھاتا ہے (۳) مگر مَیں نے تمہارے درمیان کوئی ایسی بات نہیں پائی اور نہ ہی
۲:۴ اُن کی بابت جن کے درمیان مُبارک پولُس نے خدمت کی کچھ سُنا ہے اور تُم ابتدا میں
۲کرنتھی اُس کے "خطوط" تھے، کیونکہ "وہ" "اُن تمام "کلیسیاؤں میں تمھاری بابت
۲:۳ فخر کرتا ھے" صرف وُہی اُس وقت خُدا کو جانتی تھیں۔ کیونکہ ہم اُس کو اب تک نہ
۲تسلو ۴:۱ جانتے تھے (۴) پس اَے بھائیو! مَیں اُس کی اور اُس کی بیوی کی بابت نہایت ہی
غمگین ہُوں۔ خُداوند اُن کو سچّی توبہ بخشے۔ پس اِن باتوں میں تم بھی پرہیزگار بنو اور
۲تسلو وہ ایسوں کو دشمن مت جانو" بلکہ اُن کو کمزور اور اُکھڑے ہوئے عضو جانو تاکہ
۱۵:۳ تُم اپنے تمام جسم کو بچا لو، کیونکہ ایسا کرکے تُم ایک دُوسرے کی ترقی کرتے ہو۔

اُن کی خُوبیوں کی تعریف کرتا ہے اَور مخالفوں سے دُشمنی نہ رکھنے کی نصیحت

۱۲- کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تُم مقدّس نوشتوں میں بخوبی ماہر ہو اَور تُم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے، مگر مجھے یہ انعام نہیں ملا- صرف جیسا کہ اِن نوشتوں میں مرقوم ہے کہ "غصّہ تو ہو مگر گناہ نہ کرو" اَور "سُورج کے ڈوبنے تک تمہاری خفگی نہ رہے"- مُبارک وُہ جو اِس بات کو یاد رکھتا ہے اَور مجھے بھروسہ ہے کہ یہ صفت تُم میں ہے-
(۲) اَب خُدا اَور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا باپ اَور ابدی سردار کاہن خود یعنی خُدا کا
بیٹا یسُوع مسیح تُم کو ایمان اَور سچائی میں اَور تمام فروتنی میں اَور غصّہ کی ہر قسم کی نفرت میں
اَور برداشت اَور صبر میں اَور تحمل اَور پاکیزگی میں بڑھاتا جائے اَور وُہ تُم کو اپنے
مقدّسوں کے درمیان حصّہ اَور بخرہ دے اَور تمہارے ساتھ ہم کو اَور سبھوں کو بھی جو آسمان
کے نیچے ہیں جو ہمارے خُداوند یسُوع مسیح اَور اُس کے باپ پر ایمان لائیں گے کہ "جس نے گلا ۱:۱
اُس کو مُردوں میں سے جلایا ہے- (۳) تمام مقدّسوں کیلئے دُعا مانگو" افسی ۶:۱۸
نیز "بادشاہوں کیلئے" اَور قدرتوں اَور اختیار والوں اَور "اُن کے لئے جو تُم کو ۱تمو ۲:۱
ستاتے" اَور حقیر جانتے اَور "صلیب کے دُشمنوں" کے لئے دُعا کرو تاکہ تمہارے متی ۵:۴۴
پھل "تمام لوگوں میں ظاہر ہوں" تاکہ تُم اُس میں کامل بنو- فلپی ۳:۱۸ ۱تمو ۴:۱۵

فلپی کی کلیسیا کی درخواست پر اِس خط کے ساتھ دیگر خطوط روانہ کرنے کا ذکر

۱۳- تُم نے اَور اغناطیوس نے بھی مجھے لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص سوریا کو جانے والا ہو تو تمہاری طرف سے بھی خطوط لیتا جائے- اگر مجھے مناسب موقع مِلا تو خواہ مَیں خود یا کسی اَور کو تمہاری خاطر بھیجوں گا (۲) جیسا کہ تُم نے کہا تھا کہ مَیں تمہارے پاس اغناطیوس کے خطوط جو اُس نے ہمارے پاس بھیجے تھے اَور دیگر خطوط جس قدر کہ ہمارے پاس ہیں جو اِس خط کے ساتھ نتھی ہیں، جن سے کہ تُم بہت سا فائدہ اُٹھا سکو گے، کیونکہ اُن میں ایمان اَور صبر اَور ہر قسم کی ترقی موجود ہے جو ہمارے خُداوند کے حسبِ حال ہے- علاوہ ازیں اگر خود اغناطیوس اَور اُس کے ساتھیوں کی بابت تمہارے پاس کوئی یقینی خبر ہے تو ہم کو لکھ بھیجو-

حامِل خط کا ذکر اور آخری سلام

۱۴۔ یہ باتیں مَیں کرسنفنس کے ذریعہ تُم کو لکھتا ہُوں جس کی بابت تھوڑا ہی عرصہ ہُوا کہ مَیں نے تُم سے سفارش کی تھی اور پھر تُم سے اُس کی سفارش کرتا ہُوں۔ کیونکہ وُہ میرے ساتھ بے عیب چال چلتا رہا اور مَیں یقین کرتا ہُوں کہ تُمہارے ساتھ بھی وُہ ایسا ہی رہا۔ مگر جب اُس کی ہمشیرہ تُمہارے پاس آئے گی تو تُم اُس کو قبُول کر لو گے۔ تُم اور سب جو تُمہارے ساتھ تعلّق رکھتے ہیں، فضل میں خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ خُوش رہو۔

پولوکارپ کی شہادت

خُدا کی کلیسیا جو سمرنا میں مسافر ہے اُس کلیسیا کو جو فیلومیلیس میں مسافر ہے مقدّس اور جامع کلیسیاؤں کے جو ہر مقام میں ہے تمام بھائیوں کو خُدا باپ اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا فضل اور سلامتی اور محبّت کثرت سے نازل ہو۔

دیباچہ

۱۔ اَے بھائیو! ہم اُن حادثوں کا ذکر تُم سے کرتے ہیں جو شہیدوں اور مُبارک پولوکارپ پر گُزرے جس نے اپنی شہادت سے گویا مہر کر کے ایذارسانی کو موقوف کر دیا کیونکہ تمام واقعات جن کو گُزرے تھوڑا ہی عرصہ ہُوا، اس لئے ظہُور میں آئے تاکہ خُداوند اُس شہادت کو جو انجیل کے مطابق ہے از سرِنو ہم پر ظاہر کرے (۲) کیونکہ اُس نے اِس لئے دیر کی تاکہ وُہ حوالہ کر دیا جائے جیسا کہ خُداوند نے بھی کیا تاکہ ہم بھی اُس کے پیرو بنیں۔ صرف "اپنے ہی احوال پر خیال نہ رکھیں بلکہ اپنے پڑوسیوں کے احوال پر بھی" کیونکہ سچّی اور مستقل محبّت یہ چاہتی ہے کہ صرف ہم ہی نہ بچ جائیں بلکہ یہ کہ تمام بھائی بھی بچ جائیں۔

شہیدوں کے ایمان اور صبر کی تعریف

۲۔ پس تو وُہ تمام شہادتیں مُبارک اور شریف ہیں جو خُدا کی مرضی کے مطابق واقع ہُوئیں، کیونکہ لازم ہے کہ ہم نہایت ہی محتاط ہو کر تمام اشیا کے اختیار کو خُدا سے منسُوب

کریں (۲) کیونکہ کون شخص ہے جس نے اُن کی شرافت اَور صبر اَور اپنے آقا کی محبّت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا؟ وُہ تو کوڑوں سے گھائل ہو کر یہاں تک کہ اُن کی اندر کی رگیں اَور شرائین اَور اُن کے جسم کا ڈھانچہ بھی نظر آتا تھا، صبر سے برداشت کرتے تھے، یہاں تک کہ حاضرین کو بھی رحم آجاتا تھا اَور وُہ رونے لگتے تھے۔ لیکن وُہ شرافت کی اس حد تک پہنچ گئے تھے کہ اُن میں سے کوئی بھی نہ تو ہائے ہائے کرتا تھا اَور نہ ہی آہیں بھرتا تھا اَور ہم سب پر ایسا ظاہر کرتے تھے، گویا کہ خُداوند مسیح کے شہید اُس وقت دُکھ پاتے ہُوئے اپنے جسم سے باہر ہیں یا اِس سے بڑھ کر یہ کہ خُداوند اُن کے پاس کھڑا ہو کر اُن سے باتیں کر رہا ہے (۳) اَور خُداوند کے فضل کی طرف توجہ کر کے دُنیاوی اذیتوں سے نفرت کرتے اَور ایک ساعت کی قیمت پر ابدی سزا کی رہائی کو خرید رہے تھے، اَور انسانیت سے بعید ایذاؤں کی آگ اُن کے لئے سرد پڑی ہُوئی تھی۔ کیونکہ اُن کی نظروں کے سامنے ابدی آگ سے جو کبھی نہیں بُجھتی رہائی موجُود تھی اَور وُہ اپنے دِل کی آنکھوں سے اُن اچھی چیزوں کو دیکھ رہے تھے جو صبر سے برداشت کرنے والوں کے لئے محفُوظ ہیں جن کو "نہ تو کانوں نے سُنا اَور نہ آنکھوں نے دیکھا اَور نہ اِنسان کے دِل پر آئیں" مگر خُداوند کی طرف سے اُن پر ظاہر ہو گئیں جواب آگے کو آدمی نہیں بلکہ فرشتے ہیں (۴) اِسی طرح سے وُہ بھی جِن پر جنگلی جانوروں سے لڑنے کا فتوے لگا تھا دہشت ناک سزائیں سہتے تھے اَور تیز چیزوں پر لٹائے اَور دیگر گوناگوں اذیتوں سے ستائے جاتے تھے تاکہ اگر ممکن ہو تو شیطان متواتر سزاؤں سے اُن کو اپنے ایمان کے انکار کی طرف پھیر دے، کیونکہ شیطان نے اُن کے برخلاف بہت سی سازشیں کیں۔ یسعیاہ ۶۴:۴ ا کرنتھی ۲:۹

جرمانیکس کی مثال

۳۔ مگر شُکر خُدا کا، کیونکہ شیطان سب کے برخلاف اپنا اثر نہ ڈال سکا۔ کیونکہ شریف جرمانیکس نے اپنے اُس صبر سے جو اُس میں تھا اُن کی بُزدلی کو زائل کر دیا جس نے جنگلی جانوروں کے ساتھ علانیہ جنگ کیا، کیونکہ جب حاکم[1] اُس کو ترغیب دینا چاہتا تھا اَور اُس کو کہہ رہا تھا کہ اپنی جوانی پر ترس کھا تو اُس نے اُن کی ناراست اَور بے شرع روش سے جلد تر رہائی پا جانے کی خواہش سے جنگلی درندے پر جبر کر کے اُس کو اپنے اُوپر حملہ آور کیا۔ پس اِن باتوں سے

[1] رُومی شہنشاہ اگستس نے رُومی سلطنت کو دو حصّوں میں منقسم کر دیا تھا۔ کچھ صوبے تو براہِ راست شہنشاہ سے متعلق تھے اَور کچھ سینیٹ یا مجلس سے تعلق رکھتے تھے سینیٹ اپنی طرف سے اپنے متعلقہ صوبہ جات میں صرف ایک سال کے لیے ایک حاکم بھیجا کرتی تھی اِس کا لقب انتھونیاس ہُوا کرتا تھا اِس کا صرف مُلکی اختیار ہوتا تھا۔ فوجی یا محصُول وغیرہ کے متعلق معاملات سے اُس کو کچھ سروکار نہ ہوتا تھا اِن معاملات کا تعلق اُس حاکم سے ہوتا تھا جس کو شہنشاہ خود بھیجا کرتا تھا۔

تمام گروہ مسیحیوں کی خُدادوست اور خُداترس جماعت کی شریف نژادی پر تعجب کرتی ہُوئی یُوں چلّا اُٹھی "ناستکوں کو لیجاؤ۔ پولوکارپ کی تلاش کرو۔"

کوئنٹس کی بُزدلی

۴۔ مگر ایک شخص جس کا نام کوئنٹس تھا اور فروگیہ کا باشندہ اور تھوڑا ہی عرصہ ہُوا کہ فروگیہ سے آیا تھا جنگلی جانوروں کو دیکھ کر بُزدل ہوگیا۔ لیکن وُہ خُود اپنے اُوپر جبر کر کے آیا تھا اور بعض دیگر اشخاص بھی اپنی مرضی سے آئے تھے۔ حاکم نے اُس کو بہت سی منّت وسماجت کر کے قسم کھانے اور قُربان گاہ پر خوشبو جلانے کے لئے ترغیب دیدی۔ پس اَے بھائیو! اس سبب سے مَیں اُن کی تعریف نہیں کرتا جو اپنے آپ کو حوالے کر دیتے ہیں، کیونکہ انجیل ہم کو ایسا نہیں سکھلاتی۔

پولوکارپ کھلیان میں چُھپا ہے

۵۔ لیکن جلیل القدر پولوکارپ پہلے تو یہ سُن کر نہ ڈرا بلکہ چاہا کہ مَیں شہر ہی میں رہُوں مگر بہتوں نے اُسے ترغیب دی کہ شہر سے نِکل جائے۔ وُہ شہر سے نِکل کر ایک کھلیان میں جو شہر سے دُور نہ تھا چلا گیا اور چند رفیقوں کے ساتھ وہاں ہی رہا اور رات دِن کچھ نہ کرتا مگر تمام آدمیوں کے لئے اور ملک کی کلیسیاؤں کے لئے دُعا کرتا رہا جیسا کہ اُس کا دستور تھا (۲) اور جب وُہ دُعا کر رہا تھا تو اپنے پکڑے جانے سے تین دن پہلے اُس کو ایک خواب آیا اور اُس نے دیکھا کہ میرا تکیہ آگ سے جل رہا ہے۔ اُس نے نیند سے جاگ کر اپنے رفیقوں سے کہا۔ "بالضرور مَیں زندہ جلایا جاؤں گا۔"

ایک لڑکا پولوکارپ کا پتہ بتاتا ہے

۶۔ جب اُس کے تلاش کرنے والے اُس کو ڈھونڈ رہے تھے تو وُہ دُوسرے کھلیان میں جا رہا تھا۔ فوراً ہی اُس کے تلاش کنندگان اُس پر جا پڑے مگر اُسے وہاں نہ پایا انھوں نے دو چھوٹے لڑکوں کو پکڑ لیا۔ اُن میں سے ایک لڑکے نے جب سپاہی اُس پر سختی کرنے لگے تو اقرار کر دیا، کیونکہ اُس کا پوشیدہ رہنا ناممکن تھا۔ اس لئے کہ جنہوں نے اُسے پکڑوایا اُس کے اپنے ہی گھر کے لوگ تھے (۲) اور حاکمِ پولیس[1] جس کا نام ہیرودیس تھا اس بات کا نہایت مشتاق تھا کہ وُہ تماشہ گاہ میں جلد لایا جائے

---

[1] یا تھانے دار۔ لفظی معنی اِس لفظ کے ہیں "امن کا سردار"۔

تاکہ وُہ خُداوند مسیح کا شریک ہوکر اپنا موروثی حِصّہ پورا کرے مگر اُس کے پکڑوانے والے خود یہوداہ کی سزا پائیں۔

پولوکارپ گرفتار ہوتا ہے۔ وُہ اپنے گرفتار کرنے والوں کی تواضع کرنا اَور دُعا مانگتا ہے۔

متی ۲۶:۵۵

۷۔ پس اس کے تعاقب کرنے والے اَور سوار اپنے معمُولی اسلحہ زیب تن کئے ہُوئے اُس لڑکے کو ہمراہ لے کر جمعہ کے دن شام کے کھانے کے وقت "جیسے کہ ڈاکو کو پکڑنے جاتے ہیں روانہ ہُوئے۔ شام کے وقت اُنہوں نے اُس کو ایک گھر میں بالاخانہ پر بستر میں لیٹا ہُوا پایا۔ اَور اگرچہ وُہ وہاں سے کسی دُوسری جگہ چلا جا سکتا تھا مگر اُس نے یہ کہہ کر کہ "خدا کی مرضی پوری ہو" وہاں سے چلا جانا نہ چاہا (۲) پس جب اُس نے سُنا کہ میرے پکڑنے والے آئے ہُوئے ہیں تو اُتر کر اُن سے ہمکلام ہُوا۔ وُہ جو اُس کے پاس کھڑے تھے اُس کی عمر اَور استقلال کو اَور اُس سرگرمی کو جو ایسے بُوڑھے آدمی کے پکڑے جانے میں نظر آ رہی تھی دیکھ کر تعجّب کرتے تھے۔ فوراً اُس نے حُکم دیا کہ اُن کے سامنے اُسی گھڑی جس قدر کہ چاہیں کھانے پینے کی چیزیں رکھی جائیں۔ اَور اُن سے عرض کی کہ مجھے ایک گھنٹہ عنایت ہو کہ میں بلا خوف دُعا کر لُوں۔ جب اُنہوں نے اُسے اجازت دیدی تو وُہ کھڑے ہو کر خُدا کے فضل سے بھرپُور ہو کر ایسی دُعا مانگنے لگا کہ دو گھنٹے تک دُعا مانگتا رہا اَور سُننے والے نہایت ہی حیران ہو گئے اَور بُہتوں نے اس بات سے توبہ کی کہ ہم ایسے معزز بزرگ پر کیوں چڑھ آئے۔

پولوکارپ گرفتار ہو کر شہر کو جاتا ہے

۸۔ جب وُہ اُن سب کو جو اُس سے کسی وقت ملے تھے یعنی چھوٹے اَور بڑے، ادنیٰ اَور اعلیٰ، اَور ملک کی ساری جامع کلیسیا کو یاد کر کے دُعا مانگ چُکا تو اُس کے روانہ ہونے کا وقت بھی آ گیا۔ یہ دن بڑا سبت کا تھا۔ اُنہوں نے اُس کو ایک گدھے پر سوار کیا اَور شہر کو لے گئے (۲) راہ میں اُس کو حاکم پولیس، ہیرودیس اَور اُس کا والد نیکیتیس ملے۔ اُنہوں نے بھی اُس کو اپنے ساتھ گاڑی میں چڑھا لیا اَور پاس بٹھا کر یُوں کہتے ہُوئے اُسے ترغیب دینے لگے کہ "قیصر خداوند ہے کہنے اَور بخور جلانے اَور اپنے آپ کو

بچا لینے میں کیا بُرائی ہے؟" اِسی طرح کی اُنہوں نے اَور بہت سی باتیں بھی کہیں، مگر اُس نے پہلے تو اُنہیں کچھ جواب نہ دیا، لیکن جب وہ پُوچھتے ہی رہے تو اُس نے کہا "جس بات کی تم مجھے مشورت دے رہے ہو وہ مَیں نہ کروں گا" (۳) مگر جب وہ اُسے ترغیب دینے میں کامیاب نہ ہُوئے تو سخت کلامی کرنے اَور کہنے لگے کہ جلدی اُتر جا اَور جب وہ گاڑی سے اُتر رہا تھا تو گِرگڑ سے اُس کی ران چھل گئی اور بغیر کسی توجہ کے گویا کہ اُس کو کچھ نہیں ہُوا وہ بڑی مستعدی اَور تیزی سے گاڑی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا اَور تماشہ گاہ کی طرف رُخ کیا۔ تماشہ گاہ میں اس قدر شور و غل مچا ہُوا تھا کہ کوئی سُن نہ سکتا تھا۔

پولوکارپ کو خداوند مسیح سے انکار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے

۹- جب پولوکارپ تماشہ گاہ میں داخل ہوا تو آسمان سے اُسے ایک آواز سنائی دی کہ "اے پولوکارپ مضبوط ہو اَور مردِ بن"۔ کلام کرنے والے کو تو کسی نے نہیں دیکھا مگر آواز کو ہم میں سے اُن لوگوں نے جو اُس کے ساتھ تھے سُنا۔ علاوہ ازیں جب اُس کو تماشہ گاہ میں لے جا رہے تھے تو اُس وقت بڑا غوغا مچا ہُوا تھا کیونکہ اُنہوں نے سُن لیا تھا کہ پولوکارپ پکڑا گیا ہے (۲) جب وہ پیش کیا گیا تو حاکم نے پُوچھا "کیا تو وہی شخص ہے"؟ اَور جب اُس نے اِقرار کیا کہ ہاں مَیں وہی ہُوں، تو وہ اُسے یہ کہہ کر ترغیب دینے لگا کہ "تو اپنی عمر کی تعظیم کر۔ قیصر کی دانائی کی قسم کھا۔ توبہ کر۔ کہدے کہ اِن ناشکوں کو لے جاؤ"۔ اِسی قسم کی اُنہوں نے اَور بہت سی باتیں کہیں جیسا کہ اُن کا دستور تھا لیکن پولوکارپ نے بارونق چہرہ سے بے شرع بُت پرستوں کی اُس تمام گروہ پر جو تماشہ گاہ میں موجود تھی دیکھ کر اَور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے اَور آہ مار کے اَور آسمان کی طرف دیکھ کر کہا "اِن ناشکوں کو لے جاؤ"۔ لیکن جب حاکم اُس کو جبراً کہہ رہا تھا کہ "قسم کھالے تو مَیں تجھ کو رِہا کر دُوں گا اَور مسیح کو گالی دے"۔ تو پولوکارپ نے جواب دیا "چھیاسی برس تک مَیں نے اُس کی خدمت کی ہے، اَور اُس نے مجھ کو اپنی برکتوں سے نوازا ہے اب مَیں کس طرح اپنے بادشاہ اَور اپنے بچانے والے پر کُفر بک سکتا ہُوں"۔

پولوکارپ کا علانیہ اقرار

۱۰۔ جب وہ اُس کو پھر مجبور کر کے کہہ رہا تھا کہ "قیصر کی حیات کی قسم کھا" تو اُس نے جواب دیا کہ "اگر تُو خام خیالی کا شکار ہے جیسا کہ تُو کہتا ہے کہ مَیں قسم کھاؤں اور تُو یہ بہانہ کرتا ہے گویا کہ تُو نہیں جانتا کہ مَیں کون ہوں، تو تُو علانیہ سُن لے کہ مَیں تو مسیحی ہوں اور اگر تُو مسیحی تعلیم سیکھنا چاہتا ہے تو ایک دن معیّن کر اور سُن لے"۔ (۲) حاکم نے کہا "لوگوں کو ترغیب دے"۔ پولوکارپ نے کہا "مَیں تو تجھے قابلِ تعلیم سمجھتا ہوں کیوں کہ ہمیں تو تعلیم دی گئی ہے کہ حاکموں اور اختیار والوں کی جو خدا کی طرف سے مقرّر ہوئے ہیں جہاں تک مناسب ہے (اور ہمارا نقصان نہیں) عزّت کریں۔ لیکن مَیں اِن کو اس لائق نہیں سمجھتا کہ اِن کے سامنے مَیں معذرت کروں"۔

پولوکارپ کا دلیرانہ جواب

۱۱۔ حاکم نے کہا۔ "میرے پاس درندہ جانور ہیں اگر تُو توبہ نہ کرے گا تو مَیں تجھے اُن کے سامنے ڈال دوں گا"۔ اُس نے کہا "اے قیصر ہمارے لئے نامناسب ہے کہ ہم بہتر شے کو بدترین شے سے تبدیل کریں بلکہ یہ عمدہ بات ہے کہ تکلیفات کو راستبازی سے تبدیل کریں"۔ (۲) حاکم نے پھر اُس سے کہا "اگر تُو جنگلی درندوں کو ناچیز سمجھتا ہے تو مَیں تجھے آگ سے جلا ڈالوں گا۔ پس تُو توبہ کر لے"۔ پولوکارپ نے کہا "تُو مجھے اُس آگ سے ڈراتا ہے جو صرف گھڑی بھر جلتی ہے اور تھوڑی دیر بعد بُجھ جاتی ہے کیونکہ تُو آنیوالی عدالت کی اور ابدی سزا کی اُس آگ سے ناواقف ہے جو بیدینوں کے لئے دھری ہے، لہٰذا تُو دیر کیوں کرتا ہے؟ کر لے جو کچھ تُو کرنا چاہتا ہے"۔

لوگوں کا شور و غُل

۱۲۔ اُس نے اس قسم کی باتیں کہیں اور دلیری اور خوشی سے معمور ہو گیا۔ اُس کا چہرہ فضل سے بھر گیا ایسا کہ نہ صرف اُس کا چہرہ اُس کے برخلاف کہنے والوں کی باتوں سے مُرجھا ہی نہیں گیا بلکہ برعکس اس کے حاکم بے خود ہو گیا اور اپنے ہی مُنادی کو بھیجا کہ تماشہ گاہ میں جا کر تین دفعہ مُنادی کرے کہ "پولوکارپ کہتا ہے کہ مَیں مسیحی ہوں"۔ (۲) منّاد کے یہ کہتے ہی اُن غیر قوموں اور یہودیوں کی جو سمرنا میں رہتے تھے کُل گروہ نے بڑے غضب اور بلند آواز سے نعرہ مارا۔ "یہی آسیا کا اُستاد مسیحیوں کا باپ، ہمارے دیوتاؤں کا ڈھانے والا۔ جو بہتوں کو سکھاتا

ہے کہ تم نہ تو قربانی کرو اور نہ اُن کی عبادت کرو"۔ یہ کہہ کر وہ بلند آواز سے چلّائے اور ایشیا[1] کے حاکم فلپس کو کہا کہ پولوکارپ پر ایک شیر چھوڑ دے۔ مگر اُس نے جواب دیا کہ "میری رائے میں یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ مَیں کھیل بند کر چُکا ہُوں"۔ (۳) تب اُنہوں نے ایک زبان ہو کر چلّا چلّا کر یہ کہنا شروع کیا کہ "پولوکارپ کو زندہ جلا دے"۔ کیونکہ ضرور ہے کہ اُس کے تکیہ کا خواب پُورا ہو، جس کو اُس نے اُس وقت جلتا ہُوا دیکھا تھا جبکہ وہ دُعا مانگ رہا تھا اور اپنے ایماندار رفیقوں کی طرف متوجہ ہو کر نبوت کر کے کہتا تھا، کہ ضرور ہے کہ مَیں زندہ جلایا جاؤں"۔

چِتا تیار کی گئی اور وہ اُس میں رکھا جاتا ہے

۱۳۔ پس یہ باتیں اِس قدر سرعت کے ساتھ وقوع میں آئیں کہ عقل یہ سوچ کر خود حیران ہوتی ہے۔ بھیڑ فوراً کارخانوں اور حماموں سے لکڑیاں اور گھاس پھُوس جمع کرنے لگ پڑی، اور یہُودی تو خصُوصاً اپنی عادت کے مُطابق اِس کام میں بہت ہی مشغول تھے (۲) جب چِتا تیار ہو چکی تو اُس نے اپنی تمام بالائی پوشاک اُتار کر اور کمر بند کھول کے اپنی جوتیاں بھی اُتار لیں۔ تب کچھ دیر کے لئے اُس نے ہاتھ پھیلائے اور آسمان کی طرف مُنہ اُٹھا کر بڑی سنجیدگی کے ساتھ باآوازِ بلند دُعا مانگنے لگا کہ "اَے خُدا تُو میری رُوح کو قبول کر

---

[1] اصل میں ہے (Asiarchs) آسیارخیں یعنی آسیا کا سردار یا حاکم۔ رُومی سلطنت کے مشرقی صوبجات میں اہلِ دول عموماً مندروں میں پُوجا پاٹھ کے کام اور کھیل تماشوں میں جو دیوتاؤں کی شان میں رُومی دستورات کے مطابق ہُوا کرتے تھے بطور پریذیڈنٹ مقرر ہوتے اور کل خرچ اپنی گرہ سے کیا کرتے تھے۔ اِن حاکموں کو اپنے اپنے صُوبوں کی طرف سے خطابات مِلا کرتے تھے۔ مثلاً کپری ارخیس یعنی کپرس کا حاکم (۲ مکابیین ۱۲ : ۲) لُوکی ارخیس یعنی لوکیہ کا حاکم وغیرہ، علیٰ ہذا آسیا کے حاکم کا لقب آسیا کے صوبہ کی طرف سے اِس فلپس کو مِلا تھا۔ کُل صوبہ میں دس حاکم عوام کی طرف سے چُنے اور صوبجات کے اعلےٰ حاکم کی طرف سے منظور کئے جاتے تھے۔ اُن میں سے ایک چیف آسیارخ ہُوا کرتا تھا جو دارالسلطنت افسس میں رہتا تھا۔ [2] اِس زمانہ میں یہُودی مسیحیوں کی ایذارسانیوں میں جو غیر اقوام کی طرف سے اُن پر وارد ہو رہی تھی اُن کے یعنی رومیوں کے ساتھ شریک ہونے سے اپنے اُس بغضِ دیرینہ کو جو وہ مسیحیوں کے ساتھ رکھتے تھے"۔ اور رُومی بادشاہ کے ساتھ اپنی ظاہری (باطنی نہیں) نمک حلالی اور خیر اندیشی کو عمل میں لا رہے تھے اور اُس کو وہ اپنے بچاؤ کی ایک عمدہ صورت تصوّر کرتے تھے۔

اَور مجھے یہ تمام تکلیف برداشت کرنے کی توفیق عطا فرما تاکہ اس سے تیرا جلال ظاہر ہو" تب اُس نے لوگوں کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ اب مَیں تیار ہُوں - (۳) پس وُہ لوازمات جو چِتّا کے لئے تیار کئے گئے تھے فوراً اُس کے سامنے لاکر رکھے گئے، اَور جب وُہ اُس کو کاٹھ پر کیلوں سے گاڑنے لگے تو اُس نے کہا: "مجھے یُونہی رہنے دو کیونکہ جس نے مجھے آگ برداشت کرنے کی طاقت دی ہے، وُہ تمہاری کیلوں کی حفاظت کے بغیر بھی مجھ کو آگ میں رہنے کی طاقت دے گا۔

چِتّا میں پولوکارپ کی دُعا

۱۴- اُنہوں نے اُس کو کاٹھ پر کیلوں سے تو نہ ٹھونکا مگر ایک لکڑی کے ساتھ باندھ دیا۔ جب اُس کے ہاتھ پیچھے کو کئے ہُوئے وُہ لکڑی کے ساتھ باندھا گیا تو لوگوں نے بڑے زور سے قہقہہ لگایا اَور ناچنے لگے - یہ ایک ایسا منظر تھا جس طرح ایک بڑے گلّے میں سے ایک شاندار مینڈھا قربانی کے لئے یا ایک تیار شدہ اَور مقبُولِ خُدا سوختنی قربانی کے لئے باندھا جاتا ہے۔ اُس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا "اَے قادرِ مطلق خُداوند خُدا - اپنے پیارے اَور مُبارک بیٹے یسُوع مسیح کے باپ جس کے ذریعہ سے ہم نے تیرا علم حاصل کیا ہے۔ اَے فرشتوں اَور قُدرتوں اَور تمام خلقت کے اَور تمام راستباز نسلوں کے خُدا جو تیرے حضُور زندہ ہیں (۲) مَیں تیری تعریف کرتا ہُوں کہ تُو نے مجھے اِس دِن اَور گھڑی کے لائق کیا ہے تاکہ مَیں رُوح القُدس کی بقا میں جسم اَور رُوح ہر دو کی ابدی "زندگی کی قیامت کے لئے" یُوحنّا ۵:۲۹
یسُوع مسیح کے پیالہ میں شہیدوں کے شمار کے درمیان حِصّہ لُوں جن میں آج کے دن تیرے حضُور موٹی تازی اَور مقبُول قربانی کی طرح تیرا منظُورِ نظر ہو جاؤں جیسا کہ تُو نے پیشتر سے تیار کر رکھا ہے اَور اب اُس کو مکمل کر دیا ہے تُو سچا اَور حقیقی خُدا ہے-(۲) اِسی سبب سے اَور تمام باتوں کے لئے مَیں ابدی اَور آسمانی سردار کاہن تیرے عزیز بیٹے یسُوع مسیح کے ذریعہ سے تیری حمد کرتا ہُوں - تجھے مُبارکباد دیتا ہُوں تیرا جلال ظاہر کرتا ہُوں - جس کے ذریعہ اُس کے اَور رُوح القُدس کے ساتھ اب اَور ہمیشہ تک اَور آنے والے زمانوں تک ستائش ہو - آمین"۔

پولوکارپ چِتّا میں نہ جلا

۱۵- جب اُس کی زبان سے آمین نکلی اَور وُہ دُعا ختم کر چکا تو آگ جلانے والوں نے آگ جلا دی اَور بڑے

شعلے اُٹھنے لگے اَور اُن لوگوں نے جنہیں دیکھنے کی اجازت مِلی ہُوئی تھی ایک عجوبہ دیکھا اَور لوگوں نے اُن واقعات کو جو ظہور میں آئے تھے اَوروں تک پہنچا دینے کے لئے محفوظ رکھا۔ (۲) کیونکہ جس طرح سے جہاز کا بادبان ہَوا سے بھر جاتا ہے اُسی طرح سے آگ نے محراب[۱] کی صُورت پکڑی اَور شہید کے جسم کو چاروں طرف سے دیوار کی طرح محیط کر لیا، اَور وُہ اُس کے درمیان اُس جسم کی طرح نہ تھا جو جل رہا ہو بلکہ روٹی کی طرح جو تنور میں ہو یا سونے چاندی کی طرح جو آگ کی بھٹی میں ہو، اَور ہمیں اُس کی خُوشبُو ایسی آئی جیسے کہ لوبان کی یا کسی بیش قیمت خُوشبودار مصالح کی تیز آتی ہے۔

اُس کو چِتا ہی میں نیزے سے چھید دیا گیا

۱۶۔ پس آخرالامر جب اُن بے شرع لوگوں نے دیکھا کہ اُس کا جسم آگ سے نہیں جلتا تو ایک جلّاد کو حُکم دیا کہ اُس کو نیزے سے ہُول مارے۔ ہُول مارتے ہی اُس میں سے ایک فاختہ[۲] نکلی اَور اس قدر خون بہا کہ آگ بُجھ گئی اَور تمام بھیڑ نے تعجب کیا کہ بے ایمانوں اَور ایمانداروں میں کس قدر فرق ہے (۲) اِن میں سے ایک یہ شخص ہے نہایت ہی عجیب پولوکارپ۔ ہمارے زمانہ کا رسُولی اُستاد اَور نبی۔ سمرنا کی مقدس کلیسیا کا اُسقف، کیونکہ ہر ایک بات جو اُس کے مُنہ سے نکلی پوری ہو گئی۔

پولوکارپ کی لاش سمرنا کی کلیسیا کو نہ مِلی

۱۷۔ لیکن اُس حاسد اَور بُغض کرنے والے اَور شریر[۳] اَور راست بازوں کے خاندان کے مخالف نے اُس کی شہادت کی عظمت اَور اُس کی طرزِ معاشرت کو جو ابتدا ہی سے بے عیب تھی اَور اس بات کو دیکھ کر کہ اُس نے بقا کے تاج کو پہن لیا اَور وُہ اجر حاصل کر لیا جس کے برخلاف کُچھ نہیں کہا جا سکتا ایسا انتظام کیا کہ اُس کا غریب جسم بھی کوئی لیجا نہ سکا اگرچہ اُس کو لے جانے کی خواہش بہتوں نے کی تاکہ اُس کے مُبارک جسم کو چھُو سکیں۔ (۲) پس اُنہوں نے ہیرودیس کے والد اَور الکیس کے بھائی نیکیٹیس کو مقرّر کیا تاکہ وُہ حاکم کے پاس جا کر بتا دے کہ اُس کا جسم دیا نہ جائے۔ کیونکہ اُنہوں نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس مصلُوب کو چھوڑ کر وُہ اِس کی عبادت کرنے لگ جائیں"۔ یہ اُنہوں نے

---

[۱] اس مقام پر یسعیاہ ۴۳ باب ۲ آیت یاد آتی ہے جہاں لکھا ہے کہ "جب تُو آگ کے درمیان چلے گا تو تجھے آنچ نہ لگے گی اَور شعلہ تجھے نہ جلائے گا"۔ [۲] [۳] یہ القاب شیطان کے ہیں۔

یہُودیوں کی تحریک اَور زور دینے سے کیا تھا جو اُس وقت حفاظت کر رہے تھے جبکہ اُس کو آگ میں سے نکال کر لے جانے کو تھے ۔ وُہ یہ نہیں جانتے تھے کہ مسیح کو جس نے نجات یافتگان کی کُل دُنیا کی نجات کے لئے یعنی بے گُناہ نے گنہگاروں کے لئے دُکھ سہا نہ تو اُسے چھوڑ سکتے ہیں اَور نہ ہی کسی دُوسرے کی پرستش کر سکتے ہیں (۲) کیونکہ مسیحی اُس کی اِس لئے عبادت کرتے ہیں کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہے مگر شہیدوں کو مثل خُداوند کے شاگردوں اَور مقلّدوں کے اُن کی لاثانی نیک طینتوں کے سبب سے لائق طور پر پیار کرتے ہیں جو وُہ اپنے بادشاہ اَور اُستاد کی نسبت رکھتے ہیں ۔ کاشکہ ہم بھی اُس کے شریکِ حال ہوکر ایمان کی آزمائش کے وقت اپنے آپ کو اُس کے لئے قربان ہونے کیلئے پیش کر سکیں ۔

پولوکارپ کی ہڈیاں محفُوظ ہوتی ہیں

۱۸ ۔ پس صُوبہ دار نے یہُودیوں کی یہ مخالفت دیکھ کر اپنے دستور کے مطابق اُس کو درمیان میں رکھ کے جلا ڈالا ۔ ایسا کہ ہم نے بھی بعدازاں اُس کی ہڈیوں کو جو بیش قیمت پتھّروں اَور تائے ہُوئے سونے سے بھی کہیں بڑھ کر قیمتی تھیں لے کر مناسب جگہ میں رکھ دیا (۲) جہاں پر خُداوند ہمیں حتّی الوسع خُوشی اَور خُرمی کے ساتھ فراہم ہونے کی اجازت دے گا تاکہ ہم اُس کی شہادت کا جشن دن منائیں ، تاکہ اُن کی یاد تازہ ہو جو اس سے پہلے کشتی کر چُکے ہیں اَور اُن کی تربیت وتیاری ہو جو اس کے بعد ایسی لڑائی لڑیں گے ۔

پولوکارپ کی شہادت کا نتیجہ

۱۹ ۔ یہ واقعات مبارک پولوکارپ پر وقوع میں آئے جو فیلاڈلفیہ کے بارہ بھائیوں کے ساتھ سمرنا میں شہید ہُوا اَور صرف اُسی کو سب سے بڑھ کر لوگ یاد کرتے ہیں ، یہاں تک کہ غیر قوموں میں بھی ہر جگہ اُس کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے ۔ نہ صرف اس لئے کہ وُہ ایک عالم اُستاد تھا بلکہ اس لئے بھی کہ وُہ ایک لائق شہید تھا جس کی شہادت کی سب لوگ پیروی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ شہادت مسیح کی انجیل کے مطابق تھی ۔ (۲) وُہ دُکھوں کی برداشت کے ذریعہ سے اُس ناراست حاکم پر غالب آیا اَور [illegible] غیر فانی تاج حاصل کر کے رسُولوں اَور تمام راستبازوں کے ساتھ خُوشی کرتے ہُوئے خُدا اَور قادرِ مطلق باپ کو جلال دیتا ہے اَور ہماری رُوحوں کے نجات دہندہ اَور ہمارے جسموں کے ناخُدا

اَور تمام دُنیا کی کلیسیائے جامع کے بادشاہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی تعریف کرتا ہے۔

آخری باتیں

۲۰۔ پس تُم نے تو درخواست کی تھی کہ جو کچھ وقوع میں آیا ہے اُس کا مفصّل بیان تُم سے کیا جائے، مگر ہم نے فی الحال اپنے بھائی مرقیانس کے ذریعہ سے بالاختصار بیان کر دیا ہے۔ پس تُم یہ باتیں معلُوم کر کے یہ خط اُن بھائیوں کے پاس بھی بھیج دینا جو تُم سے بھی پہلے ہیں تاکہ وُہ بھی خُداوند کی بزُرگی کریں جو اپنے بندوں کو چُنتا ہے۔ (۲) اب اُس کو جو اپنے فضل اَور بخشش سے ہم کو اپنی آسمانی بادشاہت میں لے جانے پر قادر ہے، اُس کے اکلوتے بیٹے خُداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے جلال۔ عزّت۔ قُدرت اَور عظمت ابد تک ہو۔ سب مُقدّسوں کو سلام کہو۔ وُہ سب جو ہمارے ساتھ ہیں تُم کو اَور اس خط کے لکھنے والے یوآرِسٹس کو معہ اُس کے تمام خاندان کے سلام کہتے ہیں۔

پولوکارپ کی شہادت کی تاریخ

۲۱۔ مُبارک پولوکارپ ماہِ کسنتھیکس کے پہلے حصّہ کی دُوسری تاریخ کو مارچ کی تقویم کی ساتویں تاریخ سے پہلے بڑے سبت کو آٹھویں گھنٹے شہید ہُوا۔ فلپس ترلیانوی کی کہانت کے وقت جبکہ استاطیوس قودرانتس حاکم تھا اَور یسُوع مسیح کی ازلی بادشاہت میں ہیرودیس نے اُس کو پکڑوایا تھا، اُس کو (یسُوع مسیح) جلال اَور عزّت اَور عظمت اَور ابدی تخت پُشت در پُشت ہو۔ آمین۔

اُس کا اختتام اَور اُس کی کتابت کا ذکر

۲۲۔ اَے بھائیو! ہم دُعا کرتے ہیں کہ جب تُم کلام کے مطابق جو یسُوع مسیح کی انجیل کے بموجب ہے، چلتے ہو تو اُس میں تیز روی بھی کرو۔ جس کے ساتھ خُدا کو اُس کے مقدّس چُنے ہُوؤں کی نجات کی خاطر جلال ہو جیسا کہ مُبارک پولوکارپ نے شہادت دی ہے جس کے نقشِ قدم پر ہم بھی چلیں تاکہ خُداوند یسُوع کی بادشاہت میں پائے جائیں۔ (۲) یہ باتیں غیوّس نے تو پولوکارپ کے شاگرد آئرینیوس کے کاغذات میں سے نقل کی ہیں، وُہ بھی آئرینیوس کا ہم عصر تھا (۳) مگر مجھ ایسوقراطنے کرنتھس میں ہو کر غیوّس کے کاغذات سے نقل کر کے لکھا ہے۔ فضل سب لوگوں پر ہو (۴) اَور پھر مجھ کو پیونیاس نے مُبارک پولوکارپ کے مکاشفہ کے بموجب جو مجھے ہُوا

جیسا کہ میں ذیل میں ظاہر کر دوں گا، مذکورہ بالا بیان سے اُن کاغذات کو تلاش اور جمع کر کے لکھا جو مرورِ زمانہ کے باعث بوسیدہ ہو جانے کے قریب تھے تاکہ یسُوع مسیح مجھ کو بھی اپنے چُنے ہُوؤں کے ساتھ اپنی آسمانی بادشاہت میں شامل کرے جس کو باپ اور رُوح القدس کے ساتھ زمانوں کے زمانوں تک جلال ہوتا ہے۔ آمین

(یہی گذشتہ پیراگراف ماسکو کے قلمی نسخے میں یُوں آئے ہیں)

(۲) یہ باتیں غیُوس نے تو آئیرینیوس کے کاغذات میں سے نقل کی ہیں۔ وُہ آئیرینیوس کا ہمعصر تھا جو مقدّس پولوکارپ کا شاگرد تھا، کیونکہ یہ آئیرینیوس اُسقف تھا پولوکارپ کی شہادت کے وقت رُوم میں جا کر بہتوں کو تعلیم دیتا تھا۔ اُس کے بھی بہت سے عُمدہ عُمدہ اور صحیح تعلیم کے رسالے موجُود ہیں۔ اُن میں وُہ پولوکارپ کا ذکر کرتا ہے کہ میں نے اُس سے تعلیم پائی ہے۔ اُس نے تمام بدعتوں کی کما حقہ تردید کی ہے اور کلیسیائی اور جامع قوانین جیسا کہ اُس نے اُس مقدّس سے پائے کلیسیا کے حوالہ کئے مگر وُہ یہ بھی کہتا ہے کہ جب ایک موقع پر مارکیون (جس سے کہ اُس کے پیرو مارکیونی کہلاتے ہیں) مقدّس پولوکارپ کو ملا اور اُس سے پُوچھا "اے پولوکارپ تُو ہمیں پہچانتا ہے"؟ تو اُس نے مارکیون کو جواب دیا "میں پہچانتا ہُوں، شیطان کے پلوٹھے میں پہچانتا ہُوں" اور آئیرینیوس کے نوشتوں (یا کاغذات) میں یہ بھی لکھا ہے کہ عین اُسی دِن اور اُسی گھڑی جبکہ پولوکارپ سمرنا میں شہید ہُوا تو شہر رُوم میں آئیرینیوس نے بھی ایک آواز سُنی جو نرسنگے کی طرح یُوں بول رہی تھی کہ "پولوکارپ شہید ہو گیا"۔ (۳) پس آئیرینیوس کے اِن کاغذات سے جیسا کہ ذکر ہو چکا غیُوس نے نقل کی اور غیُوس کی نقلوں سے کرنتھس میں ایسوقراط نے نقل کی (۴) اور پھر ایسوقراط کی نقلوں سے مجھ پیوناس نے مقدّس پولوکارپ کے مکاشفہ کے بموجب اُن کاغذات کو جو زمانہ کے باعث بوسیدہ ہو جانے کے قریب تھے فراہم کر کے یہ باتیں لکھیں تاکہ خُداوند یسُوع مسیح مجھ کو بھی اپنے چُنے ہُوؤں کے ساتھ اپنی آسمانی بادشاہت میں شامل کرے جس کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے ساتھ زمانوں کے زمانوں تک جلال ہوتا رہے۔ آمین۔

تعلیمُ الرُّسل

غیر اقوام کے لئے خداوند یسوع مسیح کی تعلیم جو بارہ رسُولوں کے وسیلے دی گئی

دو رستوں کا بیان

۱۔ بنی نوع انسان کے لئے رستے دو ہیں، ایک زندگی کا
اور ایک موت کا اور ان دونوں راہوں کے درمیان بہت
فرق ہے (۲) پس "زندگی کی راہ" یہ ہے کہ اوّل تو "خدا کو پیار کر" جو تیرا خالق یرمیاہ ۱۹:۸
ہے۔ دوم "اپنے پڑوسی کو جیسا آپ کو" اور "سب جو کچھ تو چاہتا ہے کہ متی ۲۲: ۳۷
مجھ پر وارد نہ ہو تو دوسرے کے ساتھ بھی ویسا نہ کر۔ و ۳۹
احبار ۱۹:۱۸
(۳) اور ان باتوں کی تعلیم یہ ہے۔ "جو تم پر لعنت کرتے ہیں اُن کے لئے
برکت چاہو" اور اپنے دشمنوں کے لئے "دعا کرو" اور "اپنے ستانے والوں طوبیاہ ۴:۱۵
کے لئے روزہ رکھو" کیونکہ اگر تم اُن کو پیار کرو جو تم کو پیار کرتے متی ۵:۴۴و۴۶
ہیں تو احسان کیا ہے؟ کیا غیر قومیں بھی ایسا ہی نہیں کرتیں؟ مگر تم اپنے کینہ لوقا ۶: ۲۷و۲۸
رکھنے والوں کو پیار کرو" تو تمہارا کبھی کوئی دشمن نہ ہوگا (۴) نفسانی اور جسمانی شہوتوں سے ۳۲، ۳۳، ۳۵
پرہیز کرو۔ "اگر کوئی تیری دہنی گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی اُس کی طرف
پھیر دے" یوں تو کامل ہوگا۔ "اگر کوئی تجھے ایک میل بیگار لے جائے تو تو اُس متی ۵:۳۹۔
کے ساتھ دو میل چلا جا۔ اگر کوئی تیرا کُرتہ مانگے تو اُس کو چوغا بھی ۴۲
دے دے۔ اگر کوئی شخص تجھ سے تیری اپنی شے مانگے تو تو اُس سے لوقا ۶:۲۹ و
پھر مت مانگ" کیونکہ کوئی بات تیرے لئے ممکن نہیں ہے (۵) ہر ایک جو تجھ ۳۰
سے مانگتا ہے تو اُسے دے اور پھر مت مانگ" کیونکہ خدا باپ سب کو
اپنی ہی نعمتوں میں سے دینا چاہتا ہے۔ مُبارک ہے وہ جو الٰہی حکم کے مطابق
دیتا ہے، کیونکہ وہ بری ہے لیکن لینے والے پر افسوس ہے کیونکہ اگر کوئی شخص
حاجتمند ہو کر لیتا ہے تو وہ بے جُرم ہے لیکن جو حاجتمند نہیں وہ خدا کو حساب دیگا کہ اُس

نے کیوں اور کس لئے لیا اور قید میں پڑ کر اُن کاموں کی بابت جو اُس نے کئے ہیں
آزمایا جائے گا اور "وہاں سے ہرگز نہ نکلے گا۔ جب تک کہ کوڑی کوڑی
ادا نہ کرے" کیونکہ اس کی بابت بھی کہا گیا ہے "تیری خیرات تیرے ہاتھوں متی ٥:٢٦
میں چھپ جاوے تاوقتیکہ تُو جان مے کہ کس کو دینا ہے"۔

تعلیم کا دُوسرا حکم

٢۔ اس تعلیم کا دُوسرا حکم یہ ہے (٢) تُو خون نہ کر۔ تُو خروج
زنا نہ کر۔ تُو لڑکوں کو خراب مت کر۔ تُو حرامکاری مت ٢٠:١٣
کر۔ "تُو چوری مت کر"۔ جادوگری مت کر۔ زہر مت دے۔ حمل میں بچّہ کو مار نہ ڈال سے ١٠
اور جب وہ پیدا ہو اُسے قتل نہ کر۔ پڑوسی کے مال کی خواہش نہ کر (٣) تُو قسم نہ کھا۔ تُو جھوٹی متی
گواہی نہ دے۔ بُری باتیں نہ بول۔ تُو بُغض نہ رکھ (٤) تُو نہ تو دو دلا ہو اور نہ دو زبان۔ کیونکہ دو ٥:٣٤
زبانی موت کا پھندا ہے (٥) تیری بات جھوٹی نہ ہو اور نہ خالی بلکہ عمل سے بھرپور ہو (٦) تُو نہ لالچی احبار
بن اور نہ لٹیرا اور نہ مکّار اور نہ بدمزاج اور نہ مغرور ہو۔ اپنے پڑوسی کے خلاف تُو بد ارادہ مت ١٩:١٧،١٨
کر (٧)، کسی آدمی کو حقیر نہ جان بلکہ سبھوں کے ساتھ مِلاپ کر۔ دُشمن لوگوں کے یہوداہ
لئے دُعا اور اپنی جان سے زیادہ دوستوں کو پیار کر۔ ١٢

ہر طرح کی بُرائی سے پرہیز کرنے کی نصیحت

٣۔ اَے میرے بچّے! ہر قسم کی بُرائی اور ہر ایک
بات سے جو اُس کے مشابہ ہے گریز کر (٢) غصّہ ور
نہ بن، کیونکہ غصّہ قتل تک پہنچاتا ہے اور نہ حاسد
اور جھگڑالو اور نہ غضب کرنے والا بن، کیونکہ اِن باتوں سے قاتل پیدا ہوتے ہیں۔
(٣) اَے میرے بچّے! شہوت پرست نہ بن، کیونکہ شہوت زناکاری کی ہدایت کرتی ہے
اور نہ بیہودہ گو بن اور نہ بلند نظر، کیونکہ ان سب سے زناکار پیدا ہوتے ہیں (٤) اَے میرے
بچّے "شگونیا مت بن"۔ کیونکہ یہ بُت پرستی تک پہنچاتا ہے اور نہ ساحر اور نہ رمّال اور
نہ جادوگر بن اور نہ ہی ان کے دیکھنے کی خواہش کر، کیونکہ اِن سب سے بُت پرستی
پیدا ہوتی ہے (٥) اَے میرے بچّے! کاذب مت بن، کیونکہ کذب چوری
تک نوبت پہنچاتی ہے، اور نہ ہی زر دوست اور نہ ہی جھوٹا فخر کرنے والا بن
کیونکہ اِن سب سے چوریاں پیدا ہوتی ہیں (٦) اَے میرے بچّے! کُڑکُڑانے والا
مت بن کیونکہ یہ کفر تک ہدایت کرتا ہے اور نہ خود رائے ہو اور نہ بدخیال کیونکہ

متی ۵:۵ ان تمام باتوں سے کُفر پیدا ہوتے ہیں (۷) مگر حلیم ہو کیونکہ "حلیم زمین کے وارث
یسعیاہ ہوں گے۔" (۸) تُو بُردبار اَور رحیم اَور بے عیب اَور "شکستہ دِل" اَور نیک اَور
۲:۶۶ ہمیشہ اُس "کلام کے سبب کانپ جانے والا" بن جیسے تُو نے سُنا ہے (۹) اپنے
آپ کو بلند مت کر اَور نہ گستاخی کو اپنی رُوح پر قبضہ دے۔ تیری رُوح سربلندوں
کے ساتھ متحد نہ ہو بلکہ راستبازوں اَور فروتنوں کی مانند چلے (۱۰) حادثات جو تجھ پر
واقع ہوں اُن کو بھلا سمجھ کے قبول کر۔ یہ بیان کر کہ کوئی بات خُدا کے بغیر واقع
نہیں ہوتی۔

مختلف نصیحتیں

عبرانی ۱۳: ۴: ۱ اے میرے بچّے رات دِن "اُس کو یاد کر جو تجھ سے
خُدا کا کلام کہتا ہے"۔ اَور خُداوند کی مثل اُس کی عزّت کر
کیونکہ جہاں ندا الٰہی ہے وُہیں خُدا ہے (۲) اَور روز روز مقدّسوں کے چہروں
کا جویاں رہ تاکہ تُو اُن کے کلام سے آرام پائے (۳) تفرقہ مت ڈال بلکہ لڑنے والوں
کے درمیان صُلح کروا۔ راستی سے انصاف کر۔ گناہوں پر ملامت کرنے کے
لئے کسی کی طرفداری مت کر (۴) دو دلا مت ہو کہ آیا فلاں بات ہوگی یا نہیں (۵) لینے کلیسیاس
کے لئے تُو ہاتھ پھیلانے والا اَور دینے کے لئے ہاتھ کھینچ لینے والا مت بن"۔ ۴: ۳۱
(۶) اگر کوئی بات تیرے قابُو (یا ہاتھوں) سے نکل جائے تو تُو اپنے گُناہوں کا فدیہ دے۔
(۷) دینے میں پس و پیش نہ کر اَور جب تُو دے چُکا ہے تو مت کُڑکُڑا کیونکہ تُو جانتا
ہے کہ نیک اجر دینے والا کون ہے (۸) محتاج سے رُوگردانی نہ کر اَور بھائی کو سب
باتوں میں شریک کر اَور کسی شے کو نہ کہہ کہ "میری ہے" کیونکہ اگر تُم غیر فانی شے میں
اعمال شریک ہو تو فانی چیزوں میں کس قدر زیادہ ہو گے (۹) اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی سے
۳۲:۲ دست بردار نہ ہو بلکہ اُن کی جوانی ہی سے اُن کو خُدا کے خوف کی تعلیم دے (۱۰) تُو اپنی
تلخ مزاجی سے اپنے غُلام یا اپنی لونڈی پر جو اُسی خُدا پر اُمید رکھتے ہیں جس پر تُو رکھتا
ہے دست درازی مت کر، کہیں ایسا نہ ہو کہ وُہ اُس خُدا سے جو تُم دونوں پر حُکمران ہے
خوف نہ کریں، کیونکہ وُہ لوگوں کی طرفداری کے ساتھ بُلانے نہیں آتا بلکہ اُن پر آتا ہے جنہیں
رُوح نے تیار کیا ہے (۱۱) لیکن تُم جو نوکر ہو خوف اَور حیا کے ساتھ اپنے اپنے مالکوں کے جو تمہارا
کے نمونے ہیں تابع رہو (۱۲) ہر قسم کی ریاکاری اَور اُس سے جو خُداوند کو نہیں بھاتی نفرت رکھ۔

(۱۳) خداوند کے حکموں کو ترک مت کر اور جو باتیں تُو نے پائی ہیں اُنہیں بلا کسی قسم کی کمی و بیشی کے محفوظ رکھ (۱۴) کلیسیا کے درمیان اپنی خطاؤں کا اقرار کر اور بدتمیزی کے ساتھ دُعا کے لئے مت جا یہی زندگی کی راہ ہے۔

موت کے راستہ کا بیان

۵۔ مگر موت کا راستہ یہ ہے۔ سب سے پہلے یہ راستہ بُرا اور لعنت سے معمور ہے۔ خُون۔ زناکاریاں۔ شہوتیں۔ حرامکاریاں۔ چوریاں۔ بُت پرستیاں۔ جادوگریاں۔ زہر دینا۔ قزاقیاں جھوٹی گواہیاں ریاکاریاں۔ دودِلی۔ دھوکا۔ غرور۔ خرابیاں۔ سرکشیاں۔ لالچ۔ بُری باتیں بولنا۔ حسد۔ بیجا دلیر ہونا۔ بیجا فخر۔ لافزنی (۲) نیکوں کو ستانے والے۔ سچائی سے نفرت کرنے والے جھوٹ کو پیار کرنے والے۔ راستبازی کے اجر سے ناواقف لوگ۔ وُہ جو نہ تو راست عدالتوں سے اور نہ "نیکی سے لپٹے رہتے ہیں"۔ وُہ جو نیک بات کے لئے نہیں بلکہ بُری بات کے لئے جاگتے رہتے ہیں، جن سے فروتنی اور برداشت کوسوں دُور ہیں۔ بطالت کے پیار کرنے والے۔ بدلے کا تعاقب کرنے والے۔ غُربا پر رحم کرنے والے۔ اُن کے لئے جو محنت کرتے کرتے عاجز آ گئے ہیں۔ محنت نہ کرنے والے، اپنے خالق کو نہ جاننے والے۔ بچّوں کے قاتل۔ خُدا کی خلقت کے بگاڑنے والے۔ مُحتاج سے رُوگردانی کرنے والے۔ مصیبت زدہ کو دُکھ دینے والے۔ توانگروں کے حامی۔ غریبوں کے ناراست مُنصف۔ بالکل گنہگار۔ ان سب سے میرے بچّو، بچے رہو۔

ہوشیار رہنے کی تعلیم

۶۔ خبردار۔ کوئی تمہیں اس تعلیم سے گمراہ نہ کر دے کیونکہ وُہ خُدا سے علیحدہ تجھے سکھلاتا ہے (۲) کیونکہ اگر تُو خُداوند کا پُورا جُوا اُٹھا سکے تو تُو کامل ہوگا اور اگر نہیں تو اس قابل نہیں ہے جس قدر تُو کر سکتا ہے (۳) کھانے پینے کی بابت جس قدر بوجھ تُو اُٹھا سکتا ہے اُٹھا۔ مگر بُتوں کے چڑھاووں سے تُو بدّت ہی پرہیز کر کیونکہ یہ مُردہ دیوتاؤں کی عبادت ہے۔

بپتسمہ دینے کی بابت

۷۔ بپتسمہ کی بابت یہ تعلیم ہے کہ یُوں بپتسمہ دو۔ اوّل تمام الفاظ "باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام ہیں" کے سب الفاظ کہہ کر بہتے پانی میں بپتسمہ دو (۲) لیکن اگر بہتا پانی میسّر نہ ہو تو کسی اور پانی سے بپتسمہ دو اگر تُو سرد پانی سے بپتسمہ نہیں دے سکتا تو گرم پانی سے دے (۳) اور اگر پانی تیرے

پاس نہ سرد ہے اَور نہ گرم تو باپ اَور بیٹے اَور رُوح القُدس کے نام سے سر پر تین
دفعہ پانی ڈال (۴) بپتسمہ دینے سے پہلے بپتسمہ دینے والا اَور بپتسمہ پانے والا دونوں
اگر وُہ روزہ رکھ سکیں تو روزہ رکھیں اَور بپتسمہ پانے والے کو حکم کر کہ وُہ بپتسمہ
لینے سے ایک دِن پہلے روزہ رکھے۔

دُعا کی بابت

۸۔ اَور تمہارے روزے ریاکاروں کی طرح نہ ہوں کیونکہ وُہ
ہفتہ کے دُوسرے اَور پانچویں دِن روزہ رکھتے ہیں مگر تم
چوتھے اَور تیاری کے دِن روزہ رکھو (۲) اَور نہ ہی "ریاکاروں کی طرح" دُعا
متی کرو بلکہ جس طرح خُداوند یسُوع مسیح نے اپنی انجیل میں فرمایا ہے "تُم اس طرح
۶: ۹-۱۳ دُعا مانگو۔ اَے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے تیری
لوقا بادشاہی آئے تیری مرضی جیسی آسمان میں پُوری ہوتی ہے زمین پر
۱۱: ۲-۴ بھی پُوری ہو۔ ہماری روز کی روٹی ہمیں دے اَور جس طرح ہم اپنے
قرضداروں کو بخشتے ہیں تُو ہمارے قرض ہمیں بخش دے اَور ہمیں
آزمائش میں نہ لا بلکہ ہمیں اُس شریر سے رہائی دے کیونکہ قدرت
اَور جلال تا ابد تیرا ہی ہے (۳) تُم دِن میں تین بار اس طرح دُعا مانگا کرو۔

عشاءِ ربّانی کی بابت

۹۔ اَور شکرگزاری کی بابت یہ ہے کہ تُم یُوں شکرگزاری
کیا کرو (۲) پہلے پیالہ کے بارے میں۔ اَے ہمارے
باپ۔ ہم تیرے بیٹے داؤد کے مقدّس انگور کی خاطر تیرا شکر کرتے ہیں جسے تُو نے اپنے
بیٹے یسُوع کے ذریعہ سے ہمیں بتلا دیا، تُجھے تا ابد جلال ہو (۳) اَور توڑی ہُوئی روٹی کے
بارے میں اَے ہمارے باپ! ہم زندگی اَور عرفان (علم) کی خاطر تیرا شکر کرتے ہیں،
جسے تُو نے اپنے بیٹے خُداوند یسُوع کے ذریعہ سے ہمیں سکھایا ہے، تُجھے تا ابد
جلال ہو (۴) جس طرح سے یہ توڑی ہُوئی روٹی پہاڑوں پر بکھری ہُوئی تھی اَور یکجا فراہم
ہو کر ایک ہو گئی تھی اُسی طرح سے تیری کلیسیا زمین کی حدّوں سے تیری بادشاہت میں
فراہم ہو کیونکہ خُداوند یسُوع مسیح کے ذریعہ سے قُدرت اَور جلال تا ابد تیرا ہے (۵) اَور تمہاری
شکرگزاری میں سے کوئی نہ کھائے اَور نہ پیئے مگر وُہی جنہوں نے خُداوند کے نام پر بپتسمہ پایا
متی ہے، کیونکہ خُداوند نے بھی اس کی بابت کہہ دیا ہے "پاک چیز کُتّوں کو نہ دو"
۷: ۶

عشاءِ ربانی کے آخر میں شُکر کرنے کے بارے میں

۱۰۔ (۱) اور جب یہ عمل مکمّل ہو جائے تو تُم یُوں شُکر کرو۔ (۲) اَے مقدّس باپ! ہم تیرے مقدّس نام کا شُکر کرتے ہیں جسے تُو نے ہمارے دِلوں میں بسایا ہے
اور اس علم اور ایمان اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے جو تُو نے اپنے بیٹے یسُوع مسیح کے ذریعہ
ہمیں بتلا دیا، تجھے تا ابد جلال ہو (۳) اَے قادرِ مُطلق مالک! تُو نے تمام چیزیں اپنے
نام کی خاطر خلق کی ہیں اور آدمیوں کو کھانے پینے کی چیزیں عطا کیں تاکہ وُہ لُطف اُٹھائیں
اور تیرا شُکر کریں مگر تُو نے ہمیں رُوحانی کھانے پینے کی چیزیں اور ہمیشہ کی زندگی اپنے
بیٹے کے ذریعہ دی ہے (۴) سب سے پہلے ہم تیرا شُکر اس لئے کرتے ہیں کہ تُو طاقتور
ہے تجھے تا ابد جلال ہو (۵) اَے خُداوند! تُو اپنی کلیسیا کو ہر قسم کی بُرائی سے چھڑانے
اور اُس کو اپنی "محبت میں کامل کرنے" اور اُس کو "چاروں ہواؤں سے ۱یُوحنا
باہر جمع کرنے کے لئے" اُس مقدّس کلیسیا کو اپنی بادشاہت کے لئے یاد ۴ : ۱۸
متی
کر جو تُو نے اُس کے لئے تیار کی ہے کیونکہ قُدرت اور جلال تا ابد تیرا ہی ہے۔ ۳۱ : ۲۴
(۶) کاش کہ فضل آئے اور یہ جہان گُزر جائے۔ داؤد کے خُدا کو ہوشعنا۔ اگر کوئی پاک
ہے تو وُہ آئے اور اگر کوئی پاک نہیں تو وُہ توبہ کرے۔ "خُداوند آتا ہے" آمین۔ ۱کرنتھی
(۷) مگر نبوّت کرنے والوں کو اجازت دو کہ جس قدر چاہیں شُکر گزاری کریں۔ ۱۶ : ۲۲

کلیسیا میں جھُوٹے اور سچّے نبی کی شناخت

۱۱۔ (۱) پس جو شخص تمہیں متذکرہ بالا باتیں سکھانے آئے تُم اُسے قبُول کرو (۲) لیکن اگر سکھانے والا خود برباد کرنے کے لئے کوئی اور تعلیم سکھائے تو تُم اُس کی مت سُنو، لیکن اگر خُداوند کی راستبازی اور علم کو ترقّی دینے کے لئے سکھائے تو تُم اُسے ایسا قبُول کرو جیسا خُداوند کو (۳) اور تُم رسُولوں اور نبیوں کی بابت انجیل کے حُکم کے مطابق اس طرح عمل کرو (۴) اور ہر ایک رسُول جو تمہارے پاس آئے تُم اُس کو ایسا قبُول کرو جیسا خُداوند کو (۵) مگر وُہ تمہارے درمیان صرف ایک ہی دن رہے، اور اگر ضرورت ہو تو دُوسرے دِن بھی۔ لیکن اگر وُہ تیسرے دِن رہے تو وُہ جھُوٹا نبی ہے (۶) اور جب وُہ روانہ ہو تا وقتیکہ وُہ کہیں رات کو ٹکے روٹی کے سوائے کچھ نہ لے اور اگر وُہ روپیہ مانگے تو وُہ جھُوٹا نبی ہے (۷) اور ہر ایک نبوّت کرنے والا جو رُوح سے بولتا

ہے تم اُسے نہ تو آزماؤ اور نہ اُس کی نکتہ چینی کرو کیونکہ ہر ایک گناہ تو معاف ہو جائے
گا مگر یہ گناہ مُعاف نہ کیا جائے گا (۸) پھر بھی نہ ہر ایک جو رُوح سے بولتا ہے نبی
ہے مگر وہی جو خُداوند کی راہوں پر چلے پس انہی راہوں سے نبی اور جھوٹا نبی پہچانا جائیگا۔
(۹) اور ہر ایک نبی جو رُوح سے میز کو آراستہ کرتا ہے اُس سے نہ کھائے گا اور
اگر کھاتا ہے تو وُہ جھوٹا نبی ہے (۱۰) اور ہر ایک نبی جو سچائی کی تعلیم دیتا ہے
اور اگر اُس پر جس کی وُہ تعلیم دیتا ہے عمل نہیں کرتا تو وُہ جھوٹا نبی ہے (۱۱)
اور ہر ایک مقبُول اور سچا نبی جو کلیسیا کے دُنیاوی بھید پر عمل کرتا ہے اور جو کچھ کہ
وُہ خود کرتا ہے اُس پر عمل کرنے کی تعلیم نہیں دیتا تو تم اُس کی عدالت نہ کرو کیونکہ اُس
کی عدالت خُدا کے سامنے ہے کیونکہ اسی طرح سے قدیم زمانہ کے نبیوں نے بھی کیا ہے۔
(۱۲) لیکن جو رُوح سے کہے کہ مُجھے روپیہ یا کوئی اور شے دو تو تم اُس کی مت سُنو لیکن اگر
وُہ دیگر محتاجوں کے لئے کچھ مانگے تو تم میں سے کوئی اُس پر الزام نہ لگائے۔

حقیقی مسافروں کی مہمان نوازی کی نصیحت

زبور ۱۱۸
۱۱۷ : ۲۶
متی
۲۱ : ۹
مرقس
۱۱ : ۹
لوقا
۱۹ : ۳۸

۱۲۔ لیکن ہر ایک کو جو "خُداوند کے نام پر آتا ہے"
اُسے قبُول کرو، کیونکہ جب تم نے اُسے آزما لیا تم اُس کو
جان لوگے کیونکہ تُم داہنے اور بائیں ہر دو طرف امتیاز
رکھو گے (۲) اگر وُہ جو تمہارے پاس آیا ہے مُسافر ہے تو تم اُس کی حتی الامکان مدد کرو۔
لیکن وُہ تمہارے پاس اگر ضرُورت ہو تو دو تین دن سے زیادہ نہ رہے (۳) اور اگر وُہ
چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دستکار ہو کر رہے تو وُہ خود کمائے اور کھائے (۴) اور
اگر وُہ کوئی ہُنر نہیں رکھتا تو اپنی دانائی کے مطابق دُور اندیشی کرو کہ وُہ کس طرح بطور
مسیحی کے تمہارے درمیان رہ سکتا ہے مگر وُہ بیکار نہ رہے (۵) اگر وُہ ایسا
کرنا نہیں چاہتا ہے تو وُہ خُداوند مسیح کی سوداگری کرنے والا ہے، ایسے لوگوں سے خبردار رہو۔

جو نبی تمہارے درمیان رہنا چاہے وُہ پرورش کا حقدار ہے

متی
۱۰ : ۱۰

۱۳۔ لیکن ہر ایک سچا نبی جو تمہارے درمیان
رہنا چاہتا ہے "وُہ اپنی خوراک کا حقدار ہے"
(۲) علیٰ ہذا القیاس سچا اُستاد بھی مثل "مزدور
اپنی خوراک کا حقدار ہے" (۳) پس انگور کے کولہو، کھلیان اور اپنے بیلوں اور
بھیڑوں کا پہلا پھل نبیوں کو دو کیونکہ وُہ تمہارے سردار کاہن ہیں (۴) اگر نبی تمہارے

درمیان نہیں ہیں تو غریبوں کو دے (۵) اگر تُو غلہ بنائے تو پہلا پھل لے کر حُکم کے مطابق
دے (۶) اسی طرح جب تُو مَے کا یا تیل کا مرتبان کھولے تو پہلا پھل لے کر نبیوں کو
دے (۷) اور روپیہ اور پوشاک اور ہر ایک مال کا بھی جیسا تجھے اچھا معلوم ہو، پہلا
پھل لے کر حُکم کے مطابق دے دے۔

جو عشائے ربّانی میں شریک ہوتے ہیں وُہ پہلے باہمی شکر رنجی دُور کر لیا کریں

۱۴ - اور خُداوند کے دن پر باہم جمع ہو کر اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہُوئے روٹی توڑو اور شکر کرو تاکہ تمہاری قُربانی مقدّس ہو (۲) لیکن ہر ایک جس کو اپنے بھائی سے شکر رنجی ہو، وُہ تمہارے ساتھ داخل نہ ہو، تاوقتیکہ وُہ باہم مل نہ جائیں تاکہ تمہاری قُربانی ناپاک نہ ہو (۳) کیونکہ یہ ایسی قُربانی ہے جس کی بابت خُداوند نے کہا ہے "ہر ایک مکان اور زمان میں مقدّس قُربانی چڑھائیں کیونکہ میں بڑا بادشاہ ہُوں خُداوند فرماتا ہے اور قوموں میں میرا نام عجیب ہے"۔

ملاکی
۱:۱۱-۱۴

اپنے درمیان اُسقفوں اور ڈیکنوں کو مقرّر کرو - باہمی قصوروں کو مُعاف کرو

۱۵ - پس اپنے لئے خُداوند کے لائق اُسقفوں اور ڈیکنوں کو مقرّر کرو، ایسے آدمیوں کو جو حلیم اور سچے اور مقبول شدہ ہوں اور زر دوست نہ ہوں کیونکہ وُہ بھی نبیوں اور اُستادوں والی خدمت تمہارے لئے عمل میں لاتے ہیں (۲) پس تم اُنہیں حقیر مت جانو کیونکہ وُہ نبیوں اور رسُولوں کے ساتھ تمہارے معزّزین ہیں (۳) تم ایک دُوسرے کو ملامت کرو، غُصّہ سے نہیں بلکہ سلامتی سے جیسا کہ انجیل میں تُم پاتے ہو اور کسی شخص سے جس نے اپنے پڑوسی کا بگاڑ کیا ہے کوئی شخص نہ تو اُس کا ذکر کرے اور نہ وُہ تم سے سُنے تاوقتیکہ وُہ توبہ کر لے (۴) مگر اپنی دُعائیں اور خیرات اور تمام کام اُس طرح سے کرو جس طرح ہمارے خُداوند کی انجیل میں تُم پاتے ہو۔

قیامت کی علامات ہوشیار رہنے کی نصیحت

۱۶ - اپنی زندگی کی خاطر جاگتے رہو، تمہارے چراغ گُل نہ ہو جائیں اور تمہاری کمریں کُھل نہ جائیں بلکہ تیار رہو
کیونکہ تم اُس گھڑی کو نہیں جانتے جس میں تمہارا خُداوند آتا ہے (۲) اُن باتوں کی

متی ۲۵: ۱۳
لوقا ۱۲: ۳۵ و ۴۰

جو تمہاری رُوحوں کے حسبِ حال ہیں تلاش کرتے ہوئے بسا اوقات فراہم ہُوا کرو۔ کیونکہ
اگر تم آخری وقت میں کامل نہ ہو جاؤ تو تمہارے ایمان کا کُل زمانہ تمہیں فائدہ نہ پہنچائیگا۔
(۳) کیونکہ آخری دنوں میں "جھُوٹے نبی" اور بگاڑنے والے بڑھ جائیں گے۔ اور
متی ۲۴: ۱۱و۱۲ بھیڑیں بھیڑیوں میں تبدیل ہوجائیں گی اور محبت حقارت میں بدل جائے گی۔ (۴) کیونکہ
متی ۲۴: ۱۰و۲۰و۲۴ جوں جوں بے شرعی بڑھتی جائے گی توں توں لوگ" ایک دوسرے سے عداوت
رکھینگے اور ستاوینگے اور پکڑوا دینگے۔ اور تب" جہان کو دینے والا خدا کے
بیٹے کی طرح "ظاہر ہوگا" اور "نشانیاں اور اچنبے کرے گا"۔ اور زمین اُس
لوقا ۲۱: ۱۲ کے ہاتھوں میں کردی جائے گی۔ اور وُہ ناپاک کام کرے گا۔ جو ابتدا سے کبھی بھی
نہیں ہُوئے۔ (۵) تب بنی آدم کو پرکھنے والی آگ کی آزمائش آئے گی اور بہت
متی ۲۴: ۱۳ سے لوگ ٹھوکر کھا کر اور برباد ہو جائیں گے۔ "مگر وُہ جو" اپنے ایمان میں "برداشت
کریں گے" وُہ خود اُس لعنت سے "بچ جائیں گے"۔ (۶) سچائی کے "نشان
متی ۲۴: ۳۰ تب ظاہر ہوں گے"۔ پہلے تو آسمان میں ایک رخنہ کا نشان ظاہر ہوگا۔ پھر تُرہی کی
آواز کا نشان۔ اور تیسرا مُردوں کی قیامت۔ تمام مُردوں کی نہیں بلکہ جیسا کہ کہا گیا ہے
زکریاہ ۱۴: ۵ خُداوند آئے گا اور تمام مقدس اُس کے ساتھ۔ تب" جہان خُداوند کو
متی ۲۴: ۳ "آسمان کے بادلوں پر آتے ہُوئے دیکھے گا"۔

برنباس کا خط

خط کے مخاطبین کی تعریف خُدا کے تین قانُون نصیحت کی باتیں لکھنے کا ذکر۔

۱۔ اَے بیٹو اور بیٹیو! ہمارے پیار کرنے والے خُداوند کے نام سے صلح کے ساتھ تمہیں سلام پہنچے۔

(۲) یہ دیکھکر کہ خُدا کے قوانین کی تمہارے لئے بڑی عظمت اور کثرت ہے۔ مَیں تمہاری
مُبارک اور پُرجلال رُوحوں کی طرف سے نہایت ہی خوش ہُوں کہ رُوحانی بخشش کا فضل

جو تمہیں ملا ہے تمہارے اندر ایسا طبعی ہے۔ (۳) اِسی سبب سے مَیں یہ اُمید رکھ کر کہ کہ مَیں بچ جاؤں گا اپنے آپ میں خوشی کرتا ہوں۔ کیونکہ مَیں تم میں فی الحقیقت دیکھتا ہوں کہ خداوند کے چشمہ کی کثرت سے تم پر رُوح اُنڈیلی ہوئی ہے۔ تمہارے دیدار کی آرزوئے دیرینہ نے تمہاری بابت مجھے نہایت ہی حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ (۴) پس اِن باتوں سے قائل ہو کر اور اپنے آپ میں جان کر کہ میں تمہارے درمیان بہت کچھ کہہ کر اِس بات سے واقف ہوں کہ خداوند راستبازی کی راہ میں میرے ساتھ چلتا رہا تو میں خود بھی اِس پر کلیتہً مجبور ہوں کہ میں تم کو اپنی جان سے بھی بڑھ کر پیار کروں کیونکہ اُس کی زندگی کی اُمّید کے ذریعہ سے بڑا ایمان اور محبّت تمہارے درمیان سکونت کرتی ہے (۵) پس مَیں نے یہ خیال کر کے کہ اگر مجھے جو ایسی رُوحوں کی خدمت کرتا ہوں اُس کا اجر ملے۔ مَیں نے کوشش کی کہ تھوڑا سا تمہیں بھیجدوں تم اپنے ایمان کے ساتھ کامل عرفان بھی حاصل کرو۔ (۶) پس خداوند کے تین قوانین ہیں۔ زندگی کی اُمید جو ہمارے ایمان کی ابتدا اور انتہا ہے اور راستبازی کے کاموں کی شہادت ہے۔ (۷) کیونکہ خدا نے اپنے نبیوں کے ذریعہ ماضی اور حال کی باتیں ہمیں بتلادی ہیں۔ اور آئندہ باتوں کے مزے کے پہلے پھل بھی ہم کو عطا کئے ہیں۔ اِن میں سے ہر ایک کو وقوع میں آتے ہوئے دیکھکر جیسا کہ اُس نے کہا، لازم ہے کہ ہم اُس کے خوف کے حضور سوختنی اور افضل قربانی چڑھائیں۔ (۸) مگر مَیں اُستاد کی طرح نہیں بلکہ جیسے کہ تم میں سے ایک ہوں تھوڑی سی باتیں بتادوں گا جن سے کہ تم فی الحال خوش ہو جاؤ گے۔

خدا ظاہری باتوں سے نفرت رکھتا ہے
خدا کی مرضی کے مطابق چلنا لازم ہے

۲۔ پس چونکہ دِن بُرے ہیں اور خود وُہ عامل اختیار رکھتا ہے، اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنی بڑی خبرداری کر کے خداوند کے قانون کے مطابق ہوں۔ (۲) پس خوف اور صبر ہمارے ایمان کے مددگار ہیں اور برداشت اور خود ضبطی ہمارے رفیق جنگ ہیں۔ (۳) جب یہ باتیں اُن امور میں جو خداوند سے متعلّق ہیں خلوص کے ساتھ موجود ہیں تو دانائی، عقل، سائنس اور علم اُن کے ساتھ ہوں گے۔ (۴) کیونکہ اُس نے اپنے تمام نبیوں کی معرفت کسی موقع پر یہ کہہ کر ہم پر ظاہر کر دیا ہے کہ نہ تو قربانی اور نہ سوختنی قربانی اور نہ ہدیوں کی ضرورت

ہے۔ "خُداوند کہتا ھے۔ تُمہارے ذبیحوں کی کثرت سے مُجھے کیا کام۔ یسعیاہ
مَیں سوختنی قربانیوں سے اسیر ھوں۔ بکّروں کی چربی اور بیلوں اور ۱:۱۱-۱۳
بکروں کا خون مَیں نہیں چاھتا۔ اور نہ ھی یہ کہ تُم میرے سامنے اپنے
آپ کو دکھلاؤ۔ کیونکہ یہ چیزیں تمہارے ھاتھوں سے کِس نے طلب کی
ھیں؟ تُم میری بارگاھوں کو آئندہ مت روندو۔ اگر تُم ہدیہ لاؤ تو
یہہ بے فائدہ ھے۔ لوبان میرے لئے مکروہ ھے۔ تمہارے نئے
چاند اور سبتوں کی مَیں برداشت نہیں کر سکتا۔" پس اُس نے ان چیزوں
کو بے اثر ٹھہرا دیا تاکہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی نئی شریعت جبر کے جوئے سے
علیحدہ ہو کر وُہ ہدیہ ہو جو انسانی ہاتھوں سے تیار نہیں ہُوا۔ (۷) اور وُہ ان کی بابت
پھر کہتا ہے "جب تمہارے باپ دادے زمین مصر سے نکلے تھے تو کیا یرمیاہ
مَیں نے تمہیں سوختنی قربانیوں اور ذبیحے گذراننے کو کہا تھا؟ (۸) ۷:۲۲-۲۳
بلکہ مَیں نے اُنہیں یہہ کہا تھا، تُم میں سے ھر ایک اپنے پڑوسی کے زکریاہ
برخلاف اُسکی بدی کو اپنے دل میں نہ لاوے اور جھوٹی قسم کو ۸:۱۷
عزیز نہ رکھو۔ (۹) پس چُونکہ ہم بے تمیز نہیں ہیں اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنے
باپ کے بھلائی کے ارادے کو معلُوم کریں۔ کیونکہ وُہ ہمیں کہتا ہے اور چاہتا ہے کہ
ہم اُن کی طرح گمراہ نہ ہو جائیں بلکہ اس بات کی جستجو کریں کہ ہماری اُس تک رسائی کس
طرح ہو۔ (۱۰) پس وُہ ہمیں یُوں فرماتا ہے "شکستہ دل خُدا کے لئے قربانی
ھے۔ خُداوند کیلئے خوشنودی کی بُو وہ دِل ھے جو اپنے خالِق زبُور
کو بزرگی دیتا ھے۔" پس اَے بھائیو! ہمیں اپنی نجات کی بابت بڑی تحقیق کرنی ۱۹:۵۱
چاہیئے تاکہ وُہ شریر ہمارے درمیان گمراہی کا اِدخال خفیۃً کر کے ہم کو ہماری زندگی سے
نکال نہ پھینکے۔

ظاہری اور حقیقی روزوں کے بیان میں

۳۔ پس وُہ اِن باتوں کی بابت اُن سے پھر کہتا ہے۔
"تُم میرے لئے کیوں روزہ رکھتے ھو خُداوند یسعیاہ
فرماتا ھے کیا اِس لئے کہ تمہاری آواز آج شور ۵۸:۴-۱۰
کے ساتھ سُنی جائے؟ مَیں نے اِس روزہ کو نہیں چُنا۔ خُداوند فرماتا ھے

جیسے آدمی اپنی جان کو فروتن نہیں کرتا۔ (۲) اور خواہ تم اپنی گردن کو حلقہ کی مانند کیوں نہ جھکاؤ اور ٹاٹ پہنو اور خاک کو اپنا بستر بناؤ۔ ایسے کو بھی تم مقبول روزہ نہ کہو گے" (۳) مگر وہ ہم سے کہتا ہے " دیکھو! یہ وہ روزہ ہے جسے میں نے چُنا ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔ ناراستی کا بندھن کھولدو جبوری معاملات کے بندھن توڑ دو کچلے ہوؤں کو آزاد کر دو۔ اور ایک ناراست عہد نامہ کو پھاڑ ڈالو۔ اپنی روٹی بھوکے کے لئے توڑ۔ اور اگر تُو ننگے کو دیکھے تو اُسے کپڑا پہنا۔ بے پناہوں کو اپنے گھر میں لا۔ اور اگر تُو کسی غریب کو دیکھے تو اُسے حقیر مت جان نہ تُو اور تیری اولاد اور نہ خاندان میں کوئی اور۔ (۴) تب صبح کو تیری روشنی نمودار ہوگی۔ اور تیری شفاء جلد طلوع ہوگی اور تیری راستبازی تیرے آگے آگے چلے گی۔ اور خدا کا جلال تیرا احاطہ کریگا۔ (۵) تب تُو پکارے گا اور خدا تیری سُن لے گا۔ ابھی تُو کہتا ہی ہوگا کہ وہ بول اُٹھیگا۔ دیکھ میں حاضر ہوں۔ اگر تُو اپنے اوپر بندھن کو اور ہاتھ پھیلانے کو اور کڑکڑاہٹ کی باتوں کو پھینکدے گا۔ اور بھوکے کو اپنی روٹی دِل سے دیگا غریب روح پر رحم کرے گا" (۶) پس اَے بھائیو! اس مقصد کے لئے اُس نے جو برداشت کرنے والا ہے پیشتر سے یہ دیکھ کر کہ وہ لوگ جن کو اُس نے اپنے محبوب میں تیار کیا ہے سادگی سے ایمان لائیں گے۔ اُن سب باتوں کو ہم پر پہلے ہی منکشف کر دیا ہے تاکہ ہم اجنبیوں کی طرح ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائیں۔

آخری زمانہ نزدیک ہے اس لئے ہر قسم کی بے دینی سے دُور رہو

۴- پس لازم ہے کہ ہم حال کی بابت نہایت ہی تدقیق کرتے ہوئے اُن باتوں کی تلاش کریں جو ہم کو بچا سکتی ہیں۔ پس آؤ ہم غیر شرعی کاموں سے دُور بھاگیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ غیر شرعی کام ہم پر غالب ہو جائیں اور ہم موجودہ زمانہ کی غلطی سے نفرت کریں تاکہ آئندہ زمانہ کے لئے ہمیں پیار کیا جائے۔ (۲) ہم اپنی رُوحوں کو آزادی نہ دیں کہ وہ گنہگاروں اور شریروں میں شریک

نہ ہوں، تاکہ کہیں ہم اُن کے ہم شکل نہ بن جائیں (۳) آخری ٹھوکر نزدیک ہے جس کی
بابت لکھا ہے۔ جیسا کہ حنوک کہتا ہے، کیونکہ خُدا نے زمانوں اور دِنوں کو اِسی لئے
قطع کر دیا ہے، تاکہ اُس کا محبُوب جلدی کرے اور اپنی میراث سنبھالے۔ (۴) اور
نبی بھی یوں فرماتا ہے "دس بادشاہ زمین پر بادشاہت کریں گے۔ اور اُن کے
دانی ایل ۷:۲۴ بعد ایک چھوٹا بادشاہ اُٹھے گا جو اُن تینوں بادشاہوں کو ایک کے ماتحت
تمامیز کرے گا" (۵) اِسی طرح اُس کی بابت دانی ایل کہتا ہے "اور میں نے
دانی ایل ۷:۷-۸ زمین کے تمام درندوں سے چوتھے درندے کو زیادہ شریر اور قوی
اور تُند دیکھا۔ اور کس طرح اُس میں سے دس سینگ نکلے۔ اور اُن میں
سے تین ایک کے ماتحت ہو گئے" (۶) پس لازم ہے کہ تُم اِس کو سمجھو۔ اس
پر بھی مَیں تُم سے ایک بات پُوچھتا ہُوں کیونکہ مَیں بھی تُم میں سے ایک ہُوں اور خصُوصاً اس
لئے کہ مَیں تُم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہُوں۔ پس اپنے سے خبردار رہو اور اپنے
گُناہ پر گُناہ جمع کرتے ہُوئے اُن آدمیوں کی طرح مت ہو جو کہتے ہیں کہ ہمارا عہد اُن کے
لئے بھی قائم ہے۔ بلکہ جب مُوسیٰ اُس عہد کو پا چکا تو اُنہوں نے اُس کو اِس طرح
سے آخر کار برباد کر دیا۔ (۷) کیونکہ نوشتہ کہتا ہے "اور مُوسیٰ نے پہاڑ پر
حزقی ایل ۱۸:۳۱ چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھا اور خداوند سے عہد یعنی پتھر
۱۹:۳۲ کی تختیاں پائیں جن پر خداوند کے ہاتھ کی انگلیوں سے لکھا ہُوا تھا"
(۸) مگر اُنہوں نے بتوں کی طرف متوجہ ہو کر اُسے برباد کر دیا۔ کیونکہ خُداوند یُوں فرماتا
ہے "اَے مُوسیٰ! اَے مُوسیٰ! جلدی اُتر جا کیونکہ تیری قوم نے جسے
تُو زمین مصر سے نکال لایا ہے خطا کی ہے" اور مُوسیٰ نے اِس بات کو سمجھ لیا
اور دونوں تختیاں اپنے ہاتھ سے پٹک دیں۔ اور اُن کا عہد ٹوٹ گیا تاکہ پیارے
یسُوع کے عہد پر ہمارے دلوں میں اُس اُمید سے مُہر ہو جائے جو اُس پر ایمان لانے
سے پیدا ہوتی ہے۔ (۹) لیکن چُونکہ مَیں بہت کُچھ لِکھنا چاہتا ہُوں، نہ اُستاد کے
طور پر بلکہ جیسا اُس کو مناسب ہے جو تُمہیں پیار کرتا ہے تاکہ جو کُچھ ہمارے قبضے میں
ہے وُہ ہم سے جاتا نہ رہے۔ مَیں نے جو تمہاری جُھڑن ہُوں لکھنے میں سرگرمی کی۔ پس
ہم اِن آخری دِنوں میں خبردار رہیں۔ کیونکہ اگر ہم اِس بے شرع زمانہ میں اور آنے والی

ٹھوکروں ہیں مقابلہ نہ کریں جیسا کہ خُدا کے فرزندوں کو مناسب ہے تاکہ وُہ سیاہ نام اندر
دخل نہ پائے، تو ہمارے ایمان کا کُل زمانہ ہمیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔(۱۰) ہم ہر طرح
کی بطالت سے پرہیز کریں اور بُری راہ کے کاموں سے نفرت کریں۔تم فرداً فرداً ایک
دُوسرے سے علیحدگی تلاش مت کرو، یہ خیال کر کے کہ ہم راستباز ہو گئے ہیں، بلکہ یکجا
فراہم ہو کر رفاہیّتِ مشترکہ کی جستجو کرو۔ (۱۱) کیونکہ نوشتہ کہتا ہے کہ" واویلا
اُن پر جو اپنے آپ میں دانا ہیں اور اپنے زعم میں صاحبِ امتیاز"۔ آؤ یسعیاہ ۵: ۲۱
ہم رُوحانی بنیں اور خُدا کے لیئے کامل ہیکل ہوں۔حتی الامکان ہم خُدا کے خوف پر عمل
کریں اور اُس کے احکام کی حفاظت ہیں جد و جہد کریں تاکہ ہم اُس کے قوانین ہیں خوشی
کریں۔ (۱۲) خُداوند بے رُو رعایت دُنیا کی عدالت کرتا ہے۔ہر ایک جیسا کہ اُس نے
کیا ہے ویسا ہی اجر پائے گا۔اگر اُس نے نیکی کی ہے تو اُس کی راستبازی اُس کے
آگے آگے جائے گی اور اگر بدی کی ہے تو اُس کی مزدوری اُس کے سامنے ہوگی۔(۱۳)
کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بلائے ہوؤں کی طرح بھروسہ کر کے اپنے گُناہوں سے غافل ہو جائیں
اور وُہ شریر آ کر اور ہم پر قابُو پا کر ہم کو خُداوند کی بادشاہت سے دھکیل دے۔(۱۴)
اِس پر اَے بھائیو! اِس کو بھی جان لو ما جبکہ تُم دیکھتے ہو کہ اگرچہ اسرائیل میں اسقدر نشانات
اور عجائبات ظاہر ہوئے تو بھی وُہ ترک کر دیئے گئے تو آؤ ہم ہوشیار رہیں کہیں ایسا
نہ ہو کہ ہم ویسے ہی پائے جاویں جیسا کہ لکھا ہے کہ" بلائے ہوئے بہت ہیں مگر متی ۲۲: ۱۴
چُنے ہُوئے تھوڑے"۔

مسیح کے دُکھوں کی بابت پیشگوئیاں

۵۔ کیونکہ خُداوند یسُوع المسیح نے اِسی سبب سے برداشت
کیا کہ اپنا جسم برباد ہونے کے لئے دے۔تاکہ ہم گناہوں
کی معافی کے ذریعہ سے صاف ہو جائیں جو اُس کے خُون
کے چھڑکے جانے سے ہے۔(۲) کیونکہ اِس کی بابت بعض باتیں تو اسرائیل کے
بارے ہیں اور بعض باتیں ہمارے بارے ہیں لکھی ہوُئی ہیں۔اور وُہ یوُں کہتا ہے:
" وُہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا۔اور ہماری بدکاریوں کے یسع
باعث کُچلا گیا۔اور اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے۔جس طرح ۵۳: ۵-۷
بھیڑ ذبح کرنیکے لئے لیجائی جاتی ہے اور برّہ اپنے بال کترنے والے کے سامنے

بے زبان ھے"۔ (۳) پس لازم ہے کہ ہم خُداوند کے نہایت ہی شُکر گزار ہوں کیونکہ
اُس نے گزشتہ باتیں ہم پر ظاہر کیں اور حال کی باتوں میں ہمیں دانا بنا دیا اور آیندہ
امثال باتوں کی بابت بھی ہم جاہل نہیں ہیں (۴) اور نوشتہ کہتا ہے "پرندوں کے لئے
۱۷:۱ نادرست طور پر جال بچھایا نہیں جاتا"۔ اِس کا مطلب ہے کہ وُہ شخص واجباً
ہلاک ہوگا جو راستبازی کی راہ کا علم رکھ کر اپنے آپ کو تاریکی کی راہ میں لے جاتا ہے۔
(۵) اور اَے بھائیو بات یہ بھی ہے کہ اگر خُداوند نے تمام دُنیا کا مالک ہو کر ہماری
رُوحوں کے عوض میں دُکھ کی برداشت کی جس سے خدا نے بنائے عالم سے کہا تھا کہ
پیدائش "آؤ ہم انسان کو اپنی صورۃ پر اور اپنی مانند بنائیں"۔ پس کس طرح
۲۶:۱ سے اُس نے انسان کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھانے کی برداشت کی؟ (۶) انبیاء سابقہ
نے اُس سے فضل حاصل کر کے اُس کی بابت نبوّت کی۔ اور اُس نے دُکھ سہا تاکہ موت
کو نیست کرے اور مُردوں کی قیامت کو ظاہر کرے تاکہ وُہ بالضرور جسم میں ظاہر ہو جائیں
(۷) تاکہ باپ دادوں کو بھی وعدہ دے کہ جب وُہ زمین پر آئے اور اپنے واسطے ایک
نئی قوم تیار کرے تاکہ وُہ قیامت کو عمل میں لا کر عدالت کرے۔ (۸) علاوہ ازیں اُس
نے اسرائیل کو تعلیم دے کر اور اس قدر عجیب اور نشان دکھا کے اُس کو منادی کی اور
نہایت ہی پیار کیا۔ (۹) اور جب اُس نے اپنے رسُولوں کو چُن لیا تاکہ جنہوں نے اُس
کی انجیل کی اِن لوگوں کو منادی کرنی تھی جو نہایت ہی گنہگار تھے تاکہ وُہ لوگوں کو بتلائے کہ
متی "میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بُلانے کے لئے آیا ھوں"۔ تب
۱۳:۹ اُس نے اپنے آپ کو ابن اللہ ظاہر کیا۔ (۱۰) کیونکہ جب لوگ اِس آفتاب کو جو زائل
ہو جانے والا اور اُس کی ہاتھوں کی کاریگری ہے دیکھکر اُس کی شعاعوں سے اپنی
نظر لڑا نہیں سکتے تو اگر وُہ (مسیح) جسم میں نہ آتا تو اغلب ہے کہ لوگ اُس پر بھی نظر کر کے
بچ نہ سکتے (۱۱) پس خُدا کا بیٹا جسم میں اِس لئے آیا کہ گُناہوں کا اندازہ اُن لوگوں کے
حق میں مکمل کرے جنہوں نے خُدا کے انبیاء کو ستایا اور قتل کر ڈالا تھا۔ (۱۲) پس اِسی
مقصد سے تو اُس نے دُکھ بھی سہا۔ کیونکہ خُدا اُس کے جسم کے زخموں کی بابت فرماتا ہے
زکریاہ کہ یہ زخم اُنہوں نے لگائے تھے "جب وُہ اپنے گڈریئے کو ماریں گے تب گلہ
۷:۱۳ کی بھیڑیں گُمراہ ھو جائینگی"۔ (۱۳) مگر اُس نے اِسی طرح دُکھ سہنا چاہا۔ کیونکہ

ضرور تھا کہ وہ صلیب پر دکھ سہے۔ اِس لئے کہ نبوّت کرنے والا اُس کی بابت یوں فرماتا
زبور ۲۰:۲۲ ہے "میری جان کو تلوار سے بچا" اور "میرے جسم کو کیلوں سے چھید۔
زبور ۱۶:۲۲ شریروں کی گروہ میرے برخلاف اُٹھتی ہے"۔ (اور پھر وہ کہتا ہے "دیکھ
میں نے اپنی پیٹھ کوڑوں کے لئے حوالہ کر دی اور اپنے رُخسارے
یسع ۶:۵۰ طمانچوں کے لئے اور اپنا چہرہ سخت چٹان کی مانند بنایا"

مسیح کی بابت اور پیشگوئی ورثہ کا اور نئی زندگی کا وعدہ

۲۔ پس جب اُس نے حکم دیا تو وہ کیا فرماتا ہے؟
"وہ کون ہے جو مجھ پر الزام لگاتا ہے؟ وہ
یسع ۸:۵۰-۹ میرے مقابل میں کھڑا ہو۔ یا وہ کون ہے
جو مجھ پر دعویٰ کرتا ہے؟ وہ خداوند کے فرزند کے نزدیک آئے" (۲)
واویلا تم پر کہ تم سب کپڑے کی مانند پرانے ہو جاؤ گے اور کیڑا
تم کو کھا جائیگا" اور جب مضبوط پتھر کی طرح لکھا گیا تاکہ چکنا چور کر ڈالے تو نبی
یسع پھر فرماتا ہے کہ "دیکھو میں صیحون کی بنیاد کیلئے ایک بڑا قیمتی۔ چنا ہوا۔
۱۶:۲۸ کونے کے سرے کا قابلِ احترام پتھر رکھتا ہوں" (۳) پھر وہ کیا کہتا ہے؟
"اور جو اُس پر ایمان لائیگا ابد تک جیتا رہے گا" پس کیا ہمارا ایمان پتھر
پر ہے؟ ایسا نہ ہو۔ بلکہ اِس لئے کہ خداوند نے اُس کے جسم کو قدرت کے ساتھ قائم
یسع ۷:۵۰ کیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے "اور اُس نے مجھے سخت پتھر کی مانند قائم کیا ہے"۔
زبور ۲۲:۱۱۸ (۴) لیکن نبی پھر فرماتا ہے "وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا وہی کونے کا
۲۳ سرا ہوا" اور پھر کہتا ہے "یہ بڑا اور عجیب دن ہے جسکو خداوند نے
مقرر کیا" (۵) میں جو تمہاری محبت کی جھڑن ہوں تمہیں زیادہ سادگی کے ساتھ
لکھتا ہوں تاکہ تم اُس کو سمجھو۔ (۶) پس نبی مکرر کیا کہتا ہے؟ "شریروں کی گروہ
نے میرا احاطہ کیا ہے۔ اُنھوں نے ایسے گھیرا ہے جیسے شہد کی
مکھیاں چھتّے کو گھیرتی ہیں" اور "میرے کپڑوں پر اُنھوں نے
زبور چٹھیاں ڈالیں" (۷) پس جبکہ وہ جسم میں ظاہر ہونے اور دکھ سہنے کو تھا تو اُس
۱۶:۲۲ ۱۲:۱۱۸ کا دکھ پہلے ہی سے ظاہر کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ بنی اسرائیل کے بارے میں کہتا ہے
۱۹:۲۲ یسع ۹:۳-۱۰ "اُن کی جان پر واویلا کیونکہ وہ اپنے ہی برخلاف یہ کہہ کر بُری تجویز

کرتے ہیں کہ آؤ ہم اُس راستباز کو باندھیں کیونکہ وُہ ہمارے
حق میں غیر مفید ہے۔" (۸) اور دُوسرا نبی مُوسیٰ اِن کی بابت کیا کہتا ہے؟
"دیکھو خُداوند خُدا یہ باتیں فرماتا ہے۔ اُس عمدہ سرزمین میں خروج
داخل ہو جس کی خُداوند نے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب سے ۳۳:۱-۳
قسم کھائی ہے۔ اور تُم اُس کے وارث بنو۔ وُہ سرزمین جس
میں دُودھ اور شہد بہتا ہے۔" (۹) مگر علم کیا کہتا ہے؟ "یہ کہ تُم سمجھو۔
تُم اُس یسُوع پر اُمید رکھو جو جسم میں ظاہر ہونے والا ہے۔ کیونکہ آدمی دُکھ سہنے
والی زمین ہے اِس لئے کہ سطحِ زمین سے آدم کی خلقت ہُوئی ہے۔ (۱۰) پس وُہ کیا
فرماتا ہے؟" اِس عمدہ زمین میں (یعنی) وُہ زمین جس میں دُودھ اور خروج
شہد بہتا ہے۔" اَے بھائیو! ہمارا خُداوند مُبارک ہے جس نے اپنے مخفیات کی ۳۳:۳
دانائی اور سمجھ ہمارے درمیان قائم کی۔ کیونکہ نبی خُداوند کی بابت ایک تمثیل کہتا ہے کون
سمجھے گا؟ مگر صرف دانا اور عالم اور اُس کے خُداوند سے محبّت رکھنے والا۔ (۱۱) پس
جبکہ اُس نے گُناہوں کی معافی کے ذریعہ سے ہمیں نیا بنایا تو ہماری اَور ہی صُورت وضع
کی تاکہ ہم بچوّں کا سا مزاج رکھیں کیونکہ ہم اُس کی نئی خلقت ہیں۔ (۱۲) کیونکہ نوشتہ
ہماری بابت کہتا ہے۔ جیسا کہ وُہ بیٹے کی بات کہتا ہے۔ "آؤ ہم انسان کو پیدائش
اپنی صورت پر اور اپنی مانند بنائیں۔ اور وُہ زمین کے چرندوں ۱:۲۶
اور آسمان کے پرندوں اور سمندر کی مچھلیوں پر حکومت کریں۔" اور خُداوند
نے ہماری عُمدہ بناوٹ کو دیکھ کر کہا۔ "بڑھو اور بہت ہو جاؤ اور زمین کو پیدائش
معمُور کرو۔" یہ باتیں بیٹے کی نسبت ہیں۔ (۱۳) پھر مَیں تُجھ کو بتلاؤں گا کہ خُداوند ۱:۲۸
ہماری بابت کیا فرماتا ہے؟ سب سے آخر میں اُس نے دُوسری خلقت بنائی۔ اور
خُداوند فرماتا ہے۔" دیکھو مَیں آخری چیزوں کو مثل پہلی چیزوں کے بناتا متی
ہُوں۔" پس اِسی سبب سے نبی نے اعلان کیا ہے کہ "اُس زمین میں داخل ۲۰:۱۶
ہو جس میں دُودھ اور شہد بہتا ہے اور اُس پر حکمرانی کرو۔" حزقی ایل ۳۳:۱-۳
(۱۴) پس دیکھو ہم نئے بن گئے ہیں جیسا کہ وُہ ایک اَور نبی کی معرفت فرماتا ہے۔
"خُداوند فرماتا ہے۔ دیکھ! مَیں اِن میں سے۔" یعنی اُن میں سے جنہیں

حزقی ایل خُداوند کی رُوح کے وسیلے سے پیشتر سے دیکھ لیا" پتّھر دِل نکال ڈالوں گا اور
۱۹:۱ گوشتین دِل ڈال دوں گا" کیونکہ وُہ جسم میں ظاہر ہونے اور ہمارے درمیان سکونت
۱۶:۳۶ کرنے کو تھا۔ (۱۵) کیونکہ اَے میرے بھائیو! ہمارے دل کا مسکن خُداوند کی مقدّس ہیکل
زبُور ہے۔ (۱۶) کیونکہ خُداوند پھر فرماتا ہے۔" اور کس بات میں مَیں خُداوند اپنے خُدا
۳:۱۳ کے حضُور حاضر ہونگا اور اُس کا جلال ظاہر کروں گا؛ مَیں تیری تعریف
۲۳:۲۲ اپنے بھائیوں کے مجمع میں کروں گا اور مقدّسوں کی جماعت میں تیری
ثنا گاؤں گا"۔ پس ہم وُہی ہیں جن کو اُس نے نفیس سرزمین میں داخل کیا ہے (۱۷) پس اب
دُودھ اور شہد سے کیا مُراد ہے؟ کیونکہ بچّہ پہلے شہد سے اور پھر دودھ سے زندگی پاتا ہے
پس اِس طرح ہم بھی اُس ایمان کے ذریعہ سے جو وعدے پر ہے اور نیز کلام کے ذریعہ
سے زندہ رہ کر زمین پر حُکمرانی کرتے ہُوئے زندگی بسر کریں گے۔ (۱۸) لیکن ہم نے اُوپر
پیدائش پہلے ہی ذکر کر دیا ہے "بڑھو اور بہت ہو جاؤ اور مچھلیوں پر حُکمرانی کرو"۔
۲۸:۱ پس اب وُہ کون ہے جو چرندوں یا مچھلیوں یا آسمان کے پرندوں پر حُکمرانی کرنے کے قابل ہے؟
پس لازم ہے کہ ہم جانیں کہ حکومت کرنے سے مُراد اختیار ہے۔ تاکہ انسان بالترتیب حکومت
کرے۔ (۱۹) پس اگر یہ بات اب عمل میں نہیں آتی تو یقین جانو کہ اُس نے یہ بات ہم سے
کسی اور وقت کے لحاظ سے کہی ہے جبکہ ہم خود بھی کامِل ہو جائیں گے تاکہ خُداوند کے
عہد کے وارث بنیں۔

بعض پیشگوئیوں اور مُوسوی شرع کی قُربانیوں کے معنے

۷۔ پس اَے فرزندانِ مسرّت! جان لو کہ خُداوند نے جو بھلا ہے ہر ایک شے ہمارے لئے پیشتر ہی سے ظاہر کر دی ہے تاکہ ہم معلوم کر لیں کہ ہر
بات میں کس کی شکرگذاری اور ستائش کرنی واجب ہے۔ (۲) پس اگر خُدا کے بیٹے نے
(جو اِس لئے کہ خُداوند ہے زندوں اور مُردوں کا منصف بنے گا) دُکھ سہا، تاکہ اُس
کا زخم ہم کو چنگا کرے۔ پس ہم ایمان لائیں کہ خُدا کے بیٹے نے صرف ہمارے ہی
سبب سے دُکھ سہا۔ (۳) علاوہ ازیں جب وُہ مصلوب ہُوا تھا تو سرکہ اور پِت اُس
کو پینے کے لئے دیا گیا تھا۔ سنو کہ ہیکل کے کاہنوں نے اِس امر کے بارے میں کس
احبار طرح منکشف کر دیا۔ کیونکہ حکم یُوں لکھا ہے "جو شخص یہ روزہ نہ رکھے گا یقیناً
۳۹:۲۳

قتل کیا جائے گا۔" خُدا نے یہ فرمادیا ہے۔ کیونکہ وُہ بھی ہمارے گناہوں کی خاطر
اپنے رُوح کے برتن کی قربانی گزراننے کو تھا تاکہ وُہ علامت بھی پُوری ہوجائے، جو
اضحاق میں مذبحہ پر گزرانی گئی تھی۔ (۴) پس وُہ نبی کی معرفت کیا فرماتا ہے؟ "وُہ اِس
بکرے میں سے کھاویں جو اُن کے گُناھوں کے لئے روزہ کے وقت گذرانا
گیا تھا۔" پس خُوب ہوشیار رہو۔" اور صرف کاھن ھی اُن اندرونی چیزوں[ا]
کو کھاویں جو سرکہ سے دھوئی نہیں گئیں۔" (۵) کیوں؟ جبکہ میں اپنی
نئی قوم کے گناہوں کی خاطر اپنا بدن دینے کو تیار تھا تو تم مجھے سرکہ اور پت دینے لگے
تھے تو تم ہی اکیلے کھاؤ۔ جبکہ قوم روزہ رکھتی اور ٹاٹ اور راکھ میں بیٹھ کر ماتم کرتی
ہے۔ تاکہ وُہ واضح کر دے کہ مجھے اُن کی خاطر دُکھ سہنا ہے (۶) جو کچھ اُس نے حُکم
دیا ہے اُس کی تعمیل کرو۔" دو عمدہ اور ایک جیسے بکرے لو اور اُن کو گذرانو۔ احبار
اور کاھن اُن میں سے ایک کو گناھوں کی قربانی کے لئے لیوے۔" (۷) مگر ۱۶: ۷و۹
دُوسرے کے ساتھ وُہ کیا کریں؟ (اُس کی بابت وُہ یُوں کہتا ہے۔" وہ ایک ملعون
ھے۔" غور کرو کہ یسُوع کی علامت اِس میں کس طرح نمایاں ہے (۸) "اور تم سب
اُس پر تھوکتے ھو اور اُس کو چبھاتے ھو۔ اُس کے سر کے گرد قرمزی احبار
اُون باندھتے ھو اور اِس طرح اس کو جنگل میں چھوڑ دو۔" اور جب ۱۶: ۸
یہ عمل ہو چکتا ہے تو وُہ شخص جو بکرے کو اُٹھاتا ہے اُسے جنگل میں لے جاتا ہے اور
اُس اُون کو اُتار کر اِس شاخ پر رکھتا ہے جو حراخیا کہلاتی ہے۔ جس کی کونپلیں
ملک میں تلاش کر کے ہم کھایا کرتے ہیں۔ صرف اِسی شاخ کے پھل ایسے شیریں ہوتے
ہیں۔ (۹) پس اِس کا مطلب کیا ہے؟ ذرا اِس پر سوچو۔" ایک تو مذبحہ پر ھے
اور دُوسرا ملعون ھے۔" اور ملعون شدہ بکرے کے سر پر تاج ہے۔ تب وُہ
اُس کو اُس دِن اپنے بدن پر قرمزی لباس وُہ پہنے ہُوئے دیکھیں گے اور کہیں
گے، کیا یہ وُہ شخص نہیں ہے جسکو ہم نے کسی وقت مصلُوب کیا اور اُس پر تھوک
کر اُسے ناچیز سمجھا تھا؟ الحق! یہ وُہی ہے جو اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہا کرتا تھا۔ (۱۰)
مگر وُہ اس بکرے کے مشابہ کس طرح ہے؟" وہ بکرے یکساں اور عمدہ ھوں۔

[ا] جانور کی اندرونی چیزوں سے جگر اور پھیپھڑا اور دِل وغیرہ مراد ہے۔

تاکہ جب وہ اُسے آتا ہُوا دیکھیں تو وہ بچھڑے کی مشابہت پر متحیّر ہوں۔ پس یسُوع کی جو دُکھ سہنے کو تھا علامت کو دیکھ (۱۱) مگر اس کے کیا معنے ہیں جبکہ وہ اُس اُون کو کانٹوں میں رکھدیتے ہیں؟ یہ یسُوع کی علامت ہے جو کلیسیا کے لئے مقرّر ہے۔ جو شخص قرمزی اُون کو نکال لینا چاہے تو لازم ہے کہ وُہ خطرناک کانٹوں کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھائے۔ اور دُکھ اُٹھاتا ہُوا اُس پر فتح پائے۔ وُہ کہتا ہے کہ اِس طرح سے جو مُجھے دیکھنے اور میری بادشاہت میں پہنچنے کے خواستگار ہیں اُن پر واجب ہے کہ دُکھ اور مصیبت کی برداشت کرتے ہُوئے مُجھ پر قابض ہوں۔

کلور کی راکھ وغیرہ کی تشریح و مطلب

۸۔ لیکن تُم اِس علامت کا کیا مطلب خیال کرتے ہو جبکہ اسرائیل کو حکم دیا جاتا ہے کہ وُہ لوگ جن کے گُناہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں ایک بچھیا گذرانیں اور جلانے کے لئے اُسے ذبح کریں اور تب لڑکے اُس کی راکھ کو اُٹھائیں اور برتن میں ڈالیں اور اُس قرمزی اُون کو لکڑی پر لٹکائیں (پھر اب صلیب کی اور قرمزی اُون کی علامت کو دیکھ) اور زوفہ کو۔ اور اِس طرح پر وُہ لڑکے اِس راکھ کو قوم پر یکے بعد دیگرے فرداً فرداً چھڑکیں تاکہ وُہ اپنے گُناہوں سے پاک ہو جائیں؟ (۲) غور کرو کیسی صفائی کے ساتھ تمہیں بتلایا جاتا ہے۔ بچھڑا یسُوع ہے اور گذراننے والے وُہ گنہگار لوگ ہیں جنھوں نے اُس کو قتل کے لئے پیش کیا۔ بعد ازاں یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے اُس کو گذرانا۔ آئندہ کو یہ جلال گنہگاروں کا نہیں ہے۔ (۳) چھڑکنے والے لڑکے وُہ ہیں جو تُم کو گُناہوں کی معافی کی اور دِل کی تقدیس کی بشارت دیتے ہیں۔ جن کو اُس نے انجیل کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ وُہ فرقوں کی گواہی دینے اور منادی کرنے کے لئے تعداد میں بارہ ہیں۔ (اِس لئے کہ اِسرائیل کے بھی بارہ ہی فرقے ہیں)۔ (۴) مگر وُہ لڑکے جو چھڑکتے ہیں تعداد میں تین کیوں ہیں؟ اِس لئے کہ وُہ ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب پر گواہی دیں کیونکہ وُہ خُدا کے حضُور بزرگ ہیں۔ (۵) اور پھر اُون کے لکڑی پر رکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کی بادشاہت صلیب پر ہے اور کہ اُس پر اُمید رکھنے والے ابد تک زندہ رہیں گے۔ (۶) مگر اُون اور زوفہ اکٹھے کیوں ہیں؟ اِس لئے کہ

اُس کی بادشاہت میں بُرے اور گندے لوگ ہوں گے جن میں ہم بچ جائیں گے تاکہ
وُہ جو جسم میں دُکھ پارہا ہے زوفہ کی گندگی کے ذریعہ سے شفایاب ہو جائے۔(۷) ہم
پر تو روشن ہے کہ اِسی سبب سے ایسا واقع ہُوا ہے مگر اُن کے لئے یہ باتیں تاریک
ہیں، کیونکہ اُنہوں نے خُداوند کی آواز نہیں سُنی۔

ختنہ کا اور تعداد تین سو اٹھارہ کا مطلب

۹۔ کیونکہ وُہ کانوں کی بابت پھر کہتا ہے۔ کِس طرح سے
اُس نے ہمارے دل کا ختنہ کیا۔ خُداوند نبی کی معرفت
فرماتا ہے۔ "کان کی شنوائی کے ساتھ اُنہوں نے ایوب
میری سُن لی۔" اور پھر فرماتا ہے۔ "وُہ جو دُور ہیں اپنے کان سے سُنیں گے ۵:۴۲
اور جو کچھ میں نے کیا ہے دریافت کریں گے۔" اور خُداوند فرماتا ہے "تم اپنے یسعیاہ ۱۳:۳۳
دلوں کا ختنہ کرو۔" (۲) اور پھر کہتا ہے۔ "اے اسرائیل سُن کیونکہ خُداوند یرمیاہ ۴:۴
تیرا خُدا فرماتا ہے۔ کون ہے جو تا ابد زندہ رہنا چاہتا ہے؟ تم اپنے کانوں یرمیاہ ۲:۷
سے میرے بیٹے کی آواز سُنو۔" (۳) اور پھر فرماتا ہے۔ "اے آسمان سُن اور اے زبور ۳۴:۱۱
زمین کان دھر کیونکہ خُداوند نے یہ باتیں گواہی کے لئے کہی ہیں۔" اور خروج ۲۶:۱۵
پھر فرماتا ہے "اے اِس قوم کے حاکمو خُداوند کا کلام سُنو۔" اور پھر کہتا یسعیاہ ۲:۱
ہے۔ "اے بچو! جنگل میں پُکارنے والے کی آواز سُنو۔" (۴) پس اُس نے یسعیاہ ۱۰:۱
ہمارے کانوں کا ختنہ کیا تاکہ ہم اُس کے کلام کو سُن کر اُس پر ایمان لائیں مگر یہ ختنہ
بھی جس پر وُہ بھروسہ رکھتے تھے زائل ہو گیا۔ کیونکہ وُہ کہہ چکا ہے کہ جسم کا ختنہ نہیں
ہونا چاہئے۔ مگر اُنہوں نے اُس سے عدول کیا کیونکہ ایک شریر فرشتہ نے اُن کو تعلیم
دی تھی۔(۵) وُہ اُن کی بابت فرماتا ہے "خُداوند تمہارا خُدا یہ باتیں فرماتا
ہے (ایسا ہی حکم مَیں پاتا ہُوں) کانٹوں پر مت بوؤ۔ خُداوند کے لئے اپنے ختنے یرمیاہ
کرو۔" اور وُہ کیا فرماتا ہے "تم دِل کی سختی کا ختنہ کرو اور اپنی گردنوں ۴:۳-۴
کو سخت مت کرو۔" پھر لو۔ "خُداوند فرماتا ہے۔ دیکھو۔ تمام غیر قومیں استثنا ۱۶:۱۰
تو غیر مختون ہیں (اُن کے چمڑے کا ختنہ نہیں ہُوا) مگر یہ قوم دِل یرمیاہ ۲۶:۹
کی نامختون ہے۔" (۶) مگر تُو کہے گا فی الحقیقت اِس قوم کا ختنہ تو مُہر کے طور
پر تھا۔ بلکہ تمام اہل سوریا اور اہل عرب اور بُتوں کے تمام کاہن بھی تو ایسے ہی ہیں پس تو

کیا وُہ بھی اپنے عہد کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں؟ مگر اہلِ مصر بھی تو ختنہ میں شامل ہیں۔ (۷) پس اُے فرزندانِ مودّت! تمام باتوں کی بابت کثرت سے سیکھو۔ کہ ابراہام نے جس نے سب سے پہلے ختنہ کی رسم مقرر کی مسیح کی طرف رُوح میں پہلے ہی سے دیکھکر

پیدائش اور سہ حرفی قانون پاکر ختنہ کیا۔ (۸) کیونکہ وُہ کہتا ہے " اور ابرھام نے اپنے گھر
۱۴:۱۴ ۲۳:۱۷ کے اٹھارہ اور تین سو مردوں کا ختنہ کیا" پس وُہ کونسا علم ہے جو اُسے دیا گیا

تھا؟ غور کرو کہ اٹھارہ کا پہلے ذکر کرتا ہے اور تھوڑا سا فاصلہ دیکر پھر تین سو کہتا ہے اٹھارہ ہیں (ایوٹا) I دس کے لئے ہے اور H (ایٹا) آٹھ کے لئے۔ اِس سے مراد یسوؔع ہے۔ اور چونکہ T (تاؤ) صلیب ہے جس میں فضل قائم ہونے والا تھا۔ اِس لئے وُہ تین سو کہتا ہے۔ پس دو حرفوں سے تو مسیح ظاہر ہوتا ہے اور ایک حرف سے اُس کی صلیب۔ (۹) وُہ جس نے ہمارے اندر اپنے عہد کی بخشش قائم کی ہے۔ اِس بات کو جانتا تھا۔ مجھ سے زیادہ تحقیقی لفظ کسی نے نہیں سیکھے مگر میں جانتا ہوں کہ تم اِس لائق ہو۔

پاک اور ناپاک جانوروں کا مطلب اور روحانی معنی

احبار ۱۱:۱-۱۰ ۱۳-۱۵ ۱۰۔ اور کہ مُوسیٰ نے کہا ہے " تم نہ تو سُور کھانا اور نہ عُقاب اور نہ نسر نہ کوّا اور نہ کوئی مچھلی جسکے چھلکے نہ ہوں " اُس نے اپنی سمجھ میں
استثناء ۱۴:۸-۱۰ ۱۲-۱۴ تین قوانین حاصل کئے۔ (۲) آگے چل کر وُہ استثنا میں اُن سے کہتا ہے " میں اپنے قوانین
استثناء ۴:۱۰-۱۳ اِس قوم کے رُوبرو رکھونگا " پس تو خُدا کا حکم یہ نہ تھا کہ مت چباؤ۔ بلکہ مُوسیٰ نے یہ بات رُوح میں کہی تھی۔ (۳) پس سُور کا تو اُس نے اِس لئے ذکر کیا کہ تم (اُس نے کہا) ایسے آدمیوں کے ساتھ تعلق مت رکھو جو سُوروں کی مثل ہیں۔ یعنی جب وُہ عیش و عشرت میں غرق ہوتے ہیں تو خُداوند کو بھُول جاتے ہیں اور جب وُہ محتاج ہوتے ہیں تو خُداوند کو بخوبی جانتے ہیں۔ جیسے کہ سُور بھی جب کھاتا ہے تو اپنے مالک کو نہیں جانتا۔ مگر جب بھُوکا ہوتا ہے تو چِلّاتا ہے اور جب خوراک پا لیتا ہے تو پھر خاموش

احبار ۱۱:۱۳ و ۱۵ ہو جاتا ہے۔ (۴) " تُم نہ تو عقاب کھانا اور نہ نسر اور نہ چیل اور نہ کوّا " وُہ کہتا
استثناء ۱۴:۱۲ و ۱۴ ہے کہ تُم ایسے آدمیوں سے نہ تو صحبت رکھنا اور نہ اُن کی مثل بننا جو اپنے لئے محنت اور عرق ریزی سے معاش پیدا کرنا نہیں جانتے مگر ناواجب طور پر دُوسروں کا مال لُوٹتے

ہیں ۔ اور گویا سادہ دلی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہُوئے اُن کی نگہبانی کرتے ہیں اور طمع سے کسی کو لُوٹ لینے کی نیّت سے اِدھر اُدھر دیکھتے پھرتے ہیں ۔ اور کہ صرف یہی پرندے اپنی خوراک مہیا ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے بُرے کاموں میں ایک مرض ہو کر بیکار بیٹھے رہتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں کہ کِس طرح دُوسرے کا گوشت کھالیں ۔ (۵) وُہ کہتا ہے کہ " تُم نہ تو تنبو مچھلی کھانا اور نہ ھتادیا اور نہ ھی سپیان کھانا " وُہ کہتا ہے کہ ایسے آدمیوں کی مانند نہ بننا جو بالکل بے دین ہیں ۔ اور اُن پر موت کا فتوٰے ہو چُکا ہے ۔ کیونکہ صرف یہی مچھلیاں ملعون ہیں اور قعر میں تیرتی ہیں اور باقی مچھلیوں کی طرح سطح پر نہیں رہتیں بلکہ سمندر کی تہ پر زمین میں رہتی ہیں ۔ علاوہ ازیں " تُم خرگوش بھی نہ کھانا " تُو ہرگز بچّوں کو

احبار ۱۱:۵ خراب کرنے والا نہ ہونا ۔ اور نہ ایسوں کی مانند بننا ۔ کیونکہ خرگوش کا گوشت ہر سال جسم میں دورہ کرتا رہتا ہے ۔ اِس لئے کہ جتنے برسوں تک وُہ جیتا رہتا ہے اِسی قدر وُہ سُوراخ کرتا ہے ۔ (۷) اور " تُو چھُگ بھی نہ کھانا " وُہ کہتا ہے نہ تُو حرامکار بننا اور نہ زناکار اور نہ ایسوں کے ہمشکل ہونا ۔ کیونکہ یہ جانور سال بسال اپنی فطرت بدلتا رہتا ہے ۔ کبھی تو وُہ مذکر اور کبھی مؤنث بن جاتا ہے (۸) بلکہ اُس نے نیولے سے بھی مناسب طور پر نفرت کی ۔ وُہ کہتا ہے ۔ تُو اُن کی مانند مت بن جن کی بابت ہم سُنتے ہیں کہ وُہ اپنی ناپاکی کے سبب سے اپنی زبان کے وسیلہ سے بُرائی کرتے ہیں ۔ اور نہ ہی تو ناپاکوں کے ساتھ رفاقت رکھ جو زبان سے خلافِ شرع کام کرتے ہیں کیونکہ یہ جانور مُنہ سے حاملہ ہوتا ہے ۔ (۹) خوراکوں کی بابت تو مُوسےٰ نے تین قانُون پاکر اُن کے رُوحانی معنے یُوں بیان کر دیئے مگر اُنہوں نے اپنی جسم کی خواہش کے مُطابق اُس کو خوراک کی بابت سمجھ لیا ۔ (۱۰) داؤد بھی تین ہی قانون

زبور ۱:۱ پاکر کہتا ہے " مُبارک ھے وُہ آدمی جو بدبینوں کی مشورت میں نہیں گیا " جس طرح مچھلیاں سمندر کے قعر میں تاریکی کے درمیان پھرتی رہتی ہیں " اور سا گنہگاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ھوا " جیسا کہ وُہ جو خیال کرتے ہیں کہ ہم خُدا سے ڈرتے ہیں سُوروں کی طرح گناہ کرتے ہیں ۔ اور ھلاک کرنیوالوں کی مسند پر نہیں بیٹھا " جیسے کہ شکاری پرندے غنیمت پر جا بیٹھتے ہیں ۔ کھانے پینے کی بابت بھی تُم پُوری سمجھ رکھتے ہو ۔ (۱۱) مُوسٰی پھر کہتا ہے " تم ھر ایک جانور کھائیو جسکے کُھر چرے ھُوئے ھوں اور جگالی کرتا ھے " ۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟

وُہ خوراک پاکر اپنے خوراک دہندہ کو پہچان لیتا ہے۔ اور خوراک سے استراحت حاصل کر کے خوش ہوتا ہے۔ حکم پر نظر کر کے اُس نے خوب کہدیا۔ پس وُہ کیا کہتا ہے؟ یہ کہ اُن سے پیٹے رہو جو خُداوند سے ڈرتے ہیں۔ اور اپنے دل میں اُس کلام کے امتیاز پر جو اُن کو دستیاب ہُوا ہے غور کرتے ہیں اور خُداوند کے حکموں پر گفتگو اور عمل کرتے رہتے ہیں۔ اور جو جانتے ہیں کہ اُن پر غور کرنا مسرت بخش کام ہے، اور خُداوند کے کلام کو چباتے رہتے ہیں۔ مگر کھُر چرے ہوؤں سے کیا مُراد ہے؟ کہ راستباز اِس دُنیا میں بھی چلتا رہتا ہے اور آئندہ کی مقدّس دُنیا کا بھی منتظر رہتا ہے۔ دیکھو مُوسیٰ نے کیسی عُمدگی کے ساتھ تعلیم دی ہے۔ (۱۲) لیکن اِن باتوں کا علم یا سمجھ اُن کو کہاں سے ملے گی؟ مگر ہم اِن باتوں کو لائق طور پر جان کر ویسا ہی بولتے ہیں جیسی خُداوند کی مرضی تھی۔ اِسی سبب سے اُس نے ہمارے کانوں اور دلوں کا ختنہ کیا، تاکہ ہم اِن باتوں کا مطلب جان لیں۔

پانی اور صلیب کی تشریح

۱۱۔ اور اگر خُداوند کو یہی فکر ہوتی کہ پانی اور صلیب کی بابت پیشتر ہی منکشف کر دے تو آؤ ہم اس امر کی تحقیق کریں۔ پانی کی بابت تو اسرائیل کے حق میں لکھا ہے کہ وُہ کس طرح سے بپتسمہ کو جس سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے قبول نہ کریں گے۔ بلکہ اپنے ہی لئے تجویز کریں گے۔

(۲) کیونکہ نبی فرماتا ہے " اَے آسمان! متعجّب ہو اور اَے زمین! تُو لرزاں یرمیاہ
ہو کیونکہ اس قوم نے دو گناہ کئے ہیں۔ اُنھوں نے مُجھ زندگی کے چشمہ ۲: ۱۲-۱۳ یسعیاہ
کو ترک کر دیا اور اپنے لئے موت کا گڑھا کھودا۔ (۳) کیا میرا کوہِ مقدّس ۱۶: ۱-۲
سینا ویران چٹان ہے؟ کیونکہ تُم چڑیا کے بچوں کی مانند ہو جو گھونسلے
سے گِرکر پھڑ پھڑاتے ہیں۔" (۴) اور نبی فرماتا ہے " مَیں تیرے آگے یسعیاہ
آگے چلوں گا۔ اور پہاڑوں کو ہموار کر دوں گا۔ اور تجھے تاریکی کے مخفی اور ۴۵: ۲-۳
نادیدنی خزانے عطا کر دوں گا۔ تاکہ وُہ جان لیں کہ مَیں خُداوند خُدا ہُوں۔"
اور " تُو محکم چٹان کی بلند غار میں سکونت کرے گا۔" (۵) اور اُس کے یسعیاہ
پانی یقینی ہونگے۔ تُم بادشاہ کو جلال کے ساتھ دیکھو گے اور تمہاری رُوح ۳۳: ۱۶
خُداوند کے خوف پر ملاحظہ کرے گی۔" (۶) اور پھر دُوسرے نبی کی معرفت و ۱۸

کہتا ہے "وہ جو یہ کام کرتا ہے اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانیوں کے زبور
منفصلہ چشموں پر لگایا گیا ہو جو اپنے موسم پر اپنا میوہ دیگا اور ۱:۳-۶
اُس کے پتّے جھڑ نہ جائیں گے اور وہ ہر ایک کام میں کامیاب نہ ہوگا۔(۷)
مگر بے دین ایسے نہیں بلکہ وہ اُس گرد کی مانند ہیں جسے ہوا سطح زمین
پر سے مُنتشر کر دیتی ہے اِس لئے بیدین لوگ عدالت میں کھڑے نہ ہوں
گے، اور نہ خطاکار راستبازوں کی مجلس میں۔ کیونکہ خُداوند راستبازوں
کی راہ جانتا ہے۔ اور بیدینوں کی راہ نیست و نابود ہو گی"۔(۸) سمجھ لو کہ
اُس نے کس طرح سے پانی اور صلیب کا ایک ہی وقت ذکر کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ یہ کہتا
ہے کہ مبارک ہیں وہ جو صلیب پر اُمید رکھ کر پانی تک اُتر گئے ہیں۔ کیونکہ اجر کی بابت تو وہ
کہتا ہے کہ "اپنے موسم میں" اور پھر کہتا ہے کہ "میں اُس کا عوض دُونگا"۔ مگر اب وہ
کہتا ہے "اُس کے پتّے جھڑ نہ جائیں گے"۔ وہ یہ بات اس لئے کہتا ہے کہ ہر ایک
بات جو تُم سے تمہارے مُنہ کے وسیلہ سے اُمید اور محبّت کے ساتھ نکلے گی
بہتوں کے رجُوع لانے اور اُمید کا باعث ہو گی (۹) اور پھر دوسرا نبی یوں
فرماتا ہے "اور یعقوب کی زمین تمام زمین سے زیادہ ستودہ ہوتی"۔ اس صفنیاہ ۳:۱۹
کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے رُوح کے برتن کو جلال دیتا ہے (۱۰) پھر وہ کیا کہتا ہے؟
"اور ایک دریا اُس کے دہنے ہاتھ سے نکلتا تھا اور اِس میں سے ایک خُوب حزقی ایل
صُورت درخت نکلا اور جو شخص اُس میں سے کھائے تا ابد زندہ رہے ۴۷:۱-۱۲
گا"۔(۱۱) وہ یہ بات اس لئے کہتا ہے کہ ہم گناہوں سے اور گندگی سے لدے ہُوئے مقابلہ کرو یوحنا ۶:۵۱
پانی تک اُتر جائیں اور دل میں پھل لاتے ہُوئے اور رُوح میں خوف اور یسُوع پر اُمید رکھتے
ہُوئے اُوپر آجائیں"۔ اور ان میں سے کھائے تا ابد زندہ رہے گا"۔ کے یہی معنے
ہیں وہ کہتا ہے کہ جو شخص اِن باتوں کا تذکرہ سُنے اور اُن پر ایمان لائے تا ابد زندہ
رہے گا۔

صلیب پر پیتل کا سانپ
یشوع بن نون کا روحانی مطلب

۱۲- اِسی طرح وہ پھر دُوسرے نبی کی معرفت
صلیب کی تعریف کرتا ہے یوں کہکر کہ "خُداوند ۴ ایسدرس
فرماتا ہے کہ یہ باتیں کب تکمیل کو پہنچیں گی ؟ ۵:۵

جب کبھی درخت لٹایا اور اُوپر اُٹھایا جاوے۔ اور جب درخت سے خون
ٹپکیگا"۔ پھر صلیب اور مصلوب ہونے والے کی بابت تو جانتا ہے (۲) اور پھر وُہ
مُوسیٰ کی معرفت فرماتا ہے جبکہ دُوسری قومیں اسرائیل کے ساتھ جنگ کر رہی تھیں۔ اور
جب وُہ جنگ کر رہے تھے اُن کو یاد دلائے کہ تمہارے گناہوں کے سبب سے اُس
نے تم کو موت کے حوالہ کر دیا ہے۔ رُوح مُوسیٰ کے دل سے کہتی ہے تاکہ وُہ صلیب کا
اور اُس کا جو دُکھ سہنے کو تھا نمُونہ بنا دے تاکہ اگر وُہ اُس پر اُمید نہیں رکھیں گے،
(وُہ کہتا) تو اُن کے ساتھ ہمیشہ جنگ ہوتی رہے گی۔ پس مُوسیٰ نے جنگ کے درمیان ہتھیار
کے اُوپر ہتھیار رکھے اور سب سے بلند مقام پر کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ پھیلائے۔ اِس
طرح اسرائیل پھر فتحیاب ہُوئے مگر جب وُہ ہاتھوں کو نیچے کر لیتا تو وُہ مارے جاتے تھے۔
(۳) اِس کا کیا سبب تھا؟ یہ کہ وُہ جان لیں کہ اگر ہم اپنی اُمید اُس پر نہ رکھیں تو ہرگز نہ
بچیں گے۔ (۴) پھر وُہ ایک اور نبی کی معرفت فرماتا ہے "میں اپنے ہاتھ ایک
نافرمان اور میری راہ کے برخلاف بولنے والی قوم کیلئے تمام دن پھیلا یسعیاہ
رکھا"۔ (۵) پھر مُوسیٰ یشُوع کی علامت عمل میں لاتا ہے کہ لازم ہے کہ وُہ دُکھ سہے ۲:۵۵
اور کہ وُہ جبکہ اسرائیل گر رہا تھا اپنے آپ کو جیسے وُہ خیال کریں گے کہ ہم نے اُس
کو ہلاک کر دیا ہے علامتہً زندہ کرے گا" کیونکہ خُدا نے ہر قسم کے سانپوں سے کٹوایا اور
وُہ مر گئے (اِس لئے کہ خطا حوّا کے ذریعہ سانپ ہی کے وسیلے سے وقوع میں آئی تھی)
تاکہ وُہ اُن کو قائل کر دے کہ تم اپنی ہی خطا کے سبب سے موت کی اذیّت کے حوالے
کر دیئے جاؤ گے۔ (۶) علاوہ ازیں اگرچہ خود مُوسیٰ نے اُن کو حکم دیا تھا کہ "نہ تو استثنا
ڈھلی ہُوئی اور نہ گھڑی ہُوئی شئے تیرے لئے معبود ہو" اُس پر بھی وُہ ۱۵:۲۷
یہ عمل کرتا ہے تاکہ اُس میں خُداوند یشُوع کی علامت کو ظاہر کرے۔ پس مُوسیٰ پیتل کا ایک
سانپ بناتا اور اُس کو علانیۃً قائم کرتا ہے۔ اور منادی کر کے قوم کو دعوت دیتا ہے۔
(۷) پس اُنہوں نے فراہم ہو کر مُوسیٰ سے التجا کی کہ تُو ہماری صحت کے لئے سفارش
کر مگر مُوسیٰ نے اُن سے کہا، کہ جب سانپ تُم میں سے کسی کو ڈسے تو وُہ اُس کے
پاس آئے جو لکڑی پر ٹانگا ہُوا ہے اور ایمان لا کر یہ اُمید رکھے کہ اگرچہ وُہ خود تو مُردہ
ہے تو بھی زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے، اور وُہ فی الفور بچ جائے گا۔ چنانچہ اُنہوں

نے اِسی طرح سے کیا۔ تو اِن باتوں میں یسُوع کا جلال رکھتا ہے کہ سب چیزیں اُسی
میں اور اُسی کے لئے ہیں (۸) پھر موسٰے نون کے بیٹے یسُوع (یشوعہ) کا جو نبی تھا
یہ نام رکھتے ہُوئے اُس سے کیا کہتا ہے تاکہ تمام قوم صرف اُسی کی سُنیں کہ باپ اپنے
بیٹے یسُوع کی بابت تمام باتیں ظاہر کرتا ہے ؟ (۹) پس موسٰی یسوع بن نون کو اِس
خروج ۱۴:۱۷ وقت جبکہ اُس نے اُس کو زمین کی جاسُوسی کے لئے بھیجا یہ نام دے کر کہتا ہے کہ "اپنے
ہاتھوں میں کتاب لے اور جو کچھ خداوند کہتا ہے لکھ دے کہ آخری دنوں
میں خدا بیٹا عمالیق کے گھر کی تمام جڑ کاٹ ڈالے گا" (۱۰) پھر خداوند یسُوع
کو جو انسان کا بیٹا نہیں بلکہ خدا کا بیٹا ہے، دیکھ کہ وہ علامت کے طور پر جسم میں ظاہر
ہوا۔ پس جبکہ لوگ کہیں گے کہ مسیح تو داؤد کا بیٹا ہے، تو داؤد خود ڈر کر اور گنہگاروں
زبور ۱:۱۱۰ کی غلطی سے واقف ہو کر نبوّت کرتا ہے کہ "خداوند نے میرے خداوند سے
متی کہا، تو میرے داہنے بیٹھ تاوقتیکہ میں تیرے دُشمنوں کو تیرے
۲۴:۲۲ پاؤں کی چوکی بناؤں" (۱۱) پھر یسعیاہ یوں فرماتا ہے۔ "خداوند نے میرے
خداوند مسیح کو جسکا میں نے دہنا ہاتھ پکڑا کہا کہ قوم تیرے حضور
متی سُنے گی اور میں بادشاہوں کی طاقت کو توڑ ڈالوں گا" دیکھو کس طرح سے
۴۵:۲۲ "داؤد اُس کو خداوند کہتا ہے" نہ کہ بیٹا۔

نبی اسرائیل نہیں بلکہ مسیحی قوم وارث ہے

۱۴۔ اب آؤ ہم دیکھیں کہ اس بات میں مسیحی قوم وارث ہوتی
ہے یا کوئی پہلی قوم۔ اور عہد ہمارے ساتھ ہے یا اُن کے ساتھ۔
(۲) پس تم سُنو کہ نوشتہ اُس قوم کی بابت کیا کہتا ہے " اور
پیدائش ۲۱:۲۵ اضحاق نے اپنی بیوی ربقہ کی بابت دُعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ اور
و ۲۳ وہ حاملہ ہوئی۔ پھر ربقہ خداوند سے پوچھنے گئی۔ اور خداوند نے اُسے
کہا۔ کہ تیرے رحم میں دو قوام ہے اور تیرے بطن میں دو گروہ
ہیں۔ اور ایک قوم دوسری قوم کو برباد کرے گی۔ اور بڑی چھوٹی کی
خدمت کرے گی" (۳) لازم ہے کہ تم اِس بات کو معلوم کرو کہ اضحاق کون ہے
اور ربقہ کون ہے اور کن کی بابت اُس نے بتلایا کہ ایک قوم دوسری سے بڑی ہوگی۔
(۴) اور دوسری نبوت میں یعقوب اپنے بیٹے یوسف سے زیادہ توضیح کے ساتھ

پیدائش ۴۸: ۱۱و۹ یُوں کہتا ہے " دیکھ خُداوند نے مُجھے تیرا مُنہ دیکھنے سے محروم نہ رکھا
اپنے بیٹوں کو تُو میرے پاس لا تاکہ مَیں اُنھیں برکت دُوں " (۵) وُہ
افرائیم اور منسّی کو پاس لایا اور چاہا کہ منسّی کو برکت دے کیونکہ وُہ بڑا تھا۔ چونکہ
یُوسف اُس کو اپنے باپ کے دہنے ہاتھ کی طرف لے آیا۔ اور یعقُوب نے رُوح میں
پیدائش ۴۸: ۱۴ ۱۸-۱۹ اُس آنے والی قوم کی علامت کو دیکھ لیا۔ اور وُہ کیا کہتا ہے ؟" اور یعقوب نے
اپنے ہاتھ بدل لے اور دہنا ہاتھ دوسرے اور چھوٹے افرائیم پر
رکھا اور اُسے برکت دی۔ اور یُوسف نے یعقوب سے کہا۔ اپنا دہنا ہاتھ
بدل کے منسّی کے سر پر رکھئے کیونکہ وُہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے۔ اور یعقوب
نے یُوسف سے کہا۔ مَیں جانتا ہُوں۔ اَے بیٹا مَیں جانتا ہوں۔ بلکہ بڑا چھوٹے
کی خدمت کریگا۔ اور وُہ بھی برکت پاوے گا " (۶) غور کرو کہ اُس نے یہ باتیں
کن پر عاید کیں کہ یہ قوم پہلی اور عہد کی وارث ہوگی (۷) پس اگر اُس نے ابرہام کی وجہ سے
بھی کہا ہے تو ہمارے علم کا تکملہ ہم کو مل گیا۔ پس وُہ ابرہام سے کیا کہتا ہے جبکہ صرف
پیدائش ۱۵: ۶ ۱۷: ۵ رُومی ۴: ۱۱ ایمان لاکر راستباز ٹھہرا ؟" اَے ابرہام دیکھ مَیں نے تجھکو خُدا کے حضور
نامختون قوموں کا باپ مقرّر کیا "

مُوسوی عہد کو بنی اسرائیل نے ردّ کیا مگر ہم نے رُوح میں اس کو قبُول کر لیا

۱۴- ہاں! اگر اُس نے باپدادوں سے قسم کھائی ہے کہ مَیں اُس قوم کو ایک عہد دُوں گا تو ہم دیکھیں کہ آیا اُس نے وُہ عہد دیا ہے۔
مگر وُہ اپنے گناہوں کے سبب سے اُس کو قبُول کر لینے کے لائق نہ ٹھہرے (۲) کیونکہ
خروج ۲۴: ۱۸ نبی فرماتا ہے " اور مُوسیٰ نے چالیس دن اور چالیس رات کوہِ سینا پر روزہ
رکھا تاکہ قوم کیلئے خُداوند کا عہد لے۔ اور مُوسیٰ نے خداوند سے وُہ
دو تختیاں لیں جو رُوح میں خُداوند کے ہاتھ کی اُنگلی سے لکھی ہُوئی
تھیں" اور مُوسیٰ اُن کو لے کر نیچے اُتر آیا تاکہ وُہ تختیاں لوگوں کو دیدے۔ (۳) اور
خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا " اَے مُوسیٰ! اَے مُوسیٰ! جلد اُتر جا۔ کیونکہ
اُس قوم نے جسے تُو مصر سے نکال لایا خطا کی۔ اور جب مُوسیٰ نے
معلوم کیا کہ اُنھوں نے اپنے لئے ڈھالی ہُوئی مُورتیں بنالی ہیں تو اُن

کو اپنے ہاتھ سے ٹپک دیا۔ اور خُداوند کے عہد کی تختیاں ٹوٹ گئیں"۔
(۴) مُوسیٰ نے تو وُہ تختیاں لے لیں، مگر وُہ خود اُن کے لائق نہ ٹھہرے۔ مگر ہم نے
اُن کو کس طرح قبُول کیا؟ تُو خود سمجھ لے۔ مُوسیٰ نے خادم کی حیثیت سے وُہ تختیاں
لیں، مگر خُدا نے ہماری خاطر صبر کر کے ہم کو دیں تاکہ ہم اُس کی میراث کے لوگ بنیں۔
(۵) لیکن وُہ ظاہر ہُوا تاکہ وُہ اپنے گُناہوں کی نسبت کامل ہوں، مگر ہم نے اِس عہد
کو خُداوند یسُوع کے ذریعہ سے جو وارث ہے قبُول کیا۔ جو اِس واسطے تیار کیا گیا تھا
تاکہ وُہ ظاہر ہو کر ہمارے دلوں کو جو موت کے ہاتھ بک چکے تھے اور گمراہی کی بدی
کے حوالہ ہو چکے تھے تاریکی سے چھڑا دے اور کلام کے ذریعہ سے ہم میں اُس عہد کو قائم
کرے۔ (۶) کیونکہ لکھا ہے کہ کس طرح سے باپ اُس کو حکم دیتا ہے کہ ہم کو تاریکی سے
چھڑا کر اپنے لئے ایک مقدّس قوم بنائے۔ (۷) پس نبی فرماتا ہے "مجھ خداوند یسعیاہ
تیرے خُدا نے تجھکو راستبازی میں بلایا ہے اور مَیں تیرا ہاتھ پکڑوں ۴۲: ۶-۷
گا اور تجھے طاقت بخشوں گا۔ اور مَیں نے تجھکو نسل کے لئے ایک عہد۔
دیا۔ قوموں کا ایک نور۔ تاکہ تُو اندھوں کی آنکھیں کھولے اور زنجیروں
سے جکڑے ہُوؤں کو اور تاریکی میں بیٹھے ہوؤں کو قید خانہ سے آزاد
کر دے"۔ پس ہم جانتے ہیں کہ ہماری رہائی کیونکر ہُوئی ہے۔ (۸) نبی مکرّر کہتا ہے۔
دیکھ مَیں نے تجھکو قوموں کے لئے ایک نُور مقرّر کیا ہے تاکہ تُو زمین کے یسعیاہ
کناروں تک نجات ہووے۔ خُداوند تیرا رہائی دینے والا خُدا یُوں فرماتا ۴۹: ۶، ۷
ہے"۔ (۹) نبی پھر کہتا ہے "خُداوند کی رُوح مجھ پر ہے جس سبب سے اُس ۶۱: ۱، ۲"
نے مجھے مسح کیا تاکہ مَیں حلیموں کو خوشخبری سُناؤں۔ اُس نے مجھے بھیجا
کہ شکستہ دلوں کو صحت بخشوں۔ اسیروں کو رہائی اور اندھوں کو
بینائی کی منادی کروں۔ اور خُداوند کے سال مقبُول اور یوم معاوضہ
کا اعلان دُوں۔ اور تمام غمزدوں کو تسلّی دُوں"۔

سبت کے بارے میں

۱۵۔ پس سبت کی بابت بھی احکام عشرہ میں مرقوم
ہے جس میں اُس نے کوہِ سینا پر مُوسیٰ کے ساتھ رُو
برُو کلام کیا "اور اپنے پاک ہاتھوں اور پاک دِل سے خُداوند کے سبت خروج ۲۰: ۸

کو مقدّس جانا۔" (۲) ایک اور مقام میں وُہ فرماتا ہے۔" اگر میرے بیٹے
سبت کی محافظت کریں تب مَیں اُن پر اپنا رحم نازل کرونگا۔" (۳) سبت کی
بابت وُہ خلقت کے شروع ہی میں کہتا ہے۔" اور خُدا نے چھہ دِن میں اپنے پیدائش
ہاتھوں کا کام کیا۔ اور ساتویں دِن اُس کو ختم کیا اور اس میں آرام ۲:۲
کیا اور اُس کو مقدّس ٹھہرایا۔" (۴) اَے بچّو! غور کرو، کہ اِس خیال کا کیا مطلب
ہے۔" چھہ دنوں میں اُس نے ختم کیا۔" اِس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا سب باتوں کو
چھہ ہزار برس میں ختم کر دے گا۔ کیونکہ اُس کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے۔ اور اِس
بات کی شہادت یہ کہکر مجھے وُہ خود دیتا ہے کہ" دیکھہ خُداوند کا دِن ایسا ہوگا ۲پطرس
جیسے ہزار برس۔" پس اَے بچّو۔ چھ دن میں۔ یعنی چھ ہزار برس میں تمام چیزیں ختم ۳:۸
ہو جائیں گی۔ (۵)" اور ساتویں دن اُس نے آرام کیا۔" اِس سے یہ مُراد ہے
کہ جب اُس کا بیٹا آئے گا اور اُس بے شرع کے ایّام کو زائل کرے گا اور بے دینوں کا
انصاف کرے گا اور آفتاب و ماہتاب و سیارگان کو بدلے گا تو وُہ ساتویں دِن پُورے طور
پر آرام کرے گا۔ (۶) وُہ اِس سے بھی بڑھکر یُوں کہتا ہے کہ" تُو اُس کو اپنے پاک ہاتھوں
اور پاک دل سے مقدّس رکھنا۔" پس اگر وُہ خُدا تھا جس نے اُس دِن کو مقدّس کیا تو اب
کَون اُسے ناپاک کر سکتا ہے اگرچہ وُہ پاک دل بھی ہو؟ ہم تو سب باتوں میں گمراہ ہو گئے ہیں۔
(۷) پس تو اگر ہم اُس وقت بخُوبی آرام کر کے اُس دِن کو مقدّس رکھینگے جبکہ ہم خود راستباز ہو
کر اور وعدہ حاصل کر کے اِس قابل ہوں گے اور جبکہ شرارت جاتی رہے گی اور خُداوند سب کچھ نیا
کر دیگا تب ہم اُس کو مقدّس رکھ سکیں گے۔ کیونکہ پہلے ہم خود مقدّس ہو جائیں گے (۸) علاوہ
ازیں وُہ اُن کو فرماتا ہے۔" مَیں تمہارے نئے چاندوں اور سبتوں کی برداشت یسعیاہ
نہیں کر سکتا۔" غور کرو کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ یہ موجُودہ سبت نہیں ہیں جو میری ۱:۱۳
نظر میں مقبُول ہیں بلکہ یہ وُہ سبت ہے جس کو مَیں نے مقرّر کیا ہے جس میں مَیں تمام چیزوں
کو آرام دے کر آٹھویں دن کا آغاز کروں گا جو دُنیائے ثانی کی ابتدا ہے (۹) اِسی سبب
سے ہم بھی آٹھویں دن کو خُوشی کے لئے مخصُوص کرتے ہیں جس میں یسُوع بھی مُردوں میں
سے جی اُٹھا اور ظاہر ہو کر آسمان پر چلا گیا۔

ہیکل ہمارا دِل ہے ۱۶۔ اِسی طرح سے مَیں تُم کو ہیکل کی بابت بھی بتلاؤں گا کہ کس

طرح سے یہ گمراہ اور کمبخت لوگ عمارت پر بھروسہ رکھتے تھے اور اپنے خُدا پر نہیں جو اُن کا
خالق ہے اور ہیکل اُس کا گھر ہے۔ (۲) کیونکہ غیر قوموں کی طرح اُنہوں نے ہیکل ہی اُس کو
مخصُوص کیا، مگر خُداوند اس خیال کو باطل ٹھہرا کر کیا فرماتا ہے ؟ "کس نے آسمان کو بالشت یسعیاہ
سے ناپا ھے اور زمین کو ھاتھ سے ؟ خُداوند فرماتا ھے۔ آسمان میرا تخت ھے ۱۲:۴۰ ۱:۶۶
اور زمین میرے پاؤں رکھنے کی چوکی۔ تُم میرے لئے کس قسم کا گھر
بناؤگے ؟ یا کونسی جگہ میرے آرام کی ھے ؟" تُم جانتے ہو کہ اُن کی اُمید باطل ہے۔
(۳) علاوہ ازیں وُہ پھر کہتا ہے " دیکھو جنھوں نے اِس ھیکل کو ڈھا دیا ھے یسعیاہ ۱۷:۴۹
وھی اُسکو تعمیر کرینگے "۔ (۴) ایسا ہی وُقوع میں آتا ہے۔ کیونکہ اُن کے جنگ کرنے
کے سبب سے دُشمنوں نے اُس کو مسمار کر دیا۔ اب خُود دُشمن ہی کے ملازم اُس کو
تعمیر کریں گے۔ (۵) پھر یہ بھید ظاہر کر دیا گیا تھا کہ اُن کا شہر اور ہیکل اور قوم اِسرائیل حوالہ
کر دی جائے گی، کیونکہ نوشتہ کہتا ہے "اور آخری ایام میں ایسا واقع ھوگا کہ خداوند حنوک
چراگاہ کی بھیڑوں اور بھیڑ سالہ اور اُن کے برج کو بربادی کے لئے حوالے ۸۹:۵۶ و ۶۶
کر دے گا" اور وَیسا ہی ہُوا جیسا کہ خُداوند نے فرمایا تھا (۶) مگر آؤ ہم تحقیق کریں کہ آیا
ہیکل خُدا کی ہے یا نہیں۔ خُدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس کو بناؤں گا اور اس کو ختم بھی کروں گا کیونکہ
لکھا ہے کہ اور ایسا واقع ھوگا کہ "ھفتہ کے ختم ھوتے ھوئے خُداوند کے نام
پر خُدا کا ھیکل جلال کے ساتھ بنایا جائیگا"۔ (۷) پس مَیں دیکھتا ہوں کہ
ہیکل تو موجُود ہے۔ پس وُہ خُداوند کے نام پر کس طرح بنائی جائے گی ؟ غور کرو۔ خُدا پر
ایمان لانے سے پہلے ہمارا دل ایک خراب اور کمزور مسکن تھا۔ یعنی ایک ہیکل جو ہاتھوں سے
بنی ہُوئی تھی۔ کیونکہ وُہ بُت پرستی سے بھری ہُوئی تھی اور شیاطین کا گھر تھا۔ کیونکہ ہم جو کُچھ کرتے تھے
خُدا کے برخلاف تھا۔ (۸) "مگر خُداوند کے نام پر بنایا جائیگا"۔ مگر یاد رکھو کہ خُدا
کی ہیکل تجلّے کے ساتھ بنائی جائے گی۔ یہ کس طرح بنائی جائے گی اِس کا بھید یہ ہے کہ ہم
گناہوں کی معافی حاصل کر کے اور اُس کے نام پہ توکّل کر کے تجدید ہوں گے۔ یعنی از سرِ نو مخلوق
شدہ ہو جائیں گے۔ اِس سبب سے خُدا ہمارے مسکن میں فی الحقیقت ہمارے درمیان رہتا
ہے۔ (۹) اُس کے ایمان کا کلام، اُس کے وعدے کی بلاہٹ، اُس کے قوانین کی
دانائی، تعلیم کے احکام، اُس کا ہمارے درمیان نبوّت کرنا، اُس کا ہمارے درمیان سکونت

کرنا، ہمارے لئے جو موت کی غلامی میں تھے ہیکل کا دروازہ وا کرنا (جس سے مراد مُنہ ہے)۔ ہم کو تو بہ عنایت کر کے غیر فانی ہیکل میں داخل کرتا ہے۔ (۱۰) کیونکہ جو بچ جانا چاہتا ہے وُہ انسان پر نظر نہیں کرتا بلکہ اُس پر جو اُس کے اندر بستا اور بولتا ہے۔ اور تعجب کرتا ہے کہ اُس نے متکلّم کی زبان سے ایسے کلمات کبھی بھی نکلتے نہیں سُنے اور نہ کبھی اُس نے اپنے آپ کو ایسی زبان کے سُننے کا مشتاق دیکھا۔ یہی رُوحانی ہیکل ہے جو خُدا کے لئے بنائی گئی ہے۔

تمام گذشتہ بیانات میں اُس نے سادگی سے کام لیا

۱۷۔ جہاں تک ممکن تھا مَیں نے تمہارے سامنے سب بھید سادگی سے بیان کر دیا ہے۔ میری رُوح اُمید رکھتی ہے کہ مَیں نے (نجات کے ضروری معاملات میں اپنے حسبِ منشا) کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ (۲) کیونکہ اگر مَیں تُم کو حال کی یا استقبال کی باتوں کی بابت لکھتا تو تُم اُنہیں سمجھ نہ سکتے کیونکہ وُہ باتیں تمثیلوں میں ہوتی ہیں۔ مگر یہ باتیں بغیر تمثیلوں کے بیان کی گئی ہیں۔

تعلیم و اختیار کے دو طریقے

۱۸۔ مگر آؤ ہم علم اور تعلیم پر غور و خوض کریں تعلیم اور اختیار کے دو طریقے ہیں۔ ایک نور کا اور دُوسرا تاریکی کا۔ مگر ان دونوں راستوں میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ ایک راہ پر خُدا کے فرشتے مقرّر ہیں جو منوّر کرتے ہیں مگر دُوسری راہ پر شیطان کے فرشتے کام کر رہے ہیں۔ (۲) ایک ہستی تو ازل سے ابد تک خُدا ہے مگر دُوسرا موجُودہ شرارت کے زمانہ کا سردار ہے۔

نُور کا راستہ اُس پر چلنے کا علم

۱۹۔ پس نُور کا راستہ یہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے مکانِ متعینہ پر سفر کرنا چاہتا ہے تو وُہ اپنے اعمال میں سرگرم ہو۔ پس اُس راہ میں چلنے کے لئے ہمیں ذیل کا علم دیا گیا ہے۔ (۲) تُو اپنے خالق کو پیار کر اور اُس سے خوف کھا اور اُس کو جس نے تجھے موت سے خلاصی بخشی ہے جلال دے۔ دل کے لحاظ سے سادہ اور رُوح کے لحاظ سے دولتمند بن۔ موت کی راہ پر چلنے والوں کے ساتھ رفاقت مت رکھ۔ ہر ایک شے سے جو مقبُولِ خُدا نہیں نفرت رکھ۔ ہر طرح کی ریاکاری سے نفرت رکھ۔ خُداوند کے احکام کو ہرگز ترک مت کر۔ (۳) اپنے آپ کو بڑا مت بنا مگر ہر بات میں فروتن رہ۔ اپنے آپ پر فخر مت لا۔ اپنے ہمسایہ کے خلاف بُری مشورت مت

کر۔ اپنی جان کو نڈر مت بنا۔ (۴) تُو حرامکاری مت کر۔ "تُو زنا نہ کر" تُو لڑکوں کو خراب مت کر (لونڈے بازی)۔ کسی قسم کی ناپاکی کے وقت خُدا کا کلام تیری زبان سے نہ نکلے۔ تُو کسی کی خطا پر ملامت کرنے کے لئے اُس کے ظاہر پر نظر مت کر۔ فروتن ہو۔ "سنجیدہ بن"۔ "اُس کلام سے لرزاں" ہو جیسے تُو نے سُنا ہے۔ تُو اپنے بھائی سے بغض مت رکھ (۵) دو دِلا مت بن اور یہ نہ سوچ کہ آیا فلاں بات عمل میں آئے گی یا نہیں۔ "تُو خُداوند کا نام بے فائدہ نہ لینا"۔ تُو اپنے ہمسایہ کو جان سے زیادہ پیار کر۔ بچے کو اسقاطِ حمل سے نہ مار، اور اگر وُہ پیدا ہو گیا ہے تو اُسے قتل نہ کر۔ تُو اپنے بیٹے یا بیٹی پر سے ہاتھ نہ اُٹھا بلکہ اُن کی جوانی ہی سے اُن کو خُدا کے خوف میں تربیّت کر۔ (۶) تُو اپنے پڑوسی کی چیزوں کا آرزومند مت بن، اور نہ لالچ کر، اور نہ ہی مغروروں کے ساتھ دلچسپی رکھنا بلکہ غریبوں اور راستبازوں کے ساتھ چلنا۔ جو حادثات تجھ پر واقع ہوں اُن کو بھلا سمجھ کر قبول کر لینا، کیونکہ خُدا کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ (۷) نہ تُو دو دِل اور نہ ہی دو زبان ہونا۔ خوف و حیا کے ساتھ اپنے مالکوں کے تابع رہ اِس خیال سے کہ وُہ خُدا کی علامت ہیں۔ تُو اپنے اُس غلام یا لونڈی پر سختی سے حکمرانی نہ کرنا جو اُسی خُدا پر توکّل رکھتے ہیں جس پر تُو رکھتا ہے ایسا نہ ہو کہ وُہ اُس خُدا سے جو تُم دونوں پر حکمران ہے خوف نہ کھائیں۔ کیونکہ وُہ ظاہرداری سے بُلانے کو نہیں آیا بلکہ اُنہیں کو جنہیں رُوح نے تیار کیا ہے (۸) ہر بات میں اپنے ہمسایہ کو شریک کر اور کسی شے کو "اپنا" مت کہہ کیونکہ اگر وُہ فانی چیزوں میں شریک ہیں تو کِس قدر زیادہ غیرفانی چیزوں میں بھی شریک ہیں۔ بات کرنے میں پیش دستی مت کر کیونکہ انسانی مُنہ موت کا پھندا ہے۔ حتی الوسع اپنی رُوح کی خاطر مقدس بن (۹) لینے کے واسطے ہاتھ پسارنے والا مگر دینے کے لئے ہاتھ کھینچ لینے والا مت بن۔ "سبھوں کو جو "تجھ سے خُداوند کا کلام کہتے ہیں"۔ اپنی آنکھ کی پُتلی کی مانند پیار کرنا۔ (۱۰) یومِ عدالت کو رات و دن "یاد رکھنا" اور یا کلام کے ذریعہ محنت کرتے ہُوئے یا نصیحت کرنے کے واسطے جا کر اور کلام کے وسیلہ سے رُوحوں کے بچانے کی فکر کرتے ہُوئے یا اپنے گُناہوں سے رہائی پانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے ہر روز مقدس لوگوں کے چہرے کا جویاں رہ (۱۱) دینے میں متذبذب نہ ہو اور نہ ہی دیتے وقت کُڑکُڑا اگر جان کہ تیری روزی کی نیک اُجرت دینے والا کون

ہے۔ جو کچھ تُو نے پایا ہے اُس کی محافظت کر، نہ تو اُس میں کچھ زیادہ کرنا اور نہ کچھ اُس میں سے کم کرنا۔ شریر سے ہمیشہ نفرت کر۔ راستی سے انصاف کر۔ (۱۲) رخنہ مت ڈال بلکہ جو لڑتے ہیں اُن کو باہم ملا کر صلح کرا۔ اپنے گناہوں کا اقرار کر۔ بڑے امتیاز کے ساتھ دُعا کے لئے مت جا۔ نُور کی راہ یہی ہے۔

شیطان کا راستہ

۲۰۔ مگر اُس سیاہ فام یعنی شیطان کی راہ ٹیڑھی اور ملعون ہے۔ کیونکہ وُہ ابدی موت کی راہ ہے جس کے ساتھ سزا ہے اور جس کے اندر اُن کی رُوحوں کو برباد کرنے والی باتیں ہیں۔ یعنی بُت پرستی۔ بیباکی۔ طاقت کا غرور۔ ریاکاری۔ دو دِلی۔ زناکاری۔ خُون۔ قزاقی۔ تکبّر۔ خطا۔ فریب۔ بُرائی۔ سرکشی۔ سحر۔ جادوگری۔ لالچ۔ خُدا سے بیخوفی۔ (۲) نیک لوگوں کے ستانے والے۔ سچائی سے نفرت کرنے والے۔ جھُوٹ کے دوست۔ راستبازی کی اُجرت سے ناشناس۔ راست فیصلہ اور دو نیکی سے دلچسپی" نہ "دیکھنے والے" اور بیوہ اور یتیم کی طرف توجہ نہ دینے والے۔ وُہ خُدا کے خوف کے لئے نہیں بلکہ بُری بات کے لئے جاگتے رہتے ہیں۔ وُہ لوگ فروتنی اور برداشت سے بعید ہیں وُہ باطل چیزوں سے پیار کرنے والے۔ معاوضہ کرنے والے۔ غُربا پر رحم نہ کرنے والے۔ دل چُرانے والے۔ شکست الوجود۔ خلاف گوئی میں مستعد۔ اپنے صانع سے بے خبر بچّوں کے قاتل۔ خُدا کی کاریگری کو تباہ کرنے والے۔ محتاج کو برباد کرنے والے مصیبت زدہ کو ستانے والے۔ دولتمندوں کے حامی۔ غریبوں سے ناانصافی کرنے والے، اور ہر بات میں گنہگار ہیں۔

آخری نصیحتیں

۲۱۔ پس خُداوند کے ازلی قوانین کو سیکھنا اور اُن کے مطابق چلنا بہت ہی بھلا ہے، کیونکہ جو شخص اِن باتوں پر عمل کرتا ہے وُہی خُدا کی بادشاہی میں جلال پائے گا۔ اِسی سبب سے قیامت مقرّر کی گئی ہے اور اِسی سبب سے انسان کو معاوضہ ملے گا۔ (۲) مَیں بلند مرتبہ لوگوں سے التماس کرتا ہُوں کہ اگر وُہ نیک صلاح کی رائے مجھ سے لیں تو وُہ اُن کو اپنے ساتھ شامل کریں، جن کے لئے اُنہوں نے نیک عمل کیا ہے۔ (۲) وُہ دِن نزدیک ہے جس میں تمام چیزیں اُس شریر کے ساتھ برباد ہو جائیں گی۔" خُداوند اور اُس کا اجر نزدیک ہے"۔ (۲) مَیں بار بار تمہیں کہتا ہُوں کہ تم ایک دُوسرے کو عُمدہ شریعت دینے والے بنو اور اپنے آپ کو دیانت دار مشورت دینے والے

بناؤ۔ اپنی زندگی میں سے ہر قسم کی ریاکاری کو نکال پھینکو (۵) مگر خُدا جو تمام عالم پر حکمران ہے تمہیں دانائی عقل۔ علم اپنی شریعت کا عرفان اور برداشت بخشے (۶) خدا کے طالب بنو، اور تحقیق کرتے رہو کہ خُدا تُم سے کیا طلب کرتا ہے۔ عمل کرو تاکہ تُم عدالت کے دن کابل پائے جاؤ (۷) اگر نیکی کی کوئی یاد ہے تو اِن باتوں کی فکر کرتے ہُوئے مُجھ کو یاد کرو تاکہ میرے اشتیاق اور بیداری سے کوئی عُمدہ نتیجہ نکلے۔ مَیں تُم سے مہربانی کا خواستگار ہو کر یہ عرض کرتا ہُوں (۸) جب تک عُمدہ برتن تُمہارے پاس ہے تم اپنے سے کُچھ بھی دریغ نہ رکھو، بلکہ لگاتار ان باتوں کی تلاش میں رہو، اور ہر ایک حُکم کو پُورا کرو، کیونکہ یہی درست بات ہے (۹) اسی لئے مَیں حتی المقدور تمہیں لکھنے کا بڑا اشتیاق تھا، تاکہ مَیں تم کو خُوش کروں۔ اے محبّت اور سلامتی کے فرزندو سلام! جلال اور ہر ایک رحمت کا خُدا تمہاری رُوح کے ساتھ ہو۔

شبانِ ہرمس

پہلی رویا

ہرمس خواب میں روڈے کے ذریعہ سے اپنے گناہ سے آگاہ ہوتا ہے

۱۔ میرے پرورش کنندہ نے مجھے روما میں کسی روڈے کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔ بہت برسوں کے بعد میری اُس سے پھر ملاقات ہُوئی اور مَیں اُس کو مثل ہمشیرہ کے پیار کرنے لگا۔ (۲) کچھ مُدت کے بعد مَیں نے اُس کو دریائے طبر یا میں غسل کرتے دیکھا اور اُس کو مَیں نے اپنا ہاتھ پکڑا کر دریا سے باہر نکال لیا۔ پس مَیں اُس کے حُسن کو دیکھ کر اپنے دل میں یہ کہتے ہُوئے سوچنے لگا کہ وہ مَیں بڑا ہی خُوش نصیب ہوتا اگر ایسی خُوبصُورت خجستہ سیرت عورت میری بیوی ہوتی۔ مَیں نے صرف اتنا ہی خیال کیا اور اس سے زیادہ کچھ نہیں (۳) جب مَیں ایک عرصہ بعد کُومس

کو جا رہا تھا اور خدا کی مخلوقات پر غور کر رہا تھا کہ وہ کیسی بزرگ اور عظیم الشان اور قوی ہیں تو مجھے چلتے چلتے نیند آگئی اور روح نے مجھ کو پکڑا اور مجھے کسی بے راہ راستہ سے جس سے کہ کسی آدمی کا گزر نہیں ہو سکتا تھا کسی جگہ لے گئی۔ وہ جگہ ڈھلوان تھی اور پانیوں کے سبب سے اُس پر دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ پس میں اس دریا سے عبور کر کے ایک ہموار جگہ پر آ گیا اور گھٹنے ٹیک کر خدا سے دعا مانگنے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنے لگا۔ (۴) جب میں دعا مانگ رہا تھا تو آسمان کھل گیا اور میں نے اُسی عورت کو جس کی میں نے خواہش کی تھی دیکھا۔ وہ مجھے آسمان سے سلام کر رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی کہ "اے ہرمس! سلام"۔ (۵) میں نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اے خاتون! تو یہاں کیا کر رہی ہے؟" اُس نے مجھے جواب دیا "میں اس واسطے اُٹھائی گئی ہوں کہ خدا کے حضور تیرے گناہوں پر ملامت کروں (۶) میں نے اُس سے کہا "کیا تو اب مجھے ملامت کرتی ہے؟" اُس نے کہا "نہیں۔ بلکہ تو وہ باتیں سُن جو میں تجھے کہنا چاہتی ہوں۔ وہ خدا جو آسمانوں میں مقیم ہے اور جس نے موجودات کو نیست سے خلق کیا اور اپنی مقدس کلیسیا کے واسطے اُن کو نشوونما دی اور بڑھایا تجھ سے ناراض ہے کہ تو نے میرے برخلاف گناہ کیا ہے (۷) میں نے جواباً اُس سے کہا "کیا میں نے تیرے برخلاف گناہ کیا ہے؟ کس طرح کیا؟ کیا میں نے کبھی تیرے خلاف کوئی بُری بات کہی ہے؟ کیا میں تجھے ہمیشہ مثل ایک دیوی کے خیال نہیں کرتا تھا؟ کیا میں نے ہمیشہ بہن کی طرح تیری تعظیم نہیں کی؟ اے عورت! تو مجھ پر ان بُری اور ناپاک باتوں کا جھوٹا الزام کیوں لگاتی ہے؟" (۸) اُس نے ہنس کر مجھے جواب دیا "شرارت کی خواہش تیرے دل میں آئی تھی، کیا تو یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر راستباز کے دل میں بُری خواہش آئے تو یہ اُس کے لئے بُری بات ہے؟ اُس نے کہا یہ تو گناہ ہے اور بڑا گناہ ہے، کیونکہ راستباز آدمی راست ارادے کرتا ہے۔ پس جب تو ایسے راست ارادے کرتا ہے تو اُس کی شہرت آسمانوں میں مستحکم ہوتی ہے اور انسان اپنے تمام کاموں میں خدا کو خوب رضامند پاتا ہے مگر وہ جو اپنے دلوں میں بُرے ارادے کرتے ہیں اپنے اوپر موت اور غلامی لاتے ہیں۔ خصوصاً وہ جو اس دنیا کو اپنے لئے جمع کرتے ہیں اور اپنی دولت پر نازاں ہوتے ہیں اور آنے والی عمدہ چیزوں پر اکتفا نہیں کرتے۔

(۹) اُن کی روحیں پچھتائیں گی جن کو کسی قسم کی اُمید نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنی زندگی کو ناچیز سمجھا ہے مگر تو خدا سے دعا مانگ تو وہ تیرے اور تیرے تمام

خاندان کے اور تمام مقدسوں کے گناہوں کو بخش دے گا۔"

ایک بوڑھی عورت تخت پر سے ہرمس کو اُس کے گناہ کے سبب سے ملامت کرتی ہے

۲- جونہی وہ یہ باتیں کہہ چکی تو آسمان بند ہو گیا اور میں نہایت متفکر اور غمزدہ ہو گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا "اگر یہ گناہ میرے خلاف لکھا گیا ہے تو میں کس طرح سے بچوں گا؟ میں اپنے گناہوں کی بابت جو مکمل ہو گئے ہیں خدا کو کس طرح سے راضی کروں گا۔ میں کن الفاظ سے خدا سے عرض کروں کہ وہ مجھ سے راضی ہو؟ (۲) میں اپنے دل میں ان باتوں پر سوچ بچار کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک بڑا تخت برف اور اُون سے بھی زیادہ سفید آنکھوں کے سامنے ہے۔ ایک بوڑھی عورت بھڑکیلی پوشاک زیب تن کئے ایک کتاب اپنے ہاتھوں میں اُٹھائے آئی اور تنہا بیٹھ گئی اور مجھے سلام کر کے کہا کہ "اے ہرمس سلام! میں نے غمزدہ ہو کر اور رو کر کہا "اے خاتون سلام"۔ (۳) اور اُس نے مجھ سے پوچھا "اے ہرمس! تو جو صابر ہے اور خفا نہیں ہوتا اور ہمیشہ ہنس مکھ رہتا ہے کیوں غمگین ہے؟ تو اتنا سرنگوں اور ناخوش کیوں ہے؟" میں نے جواب دیا۔ "اس لئے کہ ایک نیک عورت نے مجھے کہا ہے کہ تو نے میرے خلاف گناہ کیا ہے"۔ (۴) بوڑھی عورت نے جواب میں کہا۔ "خدا کے خادم پر ایسی بات ہرگز نہ ہو۔ مگر اُس عورت کی بابت تیرے دل میں خیال تو بہر صورت آیا تھا۔ خدا کے بندے کی زندگی میں ایسا خیال گناہ پیدا کرتا ہے، کیونکہ بُرا اور مجنونانہ خیال ایک معزز اور پسندیدہ رُوح کے لئے اگر وہ اُس خیال پر فریفتہ ہو، بُرا کام ہے۔ ایسا خیال خصوصاً ہرمس جیسے متقی اور پرہیزگار کے لئے جو ہر بُری خواہش سے احتراز کرتا ہے اور ہر قسم کی سادگی اور بڑی بے عیبی سے مملو ہے۔

وہ بوڑھی عورت ہرمس کو کہتی ہے کہ تو اپنے خاندان کو نصیحت کر

۳- لیکن خدا تجھ سے اس لئے ناراض نہیں ہے بلکہ اس لئے کہ تو نے اپنے خاندان کو جس نے خدا کا اور تمہارا گناہ کیا ہے لیکن تو نے بچوں کی محبت میں آ کر انہیں نصیحت نہ کی بلکہ تو نے انہیں چھوڑ دیا تاکہ وہ خوفناک طریق سے بگڑ جائیں۔ اس سبب سے خدا تجھ سے ناراض ہے مگر وہ تیرے خاندان کی تمام گذشتہ بُرائیوں کو معاف کریگا کیونکہ اُن کی بُرائیوں اور گناہوں کے سبب تو بھی اپنے دُنیوی معاملات

سے خراب ہو گیا ہے (۲) لیکن خدا کی بڑی رحمت نے تجھ پر اور تیرے گھر پر مہربانی کی ہے اور وہ تجھ کو قوی کرے گا اور اپنے جلال میں تجھے مستحکم کرے گا مگر تو صرف بے پرواہ مت بن بلکہ خاطر جمع رکھ اور اپنے خاندان کو مضبوط کر، کیونکہ جس طرح آہن گر اُس شے کو جسے وہ بنانا چاہتا ہے کُوٹ کُوٹ کر اپنے کام میں کامیاب ہو جاتا ہے اُسی طرح ہر روز کی سچی باتیں تمام بُرائیوں پر غالب آتی ہیں۔ پس اپنے خاندان کو نصیحت کرنے سے ہرگز باز مت رہ، کیونکہ تُو جانتا ہے کہ اگر وہ اپنے سارے دِل سے توبہ کریں تو اُن کے نام کتابِ حیات میں مقدّسوں کے ساتھ لکھے جائیں گے"۔ (۳) جب وہ یہ باتیں ختم کر چکی تو اُس نے مجھ سے کہا "کیا تو وہ باتیں سُننا چاہتا ہے جنہیں ابھی میں پڑھوں گی؟" میں نے جواب دیا "اَے خاتون! میں اِن باتوں کو سُننا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا "دھیان دے اور خدا کے جلال کی باتیں سُن"۔ میں نے بڑی توجہ اور استعجاب کے ساتھ اُن باتوں کو سُنا جن کو یاد رکھنے کی مجھ میں طاقت نہ تھی، کیونکہ تمام باتیں ہیبت ناک تھیں جن کی انسان برداشت نہیں کر سکتا مگر آخری الفاظ مجھے یاد رہ گئے کیونکہ وہ الفاظ موزوں اور ملائم تھے (۴) "دیکھ۔ ربُ الافواج جس نے اپنی غیر مرئی قدرت اور اختیار اور اپنی عظیم دانائی سے جہان کو بنایا اور اپنی جلیل مشورت سے اپنی خلقت کو آراستہ کیا اُس نے اپنے قوی کلام سے آسمان کو استحکام بخشا اور زمین کی بُنیاد پانیوں پر ڈالی۔ اُس نے اپنی دانائی اور پیش بینی سے اپنی مقدس کلیسیا کو مرتب کیا اور اُس کو برکت بھی دی۔ دیکھ وہ آسمانوں، پہاڑوں اور سمندروں کو سرکاتا ہے، اور تمام چیزوں کو اپنے برگزیدوں کے لئے ہموار بناتا ہے۔ اِس لئے کہ اگر وہ خدا کے اُن احکام پر جنہیں اُنہوں نے بڑے ایمان کے ساتھ قبول کیا ہے عمل کریں تو وہ اُن کے ساتھ اپنے وعدوں کو پُورا کرے گا جو اُس نے بڑے جلال اور خوشی سے کئے ہیں۔

اِن باتوں کی بابت بُوڑھی عورت اور ہرمس کی گفتگو۔ بُوڑھی عورت اُس کے پاس سے چلی گئی

۴۔ پس جب وہ پڑھ چکی اور مسند پر سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو چار جوان آئے اور اُنہوں نے اُس مسند کو اُٹھایا اور مشرق کی سمت کو روانہ ہو گئے (۲) پھر اُس نے مجھ کو بُلایا اور میرے سینے کو چھُوا اور مجھ سے کہا "کیا میرا پڑھنا تجھ کو اچھا لگا؟" میں نے اُس سے کہا "اَے خاتون! یہ آخری باتیں تو مجھے اچھی لگیں، مگر پہلی باتیں مشکل اور سخت تھیں"۔ لیکن اُس نے جواب دیا

پچھلی باتیں نور راستبازوں کے لئے ہیں مگر پہلی باتیں غیر قوموں اور بدعتیوں کے لئے ہیں۔"
(۲) وہ مجھ سے یہ باتیں کہہ ہی رہی تھی کہ دو آدمی نمودار ہُوئے اور اُس کو بازوؤں سے اُٹھا کر مشرق کی سمت جدھر تخت گیا تھا روانہ ہو گئے۔

دُوسری رویا

ہرمس دُعا کرتا ہے اور عورت مذکورہ آکر ایک چھوٹی کتاب اُسے نقل کرنے کے لئے دیتی ہے

۱۔ جب مَیں اُسی موقع پر جیسا کہ گذشتہ سال کومس کو جا رہا تھا، تو مَیں نے اثناء راہ میں گذشتہ سال کی رویا کو یاد کیا، اور رُوح نے پھر مجھے اُٹھایا اور اُسی مقام پر لے گیا جہاں گذشتہ سال لے گیا تھا (۲) پس مَیں وہاں پہنچ کر اور گھٹنے ٹیک کر خُداوند سے دُعا مانگنے اور اُس کے نام کی تعریف کرنے لگا کہ اُس نے مجھے لائق سمجھا اور مجھے میرے پہلے گناہ بتلا دئے (۳) لیکن جب مَیں دُعا مانگ کر اپنی جگہ سے اُٹھا تو مَیں نے پھر اُسی بُوڑھی عورت کو دیکھا جسے گذشتہ سال دیکھا تھا۔ وُہ ایک چھوٹی کتاب پڑھتی ہُوئی آرہی تھی۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ "کیا تُو اِن باتوں کی خبر خُدا کے چُنے ہُوئے لوگوں کو دے سکتا ہے؟" مَیں نے اُسے جواب دیا۔ "اے خاتون! مَیں اس قدر باتیں یاد نہیں رکھ سکتا مگر مجھے یہ چھوٹی سی کتاب دیدے تاکہ مَیں اُسے نقل کر لُوں"۔ اُس نے کہا "لے لو اور مجھے پھر واپس دے دینا۔" (۴) مَیں نے وُہ کتاب اُس سے لے لی اور مُلک کے ایک مقام میں جا کر اُسے حرف بہ حرف نقل کر لیا، کیونکہ مَیں اُس کے الفاظ معلُوم نہ کر سکا۔ پس جب مَیں اُس چھوٹی سی کتاب کے حروف نقل کر چکا تو وُہ کتاب اچانک میرے ہاتھ سے چھین لی گئی مگر مَیں نے اُس شخص کو نہ دیکھا کہ وُہ کون تھا۔

نوشتہ مذکورہ بالا کا مطلب

۲۔ مگر پندرہ دن تک روزہ رکھنے اور خُدا سے بڑی عرضیں کرنے کے بعد اُس نوشتے کا علم مجھ پر منکشف ہُوا۔ نوشتہ یہ تھا کہ (۲) "اے ہرمس! تیری نسل نے خُدا کے برخلاف گناہ کیا ہے اور خُدا کے برخلاف کُفر بکا ہے اور اپنے والدین کو بڑی شرارت سے پکڑوا دیا ہے اور اُنہوں نے پکڑوانے والوں کی باتوں کو سُنا ہے اور پکڑوانے والوں سے اُن کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا۔ اس کے

علاوہ بھی اُنہوں نے اپنے گُناہوں پر شہوانی کام اَور لاپرواہ شرارت بڑھائی اَور اِس طرح سے اُن کے گُناہوں کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے (۳) لیکن تُو یہ سب باتیں اپنے بچّوں کو اَور اپنی بیوی کو سُنا، کیونکہ وُہ بھی اپنی زبان کو باز نہیں رکھتی جس سے کہ وُہ بُری باتیں بولتی ہے۔ وُہ اِن باتوں کو سُن کر باز آجائے گی اَور فضل حاصل کرے گی (۴) جب تُو اُنہیں وُہ باتیں بتلا چُکے گا جن کا خُدا نے مجھے حُکم دیا ہے کہ مَیں اُن کو ظاہر کرُوں تب اُن کے تمام گُناہ جو اُنہوں نے قبل ازیں کئے ہیں معاف ہو جائیں گے اَور اُن تمام مُقدّسین کے گُناہ بھی مُعاف ہوں گے جنہوں نے اِس دن تک گُناہ کیا ہے بشرطیکہ وُہ اپنے صدق دل سے توبہ کریں اَور اپنے دِلوں سے دُوئی کو دُور کریں (۵) کیونکہ خُدا نے اپنے چُنے ہُوئے لوگوں کی بابت اپنے ہی جلال کی قسم کھائی ہے اَور اگر اِس مُعیّنہ دن تک اَور گُناہ ہوتا رہا تو اُن کی نجات نہ ہوگی۔ کیونکہ راستبازوں کے لیۓ توبہ کی حد ہے توبہ کے ایام مُقدّسین کے لیۓ پُورے کر دیئے گئے ہیں اَور غیر اقوام کے لیۓ بھی آخری دن تک توبہ موجُود ہے (۶) پس تُو کلیسیا کے ہادیان کو کہہ دے کہ وُہ راستبازی سے زندگی بسر کریں۔ تاکہ وُہ بکثرت جلال کے ساتھ پُورا پُورا وعدہ حاصل کریں۔ (۷) پس وُہ جو راستبازی پر عمل کر رہے ہیں ثابت قدم رہیں اَور دودِلے نہ ہوں تاکہ تُمہارا شمار مقدّس فرشتوں میں ہو، مُبارک ہو تُم سب لوگ جو اُن بڑی بڑی مصیبتوں کی برداشت کر رہے ہو جو درپیش ہیں اَور وُہ بھی جو اپنی زندگی کا انکار نہیں کریں گے (۸) کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے کی قسم کھائی ہے کہ جو اپنے خُدا کا انکار کریں گے وُہ اپنی زندگی سے مَردُود ہوں گے اَور وُہ بھی مَردُود ہوں گے جو آنے والے ایام میں اِس زندگی سے انکار کریں گے۔ مگر اُن لوگوں پر جو قبل ازیں انکار کر چُکے ہیں کمال ترحم سے فضل ہو گیا ہے۔

باقیماندہ نصیحت اَور ہرمس کو پیغام

۳۔ لیکن اَے ہرمس۔ اپنے بچّوں کے خلاف آئندہ اُن کی بدکاریاں یاد نہ کر اَور نہ ہی اپنی ہمشیرہ کو ترک کر تاکہ وُہ اپنے گزشتہ گُناہوں سے پاک ہوں، کیونکہ اگر تُو اُن کے برخلاف اُن کی بدکاریوں کو یاد نہ کرے تو وُہ راست تنبیہ سے عبرت حاصل کریں گے۔ بدیوں کی یاد موت پیدا کرتی ہے۔ لیکن تُو نے اَے ہرمس اپنے خاندان کی خطاؤں کے سبب بڑی بڑی مصیبتیں جھیلی ہیں اِس لیۓ کہ تُو نے اُن کی فکر نہیں کی بلکہ اپنے ہی بڑے بڑے معاملات میں حد درجہ کی خواہش میں اُلجھا ہُوا تھا (۲) مگر تیری سادگی اَور اعتدال تجھے زندہ خُدا سے مُنحرف ہونے سے بچاتے ہیں۔ اگر تُو اِن میں قائم

رہے تو اِن باتوں کے باعث تُو بچ جائے گا اور وُہ بھی جو اِن باتوں پر عمل کرتے ہیں اور اُن پر سادگی اور پاکیزگی سے چلتے ہیں، وُہی لوگ ہر قسم کی شرارت پر غالب آتے ہیں اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے قائم رہتے ہیں (۳) مُبارک ہیں وہ لوگ جو راستبازی کو عمل میں لاتے ہیں، وُہ تاابد الآباد ہلاک نہ ہوں گے (۴) مگر تُو مکسیمس کو کہہ "دیکھ! اگر تُو انکار کرنے کا خیال کرے تو مصیبت آتی ہے خُدا اُن کے نزدیک ہے جو اُس کی طرف پھرتے ہیں" جیساکہ الدِ داور موّدت میں مرقوم ہے جنہوں نے بیابان میں لوگوں کے درمیان نبوّت کی۔

ہرمس نے رویا میں جو بُوڑھی عورت دیکھی اُس سے مُراد کلیسیا ہے اور اُس کا حکم

۴۔ لیکن اَے بھائیو، جب مَیں سو رہا تھا تو ایک نہایت حسین دوشیزہ کے وسیلے یہ مجھ پر انکشاف کیا گیا "وہ معمّر عورت جس سے تُو نے وُہ چھوٹی کتاب لی تھی بھلا کون ہے"؟ مَیں نے جواب دیا "سبولا"۔ اُس نے جواب دیا "تُو بھُولتا ہے۔ یہ وُہ نہیں ہے"۔ مَیں نے پُوچھا "پھر وُہ کون ہے"؟ اُس نے کہا "وُہ کلیسیا ہے"۔ مَیں نے اُس سے پُوچھا "پھر وُہ بُوڑھی کیوں ہے"؟ اُس نے جواب دیا کہ "وُہ تمام مخلوقات سے پہلے بنی ہے، اِسی سبب سے وُہ بُوڑھی ہے اور اُسی کے سبب سے جہان آراستہ کیا گیا ہے" (۲) بعدازاں مَیں نے اپنے گھر میں خواب دیکھا کہ وُہ بُوڑھی عورت میرے پاس آئی اور مجھ سے پُوچھا "کیا تُو نے وُہ کتاب بزرگوں کو دیدی ہے یا نہیں"۔ مَیں نے کہا "نہیں"۔ اُس نے کہا "تُو نے خُوب کیا، کیونکہ مَیں نے اُس میں کچھ اضافہ کرنا ہے۔ پس جب مَیں تمام باتیں بتلا چکوں گی تو تیرے ذریعہ سے یہ سب باتیں خُدا کے چیدہ لوگوں کو بتائی جائیں گی (۳) پس تُو دو چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھ اور ایک کتاب کلیمنس کو بھیجدے اور ایک گرپتے کو۔ پس کلیمنس تو بیرونی شہروں میں اِس کتاب کو بھیجے گا کیونکہ یہ اُسی کا معیّن کام ہے مگر گرپتے بیواؤں اور یتیموں کو تعلیم دے گی، اور تُو اُن بزرگوں کے ساتھ جو کلیسیا پر مامُور ہیں، اِس کتاب کو اِس شہر کے سامنے پڑھے گا"۔

تیسری رویا

ہرمس کی تیسری رویا

۱۔ اَے بھائیو۔ مَیں نے تیسری رویا یُوں دیکھی (۲) جب مَیں نے بار بار روزہ رکھا اور خُدا سے عرض کی کہ مجھ پر وُہ

مکاشفہ ظاہر کرے جس کا اُس نے اُس بُوڑھی عورت کے ذریعہ مُجھے دکھلانے کا وعدہ اُس رات کو کیا تھا جب وُہ بُوڑھی عورت مُجھے نظر آئی تھی اَور اُس نے مُجھ سے کہا تھا کہ "چونکہ تُو تمام باتوں کے جاننے کا ملتجی اَور مُشتاق ہے اس لئے تُو اُس جگہ چل جہاں تُو رہتا ہے وہاں اَور مَیں پانچویں گھنٹے کے قریب تجھ پر ظاہر ہُوں گی اَور جو کُچھ تُجھے دیکھنا ضروری ہوگا مَیں تجھے دکھاؤں گی۔" (۳) مَیں نے اُس سے پُوچھا "اَے خاتون! یہ نظارہ ملک کے کونسے حِصّہ میں دکھایا جائے گا؟" اُس نے جواب دیا۔ "جہاں تُو چاہے۔" مَیں نے ایک عمدہ اَور علیٰحدہ مقام چُن لیا ہے۔ لیکن میرے بولنے اَور اُس مقام کا نام بتانے سے پہلے ہی وُہ بولی۔ "جہاں تُو چاہتا ہے مَیں وہیں آؤں گی۔" (۴) پس اَے بھائیو! مَیں اُس ملک میں گیا اَور گھنٹے گننے لگا اَور اُس مقام پر آیا جہاں مَیں نے مقرّر کیا تھا کہ وُہ آئے۔ اَور مَیں نے وہاں ہاتھی دانت کی ایک مسند رکھی ہُوئی دیکھی اَور اُس مسند پر کتان کا گاؤ تکیہ لگا ہُوا تھا اَور اُس گاؤ تکیہ پر نفیس کتان یا سَن کا غلاف چڑھا ہُوا تھا (۵) اِن چیزوں کو وہاں پڑا ہُوا دیکھ کر اَور کسی شخص کو اُس جگہ نہ دیکھ کر مَیں حیران ہو گیا، یہاں تک کہ مُجھ پر لرزہ طاری ہو گیا اَور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اَور مُجھ پر غشی طاری ہو گئی کیونکہ مَیں وہاں اکیلا تھا۔ پس مَیں نے ہوش میں آکر اَور خُدا کے جلال کو یاد کر کے اَور دلیری سے گھٹنے ٹیک کر پہلے کی طرح پھر خُدا کے حضُور اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ (۶) وُہ چھ جوانوں کے ساتھ جن کو مَیں نے پہلے بھی دیکھا تھا آگئی اَور میرے پاس کھڑی ہو گئی اَور جب مَیں خُدا سے دُعا مانگ رہا تھا اَور اُس کے حضُور اپنے گناہوں کا اقرار کر رہا تھا تو وُہ بڑی توجّہ سے میرے الفاظ سُنتی رہی۔ اُس نے مُجھے چھُو کر کہا "اَے ہرمس! تُو ہر وقت اپنے گناہوں کی بابت عرض کرنے سے باز آ — راستبازی کی بابت بھی عرض کر، تاکہ تُو اپنے خاندان کے لئے فوراً کوئی حِصّہ حاصل کرے۔" (۷) چنانچہ وُہ مُجھے اپنے ہاتھ سے جگاتی ہے اَور مُجھ کو مسند کے پاس لے جاتی ہے اَور جوانوں کو کہتی ہے "جاؤ اَور تعمیر کرو۔" (۸) اَور جب وُہ جوان روانہ ہو گئے اَور ہم اکیلے رہ گئے تو اُس نے مُجھ سے کہا "یہاں بیٹھ جا۔" مَیں نے کہا "اَے خاتون! بزرگوں کو پہلے بیٹھنے دے۔" اُس نے کہا۔ "جو کُچھ مَیں کہتی ہُوں کر اَور بیٹھ جا۔" (۹) پس جب مَیں نے چاہا کہ دہنی طرف بیٹھوں تو اُس نے مُجھے اِس طرف بیٹھنے نہ دیا بلکہ ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بائیں طرف بیٹھ جا۔ جب مَیں دل میں اِس بات کو سوچ رہا تھا اَور غمگین ہو رہا تھا کہ اُس نے مُجھے دہنی طرف کیوں نہ بیٹھنے دیا، تو اُس

نے مجھ سے کہا "اے ہرمس! کیا تو اُداس ہے؟ دائیں طرف کا مقام دُوسروں کا ہے جو اب تک خُدا کو منظور ہو چکے ہیں، اور جنہوں نے اُس کے نام پر دُکھ سہا ہے مگر تجھ میں اُن کے ساتھ بیٹھنے کے لئے ابھی بہت کسر ہے ۔۔۔ چونکہ تُو اپنی سادگی میں رہتا ہے ویسا ہی رہ تاکہ تُو بھی اُن کے ساتھ بیٹھ جائے، اور وُہ لوگ بھی جو اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جو کچھ اُنہوں نے سہہ لیا ہے تو بھی سہنے کی کوشش کر۔"

ہرمس بُرج کی تعمیر کی رویا دیکھتا ہے۔

۲۔ مَیں نے پُوچھا "اُنہوں نے کیا سہا ہے؟" اُس نے جواب دیا۔ "سُن۔ اِس نام کی خاطر کوڑے۔ قید۔ بڑی بڑی مصیبتیں۔ صلیب اور جنگلی جانوروں سے ایذا سہی ہے۔ اس وجہ سے قدوسیّت کی دہنی جگہ اُن کی ہے، اور اُن سب کی جو اُس کے نام کی خاطر دُکھ سہتے ہیں، مگر باقی لوگوں کے لئے بائیں طرف کی جگہ ہے ۔۔۔ خواہ دائیں طرف والے ہوں خواہ بائیں طرف والے، بخشش اور وعدے ہر دو کے لئے یکساں ہیں ۔۔۔۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲) لیکن تُو اُن کے ساتھ دائیں طرف بیٹھنے کا نہایت ہی آرزومند ہے مگر تجھ میں بہت سی کمی ہے تاہم تُو اپنی کمزوریوں سے پاک ہو جائے گا، اور وُہ سب بھی جو دو دلے نہیں ہیں اِس دن تک اپنے تمام گناہوں سے پاک کر ڈالے جائیں گے"۔ (۳) وُہ یہ باتیں کہہ کر روانہ ہونے ہی کو تھی کہ مَیں نے اُس کے قدموں پر گر کر اُس سے عرض کی کہ خُداوند کے واسطے وُہ رویا مجھے سمجھا دے جس کا تُو نے وعدہ کیا ہے (۴) اُس نے مجھے پھر ہاتھ سے پکڑا اور مجھے اُٹھایا اور مسند پر بائیں طرف بٹھایا اور خود دائیں طرف بیٹھ گئی اور ایک چمکیلا عصا اُٹھا کر مجھ سے کہا "کیا تو بڑی بڑی باتیں دیکھ رہا ہے؟" مَیں نے جواب دیا "اے خاتون! مجھے تو کچھ بھی نہیں دکھائی دیتا"۔ اُس نے مجھ سے کہا "تو دیکھ کیا تو اپنے سامنے پانیوں پر مربع چمکیلے پتھروں سے ایک بڑا بُرج بنتے ہوئے دیکھ نہیں رہا ہے؟" (۵) وُہ چھ جوان جو اُس کے ساتھ آتے تھے اُس بُرج کو مربع شکل میں تعمیر کر رہے تھے، اور بےشمار اور لوگ پتھر لا لا کر اُن چھ جوانوں کو دے رہے تھے۔ اُن میں سے بعض تو گہراؤ میں سے پتھر لاتے تھے اور بعض زمین پر سے۔ اور وُہ جوان پتھر لے لے کر تعمیر کر رہے تھے۔ (۶) اُن پتھروں کو تو جو گہراؤ سے لائے گئے وُہ ویسے کا ویسا ہی رکھ دیتے تھے، کیونکہ وُہ گھڑے ہوئے تھے اور دُوسرے پتھروں کے ساتھ

وُہ ٹھیک ٹھیک آجاتے تھے اَور آپس میں ایسے پیوستہ ہو جاتے تھے کہ اُن کا جوڑ بالکل نظر نہ آتا تھا۔ (۷) مگر اُن پتھروں میں سے جو خشک زمین میں سے لاتے تھے بعض کو تو وُہ دُور پھینک دیتے تھے لیکن بعض کو تعمیر میں لگا لیتے تھے ، اَور بعضوں کو چُور چُور کر کے بُرج سے دُور پھینک دیتے تھے (۸) اَور بُرج کے ارد گرد اَور بہت سے پتھر پڑے ہُوئے تھے ، اَور اُن کو اُنہوں نے تعمیر میں استعمال نہ کیا۔ کیونکہ اُن میں سے بعض پر تو پھپھوندی پڑی ہُوئی تھیں اَور بعض میں شگاف آئے ہُوئے تھے اَور بعض بہت چھوٹے تھے اَور بعض سیاہ اَور گول تھے اَور عمارت میں لگ نہیں سکتے تھے (۹) اَور مَیں نے اَور پتھر بھی دیکھے جو بُرج سے تھوڑی دُور پڑے ہُوئے تھے اَور جو راستے میں آرہے تھے مگر راستے میں ٹھہرتے کہیں نہ تھے اَور بے راہ لڑھکتے چلے جا رہے تھے بعض تو آگ میں پڑ کر جل رہے تھے اَور بعض پانی کے نزدیک گِر پڑے تھے مگر پانی میں گردش نہیں کر سکتے تھے اگرچہ وُہ چاہتے تھے کہ گردش کے پانی میں جا پڑیں۔

بُرج سے کلیسیا مُراد ہے

۳۔ یہ چیزیں مجھے دکھا کر اُس نے چاہا کہ مَیں چمپت ہو جاؤں ، مَیں نے اُس سے عرض کیا "اَے خاتُون ! مُجھے کیا فائدہ ہُوا کہ اِن چیزوں کو مَیں نے دیکھ تو لیا ہے مگر سمجھا نہیں کہ یہ کیا باتیں ہیں ؟ اُس نے جواب دیا۔ "کیا تُو بے حد مشتاق ہے کہ اِس بُرج کی بابت جاننا چاہتا ہے"۔ مَیں نے کہا۔ "ہاں۔ اَے خاتُون ! تاکہ مَیں اپنے بھائیوں کو اس کی خبر دُوں۔ وُہ بڑے خوش ہوں گے اَور اِن باتوں کو سُن کر خُدا کے جلال کا علم حاصل کریں گے"۔ (۲) مگر اُس نے کہا "یہ باتیں بہت سے لوگ سُنیں گے لیکن اُن میں سے بعض تو خُوش ہوں گے اَور بعض روئیں گے۔ لیکن اگر وُہ بھی سُنیں اَور توبہ کریں تو وُہ بھی خوش ہوں گے۔ پس تُو بُرج کی تمثیل سُن ، کیونکہ مَیں تجھ پر سب کچھ مُنکشف کئے دیتی ہُوں ، اَور تُو مُجھے دوبارہ اِن باتوں کو منکشف کرنے کی تکلیف نہ دینا ، کیونکہ وُہ خود اِن مکاشفات کی تفسیریں ہیں اور بیشتر سمجھائی بھی جا چکی ہیں۔ لیکن تُو پھر بھی مکاشفوں کی بابت پُوچھنے سے باز نہ آئے گا کیونکہ تُو بے شرم ہے (۳) وُہ بُرج جسے تُو بنتے دیکھ رہا ہے وُہ کلیسیا ہے یعنی مَیں ہی ہُوں جس کو تُو نے اب اَور پہلے بھی دیکھا ہے۔ پس جو کچھ تُو برج کی بابت پُوچھنا چاہتا ہے پُوچھ لے اَور مَیں تجھ پر منکشف کر دُوں گی تاکہ تُو مقدسوں کے ساتھ خُوشی کرے (۴) مَیں نے اُس سے کہا۔ "اَے خاتُون ! جب تُو نے مجھ پر تمام باتیں کھول دینے

کے لئے مجھے لائق سمجھ لیا ہے، تو اُنہیں کھول دے"۔ اُس نے کہا "جو کچھ تجھ پر منکشف ہو جانا ممکن ہے وُہ تجھ پر منکشف ہو جائے گا۔ صرف خُدا کے سامنے اپنا دل پیش کر اور جو کچھ تُو دیکھے تُو اُس پر شک نہ لانا"۔ (۵) مَیں نے اُس سے پُوچھا "اَے خاتُون! یہ بُرج پانیوں پر کیوں بنا ہُوا ہے؟" اُس نے کہا۔ "مَیں نے تجھے پہلے ہی بتلا دیا، اَور تُو بڑی سرگرمی سے اس کی تحقیق کرتا ہے، پس تُو تحقیق کر کے سچائی کو پاتا ہے۔ سُن کہ بُرج پانیوں پر کیوں بنا ہے، اس لئے کہ تُمہاری حیات پانی ہی کے ذریعہ سے بچ گئی ہے اَور بچائی جائے گی کیونکہ بُرج کی اُس قادرِ مطلق اَور جلیل نام کے کلام سے بنیاد ڈالی گئی ہے اَور وُہ اُس مالک کی غیر مرئی طاقت سے استحکام پاتا ہے۔

چھ جوان اَور دُوسرے جوان جو بُرج تعمیر کر رہے تھے وُہ فرشتے ہیں!

۴۔ مَیں نے جواباً عرض کیا "اَے خاتُون یہ بات اعلیٰ اَور عجیب ہے مگر اَے خاتُون یہ چھ جوان کَون ہیں جو تعمیر کر رہے ہیں؟" "یہ خُدا کے مقدّس فرشتے ہیں جو پہلے خلق ہُوئے، جن کی تفویض میں خُداوند نے اپنی تمام مخلوقات کر دی ہے تاکہ وُہ تمام مخلُوقات کو بڑھائیں اَور ترقی دیں اَور اُس پر سرداری کریں۔ پس اُنہیں کے ذریعہ بُرج کی تعمیر مکمل ہو گی"۔ (۲) "وُہ دیگر اشخاص جو پتھر لا رہے ہیں کَون ہیں؟" "وُہ بھی خُدا کے مقدّس فرشتے ہیں۔ مگر یہ چھ اُن پر فوقیت رکھتے ہیں۔ پس بُرج کی تعمیر مکمّل ہو جائے گی اَور سب کے سب یکساں بُرج کے دائرہ میں خوش ہوں گے اَور خُدا کا جلال ظاہر کریں گے کہ بُرج کی تعمیر کامل ہو گئی ہے"۔ (۳) مَیں نے اُس سے یہ کہہ کر استفسار کیا "اَے خاتُون مَیں پتھروں کے انجام اَور اُن کی قُدرت کو اَور اُن کی ماہیّت کو جاننا چاہتا تھا"۔ اُس نے جواباً کہا "تمام لوگوں میں سے ایک تُو ہی تو بڑا نہیں ہے کہ سب کچھ تجھ ہی پر کھول دیا جائے، بلکہ اَور بھی تو ہیں جو تجھ سے پہلے اَور بڑھ کر ہیں اَور لازم تھا کہ یہ رویا اُن پر کھول دی جاتی لیکن اُس کو پسند آیا کہ اُس کا جلال تجھ سے ظاہر ہو۔ ہاں شک کرنے والے لوگوں کے سبب سے جو اپنے دلوں میں شک لاتے ہیں کہ شاید یہ باتیں درست ہیں یا نہیں وُہ تجھ پر کھول دی گئیں اور مزید کھول دی جائیں گی، اُن سے کہہ دے کہ یہ تمام باتیں سچی ہیں اَور حق کے علاوہ کچھ نہیں ہیں بلکہ سب باتیں مضبُوط اَور مُحکم اَور بُنیادی ہیں۔

پتھروں کا مطلب جن سے بُرج بن رہا تھا

۵- ''پس تو پتھروں کے بارے میں جو تعمیر کے لئے لائے جاتے ہیں سُن، وُہ پتھر جو چوگوشہ اور سفید اور اپنے جوڑوں میں ٹھیک آجاتے ہیں، وُہ رسُول اور اُسقف اور اُستاد اور ڈیکن ہیں جو خُدا کی قدوسیت کے مطابق زندگی بسر کرتے اور خُدا کے چُنے ہوئے لوگوں پر اخلاص اور پاکیزگی کے ساتھ اُسقف اور ڈیکن کے عہدے بجا لا چکے ہیں۔ اُن میں سے بعض تو سو گئے ہیں مگر بعض اب تک موجود ہیں اور وُہ ہمیشہ ایک دُوسرے کے ساتھ متفق الرّائے اور اپنے آپ میں سلامتی رکھتے ہیں اور ایک دُوسرے کی سُنتے ہیں۔ اِسی سبب سے بُرج کی تعمیر میں اُن کی ترکیب موزوں ہے۔'' (۲) ''لیکن وُہ کون ہیں جو گہراؤ میں سے کھینچ کر لائے جاتے ہیں اور عمارت میں لگائے جاتے ہیں اور اُن دیگر پتھروں کے ساتھ جو ابھی عمارت میں لگ چکے ہیں اُن کے جوڑ ٹھیک بیٹھ جاتے ہیں؟'' ''یہی لوگ خُداوند کے نام کے سبب سے دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔'' (۳) ''لیکن اَے خاتُون! مَیں یہ جاننا چاہتا ہُوں کہ وُہ پتھر کون ہیں جو خشکی سے لائے جاتے ہیں۔'' اُس نے کہا ''وُہ جو تعمیر کے لئے جا رہے ہیں مگر تراشے نہیں گئے وُہ لوگ ہیں جنہیں خُداوند نے قبُول کر لیا ہے کیونکہ وُہ خُداوند کی راستی میں چلتے اور اُس کے حُکموں کو راستی سے عمل میں لاتے رہے ہیں۔'' (۴) ''مگر وُہ کون ہیں جو لائے گئے ہیں اور عمارت میں لگا دیئے گئے ہیں؟'' ''وُہ ایمان میں جوان اور ایماندار ہیں، اُن کو بھلائی کرنے کی تعلیم فرشتوں سے ملتی ہے، اس لئے کہ اُن میں شرارت پائی گئی تھی۔'' (۵) ''اور وُہ کون ہیں جنہیں اُنہوں نے ردّ کر کے پھینک دیا ہے؟'' ''یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے گُناہ کیا ہے اور توبہ کرنا چاہتے ہیں، اِسی وجہ سے وُہ بُرج سے دُور باہر پھینکے نہیں گئے، تاکہ اگر وُہ توبہ کر لیں تو عمارت میں مستعمل ہو جائیں۔ پس وُہ جو توبہ کرنے والے ہیں اگر توبہ کریں تو ایمان میں مضبُوط ہو جائیں گے، اگر وُہ اس اثنا میں توبہ کر لیں جس میں کہ بُرج تعمیر ہو رہا ہے۔ لیکن جب بُرج مکمّل ہو گیا تو پھر گنجائش نہ رہے گی، اور وُہ مردُود ہو جائیں گے اور اسی قابل ہونگے کہ بیقدری سے بُرج کے پاس پڑے رہیں۔''

ایضاً

۶- ''لیکن کیا تُو جاننا چاہتا ہے کہ وُہ کون ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے کے بعد بُرج سے دُور پھینکے ہُوئے ہیں؟ وُہ شرارت کے فرزند ہیں۔ وُہ ریاکاری سے ایمان لائے تھے، اور ہر قسم کی شرارت اُن سے دُور نہ تھی۔ اِسی لئے اُن کو نجات

حاصل نہیں ہے کیونکہ وُہ شرارت کے سبب سے تعمیر کے لائق نہیں ہیں۔ اِسی سبب سے وُہ خداوند کے غضب سے چکنا چُور کئے ہُوئے ہیں اور دُور پھینکے گئے ہیں کیونکہ اُنہوں نے اُس کو مشتعل کیا تھا۔ (۲) لیکن وُہ بہت سے لوگ جن کو تُو نے پڑے دیکھا جو عمارت میں نہیں آئے یہ وُہ ہیں جو خاطی ہو گئے ہیں جنہوں نے سچائی کو جان لیا مگر نہ تو اُس پر قائم رہے اور نہ ہی مقدسوں کی رفاقت میں رہے۔ لہٰذا اِس لئے وُہ بیہودہ ہیں۔" "مگر وُہ جن میں دراڑیں پڑ گئی ہیں وُہ کون ہیں؟" "یہ وُہ ہیں جن کے دلوں میں باہمی اختلاف ہے اور جو اپنے آپ میں صلح نہیں رکھتے۔ ظاہر میں تو صلح رکھتے ہیں مگر جب وُہ ایک دُوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں تو اُن کے دلوں میں شرارتیں موجود ہوتی ہیں۔ پس یہ وُہ رخنے ہیں جو اُن میں پڑ گئے ہیں (۴) لیکن وُہ جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو گئے ہیں وُہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان تو لا چکے ہیں اور بڑا حصہ راستبازی میں بھی رکھتے ہیں مگر بے حد بے شرع لوگ ہیں۔ اِسی لئے وُہ چھوٹے چھوٹے رہ گئے ہیں اور اپنے کمال کو نہیں پہنچے۔" (۵) "لیکن اَے خاتون! وُہ سفید اور گول پتھر جو عمارت میں ٹھیک نہیں آئے کون ہیں؟" اس کے جواب میں اُس نے کہا کہ "کب تک تُو بیوقوف اور نادان رہے گا کیونکہ سب باتیں دریافت کر کے بھی تُو نہیں سمجھتا؟ یہ وُہ لوگ ہیں جو ایمان تو رکھتے ہیں مگر اس دُنیا کی دولت بھی رکھتے ہیں۔ جب اُن کی دولت اور اس جہان کے معاملات کے سبب سے اُن پر آفت آتی ہے تو اپنے خُداوند کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔" (۶) اور مَیں نے اُس سے کہا "اَے خاتون! وُہ تعمیر کے لئے کب مفید ہوں گے؟" اُس نے کہا "جب اُن کی رُوحوں کو لبھانے والی دولت چھانٹی جائے گی تب وُہ خُدا کے مفید مطلب ہو جائیں گے کیونکہ جس طرح سے گول پتھر اگر تراشا اور اُس میں سے کچھ چھانٹا نہ جائے چوَرس نہیں ہو سکتا اِسی طرح سے وُہ بھی جو اِس دُنیا میں دولتمند ہیں اگر اُن کی دولت تراشی اور چھانٹی نہ جائے تو وُہ خُداوند کے مفید مطلب نہیں ہو سکتے۔ (۷) لہٰذا پہلے اپنے ہی آپ سے باخبر ہو۔ جب تیرے پاس دولت تھی تو تُو غیر مفید تھا مگر اب تُو مفید ہے اور زندگی کے لئے فائدہ مند ہاں خُدا کے لئے فائدہ مند بن، کیونکہ تُو خود بھی اِنہیں پتھروں میں سے لیا گیا ہے۔

الیضاً

۶ "لیکن وُہ پتھر جنہیں تُو نے بُرج سے دُور پھینکے ہُوئے، اور راہ میں پڑے ہُوئے اور راہ سے بے راہ لُڑھکتے ہُوئے دیکھا ہے وُہ لوگ ہیں جو ایمان تو لائے ہیں مگر اپنی دو دِلی کے سبب سے اپنے سچّے راستے کو ترک کر بیٹھے ہیں۔

پس وُہ یہ خیال کر کے کہ ہم اِس سے بہتر راستہ پا سکتے ہیں گمراہ ہو گئے ہیں اَور بے راہ جگہوں پر پھرتے پھرتے محنت اَور دُکھ میں پھنس گئے ہیں۔ (۲) اَور وُہ جو آگ میں پڑے جل رہے ہیں وُہ ہیں جو آخرکار زندہ خُدا سے باغی ہو گئے ہیں، اَور اُن کی بدپرہیزی کی شہوات اَور اُن شرارتوں کے سبب سے جن پر وُہ عمل کرتے رہے ہیں توبہ کرنے کا خیال کبھی بھی اُن کے دل میں نہیں آیا (۳) لیکن وُہ اَور جو پانیوں کے نزدیک پڑے ہُوئے ہیں مگر پانی میں لڑھک تو نہیں سکتے کیا تو اُن کی بابت جاننا چاہتا ہے کہ وُہ کون ہیں؟ یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے خُدا کا کلام سُن لیا اَور خُداوند کے نام پر بپتسمہ پانا چاہتے ہیں۔ پھر جب وُہ سچائی کی قدوسیت کو یاد کرتے ہیں تو پچھتاتے اَور اپنی بُری خواہشوں کے پیچھے پھر چلے جاتے ہیں۔" (۶) پس اُس نے بُرج کی تشریح ختم کی۔ (۵) بغیر شرم و حجاب کے مَیں نے پھر پُوچھا۔ "کیا یہ سب پتھر جو پھینکے ہُوئے پڑے ہیں اَور تعمیر کے مناسب حال نہیں ہیں توبہ کر کے بُرج میں جگہ پا سکتے ہیں یا نہیں؟ اُس نے کہا "وُہ توبہ تو کر سکتے ہیں مگر اِس بُرج میں ٹھیک نہیں لگ سکتے۔ (۶) مگر دُوسری جگہ پر جو بہت ادنےٰ ہے ٹھیک آ سکتے ہیں، اَور یہ بھی اُس وقت جبکہ دُکھ اُٹھا لیں گے کیونکہ وُہ راستبازی کے کلام کے شریک تھے۔ جب اُن کے دِلوں پر وُہ بُرے کام جو وُہ کیا کرتے تھے آ جائیں گے تو تب اُن پر یہ واقع ہو گا یعنی وُہ اپنی مصیبتوں سے نکال دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر اُن کے دِلوں پر وُہ باتیں نہ آئیں گی تو وُہ اپنی سخت دلی کے سبب سے نہ بچیں گے۔"

بُرج بنانے والی سات عورتیں کون ہیں

۸۔ پس جب مَیں اِن باتوں کی بابت اُس سے پُوچھ کر خاموش ہو گیا تو اُس نے مُجھ سے کہا "تو کُچھ اَور بھی دیکھنا چاہتا ہے؟" چُونکہ مَیں مشاہدہ کا بڑا مشتاق تھا اِس لیے مَیں بڑا ہی خُوش ہُوا کہ مَیں اَور بھی کُچھ دیکھوں گا۔ (۲) اُس نے میری طرف نگاہ کر کے مُسکرا کر کہا "کیا بُرج کے گِرد سات عورتیں تجھے نظر آتی ہیں؟" مَیں نے کہا "اَے خاتُون! مَیں دیکھ رہا ہُوں۔" اِس بُرج کو خُداوند کے فرمان سے یہی عورتیں اُٹھاتی ہیں (۳) اب تُو اُن کا کام سُن لے اِن میں سے پہلی مضبُوط ہاتھوں والی عورت ایمان کہلاتی ہے۔ خُدا کے چُنے ہُوئے لوگ اِسی کے ذریعہ سے بچ جاتے ہیں (۴) اَور دُوسری عورت جس کے کمربند بندھا ہُوا ہے اَور مرد معلوم پڑتی ہے وُہ خود ضبطی (تقویٰ) ہے اَور وُہ ایمان کی دُختر ہے پس جو شخص

اُس کی پیروی کرتا ہے وُہ اپنی زندگی میں مُبارک ہوگا، کیونکہ وُہ تمام بُرے کاموں سے احتراز کرتا ہے یہ یقین کر کے کہ اگر میں تمام بُری خواہشوں سے پرہیز کروں گا تو میں حیاتِ ابدی کا وارث ہو جاؤں گا۔" (۵) "اَے خاتُون! دُوسری عورتیں کون ہیں؟" میں نے اُس سے پُوچھا جس کا اُس نے یہ جواب دیا۔ "وُہ ایک دُوسرے کی بیٹیاں ہیں۔ ایک کا نام تو سادگی ہے۔ دُوسری کا نام عرفان تیسری کا نام عصمت چوتھی کا سنجیدگی ہے اَور پانچویں کا نام محبت ہے پس جب تُو اُن کی والدہ کے تمام کام کرے تو تُو زندہ رہے گا۔" (۶) میں نے کہا "اَے خاتُون! میں جاننا چاہتا ہُوں کہ اُن میں سے ہر ایک کی کیا کیا طاقت ہے؟" اُس نے کہا "جو طاقتیں وُہ رکھتی ہیں سو سُن لے۔ (۷) اُن کی طاقتیں ایک دُوسری پر حاوی ہیں۔ جس ترتیب سے وُہ پیدا ہوتی ہیں، اُسی میں وُہ ایک دُوسری کی پیروی کرتی ہیں۔ ایمان سے خود ضبطی پیدا ہوتی ہے۔ خُود ضبطی سے سادگی۔ سادگی سے عصمت۔ عصمت سے سنجیدگی۔ سنجیدگی سے عرفان۔ عرفان سے محبّت پیدا ہوتی ہے۔ پس اِن کے کام خالص اَور سادہ اَور الہٰی ہیں (۸) پس جو شخص اِن مستورات کی خدمت کرے اَور اُن کے کاموں پر حاوی ہو جائے وُہ خُدا کے مقدّسوں کے ساتھ اِس بُرج میں سکونت رکھے گا۔" (۹) جب میں نے اُس سے زمانوں کی بابت پُوچھا کہ کیا آخرت ابھی ہے؟ تو اُس نے بلند آواز سے چلّا کر کہا۔ "اَے بیوقُوف آدمی! کیا تجھے نظر نہیں آتا کہ بُرج تو ابھی بن رہا ہے؟ پس جب بُرج کی تعمیر ختم ہو جائے گی تب آخرت ہوگی۔ مگر یہ تو جلد تعمیر ہو جائے گا۔ مجھ سے پھر کوئی سوال نہ کرنا۔ یہ یاددہانی تیرے اَور مقدّسوں کے لئے کافی ہے اَور تمہاری رُوحوں کو ازسرِنو نیا بننا ہے۔ (۱۰) لیکن یہ صرف تجھ ہی پر منکشف نہیں کر دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ اِس لئے ہے کہ تُو یہ باتیں سب پر ظاہر کر دے۔ (۱۱) تین دِنوں کے بعد (اَے ہرمس! تجھے پہلے یہ جان لینا لازم ہے، اَور میں تجھے پہلے ہی سے یہ کہے دیتی ہُوں جو میں تجھ سے کہنے کو ہُوں کہ) تُو یہ تمام باتیں مقدّسوں کے کانوں میں کہہ دینا تاکہ وُہ اِن باتوں کو سُن کر اَور اُن پر عمل کر کے اپنی بُرائیوں سے پاک ہو جائیں اَور تُو بھی اُن کے ساتھ۔"

دولتمندوں کو لازم ہے کہ بُرج کے بننے تک خیرات کریں

۹۔ "اَے بچّو! میری سُنو۔ میں نے اُس خُداوند کی رحمت سے جس نے راستبازی کو تم پر قائم کیا ہے کمال سادگی اَور عصمت اَور سنجیدگی کے ساتھ

تمہاری پرورش کی ہے، تاکہ تم تمام شرارت اور تمام کجروی سے راستباز اور مقدس ہو جاؤ
مگر تم اپنی برائیوں سے باز آنا نہیں چاہتے ۔ (۲) پس اب تم میری سنو اور اپنے اندر اطمینان پیدا
کرو اور ایک دوسرے پر نظر کرو اور ایک دوسرے کو امداد دو اور خدا کی مخلوق اشیا کے صرف
تم ہی حصہ دار مت بنو بلکہ اُن کو بھی بننے دو جو محتاج ہیں (۳) کیونکہ بعض اشخاص تو بہت
خوراک رکھنے کے سبب سے اپنے جسم پر نکاہت پیدا کر لیتے ہیں اور اپنے جسم کو ضرر
پہنچاتے ہیں مگر بعض جن کے پاس خوراک نہیں تو اُن کے جسم پر کافی خوراک نہ رکھنے کے
سبب سے ضرر پہنچتا ہے اور اُن کے جسم برباد ہو جاتے ہیں (۴) پس تمہاری یہ بے تعلقی
تمہارے لئے جو دولت رکھتے ہو اور محتاجوں کو نہیں دیتے نقصان کا باعث ہے ۔
(۵) آنے والی عدالت کو دیکھو ۔ پس تم جو بہت کچھ رکھتے ہو تاوقتیکہ یہ بُرج مکمل ہو جائے
بھوکوں کی تلاش میں رہو کیونکہ بُرج کے مکمل ہونے کے بعد تم نیک کام کرنا چاہو گے مگر
اُس وقت تمہیں موقع نہ ملے گا (۶) پس تم جو اپنی دولت میں ڈینگیں مارتے ہو غور کرو۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ محتاج آہیں بھریں اور اُن کی آہیں خداوند کے حضور پہنچیں اور تم اپنے
بیقرار نفوس کے ساتھ بُرج کے دروازہ کے باہر ہی رہ جاؤ (۷) پس میں تم کو جو کلیسیا کے
ہادی اور کرسی نشین ہو کہتی ہوں کہ تم جادوگروں کی مانند مت بنو جو اپنی ادویات صندوقوں
میں لئے پھرتے ہیں مگر تم اپنے زہر اور دوا کو اپنے دلوں میں رکھتے ہو (۸) تم سخت دل ہو
اور نہیں چاہتے کہ تمہارے دل پاک ہو جائیں اور تمہاری دانائی ایک ہی ساتھ پاک
دل میں بھر جائے تاکہ تم اُس بڑے بادشاہ کے حضور رحمت پاؤ (۹) پس اے بچو! دیکھو
کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے یہ تفرقات تمہاری زندگی کو تم سے دور کر دیں (۱۰) تم خداوند
کے چُنے ہوؤں کو کس طرح تربیت دینی چاہتے ہو جبکہ خود تم میں ہی تربیت نہیں ہے؟
پس تم ایک دوسرے کو تربیت دو اور اپنے آپ میں سلامتی رکھو تاکہ میں بھی باپ
کے سامنے خوش و خرم کھڑی ہو کر خداوند کو تم سب کا حساب دوں ۔

ہرمس بوڑھی عورت کی تین صورتوں کو سمجھنا چاہتا ہے

۱۰- پس جب وہ مجھ سے گفتگو کر چکی تو وہ چھ جوان جو بُرج تعمیر کر رہے تھے آ گئے اور اُس کو بُرج کے پاس لے گئے اور دوسرے چار جوانوں نے اُس کے تخت کو اُٹھا لیا اور اُسے بھی بُرج کے پاس لے گئے۔ میں نے اُن کا چہرہ تو نہیں دیکھا

کیونکہ میری طرف سے پھرے ہُوئے تھے (۲) جب وُہ روانہ ہُوئی تو مَیں نے اُس سے عرض کی کہ مُجھ پہ اِن تینوں صُورتوں کا راز ظاہر کر دے جس میں کہ وُہ مُجھ پر ظاہر ہُوئی تھی۔ اُس نے مُجھ سے کہا "اِن باتوں کی بابت لازم ہے کہ دُوسرے سے پُوچھے تاکہ تُجھ پر منکشف کر دیا جائے۔" (۳) لیکن اَے برادران! وُہ گذشتہ سال سے پہلے رویا میں مُجھے بہت بُوڑھی نظر آتی تھی جب ایک کُرسی پر بیٹھی ہُوئی تھی (۴) مگر دُوسری رویا میں اُس کی شباہت تو عالمِ شباب کی تھی مگر اُس کا جسم اَور بال عمر رسیدہ تھے۔ وُہ کھڑی ہو کر مُجھ سے ہم کلام ہُوئی مگر پہلے کی نسبت زیادہ خوش تھی (۵) تیسری رویا میں وُہ پُوری جوان اَور نہایت ہی خُوش منظر تھی لیکن صرف بال ہی سفید تھے لیکن تھی از حد خوش اَور ایک تخت پوش پر رونق افروز تھی۔ (۶) اِن باتوں کی بابت مَیں اس مکاشفہ کو سمجھ لینے کا بدرجۂ غایت آرزو مند تھا۔ اَور مَیں نے دیکھا کہ وُہ بوڑھی عورت رات کے خواب میں مُجھے یُوں کہتی ہے "ہر ایک تحقیق میں دِل کی فروتنی لابدی ہے پس تُو روزہ رکھ اَور تُو خُداوند سے اپنی مُراد پائے گا۔"

(۷) پس مَیں نے ایک دن روزہ رکھا اَور اُسی رات ایک جوان نظر آیا جس نے مُجھ سے کہا "چُونکہ تُو بالادستی سے التجا کر کے انکشاف طلب کرتا ہے، اِس لئے خبردار رہنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تُو بہُت سی پُوچھ پاچھ سے اپنے جسم کو ضرر نہ پہنچا لے (۸) تیرے لئے یہی کشف کافی ہے۔ کیا تُو اُن کشُوف سے جنہیں تُو نے مشاہدہ کیا ہے زیادہ مضبُوط کشف دیکھنے کے قابل نہیں ہے؟" (۹) مَیں نے اُسے جواب دیا "جنابِ من! مَیں اُس بُوڑھی عورت کی تین صُورتوں ہی کی بابت دریافت کرنا چاہتا ہُوں تاکہ یہ مکاشفہ مکمّل ہو جائے۔" اُس نے جواب میں مُجھ سے کہا "تُم کب تک بے سمجھ رہو گے؟ تمہارا دو دِل ہونا اَور خُداوند کی طرف اپنا خیال نہ رکھنا تُم کو بے سمجھ بناتا ہے۔" (۱۰) مَیں نے اُسے جواب دیا "جنابِ من! ہم آپ سے یہ باتیں بالتحقیق معلُوم کر لیں گے۔

پہلے خواب میں جو شکل اُس بُوڑھی عورت کی تھی اُس کا بیان

(۱۱) اُس نے کہا "اُن تین شکلوں کی بابت جن کی تُو تفتیش کرتا ہے سُن لے۔ پہلے خواب میں وُہ بُوڑھی اَور عمر رسیدہ بیٹھی ہُوئی بھلا کیوں نظر آئی؟ اِس لئے کہ تمہاری رُوح بُوڑھی اَور ضعیف اَور تمہاری بیماری اَور دو دِلی کے سبب سے کمزور تھی (۲) کیونکہ جس طرح بُوڑھے لوگ جوان بننے کی اُمّید

کبھی نہیں رکھتے اَور سو جانے کے سوائے کسی اَور بات کے منتظر نہیں ہوتے، اِسی طرح تُم نے بھی اِس زندگی کے معاملات سے ناتواں ہو کر اپنے آپ کو لاپرواہ بنا دیا۔ اَور اپنی فکریں خُداوند پر نہ چھوڑیں بلکہ تُمہاری رُوح چِھلی گئی اَور تُم اپنے رنجوں سے بودے ہو گئے"۔ (۴) جنابِ من! مَیں یہ معلُوم کرنا چاہتا ہُوں کہ وُہ کُرسی پر کیوں بیٹھی ہُوئی تھی۔ "کیونکہ ہر ایک کمزور شخص اپنی کمزوری کے باعث کُرسی پر بیٹھتا ہے تاکہ اُس کے جسم کی نقاہت سنبھلی رہے۔ پہلے خواب کی یہی علامت ہے"۔

دُوسرے خواب میں جو شکل بُوڑھی عورت کی تھی اُس کا بیان

۱۲۔ "لیکن تُو نے اپنی دُوسری رویا میں اُس کو ایستادہ اَور جوان صُورت اَور پہلے سے زیادہ خُوش مگر اُس کے جسم اَور بالوں کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھا تھا۔" اُس نے کہا۔ "تو یہ تمثیل بھی سُن لے (۲) جب کوئی شخص بُوڑھا ہوتا ہے تو وُہ اپنے ضعف اَور افلاس کے سبب سے اپنی تمام اُمید کھو بیٹھتا ہے اَور اپنی زندگی کے آخری دن کے سوائے کسی اَور شے کا منتظر نہیں ہوتا مگر پھر بھی دفعتاً اُس کے لئے میراث باقی رہ جاتی ہے۔ وُہ خبر سُن کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اَور نہایت ہی شاد ہو کر طاقت سے ملبّس ہو جاتا ہے اَور لیٹے نہیں جاتا بلکہ کھڑا ہو جاتا ہے اَور اس کی رُوح جو ابھی اپنی طاقت کے سبب سے خستہ ہو گئی ہے از سرِ نو بحال ہو جاتی ہے اَور پھر نہیں بیٹھتی بلکہ بہادر بنتی ہے۔ اسی طرح تم بھی تھے جبکہ تُم نے اُس مکاشفہ کو سُنا جسے خُداوند نے تُم پر منکشف کر دیا (۳) کیونکہ اُس نے تُم پر ترس کھایا اَور تُمہاری رُوحوں کو نیا کر دیا اَور تُمہاری بیماریوں کو رفع کیا اَور طاقت تُم پر آئی اَور تُم کو ایمان میں تقویت بخشی اَور خُداوند تُمہاری طاقتِ عمل کو دیکھ کر خُوش ہُوا اَور اِس سبب سے اُس نے بُرج کی تعمیر کو تُم پر ظاہر کر دیا۔ اَور اگر اپنے تمام دِل سے اپنے آپ میں سلامتی رکھو تو وُہ اَور باتیں بھی ظاہر کر دے گا"۔

تیسرے خواب میں جو شکل بُوڑھی عورت کی تھی، اُس کا بیان

۱۳۔ "لیکن تیسری رویا میں تُو نے اُس کو زیادہ جوان اَور خُوش اَور اُس کی صُورت خوش نما دیکھی (۲) بعینہٖ جب کسی غمزدہ شخص کو کوئی عُمدہ خبر پہنچتی ہے تو وُہ اپنے پہلے غموں کو فوراً بھُول جاتا ہے اَور ماسوائے اُس خبر کے جسے وُہ سُن چکا ہے کسی اَور بات کا منتظر نہیں رہتا اَور علاوہ اس کے وُہ عُمدہ بات پر زور دیتا ہے اَور اُس خوشی کے ذریعہ

سے جب وُہ پا چکا ہے اپنی رُوح کو بحال کرتا ہے۔ اِسی طرح تُم نے بھی اِن عمدہ باتوں کو دیکھ کر اپنی رُوحوں کی سرسبزی حاصل کر لی ہے۔ (۳) اَور کہ تُو نے اُس کو کُرسی پر جو بیٹھے دیکھا ہے تو اُس کی یہ نشست مستحکم ہے، کیونکہ اس کُرسی کے چار پائے ہیں اَور وُہ استحکام کے ساتھ قائم ہے، کیونکہ عالم بھی چار عناصر سے ہی قائم ہے (۴) پس جنہوں نے پُورے طور پر توبہ کر لی ہے وُہ جوان ہو جائیں گے اَور مضبوط بُنیاد ہوں گے اس لئے کہ اُنہوں نے سارے دل سے توبہ کر لی۔ پُوری اَور کامل رویا تیرے لئے یہی ہے۔ آئندہ تُو مکاشفہ کی بابت کچھ نہ پُوچھنا اَور اگر کسی امر کی ضرورت ہوگی تو وُہ بھی تجھ پر ظاہر کر دیا جائے گا۔

چوتھی رویا

ایک بڑے حیوان کا نظارہ جو آنیوالی مُصیبت کی علامت تھا

۱۔ اَے بھائیو! گذشتہ رویا کے بیس دن بعد جو رویا آنے والی مُصیبت کی علامت کے طور پر دیکھی یہ تھی (۲) مَیں براہ کمپانس ملک کو جا رہا تھا۔ یہ علاقہ شاہراہ سے قریب دس سٹادیوں دُور مگر وُہ مقام سفر کے لحاظ سے آسان گزار تھا۔ (۳) پس جب مَیں تن تنہا جا رہا تھا تو مَیں نے خُداوند سے درخواست کی کہ اُن مکاشفوں اَور رویتوں کو جو اُس نے اپنی مقدس کلیسیا کے ذریعہ سے مُجھے دکھائی تھیں پُورا کر دے تاکہ مُجھے قوی کرے اَور اپنے بندوں کو جو ٹھوکر کھا گئے ہیں توبہ بخشے تاکہ اُس کے بزرگ اَور جلیل نام کی عظمت ہو کیونکہ اُس نے مُجھے اِس لائق سمجھا کہ مُجھے اپنے عجائبات دکھائے (۴) جب مَیں اُس کا جلال ظاہر کر کے شکریہ ادا کر رہا تھا تو اُس نے مثل آواز کی گونج کے مُجھے جواب دیا۔ "اَے ہرمس متذبذب مت ہو۔" مَیں اپنے آپ میں سوچنے اَور کہنے لگا۔ "میرے متذبذب ہو جانے کی کیا وجہ ہے جبکہ مَیں خُداوند کی طرف سے مستحکم ہو چُکا ہُوں اَور مَیں نے اُس کے عجائب کام دیکھ لئے ہیں؟" (۵) اَے بھائیو! مَیں تھوڑی ہی دُور گیا تھا کہ مَیں نے گرد کو آسمان کی طرف چڑھتے ہُوئے دیکھا اَور مَیں اپنے آپ میں کہنے لگا۔ "کیا مویشی آ رہے ہیں جنہوں نے یہ گرد اُڑائی ہے؟ کیونکہ یہ نظارہ منظر کوئی ایک سٹادیوں کے فاصلہ پر سے دکھائی دیا تھا (۶) چونکہ گرد بڑھتی جا رہی تھی اس لئے مَیں نے خیال کیا کہ شاید یہ کوئی الٰہی اسرار ہے۔ تھوڑے سے ہی فاصلہ پر آفتاب

طلوع ہو گیا، اَور دیکھو کہ مَیں نے ایک بڑا حیوان مثل ایک دریائی جانور کے دیکھا اَور اُس کے
دامن سے آتشی ٹڈیاں نکل رہی تھیں۔ اَور وُہ حیوان طول میں عنقریب سو فٹ تھا اَور اُس کا سر
مثل مٹّی کے برتن کے تھا۔ (۷) اَور مَیں رونے اَور خُداوند سے التجا کرنے لگا کہ وُہ مُجھے اس سے
بچالے۔ مُجھے وُہ کلام یاد آیا جسے مَیں نے سُنا تھا کہ "اَے ہرمس! متذبذب مت ہو۔" (۸)
پس اَے بھائیو! مَیں نے خُداوند کے ایمان سے ملبّس ہو کر اَور اُن بڑے بڑے کاموں کو جو
اُس نے مُجھے سکھلائے تھے یاد کر کے اَور دلیری کے ساتھ اپنے آپ کو اُس حیوان کے
حوالہ کر دیا، اَور وُہ حیوان ایسے شور کے ساتھ آرہا تھا کہ گویا شہر کو برباد کر دینے پر قادر ہے۔
(۹) مَیں اُس کے نزدیک آیا اَور قوی ہیکل حیوان نے اپنے قد کو دراز کیا۔ اُس نے صرف اپنی زبان
ہی باہر نکالی اَور جب تک مَیں اُس کے پاس سے گُزر نہ گیا تب تک اُس نے بالکل حرکت نہ کی۔
(۱۰) لیکن اُس حیوان کے سر پر چار رنگ تھے۔ یعنی سیاہ اَور آتش (خُون کی رنگت) طلائی اَور سفید۔

ایک کنواری ہرمس کو اِس جانور کا مطلب بتاتی ہے

۲۔ جب مَیں اُس حیوان سے آگے نکل گیا اَور قریب
تیس فٹ دُور پہنچ گیا تو دیکھو کہ مُجھ سے ایک کنواری
دوچار ہُوئی جو ایسی آراستہ تھی گویا کہ چھپر کھٹ سے آ
رہی ہے۔ اُس کا تمام لباس اَور پاپوش سفید تھا اَور ابرو تک سراسر لباس سے ڈھنپی ہوئی تھی
اَور اُس کے سر پر ایک پگڑی بندھی ہوئی تھی اَور اُس کے بال سفید تھے (۲) مَیں نے پہلی رویات
کی رُو سے پہچان لیا کہ وُہ کلیسا ہے، اَور مَیں بہت ہی خُوش ہُوا۔ وُہ مُجھے یُوں خطاب کر کے سلام
کرتی ہے کہ "اَے مرد! سلام"۔ مَیں نے اُس کے جواب میں اُس کو سلام کہا کہ "اَے صاحبہ سلام!"
(۳) مَیں نے اُس سے کہا۔ "اَے خاتُون! یہ کیسا بڑا جانور ہے۔ یہ تو تمام لوگوں کو برباد کر سکتا ہے
زبُور مگر مَیں خُدا کی قدرت اَور اُس کی لاانتہا مہربانی سے بچ گیا۔" (۴) اُس نے کہا۔ "تُو خُوب بچا
۲۲:۵۵ کیونکہ تُو نے اپنی فکر خُدا پر ڈالدی تھی اَور اپنا دِل خُداوند کے سامنے کھول دیا تھا یہ یقین جان
اپطرس کر کہ مَیں کسی اَور کے ذریعہ سے بچ نہیں سکتا بلکہ صرف اُس ہی عظیم اَور جلیل نام سے۔ اسی سبب سے
۷:۴ خُداوند نے اپنے اُس فرشتہ کو بھیجا جو حیوانات پر مامُور ہے اَور جس کا نام سگری ہے "وہ اُس کا
دانی ایل مُنہ بند کر دیا تاکہ وُہ تُجھے ضرر نہ پہنچائے۔" تُو اپنے ایمان کے سبب سے
۲۲:۶ بڑی مُصیبت سے بچ گیا اَور تُو ایسے جانور کو دیکھ کر دِل میں شک نہ لایا (۵) پس جا اَور
عبرانی خُداوند کے چُنے ہُوئے لوگوں سے اُس کی بڑائی بیان کر اَور اُنہیں کہہ کہ یہ جانور ایک آنے والی بڑی
۲۳:۱۱

مصیبت کی علامت ہے۔ پس اگر تُم پیشتر ہی سے تیار ہو جاؤ، اور خُداوند کے حضُور اپنے سارے دل سے توبہ کرلو تو اُس سے بچ سکتے ہو۔ اگر تُمہارے دل پاک اور بے عیب ہو جائیں اور تُم اپنی زندگی کے باقی ایّام میں بے عیبی سے خُداوند کی خدمت کرو اور اپنی فکریں خُداوند پر چھوڑ دو تو وُہ خود اُن کو درست کرے گا (۶) اَے دو دلو! خُداوند پر ایمان لاؤ کیونکہ وُہ سب کُچھ کرسکتا ہے اور اپنے غضب کو تُم پر سے ہٹا سکتا ہے ورنہ وُہ تُم دو دِلوں پر مری بھیجے گا۔ افسوس ہے اُن پر جو یہ باتیں سُن کر اُن سے تجاوز کرتے ہیں۔ بہتر تھا کہ وُہ پیدا ہی نہ ہوتے۔

اُن چار رنگوں کا مطلب جو اُس حیوان کے سر پر تھے

۳۔ مَیں نے اُس سے اُن چار رنگوں کے بارے میں پُوچھا جو اُس حیوان کے سر پر تھے۔ اور اُس نے مجھے کہا "تُو پھر ایسے معاملات کا بڑا مشتاق ہے"۔ مَیں نے کہا "ہاں اَے خاتُون! مُجھے بتا دے کہ یہ کیا باتیں ہیں" (۲) اُس نے جواب دیا "سیاہ رنگ یہ دُنیا ہے جس میں تُم رہتے ہو (۳) آتشی اور خُونی رنگ سے یہ مُراد ہے کہ ضرور ہے کہ دُنیا خُون اور آگ سے ہلاک ہو جائے۔ (۴) اور طلائی حصّہ تُم ہو جو اِس دُنیا سے بچ گئے ہو کیونکہ جس طرح سے سونا آگ میں تایا جاتا اور مفید بن جاتا ہے اسی طرح تُم جو اِس میں سکونت کرتے ہو تائے جاتے ہو۔ پس تُم جو اِس میں قائم رہتے اور تائے جاتے ہو اس سے پاک ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جس طرح سونا اپنی میل اُتار پھینکتا ہے اُسی طرح تُم بھی اپنے سارے دُکھ مصیبت پھینک دو گے اور پاک ہو جاؤ گے اور بُرج کی تعمیر کے لئے مفید ہو جاؤ گے (۵) مگر سفید حصّہ آنیوالا زمانہ ہے جس میں خُدا کے چُنے ہوئے سکونت کریں گے۔ خُدا کے چُنے ہوئے لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے بے داغ اور پاک ہوں گے (۶) پس تو یہ باتیں مقدّسوں کے کانوں میں کہہ دینے سے باز نہ رہ۔ اور تُم آنے والی بڑی مصیبت کی علامت رکھتے ہو۔ لیکن اگر تُم چاہو تو کچھ وقوع میں نہ آئے گا۔ مذکورہ بالا باتوں کو یاد رکھو"۔ (۷) یہ باتیں کہہ کر وُہ چلی گئی، اور مَیں نے نہ جانا کہ وُہ کہاں گئی، کیونکہ ایک شور ہو گیا تھا اور مَیں یہ خیال کرکے کہ وُہ جانور آرہا ہے ڈر کے مارے پیچھے کو واپس آگیا۔

پانچواں مکاشفہ

ہرمس اور گڈریئے کے درمیان بات چیت

۱۔ جب مَیں گھر میں دُعا مانگ کر چارپائی پر

بیٹھ گیا تو ایک رُعب دار شباہت کا آدمی گڈریئے کے بھیس میں سفید کھال اپنے گرد پیٹے اَور کندھوں پر جھولی ڈالے اَور ہاتھ میں عصا لئے ہُوئے اندر آگیا۔ اُس نے مجھے سلام کیا اَور مَیں نے بھی اُسے سلام کا جواب دیا۔ (۲) وُہ فوراً میرے پاس بیٹھ گیا اَور مجھے کہا "مَیں اُس اقدس فرشتہ کی طرف سے بھیجا گیا ہُوں تاکہ تیری عُمر کے باقی دنوں میں تیرے ساتھ سکونت کروں۔" (۳) مَیں نے خیال کیا کہ وُہ مجھے آزمانے کے لئے آیا ہے اَور مَیں نے اُس سے پُوچھا "مگر تُو ہے کون؟ کیونکہ مَیں کہتا ہُوں کہ مَیں اُس کو جانتا ہُوں جس کے مَیں حوالے کیا گیا ہُوں۔" اُس نے مجھ سے کہا "کیا تُو مجھے نہیں پہچانتا؟" مَیں نے کہا "نہیں۔" اُس نے جواب دیا "مَیں وُہ گڈریا ہُوں جس کے تُو حوالے کیا گیا ہے۔" (۴) وُہ ابھی یہ بات بول ہی رہا تھا کہ اُس کی صُورت تبدیل ہوگئی اَور مَیں نے پہچان لیا کہ یہ وہی ہے جس کے مَیں حوالے کیا گیا تھا۔ اَور مَیں فوراً حیران ہو گیا اَور خوف نے مجھ کو پکڑا اَور دُکھ سے بھر گیا کہ مَیں نے اُس کو ایسی شرارت سے اَور نادانی سے جواب دیا (۵) مگر جواب دے کر اُس نے مجھ سے کہا "حیران مت ہو بلکہ اپنے آپ کو میرے اُن حُکموں سے قوّی کر جو مَیں تجھے دینے کو ہُوں۔" اُس نے مجھ سے کہا "کیونکہ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہُوں کہ جو کچھ تُو نے پہلے دیکھا ہے وُہ تجھے پھر دکھاؤں۔ صرف اُن باتوں کا عنوان ہی تمہارے لئے مفید ہے۔ سب سے پہلے تُو میرے حُکموں اَور تمثیلوں کو قلمبند کرلے اَور دُوسری باتیں جیسا کہ مَیں تجھے بتاؤں گا ویسا ہی لکھنا۔" اُس نے کہا "حکموں اَور تمثیلوں کو پہلے لکھنے کا تجھے اس لئے حُکم دیتا ہُوں کہ سر دست تُو اُن کو پڑھ سکے اَور محفُوظ رکھ سکے۔" (۶) پس جیسا کہ اُس نے مجھے حُکم دیا مَیں نے حکموں اَور تمثیلوں کو قلمبند کر لیا (۷) پس اگر تم سُن کر اُن کو حفظ کروگے اَور اُن پر چلوگے اَور خلوصِ دل سے اُن کو عمل میں لاؤگے تو جو کچھ خُداوند نے تم سے وعدہ کیا ہے پاؤگے۔ لیکن اگر تم اُن کو سُن کر توبہ نہ کروگے بلکہ اپنے گناہوں کو اَور زیادہ بڑھاؤگے تو خُداوند سے اُس کے برعکس اجر پاؤگے۔ اُس گڈریئے یعنی توبہ کے فرشتے نے مجھے یہ سب باتیں لکھنے کا اس طرح حُکم دیا۔

پہلا حُکم

خُدا کی چند صفات کا بیان ۱۔ سب سے پہلے یقین جان کہ خُدا واحد ہے۔ وُہ کُل موجودات

کا خالق اُور مکمل کنندہ اُور کل اشیاء کا نیست سے ہست کرنے والا ہے۔ تمام چیزیں مدرک ہیں، مگر صرف وُہی غیر مدرک ہے۔ (۲) پس تُو اُس پر ایمان لا اُور اُس سے ڈر اُور ڈر کر پرہیزگار بن۔ اِن باتوں کی نگرانی کر تو تُو اپنی ذات سے ہر قسم کی شرارت کو اُتار پھینکے گا اُور ہر قسم کی راستبازی کی خوبی سے ملبّس ہو گا۔ اگر تُو اِس حکم کو حفظ کرے تو خُدا کے پاس زندہ رہے گا۔

دُوسرا حُکم

خلاف گو اُور خلاف گوئی سے پرہیز کرنے اُور خیرات دینے اُور لینے والے کا بیان

اُس نے مُجھ سے کہا کہ سادگی رکھ اُور بے عیب ہو اُور بچّوں کی مانند بن جا جو انسان کی زندگی ہلاک کر دینے والی بُرائی کو نہیں جانتے (۲) سب سے پہلے نہ تو کسی کی خلاف گوئی کر اُور نہ ہی خلاف گو کی باتیں خُوشی سے سُن، ورنہ تُو بھی جو سُنتا ہے خلاف گو کے گُناہ کا مستوجب ہو گا۔ اگر خلاف گوئی پر اعتبار کرے یا اُس کو سُنے تو تُو بھی جو اُس پر اعتبار کرتا ہے اپنے بھائی کا مخالف ہو جائے گا۔ پس اِس طرح سے تُو خلاف گو کے گُناہ کا ذمہ دار ہو گا (۳) شرارت خلاف گوئی ہے۔ یہ بیقرار بھُوت ہے اِس کو کبھی سلامتی نہیں، بلکہ ہمیشہ تفرقات میں مسکن گزیں رہتا ہے۔ پس تُو اِس سے کنارہ کش رہ۔ یُوں تُو ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ کامیاب ہو گا (۴) تو بے عیبی کو پہن لے جس میں کوئی بھی بُری ٹھوکر نہیں ہے، بلکہ سب کچھ ہموار اُور خُوش آمیز ہے —— جفاکشی نیکی سے کر جو خُدا نے تُجھے دی ہے۔ تمام محتاجوں کو کشادہ دلی سے دے اُور پس و پیش مت کر کہ کس کو دوُں اُور کس کو نہ دوُں۔ سب کو دے، کیونکہ خُدا اپنی نعمتوں میں سے سب کو دینا چاہتا ہے۔ (۵) پس جو نعمتیں حاصل کرتے ہیں وُہ خُدا کو حساب دیں گے کہ اُنہوں نے کس سبب سے اُور کس مقصد سے لیا، کیونکہ جو مصیبت زدہ ہو کر لیتے ہیں اُن کی تو عدالت نہ ہو گی مگر وُہ جو مکاری سے لیتے ہیں سزا پائیں گے (۶) پس دینے والا بے عیب ہے، کیونکہ جیسی خدمت اُس نے خُداوند سے پائی ہے، اُس نے سادگی کے ساتھ اُس کو ادا کر دیا۔ اُور اِس امر میں امتیاز نہ کیا کہ کسے دے یا کسے نہ دے پس یہ خدمت جب سنجیدگی سے لی گئی تو وُہ خُدا کے حضور جلیل ہوتی ہے۔ پس ایسی سنجیدگی سے خدمت کرنے والا خُدا کے لئے جئے گا (۷) پس

اس حکم کی حفاظت کر، جیسا کہ میں تجھ کو کہہ چکا ہوں تاکہ تیری اور تیرے خاندان کی توبہ سنجیدہ معلوم ہو اور تیرا دل پاک اور خالص نظر آئے۔

تیسرا حکم

سچ اور جھوٹ کے بیان میں

اُس نے دوبارہ مجھ سے کہا۔ "سچ کو پیار کر اور سچ ہی سچ تیرے مُنہ سے نکلے۔ تاکہ وہ رُوح جسے خدا نے اس جسم میں مسکن گزیں کیا ہے سب لوگوں کے سامنے سچی نظر آئے۔ اور اس طرح وہ خداوند جو تیرے اندر بستا ہے جلال پائے گا کیونکہ خداوند ہر بات میں سچا ہے اور جھوٹ اُس میں ہرگز نہیں۔ (۲) پس جھوٹے لوگ خداوند کو ناچیز سمجھتے ہیں اور اُس کو لوٹنے والے بن جاتے ہیں کیونکہ جو امانت اُنہوں نے اُس سے لی ہے وہ اُس کو واپس نہیں دیتے۔ کیونکہ اُنہوں نے اُس سے جھوٹ نہ بولنے والی رُوح حاصل کی ہے۔ اگر وہ جھوٹ سے اُس کا معاوضہ دیں تو اُنہوں نے خداوند کے حکم کو ناپاک کر دیا ہے اور لٹیرے بن گئے ہیں۔ (۳) پس میں یہ باتیں سُن کر بڑا ہی رویا۔ لیکن اُس نے مجھے روتے دیکھ کر کہا۔ "تو کیوں روتا ہے"؟ میں نے جواب دیا "اَے خداوند! میں نہیں جانتا کہ بچوں گا یا نہیں۔" اُس نے کہا "وجہ کیا ہے"؟ میں نے جواب دیا کہ "اَے خداوند! میں اپنی زندگی میں کبھی بھی سچی بات نہیں بولا، بلکہ ہمیشہ سب کے ساتھ دغابازی سے زندگی بسر کرتا رہا ہوں اور اپنے جھوٹ کو سب لوگوں کے سامنے سچ ظاہر کرتا رہا ہوں اور کبھی کسی نے میرے خلاف کچھ نہ کہا بلکہ ہر ایک نے میری بات پر اعتبار ہی کیا۔ پس اَے خداوند! میں ان باتوں پر عمل کر کے کس طرح زندہ رہ سکتا ہوں"؟ (۴) اُس نے جواب دیا "تو سوچتا تو خوب اور درست ہے، کیونکہ تجھے خدا کے خادم کی حیثیت میں سچائی سے چلنا اور سچائی کی رُوح کے ساتھ بُری تمیز کو جاننا چاہیئے اور مقدس اور سچی رُوح پر رنج نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ میں نے کہا "اَے خداوند! میں نے کبھی ایسی باتیں بصراحت نہیں سُنیں" (۵) اُس نے جواب دیا "پس اب تو تو سُنتا ہے۔ اِن کو حفظ کر، تاکہ تیرا پہلا جھوٹ بھی جو تو اپنے برتاؤ سے بول چکا ہے اس وقت قابل اعتبار ثابت ہو۔ جبکہ یہ باتیں سچی پائی جائیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بخشنے والا تیری تبدیلی اور نیک خو کے پیشِ نظر معاف کر دے۔ لہذا سچ بولنے میں ہمیشہ مستعد رہ تو تو

اپنے لئے زندگی کما سکے گا، اور جو بھی شخص اس حکم کو سُنے گا، اور اپنے جھوٹے پن سے کنارہ کشی کرے گا تو وہ خُدا سے زندگی حاصل کرے گا۔

چوتھا حُکم

زِنا سے پرہیز کرنے کی نصیحت زانی عورت کے بارے میں

۱۔ اُس نے کہا "مَیں تُجھے حُکم دیتا ہُوں کہ پاکیزگی کی حفاظت کر اور غیر عورت کے بارے میں یا اِسی قسم کی خراب باتوں کے بارے میں کوئی خیال تیرے دل پہ نہ آئے، کیونکہ ایسا کرنے سے تُو بڑا گُناہ کریگا۔ لیکن اگر تُو ہمیشہ اپنی بیوی کو یاد رکھے تو تُو ہرگز گُناہ نہ کرے گا۔ (۲) کیونکہ اگر یہ خواہش تیرے دل میں آجائے تو تُو خطا کرے گا، اور اسی طرح کوئی اور شرارت دِل میں آئے تو تُو گُناہ کرے گا، کیونکہ یہ شہوت خُدا کے خادم کے حق میں ایک گناہ عظیم ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ خراب کام کرتا ہے تو وہ اپنے لئے موت کماتا ہے (۳) پس تُو اُس پر نظر کر۔ اس خواہش سے احتراز کر۔ کیونکہ جہاں پاکیزگی بستی ہے واجب نہیں کہ وہاں راستباز آدمی کے دل میں شرارت آئے۔" مَیں نے اُس سے کہا "اَے خُداوند اجازت دے کہ مَیں تجھ سے کچھ اور پُوچھ لُوں۔" اُس نے جواب دیا "پُوچھ لے" مَیں نے کہا "اَے خُداوند اگر کسی شخص کی بیوی خُداوند میں ایماندار ہو اور وہ کسی وقت زِنا میں پکڑی جائے تو کیا خاوند اُس کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے گُناہ کرتا ہے؟" (۵) اُس نے جواب دیا "جب تک کہ وہ ناواقف ہے گُناہ نہیں کرتا۔ لیکن اگر خاوند اُس کے گُناہ سے واقف ہو جائے اور بیوی توبہ نہ کرے، بلکہ اپنی شرارت متواتر کرتی رہے اور خاوند اُس کے ساتھ رہے تو وہ اُس کے گُناہ کا ذمّہ دار ہے اور اُس کی زِناکاری میں شریک ہے" (۶) مَیں نے پُوچھا "پس اَے خُداوند اگر بیوی اسی حالت میں رہے تو اُس کا خاوند کیا کرے؟" اُس نے جواب دیا "وہ اُس کو طلاق دے دے اور آپ اکیلا رہے۔ اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر دُوسری سے بیاہ کرے تو وہ بھی زنا کرتا ہے۔" (۷) مَیں نے پُوچھا "پس اَے خُداوند! اگر عورت طلاق دئے جانے کے بعد توبہ کرے اور اپنے خاوند کے پاس واپس آجانا چاہے تو کیا وہ از سرِ نو قبُول نہ کی جائے؟" اُس نے جواب دیا "بالضرور۔ اگر شوہر اُس کو قبول نہ کرے تو وہ گُناہ کرتا ہے اور

اپنے آپ پر ایک گُناہِ عظیم لاتا ہے، بلکہ لازم ہے کہ وُہ اُس کو جو گُناہ کر چکی اَور تائب ہو چکی، قبُول کرے، مگر بار بار نہیں، کیونکہ خُدا کے خادموں کے لئے ایک ہی توبہ ہے۔ پس اُس کی توبہ کے سبب سے مرد کو لازم نہیں کہ بیاہ کرے۔ مرد اَور عورت کے اُوپر یہی عمل واجب ہے"۔ (۹) اُس نے کہا "اگر کوئی شخص اپنے جسم کو گندہ کرے تو صرف وُہی زانی نہیں ہے بلکہ وُہ شخص بھی زِنا کرتا ہے جو غیر قوموں کی مانند کام کرتا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایسے کاموں میں مشغول رہے اَور توبہ نہ کرے تو اُس سے دُور رہ اَور اُس کے ساتھ رفاقت نہ کر ورنہ تُو بھی اُس کے گُناہ میں شریک ہوگا (۱۰) اِسی لئے تمہیں متنبہ کیا گیا تھا کہ اکیلے رہو، خواہ بیوی ہو خواہ شوہر، کیونکہ ایسی حالتوں میں توبہ کرنا ممکن ہے" (۱۱) اُس نے کہا "پس میں تمہیں عذر نہیں دیتا کہ یہ عمل اِسی طرح سے تکمیل پایا کرے بلکہ اس لئے کہ گنہگار آئندہ کبھی گُناہ نہ کرے۔ مگر اُس کے پہلے گُناہوں کی بابت ایک تو ہے جو شفا دے سکتا ہے کیونکہ وُہ وہی ہے جو کُل اشیاء پر اختیار رکھتا ہے۔

توبہ کے بیان میں

۲۔ مَیں نے اُس سے پھر پُوچھا "جبکہ خُداوند نے مُجھے اِس لائق سمجھا ہے کہ تُو میرے ساتھ رہے تو میری چند ایک اَور باتوں کی برداشت کر، کیونکہ مَیں کُچھ نہیں سمجھ سکتا، اَور میرا دل میرے ابتدائی کاموں سے تاریک ہو گیا ہے، مُجھے سمجھا دے کیونکہ مَیں بڑا ہی بے وقُوف ہُوں اَور بالکل کُچھ نہیں سمجھتا (۲) جواباً اُس نے مُجھ سے کہا "مَیں توبہ پر مامُور ہُوں اَور سب تائبوں کو عقل بخشتا ہُوں کیا تُو خیال نہیں کرتا کہ توبہ کرنا ہی عقلمندی ہے"۔ اُس نے کہا "توبہ کرنا ہی بڑی عقلمندی ہے، کیونکہ گنہگار شخص سمجھتا ہے کہ مَیں نے خُداوند کے حضُور شرارت کی ہے اَور جو کام اُس نے کیا ہے وُہ اُس کے دِل میں آتا ہے اَور وُہ توبہ کرتا ہے اَور پھر وُہ شرارت کبھی عمل میں نہیں لاتا، بلکہ حتّی الوسع نیکی کرتا ہے اَور اپنی جان کو فروتن کرتا اَور اُسے دُکھ دیتا ہے کیونکہ اُس نے گُناہ کیا۔ پس تُو دیکھتا ہے کہ توبہ بڑی عقلمندی ہے"۔ مَیں نے اُس سے کہا "پس اَے خُداوند اِسی واسطے تو مَیں تُجھ سے کھود کھود کے پُوچھتا ہُوں۔ پہلے تو بدیں وجہ کہ مَیں گنہگار ہُوں، پھر اس لئے کہ مَیں ناواقف ہُوں کہ کیسے کام کر کے مَیں زندہ رہُوں گا۔ کیونکہ میرے گُناہ بہت سے اَور گوناگوں ہیں۔ (۳) اُس نے جواب دیا "اگر تُو میرے حکموں کی حفاظت کرے اَور اُن پر چلے تو تُو زندہ رہے گا اَور جو شخص اِن حکموں کو سُن کر ان کی حفاظت کرے تو وُہ خُداوند کے لئے زندہ رہے گا۔

پچھلے گُناہوں کی مُعافی ایمان سے ہوتی ہے مگر بپتسمہ کے بعد گُناہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔

۳۔ مَیں نے کہا۔ "اَے خُداوند! مَیں اَور بھی سوال پُوچھتا ہُوں۔" اُس نے کہا۔ "پُوچھ۔" مَیں نے کہا "بعض اُستادوں سے سُنا ہے کہ جب ہم پانی میں اُتر گئے اَور ہم نے اپنے پہلے گُناہوں کی معافی حاصل کرلی تو پھر اُس پہلی توبہ کے علاوہ کوئی اَور توبہ نہیں ہے۔" (۲) اُس نے جواب دیا "تُو نے خوب سُنا۔ بات تو اصل یُوہنی ہے۔ کیونکہ جس شخص نے گُناہوں کی معافی پالی ہے لازم ہے کہ وُہ شخص پھر کبھی گُناہ نہ کرے، بلکہ پاکیزگی میں بسے (۳) لیکن چُونکہ تُو سب باتیں کھود کھود کے پُوچھتا ہے اس لئے مَیں یہ امر بھی تُجھ پر واضح کردُوں گا تاکہ اُن کو جو ایمان لائیں گے یا خُداوند پر ایمان لے آئے ہیں عُذر کا کوئی موقع نہ دوُں کیونکہ جو اَب ایمان لے آئے ہیں یا آئندہ ایمان لے آئیں گے اُنہی نے گُناہوں سے توبہ حاصل نہیں کی مگر اپنے پہلے گناہوں کی معافی حاصل کرلی ہے (۴) پس جو لوگ اِن ایّام سے پہلے پہلے بُلائے گئے ہیں، اُن کے لئے خُداوند نے توبہ تو معیّن کردی ہے کیونکہ خُداوند دلوں کا جانچنے والا اَور سب باتوں کا پہلے ہی سے جاننے والا ہوکر آدمیوں کی کمزوریوں کو اَور شیطان کی بے شمار پیچ بازیوں کو جانتا تھا کہ خُدا کے خادموں کے ساتھ وُہ کیا کیا بُرائی اَور بدسلوکی کرے گا (۵) پس خُداوند نے نہایت ہی رحیم ہوکر اپنی مخلوق پر ترس کھایا، اَور اِس توبہ کا تعیّن کیا اَور مُجھے اس توبہ کا اختیار دیا ہے (۶) اُس نے کہا۔ "مگر مَیں تُجھے کہتا ہُوں کہ اگر کوئی شخص اس عظیم اَور مقدّس بلاوے کے بعد ابلیس سے آزمائے جانے کے بعد گُناہ کر بیٹھے تو وُہ صرف ایک ہی توبہ رکھتا ہے لیکن اگر بالادستی سے گُناہ کرے اَور پھر تائب ہو تو اَیسے شخص کے لئے توبہ بے فائدہ ہے کیونکہ وُہ بدشواری زندہ رہیگا۔" (۷) مَیں نے کہا "مَیں نے کہا "مَیں نے یہ باتیں ایسی تحقیقی طور پر سُن کر از سرِ نو زندگی حاصل کی۔ کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ اگر مَیں اپنے گناہوں پر اضافہ کروں تو مَیں بچ جاؤں گا۔" اُس نے جواب دیا "تُو بچ جائے گا اَور وُہ سب بھی بچ جائیں گے اگر یہ سب باتیں عمل میں لائی جائیں۔"

بیوہ عورت یا مرد کے نکاح ثانی کے بیان میں

۴۔ مَیں نے اُس سے پھر پُوچھا۔ "اَے خُداوند! جبکہ تُو نے میری باتیں برداشت سے سُنیں، تو یہ بات بھی مُجھ پر ظاہر کردے۔" اُس نے کہا "کہہ۔" مَیں نے کہا "اَے خُداوند!

اگر بیوی یا خاوند فوت ہو جائے اور اُن میں سے کوئی بیاہ کرے تو کیا جو بیاہ کرتا ہے گُناہ نہیں کرتا؟" (۲) اُس نے جواب دیا "وُہ گُناہ نہیں کرتا، لیکن اگر کوئی اکیلا رہے تو وُہ خُداوند کے حضُور بڑی بھاری عزّت اور جلال اپنے لئے کماتا ہے۔ لیکن اگر وُہ بیاہ بھی کرے تو گُناہ نہیں کرتا (۳) پس تو پاکیزگی اور بے عیبی کو محفوظ رکھ تو تُو خُداوند کے لئے جئے گا۔ تو ان باتوں کو جو مَیں تجھے کہتا ہُوں اور کہنے کو ہُوں ابھی سے اُن کی حفاظت کر کیونکہ تو تُجھے دیا گیا ہے، اور مَیں تیرے گھر سکونت کروں گا۔ (۴) لیکن اگر تُو میرے حُکموں کی حفاظت کرے گا تو مُعاف کیا جائے گا اور اُن سب کو بھی مُعاف کیا جائے گا جو میرے اِن حُکموں کی حفاظت کریں گے اور اُن پر پاکیزگی سے چلیں گے۔

پانچواں حُکم

ہر کس کو صابر اور عقلمند بننے کی نصیحت

۱۔ اُس نے حکم دیا کہ "تُو برداشت کرنے والا اور عقلمند بن کیونکہ تُو تمام بُرے کاموں پر قابو پائے گا اور راستباز ہو گا (۲) کیونکہ اگر تُو برداشت کرنے والا ہو تو تجھ میں بسنے والی مقدّس رُوح پاک ہو گی۔ دُوسری بُری رُوح سے تاریک ہو کر نہیں بلکہ ایک وسیع مکان میں سکونت کرکے خُوش ہو گی اور اُس ظرف کے ساتھ جس میں وُہ بستی ہے سرُور ہو گی اور اپنے اندر کامیابی رکھ کر بڑی خُوشی سے خُدا کی خدمت کرے گی (۳) لیکن اگر کوئی تیز طبیعت اُس میں آجائے تو رُوح قدّس جو نازک طبع ہے اُس مقام کو ناپاک پاکر فوراً تنگ آجاتی ہے اور اُس جگہ سے روانہ ہو جانے کی متلاشی ہوتی ہے، کیونکہ شریر رُوح اُس کو دباتی رہتی ہے اور چُونکہ تیز طبیعت سے آلُودہ ہو جاتی ہے وُہ اپنی حسب مرضی خُداوند کی خدمت کرنے کا موقع نہیں پاتی، کیونکہ خُداوند صبر میں بستا ہے مگر شیطان تیز طبیعت میں رہتا ہے۔ (۴) پس دونو رُوحیں جو ایک جگہ بستی ہیں اُن کے لئے یہ بات غیر مناسب ہے اور اُس آدمی کے لئے جس میں وُہ بستی ہیں مضر ہے۔ (۵) کیونکہ اگر تُم تھوڑی سی افسنطین لے کر شہد کے ایک مرتبان میں ڈال دو تو کیا سارا شہد کڑوا اور برباد نہ ہو گا اور شہد کی مٹھاس ضائع نہ ہو جائے گی؟ اور اس سے مالک کو کوئی فائدہ ہرگز نہ پہنچے گا کیونکہ اُس کا فائدہ

جاتا رہا۔ اور اگر شہد میں افسنطین نہ ڈالا جائے تو شہد میٹھا معلوم ہوتا ہے اور مالک کے لئے مفید ہوگا (۶) پس تم دیکھتے ہو کہ برداشت شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہے اور خداوند کے لئے مفید ہے اور وہ اُس میں بستا ہے مگر تیز مزاجی کڑوی اور غیر مفید ہے۔ پس اگر تیز مزاجی برداشت کے ساتھ آمیز ہو جائے تو برداشت آلودہ ہو جاتی ہے اور آدمی کا رابطہ خدا کے ساتھ بے سُود ہے۔" (۷) مَیں نے کہا "اَے خداوند! مَیں تیز مزاجی کے اثر کو جاننا چاہتا تھا تاکہ اُس سے ہوشیار رہوں۔" اُس نے جواب دیا "واقعی، اگر تُو اور تیرا گھرانا اُس سے ہوشیار نہ ہو تو اپنی کُل اُمید کھو بیٹھے گا، مگر تُو اُس سے ہوشیار رہ کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور وہ سب لوگ بھی اُس سے دُور رہیں گے جو اپنے سارے دل سے توبہ کریں گے، کیونکہ مَیں اُن کے ساتھ ہوں گا اور اُن کی حفاظت کروں گا، کیونکہ وہ سب لوگ نہایت ہی مقدس فرشتے کے ذریعہ سے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔

برداشت اور تیز طبیعت کی تاثیرات کا مقابلہ

۲۔ اُس نے کہا۔ "اب تُو تیز طبیعت کی بابت سُن کہ وہ کیسی بُری ہے، اور کس طرح سے خدا کے خادم کو اپنی ہی تاثیر کی طرف پھیر لیتی ہے اور کس طرح اُن کو راستبازی سے برگشتہ کر دیتی ہے مگر اُن کو گمراہ نہیں کرتی جو ایمان سے بھرے ہوئے ہیں اور نہ اُن پر اثر کر سکتی ہے کیونکہ خداوند کی قدرت اُن کے ساتھ ہے مگر اُن کو جو خالی اور دودِلے ہیں گمراہ کر دیتی ہے (۳) مگر جب وہ ایسے شخصوں کو جو کامران ہیں دیکھتی ہے تو وہ آدمیوں کے دلوں میں اپنے آپ کو داخل کر دیتی ہے اور مرد یا عورت اِس زندگی کے معاملات کے سبب سے خواہ خوراک کی بابت یا کسی ادنیٰ معاملہ کی بابت یا کسی دوست کی بابت یا دینے لینے کی بابت یا اسی قسم کی جاہلانہ باتوں کی بابت کسی وجہ سے تلخ نہیں ہوتا، کیونکہ یہ تمام باتیں خدا کے خادموں کے سامنے جہالت اور خالی اور بیوقوفی اور بے فائدہ ہیں (۳) مگر برداشت بڑی اور مستحکم ہے اور مضبوط اور زور اور قدرت رکھتی ہے اور وسعت کے ساتھ کامران۔ خوش۔ نہایت مسرور۔ بے فکر۔ ہر وقت خداوند کو جلال دینے والی۔ اور اپنے میں کسی قسم کی تلخی نہ رکھنے والی اور ہمیشہ حلیم اور مطمئن ہے پس یہ برداشت اُن کے ساتھ بستی ہے جو ہمیشہ کامل ایمان رکھتے ہیں (۴) مگر تیز مزاجی پہلے تو بیوقوف اور سُبک اور بے عقل ہے۔ پھر بیوقوفی سے تلخی پیدا ہوتی، اور تلخی سے غضب سے غصہ اور غضب اور غصہ سے انتقام پیدا ہوتا ہے

پھر انتقام اِن تمام بُرائیوں سے مرکب سا ہو کر بڑا اور لاعلاج گُناہ بن جاتا ہے (۵)، کیونکہ جب یہ تمام رُوحیں ایک ہی برتن میں بستی ہیں جہاں رُوح القدس بھی بستی ہے تو اُس برتن میں اُن کی سمائی نہیں ہوتی بلکہ وہ چھلک پڑتا ہے (۶) پس چُونکہ یہ نازک رُوح اُس بُری اور تُندمزاج رُوح کے ساتھ رہنے کی عادی نہیں ہوتی، اِس لئے وہ ایسے شخصوں کے پاس سے چلی جاتی اور حلیمی اور اطمینان کے ساتھ رہنے کی متلاشی ہوتی ہے (۷) پھر جب وہ رُوح اُس آدمی سے جس میں وہ رہتی ہے روانہ ہو جاتی ہے تو وہ شخص راستی کی رُوح سے خالی ہو جاتا اور اُس وقت سے وہ بُری رُوحوں سے معمور ہو کر اور بُری رُوحوں کے ذریعہ سے جا بجا دھکّے کھاتا ہُوا اپنے تمام کاموں میں بے قیام ہوتا ہے اور اپنے نیک ارادوں کی طرف سے بالکل اندھا ہو جاتا ہے۔ پس تمام تیز مزاجوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ (۸) لہٰذا تُو تیز مزاجی اور بُری رُوح سے علیٰحدہ رہ، مگر برداشت سے ملبّس ہو اور تیز مزاجی اور کڑواہٹ کا مقابلہ کر اور یُوں تُو خُداوند کی محبُوب پاکیزگی کی رفاقت میں پایا جائے گا۔ پس خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ تُو اِس حُکم سے غافل ہو جائے، کیونکہ اگر تُو اِس حکم پر حاوی ہو جائے تو تُو اُن باقی حکموں کو بھی حفظ کر سکے گا جو مَیں تجھے دینے کو ہُوں۔ اِن میں زور آور اور طاقت ور بن اور وہ سب لوگ بھی طاقتور بن جائیں جو اِن پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

چھٹا حُکم

راستبازی اور ناراستی کی راہوں کا مقابلہ

۱۔ اُس نے کہا "پہلے حکم میں مَیں نے تُجھے حُکم دے دیا ہے کہ ایمان اور خوف اور پرہیزگاری کو محفُوظ رکھ"۔ مَیں نے جواب دیا "ہاں اَے خُداوند!" اُس نے کہا "اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تجھ پر اُن کی طاقتوں کا بیان بھی کر دُوں تاکہ تُو سمجھ لے کہ اُن میں سے ہر ایک کی طاقت اور تاثیر کیا ہے، کیونکہ اُن کی تاثیرات دو قسم کی ہیں، پس وہ راستبازی اور ناراستی سے نسبت رکھتی ہیں۔ (۲) چنانچہ تُو راستبازی پر یقین رکھ مگر ناراستی پر یقین نہ رکھ، کیونکہ راستبازی کی راہ سیدھی ہے اور ناراستی کی راہ ٹیڑھی ہے۔ تُو سیدھے اور ہموار راستہ پر چل اور ٹیڑھے راستہ کو چھوڑ دے (۳) کیونکہ ٹیڑھا راستہ لاپتہ ہے

بلکہ اُس میں کوئی اُڑا راہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس اُس میں ٹھوکر کھلانے والی چیزیں بہت ہیں اور وُہ راستہ ناہموار اور خاردار ہے پس جو اُس میں چلتے ہیں اُن کے لئے وُہ مُضر ہے۔ (۴) لیکن سیدھی راہ پر چلنے والے ہموار راستہ پر چلتے ہیں اور ٹھوکر نہیں کھاتے، کیونکہ وُہ راہ نہ تو ٹیڑھی ہے اور نہ خاردار۔ پس تُو دیکھتا ہے کہ اس راہ پر چلنا زیادہ مناسب ہے۔" اُس نے کہا۔ "تُو اس راہ پر چل۔ کیونکہ جو شخص اپنے سارے دل سے خُداوند کی طرف رجُوع لاتا ہے، وُہ اُس راہ پر چلتا ہے۔"

راستبازی کا اور شرارت کے فرشتے کا بیان

۲۔ اُس نے کہا۔ "اب تُو ایمان کی بابت سُن۔ آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک تو راستبازی کا اور دوسرا شرارت کا فرشتہ۔" (۲) مَیں نے اُس سے پُوچھا "پس اَے خُداوند! اُن کے عمل کو مَیں کس طرح جانُوں کہ وُہ دونوں فرشتے میرے ساتھ رہتے ہیں؟" (۳) اُس نے جواب دیا "سُن اور خُوب سمجھ لے۔ راستبازی کا فرشتہ تو نازک اور شرمیلا اور فروتن اور سنجیدہ ہے۔ پس جب وُہ تیرے دِل میں آتا ہے تو وُہ فوراً تیرے ساتھ راستبازی۔ پاکیزگی۔ بےعیبی۔ قناعت۔ تمام راست کاموں اور تمام جلیل خوبیوں کی بابت ترغیب دیتا ہے۔ یہ تمام باتیں جب تیرے دل میں آئیں تو تُو جان لے کہ راستبازی کا فرشتہ تیرے ساتھ ہے۔ پس راستبازی کے فرشتے کے ایسے کام ہیں، اس لئے اُس پر اور اُس کے کاموں پر یقین کر (۴) شرارت کے فرشتے کے کام بھی اب دیکھ لے۔ وُہ نہایت ہی تیز طبع اور تلخ مزاج اور بیوقوف ہے۔ اُس کے کام خراب اور خُدا کے خادم کو پھیر دینے والے ہیں۔ پس جب وُہ تیرے دِل میں آئے تو تُو اُس کو اُس کے کاموں سے جان لینا۔" (۵) مَیں نے پُوچھا۔ "اَے خُداوند! مَیں نہیں جانتا کہ مَیں اُسے کس طرح سے پہچان لُوں۔" اُس نے جواب دیا۔ "سُن۔ جب کسی قسم کی تیز مزاجی اور کڑواپن تجھ پر طاری ہو تو تُو جان لے کہ وُہ تجھ میں ہے۔ جب بہت سے کاموں کی خواہش اور بہت سے کھانوں کے اخراجات اور شرارت کے پیالے اور شرارت کے بہت سے خمار اور لقمہ ہائے گوناگوں و ناگوار اور عورتوں کی خواہش، لالچ اور لافزنی اور غرور اور جس قدر اِس طرح کی باتیں تیرے دل میں آئیں تو تُو جان لے کہ شرارت کا فرشتہ تیرے ساتھ ہے۔ (۶) پس تُو اُس کے کاموں کو پہچان کر اُس سے

کِنارہ کشی کرنا اَور اُس کا ہرگز کبھی بھی اعتبار نہ کرنا کیونکہ اُس کے کام بُرے ہیں اَور ایسے کام خُدا کے خادموں کے شایاں نہیں۔ پس تُو دونوں فرشتوں کے کام کرنا ہے۔ اِنہیں سمجھ اَور راستبازی کے فرشتے کا اعتبار کر۔ (۷) مگر شرارت کے فرشتے سے کنارہ کشی کر کیونکہ اُس کی تعلیم ہر بات میں بُری ہے — اگر کوئی شخص صاحبِ ایمان ہو اَور اس فرشتے کی خواہش اُس کے دِل میں آئے تو وُہ مرد یا عورت کوئی نہ کوئی گناہ ضرور کرے گی۔ (۸) پھر اگر کوئی مرد یا عورت نہایت ہی شریر ہو اَور اُس کے دِل میں راستبازی کے فرشتے کے کام پیدا ہوں تو وُہ کوئی نہ کوئی نیکی ضرور ہی کرے گی۔" (۹) اُس نے کہا "پس تُو دیکھتا ہے کہ راستبازی کے فرشتے کی پیروی کرنا مگر شرارت کے فرشتے سے دُور رہنا اچھّا ہے۔ (۱۰) یہ حکم تو ایمان کی بابت واضح کر دیتا ہے تاکہ تُو راستبازی کے فرشتے کے کاموں پر ایمان لائے، اَور اُن کو عمل میں لا کر خُدا کے لئے زندگی کاٹے۔ مگر یقین جان کہ شرارت کے فرشتے کے کام دشوار ہیں پس تُو اُن کو عمل میں نہ لا بلکہ خُدا کے لئے زندگی گزار۔"

ساتواں حُکم

خُدا کے ڈر اَور شیطان کے ڈر کے بیان میں

۱۔ اُس نے حکم دیا "خُداوند سے ڈر اَور اُس کے حکموں کو حِفظ کر۔ پس تُو خُدا کے حکموں کو حِفظ کر کے ہر کام میں قدرت والا ہوگا اَور تیرا عمل لاثانی ہوگا۔ کیونکہ خُداوند سے ڈر کے تُو سب کام عمدگی سے کرے گا، مگر وُہ خوف جس سے تجھے خوف کرنا ہے یہ ہے اَور تُو بچ جائے گا (۲) مگر ابلیس سے مت ڈر، کیونکہ اگر تُو خُداوند سے ڈرے تو ابلیس پر حکمران ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اُس میں طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ جس میں طاقت نہیں اُس میں خوف بھی نہیں لیکن جس میں جلیل القدر طاقت ہے اُس میں خوف بھی ہے، کیونکہ وُہ جو طاقت رکھتا ہے خوف رکھتا ہے مگر جو طاقت نہیں رکھتا اُس سے سب نفرت کرتے ہیں۔ (۳) لیکن تُو ابلیس کے کاموں سے پرہیز کر اس لئے کہ وُہ بُرے ہیں۔ پس خُداوند سے ڈر تب تُو شیطان کے کاموں سے حذر کرے گا اَور اُن کو عمل میں نہ لائے گا بلکہ اُس سے کنارہ کش ہی رہے گا (۴) پس خوف دو قسم کے ہیں کیونکہ اگر تُو بُرائی کرنا چاہتا ہے تو خُداوند سے ڈر

تو تو اُسے عمل میں نہ لائے گا۔ اور پھر اگر تُو نیکی کرنا چاہتا ہے تو خُداوند سے ڈر اور نیکی کر۔ اس لئے کہ خُداوند کا خوف طاقتور اور بڑا اور جلیل ہے۔ پس تُو خُداوند سے ڈر اور اُس کے ساتھ زندگی بسر کر۔ کیونکہ اُن لوگوں میں سے جو اُس کے حُکم کو حِفظ کرتے ہیں جس قدر لوگ اُس سے ڈریں گے وُہ سب خُدا کے لئے زندہ رہیں گے۔" (۵) مَیں نے پُوچھا اَے خُداوند! تو اُس کے حکموں کو حِفظ کرنے والوں کی بابت کیوں بولتا ہے؟ کیا وُہ خُدا کے ساتھ زندہ رہیں گے؟" اُس نے جواب دیا "کیونکہ ہر ایک مخلوق خُداوند سے ڈرتا ہے مگر اُس کے حکموں کی حفاظت نہیں کرتا۔ پس خُدا کے حضُور اُنہیں کے لئے زندگی ہے جو اُس سے ڈرتے اور اُس کے حُکموں کو مانتے ہیں مگر جو اُس کے حُکموں کو حِفظ نہیں کرتے اُن کے لئے زندگی بھی نہیں۔"

آٹھواں حُکم

جن باتوں سے پرہیز کرنا اور جن سے پرہیز نہ کرنا چاہیئے اُن کا بیان

اُس نے کہا "مَیں نے تجھے بتا دیا ہے کہ خُدا کی مخلوقات دو قسم کی ہے۔ کیونکہ بعض باتوں میں پرہیزگاری بھی دو قسم کی ہے۔ بعض باتوں میں پرہیزگاری کرنا ضروری ہے مگر بعض باتوں میں ضروری نہیں۔" (۲) مَیں نے اُس سے پُوچھا "اَے خُداوند مجھے بتا دے کہ کن باتوں میں پرہیز کرنا ضروری ہے اور کن میں ضروری نہیں۔" اُس نے جواب دیا "سُن! برائی سے پرہیز کر اور اُس کو عمل میں مت لا۔ مگر نیکی سے پرہیز مت کر بلکہ اُس کو عمل میں لا۔ کیونکہ اگر تُو نیکی سے پرہیز کرے اور اُسے عمل میں نہ لائے تو تُو گناہ عظیم کرتا ہے۔ لیکن اگر تُو پرہیز کرے اور برائی پر عمل نہ کرے تو تُو بڑی راستبازی کرتا ہے پس ہر قسم کا نیک کام کر کے تُو شرارت سے پرہیز کر۔" مَیں نے اُس سے پُوچھا "اَے خُداوند! وُہ کس قسم کی بُرائیاں ہیں جن سے ہمیں پرہیز کرنا چاہیئے؟" اُس نے جواب دیا "سُن! زناکاری اور حرام کاری، شراب خوری۔ بُری لذتوں۔ طرح طرح کے کھانوں۔ قیمتی خزانوں اور غرور، بلند خیالی، تکبّر جھوٹ۔ خلاف گوئی۔ ریاکاری اور طرح طرح کے کُفر سے پرہیز کر (۴) یہ کام انسان کی زندگی میں تمام باتوں سے بڑھ کر بُرے ہیں۔ پس خُدا کے خادم کو ان تمام باتوں سے پرہیز کرنا ضروری

امر ہے، کیونکہ اِن باتوں سے پرہیز نہ کرنے والا شخص خُدا کے لیئے نہیں جی سکتا۔ پس تُو سُن اَور اِن باتوں کی پیروی کر۔" (۵) مَیں نے اُس سے کہا "اَے خُداوند! کیا اَور بھی بُرے کام ہیں؟" اُس نے جواب دیا "ہاں۔ اَور بہت سے کام ہیں جن سے خُدا کے خادم کو پرہیز کرنا لازم ہے۔ دُزدی۔ جھُوٹ، دغابازی۔ جھُوٹی گواہی۔ لالچ، بُری خواہشیں۔ فریب خام خیالی۔ لافزنی اَور جس قدر باتیں اِن کی مثل ہیں۔ (۶) کیا تُو اِن باتوں کو ذاتی طور سے بُرا اَور خُدا کے خادم کے لیئے بہت ہی بُرا نہیں سمجھتا؟ لہٰذا خُدا کی خدمت کرنیوالے کو اِن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ پس اِن تمام باتوں سے پرہیز کر۔ تاکہ تُو خُدا کے لیئے زندہ رہے اَور اِن باتوں سے پرہیز کرنے والوں کی فہرست میں درج ہو جائے۔ پس جن باتوں سے تجھے پرہیز کرنا لازم ہے یہی ہیں۔ (۷) لیکن جن باتوں سے تجھے پرہیز کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اُن پر عمل کرنا چاہیئے وُہ بھی سُن لے یعنی نیکی سے پرہیز مت کر بلکہ اُس کو عمل میں لا۔" (۸) مَیں نے استدعا کی "حضُور! مجھے نیک باتوں کی قدرت بھی بتا دیجیئے تاکہ مَیں اُن پر چلُوں اَور اُن کی خدمت کرُوں تاکہ اُن پر کاربند ہو کر بچ سکوں۔" اُس نے جواب دیا۔ "نیک کاموں کی بابت بھی سُن لے جن کو تجھے عمل میں لانا اَور اُن سے پرہیز نہ کرنا چاہیئے" (۹) سب سے اوّل چیزیں یہ ہیں، ایمان، خُدا کا خوف۔ محبّت۔ یکدلی۔ راستبازی کی باتیں، حق اَور صبر ہیں۔ انسان کی زندگی میں اِن سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے۔ اگر کوئی اِن باتوں کی محافظت کرے اَور اُن سے احتراز نہ کرے تو وُہ اِسی زندگی میں مبارک ہو جاتا ہے (۱۰) اَب دُوسری باتیں سُن جو اِن کے بعد ہیں یعنی بیوگان کی خدمت کرنا۔ یتیموں اَور محتاجوں کا ملاحظہ کرنا خُدا کے خادموں کو دُکھ مصیبت سے رہا کرنا۔ مہمان نواز ہونا۔ (کیونکہ مہمان نوازی میں ہمیشہ فیاضی پائی جاتی ہے) کسی کا مقابلہ نہ کرنا۔ مطمئن ہونا۔ سب لوگوں سے بڑھ کر خاکسار ہونا۔ بُوڑھوں کی تعظیم کرنا راستبازی کی مشق کرنا۔ اُخوّت کو محفُوظ رکھنا۔ نقصان سہنا۔ برداشت کرنا۔ حسد نہ کرنا بغض نہ رکھنا۔ رُوح کے بیماروں کو نصیحت کرنا۔ جو لوگ ایمان سے ٹھوکر کھا چکے ہیں اُن کو واپس لانا۔ اَور دلیری دینا۔ گنہگاروں کو ملامت کرنا۔ قرضداروں اَور حاجتمندوں کو دُکھ نہ دینا۔ اَور ایسے ہی دیگر کام کرنا۔" (۱۱) اُس نے پُوچھا "کیا تُو اِن باتوں کو اچھّا سمجھتا ہے؟" مَیں نے کہا "اَے خُداوند! اِن سے بڑھ کر کون سی بات بھلی ہے؟" اُس نے کہا۔ "پس تُو اِن باتوں پر چل اِن سے پرہیز مت کر تو تُو خُدا کے لیئے زندہ رہے گا (۱۲) پس تُو اِس حکم کی محافظت

کر۔ اگر تُو نیکی کرے اور اُس سے پرہیز نہ کرے تو خُدا کے لئے زندہ رہے گا اور سب لوگ جو ایسا کرتے ہیں خُدا کے لئے زندہ رہیں گے۔ اور پھر اگر تُو بدی نہ کرے اور اُس سے پرہیز کرے تو تُو خُدا کے لئے جئے گا۔ چنانچہ جتنے اِن حکموں کو حِفظ کریں گے اور اُن پر چلیں گے، وہ سب خُدا کے لئے زندہ رہیں گے۔

نوال حُکم

دو دِلی نہ کرنے کی نصیحت اُس نے مجھ کو نصیحت کی کہ شک کو اپنے اندر سے نکال دے اور اپنے دل میں یہ کہتے ہُوئے خُدا سے عرض کرنے میں بالکل شک مت کر کہ مَیں خُداوند سے کس طرح کچھ مانگوں اور پاؤں جبکہ مَیں نے اُس کا اس قدر گناہ کیا ہے؟ (۲) اِن باتوں کی فکر مت کر بلکہ اپنے سارے دل سے خُداوند کی طرف رجُوع لا، اور بلا پس و پیش مانگ اور اُس کے فیاضانہ رحم کو جان کیونکہ وُہ یقیناً تجھے ترک نہ کرے گا بلکہ تیری رُوح کی تمنائیں پُوری کرے گا (۳) کیونکہ خُدا آدمیوں کی طرح بغض کرنے والا نہیں ہے۔ بلکہ وُہ بغض نہ کرنے والا ہے اور اپنی مخلوق پر ترس کھاتا ہے (۴) پس تُو اپنے دِل کو اس دُنیا کی تمام لطالتوں اور اُن باتوں سے پاک کر جو قبل ازیں تجھ سے بیان کردی گئی ہیں۔ خُداوند سے مانگ تو تُو سب کچھ پائے گا — اگر تو بلا شک خُدا سے مانگے گا تو اپنی تمام اغراض کے مطابق بلا کم و کاست پائے گا۔ (۵) لیکن اگر تُو اپنے دِل میں شک لائے گا تو تیری عرضیں کبھی بھی بر نہ آئیں گی۔ کیونکہ خُدا پر شک لانے والے ہی دو دِلے ہوتے ہیں اور اِن کی عرضیں مطلقاً پُوری نہیں ہوتیں (۶) مگر جو لوگ ایمان میں بالکل کامل ہوتے ہیں وُہ خُداوند پر بھروسہ رکھ کے سب کچھ مانگتے ہیں اور پاتے ہیں کیونکہ وُہ شک کے بغیر مانگتے ہیں اور کسی قسم کی دو دلی نہیں برتتے۔ پس ہر ایک دو دلا شخص اگر توبہ نہ کرے تو بمشکل بچے گا (۷) پس تُو اپنے دِل کو دو دِلی سے پاک کر اور ایمان سے ملبّس ہو اِس لئے کہ وُہ مضبُوط ہے اور خُدا پر بھروسہ رکھ کہ جو کچھ تُو مانگتا ہے وُہ سب تجھے مِل جائیگا۔ لیکن اگر تُو کبھی خُداوند سے کچھ مانگے اور تیری عرض قدرے بدقت پُوری ہو تو شک مت لا کہ تیرے دِل کی مُراد جلد بر نہیں آئی کیونکہ ہمیشہ کسی نہ کسی آزمائش یا قصُور کے سبب سے

جس سے تُو واقف نہیں تیری ہر غرض مشکل سے پُوری ہوتی ہے (۸) پس تُو اپنے مَن کی مُراد مانگنے میں ہرگز گریز نہ کر اَور وہ تُجھے مل جائے گی۔ لیکن اگر تُو مانگتے مانگتے تھک جائے اَور شک میں پڑ جائے تو اُس کا مُوجب اپنے آپ ہی کو گردان نہ اُسے جو تُجھے دیتا ہے (۹) اِس دودِلی پر نظر کر کیونکہ یہ بُری اَور نامناسب ہے۔ اَور بہتوں کو بلکہ بڑے بڑے ایمانداروں اَور زور آوروں کو بھی ایمان سے اُکھاڑ ڈالتی ہے۔ کیونکہ یہ دودِلی بھی ابلیس کی دُختر ہے اَور خُدا کے خادموں کے ساتھ بہت ہی بُرا سلوک کرتی ہے (۱۰) پس تُو دودِلی سے سخت نفرت کر اَور ہر بات میں اِس پر غالب آ اَور قوی اَور طاقتور ایمان سے ملبّس ہو۔ کیونکہ ایمان ہر ایک بات کا وعدہ دیتا ہے اَور ہر ایک بات پُوری کرتا ہے مگر دودِلی چُونکہ اُس کو اپنا ہی اعتبار نہیں ہے، اِس لئے وہ اپنے تمام کاموں میں جو وہ کرتی ہے ناکامیاب رہتی ہے۔" (۱۱) اُس نے مُجھ سے کہا۔ "پس تُو دیکھتا ہے کہ ایمان اُوپر سے خُدا کی جانب سے ہے اَور بڑی طاقت ہے۔ مگر دودِلی ابلیس کی جانب سے ہے جو ایک زمینی طبیعت ہے اَور اُس میں طاقت نہیں ہے (۱۲) پس تُو اُس ایمان کی خدمت کر جس میں طاقت ہے کیونکہ تُو خُدا کے لئے زندہ رہے گا اَور سب جو خُدا کے لئے زندہ رہیں گے ایسا ہی خیال رکھتے ہیں۔

دسواں حُکم

رنجیدگی دودِلی اَور تُند مزاجی کی بہن ہے

۱۔ اُس نے مُجھ سے کہا۔ "رنجیدگی کو اپنے سے دُور کر کیونکہ وہ بھی دودِلی اَور تُند مزاجی کی بہن ہے۔" (۲) مَیں نے جواب دیا۔ "اَے خُداوند! یہ اُن کی بہن کس طرح ہے؟ کیونکہ مَیں تو سمجھتا ہُوں کہ تُند مزاجی اَور شے ہے اَور دودِلی اَور بات ہے اَور رنج اَور چیز ہے۔" اُس نے کہا "تُو تو بیوقُوف آدمی ہے اَور نہیں جانتا کہ رنج تمام رُوحوں سے زیادہ بُری رُوح ہے اَور خُدا کے خادموں کے لئے نہایت ہی خطرناک ہے اَور تمام رُوحوں سے بڑھ کر انسان کو خراب کر ڈالتی ہے۔ رُوح القُدس کو کُچل ڈالتی ہے (۳) مَیں نے اُس سے پُوچھا۔ "اَے خُداوند! مَیں تو بیوقوف ہُوں اَور اِن تمثیلوں کو نہیں سمجھتا اَور نہیں جانتا کہ کس طرح وہ اُس کو کُچل ڈالتی اَور پھر بچالیتی ہے۔" (۴) اُس نے جواب دیا "سُن جن لوگوں نے سچائی کی

بابت کبھی تحقیقات نہیں کی اَور نہ اُلُوہیّت کی تفتیش کی ہے لیکن محض ایمان لے آئے ہیں اَور جن لوگوں نے اپنے آپ کو اِس دُنیا کے معاملات اَور دولت اَور غیر قوموں کی دوستی اَور دیگر بہت سے معاملات میں اُلجھا چھوڑا ہے۔ الغرض سب جو ان معاملات پر ڈٹے بیٹھے ہیں وُہ اُلُوہیّت کی تمثیلوں کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وُہ اِن افعال سے تاریک اَور خراب ہو کر اُجڑ گئے ہیں (۵) جس طرح سے اچھے تاکستان کی جب نگہداشت نہیں کی جاتی تو کانٹوں اَور قسم قسم کی جھاڑیوں اَور بُوٹیوں سے اُجاڑ ہو جاتے ہیں، اسی طرح وُہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں مذکورہ بالا کاموں میں پڑ کر اپنی عقلیں کھو بیٹھتے ہیں اَور راستبازی کی بابت قطعاً کُچھ نہیں سمجھتے، کیونکہ جب وُہ اُلُوہیّت اَور سچائی کی بابت سُنتے ہیں تو اُن کی عقلیں اِن کے کاموں میں جذب ہو جاتی ہیں اَور وُہ قطعی کُچھ نہیں سمجھتے۔ (۶) مگر جو خُدا کا خوف رکھتے ہیں اَور اُلُوہیّت اَور سچائی کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں اَور اپنا دِل خُدا کے ساتھ لگاتے ہیں وُہ ہر ایک بات کو جو اُن کی بابت کہی گئی ہے بہت جلدی سمجھ اَور جان لیتے ہیں۔ کیونکہ وُہ اپنے آپ میں خُداوند کا خوف رکھتے ہیں، کیونکہ جہاں خُداوند سکونت کرتا ہے وہاں عقلمندی بھی بہت سی ہے۔ پس تُو خُداوند سے لگا رہ تو ساری باتیں خُوب سمجھ لے گا۔

رنجیدگی رُوح القدس کو کس طرح کُچلتی اَور بچاتی ہے

۲۔ اُس نے کہا "اب اَے نادان! سُن کہ کس طرح سے رنجیدگی رُوح القدس کو کُچلتی اَور پھر بچاتی ہے (۲) جب دو دِلا آدمی کسی کام پر اپنا دِل لگاتا ہے اَور اپنی دو دِلی کے سبب سے اُس میں ناکامیاب ہو جاتا ہے تو یہ رنجیدگی خود اُس شخص میں آ جاتی ہے اَور رُوح القدس کو رنجیدہ کر دیتی اَور اُسے کُچل ڈالتی ہے (۳) پھر جب کسی معاملہ میں تیز مزاجی انسان میں آتی ہے اَور وُہ نہایت ترش رُو ہو جاتا ہے، تو تیز مزاج شخص کے دل پر پھر رنجیدگی آ جاتی ہے اَور اپنے کئے سے وُہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اَور توبہ کرتا ہے کہ مَیں نے بُرا کیا۔ (۴) پس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ رنجیدگی اپنے میں ایک نجات رکھتی ہے، کیونکہ وُہ شخص بُرا کر کے پچھتاتا ہے۔ پس یہ دونوں کام رُوح کو رنجیدہ کرتے ہیں۔ دو دِلی تو رُوح کو اس لئے رنجیدہ کرتی ہے کہ وُہ اپنے کام میں کامیاب نہیں ہُوئی لیکن تیز مزاجی اس لئے کہ اُس نے بُرا کیا۔ پس خواہ دو دلی ہو خواہ رنجیدگی، یہ دونوں باتیں رُوح القدس کو رنجیدہ کرنے

والی ہیں۔ (۵) پس رنجیدگی کو اپنے سے دُور کر اور رُوح القدس کو جو تیرے اندر سکونت کرتی ہے دُکھ مت دے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے خلاف خُدا سے سفارش کرے اور تجھ سے علیحدہ ہو جائے (۶) کیونکہ خُدا کی رُوح جو اس جسم میں ڈالی گئی ہے نہ تو رنج کی اور نہ ہی تنگی کی متحمّل ہو سکتی ہے۔

رنجیدگی کو چھوڑنا اور خُوش ہونا لازم ہے

۳۔ پس تُو اُس خُوشی سے ملبّس ہو جو خُدا کے حضور ہمیشہ موردِ لطف ہے اور اُسے مقبُول ہے۔ تُو اُس میں مزے اُڑا، کیونکہ ہر ایک شخص جو خُوش رہتا ہے نیک عمل اور نیک خیال رکھتا ہے اور رنج سے نفرت کرتا ہے (۲) مگر رنجیدہ آدمی ہمیشہ بُرائی کرتا رہتا ہے۔ اوّل تو وہ بُرا کام کرتا ہے اس لئے کہ وہ رُوح مقدس کو جو خُوش رہنے والی ہے اور جو انسان کو دی گئی ہے رنجیدہ کرتا ہے۔ دوم۔ وہ رُوح مقدس کو رنجیدہ کر کے بے شرع کام کرتا ہے اس لئے کہ وہ نہ تو خُدا کے سامنے آتا ہے، اور نہ وہ اُس کا اقرار کرتا ہے۔ کیونکہ رنجیدہ شخص کی سفارش خُدا کی قربان گاہ پر پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتی۔" (۳) میں نے اُس سے پُوچھا۔ "رنجیدہ شخص کی سفارش قُربان گاہ پر کیوں نہیں پہنچتی"؟ اُس نے جواب دیا۔ "اس لئے کہ رنجیدگی اُس کے دِل میں گھر کر گئی ہُوئی ہے۔ پس رنجیدگی سفارش کے ساتھ آمیز ہو کر خالص سفارش کو قربان گاہ پر چڑھنے نہیں دیتی۔ کیونکہ جس طرح سرکہ ایک برتن میں مَے کے ساتھ مل کر اپنا ذاتی خوش گوار مزہ کھو دیتا ہے اسی طرح رنجیدگی رُوح القُدس کے ساتھ مخلُوط ہو کر خالص سفارش بننے نہیں دیتی (۴) پس اس خراب رنجیدگی سے اپنے آپ کو پاک کر اور یُوں تُو خُدا کے لئے زندہ رہے گا اور وہ سب لوگ بھی خُدا کے لئے زندہ رہیں گے جو رنجیدگی کو اپنے آپ سے اتار پھینکیں گے اور تمام خُوشیوں سے ملبّس ہوں گے۔"

گیارہواں حُکم

جھُوٹے نبی کا بیان

۱۔ اُس نے مجُھے ایک آدمی تخت پر بیٹھا ہُوا اور ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہُوا دکھلایا اور مجُھ سے پُوچھا۔ "کیا یہ

لوگ تخت پر بیٹھے ہوئے تجھے نظر آتے ہیں۔ مَیں نے جواب دیا" ہاں حضور! مَیں دیکھ رہا ہُوں"۔ اُس نے کہا" وہ ایماندار لوگ ہیں۔ اور جو کُرسی پر بیٹھا ہے وہ جھوٹا نبی ہے جو خُدا کے خادموں کی عقل کو برباد کرتا ہے۔ دینداروں کی عقل کو نہیں بلکہ دو دِلوں کی عقل کو۔ پس یہ دو دِلے لوگ اُس کے پاس یُوں جاتے ہیں جیسے نجومی کے پاس اور اُس سے پُوچھتے ہیں کہ ہم پر کیا واقع ہوگا۔ وہ جھوٹا نبی اپنے آپ میں الٰہی رُوح کی کوئی طاقت نہ رکھکر اُن کے سوالات کے مطابق اور اُن کی بُری خواہشوں کے مطابق بولتا ہے اور اُن کی حسبِ مرضی اُن کی رُوحوں کو معمُور کرتا ہے۔ (۳) کیونکہ وہ خود خالی ہوکر خالی لوگوں کو خالی جواب دیتا ہے۔ کیونکہ جو کُچھ اُس سے پُوچھا جائے وہ اُس کا جواب آدمی کے خالی پن کے مطابق دیتا ہے۔ مگر وہ کوئی کوئی سچی بات بھی بولتا ہے۔ کیونکہ ابلیس اُس کو اپنی رُوح دیتا ہے، اگر ممکن ہو تو راستبازوں میں سے کسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے (۴) پس جتنے لوگ خُداوند کے ایمان میں مضبُوط اور سچائی سے ملبّس ہیں، وہ ایسی رُوحوں سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ اُن سے دُور ہی رہتے ہیں۔ مگر جتنے لوگ دو دِلے ہیں اور اکثر اپنے اِرادے بدلتے رہتے ہیں وہ غیر قوموں کی طرح فالگوئی کیا کرتے ہیں اور بُت پرستی کرکے اپنے اُوپر عظیم تر گناہ لاتے ہیں کیونکہ جو کسی امر کی بابت جھوٹے نبی سے سوال کرتا ہے وہ بُت پرست اور سچائی سے خالی اور بیوقوف ہے۔ (۵) کیونکہ خُدا کی طرف سے دی ہُوئی ہر ایک رُوح کسی سے سوال نہیں کرتی بلکہ الٰہی طاقت رکھ کر ہر ایک بات اپنے ہی ساتھ بولتی ہے اِس لئے کہ وہ اُوپر سے یعنی الٰہی رُوح کی طاقت سے ہے۔ (۶) مگر وہ رُوح جس سے مشورت لی گئی ہے، اور جو لوگوں کی خواہشوں کے موافق بولتی ہے وہ زمینی اور بوالہوس ہے۔ وہ قُدرت نہیں رکھتی۔ اور اگر اُس سے سوال نہ کیا جائے تو وہ مُطلق نہیں بولتی"۔ (۷) مَیں نے اُس سے کہا" اَے خُداوند! آدمی کس طرح سے جانے گا کہ اُن میں سے کَون سا سچّا نبی اور کَون سا جھُوٹا نبی ہے؟" اُس نے جواب دیا" دونوں نبیوں کی بابت سُن لے۔ اور جیسا کہ مَیں تجھے بتاؤں گا اُسی طرح تو نبی کو اور جھُوٹے نبی کو پرکھ سکتا ہے۔ اُس کی زندگی سے تُو اُس شخص کو آزما لینا جو الٰہی رُوح رکھتا ہے۔ (۸) پہلے تو وہ شخص جو الٰہی رُوح رکھتا ہے اُوپر سے ہے۔ وہ حلیم اور سنجیدہ اور فروتن ہے اور تمام بُرائیوں سے اور اِس دُنیا کی باطل خواہشوں سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو تمام لوگوں سے ہیچ سمجھتا ہے۔ اور جب اُس سے پُوچھا جائے تو وہ کسی کو کُچھ جواب نہیں دیتا اور نہ ہی وہ

خلوت میں بولتا ہے (اور نہ ہی رُوح القدُس بولتا ہے جب کوئی چاہے کہ اُس سے بولے) بلکہ وُہ اُس وقت بولتا ہے جبکہ خُدا چاہتا ہے کہ وُہ بولے۔ (۹) پس جب وُہ شخص جو الٰہی رُوح رکھتا ہے اُن راستبازوں کی مجلس میں آتا ہے جو الٰہی رُوح پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن آدمیوں کی مجلس کی طرف سے خُدا کے حضُور سفارش ہوتی ہے تب نبوی رُوح کا فرشتہ جو اُس کے ساتھ ہوتا ہے اُس شخص کو معمُور کر دیتا ہے اور وُہ شخص رُوح القدُس سے بھر کر خُداوند کی مرضی کے مطابق اُس جماعت سے بولتا ہے۔ (۱۰) پس اس طرح وُہ الٰہی رُوح ظاہر ہو جائے گی پس جس قدر خُدا کے الٰہی رُوح کی بابت ہے وُہی قدرت ہے" (۱۱) اُس نے مزید کہا۔ "اُب زمینی اور خالی اور طاقت نہ رکھنے والی رُوح کی بابت سُن جو بیوقوف ہے۔ (۱۲) پہلے تو وُہ شخص جو خیال کرتا ہے کہ مجھ میں رُوح ہے اپنے آپ کو بلند کرتا ہے اور اوّل کرسی چاہتا ہے اور براہِ راست جلد باز اور بے حیا اور بکواسی اور بہت سی عیّاشیوں اور فریبوں میں مائل ہوتا ہے اور اپنی نبوّت کی اُجرت لیتا ہے۔ اور اگر اُجرت نہ لے تو نبوّت بھی نہیں کرتا۔ پس کیا الٰہی رُوح مزدوری لے کر نبوّت کر سکتی ہے؟ خُدا کا نبی یہ کام کرنا قبول نہ کریگا بلکہ ایسے نبیوں کی رُوح زمینی ہے (۱۳) پھر راستبازوں کی مجلس کے وُہ مطلقاً نزدیک نہیں جاتا، بلکہ اُن سے بھاگتا ہے اور دو دِلوں اور خالی آدمیوں کے ساتھ لگا رہتا ہے اور کونوں پر اُن کے ساتھ نبوّت کرتا ہے اور ہر طرح کی خالی باتیں اُن کی خواہشوں کے مطابق بولتا ہے۔ کیونکہ وُہ جواب بھی خالی لوگوں کو دیتا ہے۔ کیونکہ اگر خالی برتن خالی برتنوں کے ساتھ رکھا جائے تو وُہ ٹُوٹ نہیں جاتا بلکہ ایک دُوسرے سے موافق ہو جاتا ہے۔ (۱۴) لیکن جب وُہ شخص الٰہی رُوح رکھنے والے راستبازوں کی مجلس میں جاتا ہے، اور وُہ سفارش کرتے ہیں تو وُہ آدمی خالی ہو جاتا ہے۔ اور زمینی رُوح ڈر کے مارے اُس سے فرار ہو جاتی ہے اور وُہ شخص گونگا اور بالکل چُور چُور ہو جاتا ہے۔ اور بولنے کی اُس میں بالکل طاقت نہیں رہتی۔ (۱۵) کیونکہ اگر تم مَے یا تیل کو کسی حوض میں ڈال دو اور اُن میں وُہ خالی برتن رکھو اور پھر چاہو کہ اُس حوض کو خالی کر دو تو وُہ خالی برتن تُم خالی ہی پاؤ گے۔ اِسی طرح سے خالی انبیا بھی ہیں۔ جب وُہ راستبازوں کی رُوحوں کے درمیان آتے ہیں تو جیسے وُہ آئے تھے ویسے ہی معلوم پڑتے ہیں۔ (۱۶) تُو نے دونوں قسموں کی زندگی معلوم کر لی ہے۔ پس تُو اُس آدمی کو جو کہتا ہے کہ میں رُوح رکھتا ہُوں اُس کی زندگی اور کاموں سے پرکھ لے۔ (۱۷) لیکن تُو اُس رُوح پر ایمان رکھ جو خُدا

کی طرف سے آتی اور طاقت رکھتی ہے۔ مگر زمینی اور خالی رُوح پر ہرگز اعتبار مت کر اِس لئے کہ اُس میں طاقت نہیں ہے کیونکہ وُہ ابلیس کی طرف سے آتی ہے۔ (۱۸) پس تو وُہ تمثیل سُن جو میں تجھے بتاؤں گا۔" ایک پتھر لے اور آسمان کی طرف پھینک اور دیکھ اگر تو اُس کو چھو سکے۔ یا پانی کی پچکاری لے اور اُس پانی کو آسمان کی طرف پھینک۔ دیکھ اگر تُو آسمان کو شگاف کر سکے۔" (۱۹) مَیں نے جواب دیا "اَے خُداوند۔ یہ باتیں کس طرح ہو سکتی ہیں؟ یہ دونوں باتیں جن کا تُو نے ذکر کیا ہے ناممکن ہیں"۔ اُس نے کہا "جس طرح سے یہ باتیں ناممکن ہیں اُسی طرح سے زمینی رُوحیں نحیف اور کمزور ہیں۔ (۲۰) اب اُس طاقت کو لے جو اُوپر سے آتی ہے۔ اولے کی کنکر چھوٹی سی ہوتی ہے اور جب وُہ آدمی کے سر پر گرتی ہے تو اُس سے کیسی درد ہوتی ہے! یا پھر اُس قطرہ کو لے جو کھپریل سے گرتا اور پتھر میں شگاف ڈال دیتا ہے۔ (۲۱) پس تُو دیکھتا ہے کہ وُہ چھوٹی چھوٹی چیزیں جو آسمان سے گرتی ہیں بڑی طاقت رکھتی ہیں۔ اِسی طرح سے وُہ الٰہی رُوح جو اُوپر سے آتی ہے طاقتور ہوتی ہے۔ پس تُو اِس رُوح پر اعتبار رکھ مگر دُوسری رُوح سے بھاگ۔

بارھواں حکم

بُری رُوح کا کام اور اثر

۱۔ اُس نے مجھ سے کہا "تمام بُری خواہشیں اپنے سے دُور کر دے مگر نیک اور بے عیب خواہش سے ملبّس ہو کیونکہ تُو اِس خواہش سے ملبّس ہو کر بُری خواہش سے نفرت کرے گا۔ اور جیسا تُو چاہے گا ویسا ہی اُس کو لگام دے کر پھیرے گا۔ (۲) کیونکہ بُری خواہش وحشی ہے اور بدشعاری قابو میں آتی ہے۔ کیونکہ وُہ خطرناک ہے اور اپنی وحشت کے سبب سے آدمیوں کی نظر میں بڑی گراں ہے۔ خصوصاً جبکہ خُدا کا بندہ اُس میں جا گرتا ہے اور سمجھتا نہیں تو وُہ ہیبت ناک طور پر اُس سے گرانقدر ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ایسے لوگوں کے لئے گراں بہا ہے جو نیک خواہش سے ملبّس نہیں بلکہ اِس دُنیا کے ساتھ مِل جُل گئے ہیں۔ پس ایسوں ہی کو وُہ موت کے حوالہ کرتی ہے"۔ (۳) مَیں نے پُوچھا "اَے خُداوند! اُس بُری خواہش کے کام کیسے ہیں جو آدمیوں کو موت کے حوالے کر دیتی ہے؟ مجھے بتا تاکہ مَیں اُس سے دُور رہوں"۔

اُس نے جواب دیا "سُن لے جن کاموں کے وسیلے بُری رُوح خُدا کے بندوں کو مار ڈالتی ہے"۔

بُری خواہشوں سے دُور رہ

۲۔ سب سے پہلے غیر عورتوں اور غیر مَردوں کی خواہش، بے شمار دولت کی خواہش۔ بہت سی بے فائدہ اکل و شُرب کی خواہشات اور دیگر خواہشات اور احمقانہ تماشبینی کی خواہش ہے۔ کیونکہ تمام عیش و عشرت خُدا کے بندوں کے لئے حماقت اور بطالت ہیں۔ (۲) پس یہ تمام خواہشات بُری ہیں اور خُدا کے بندوں کو مار ڈالتی ہیں۔ کیونکہ بُری خواہش ابلیس کی بیٹی ہے۔ پس تمام بُری خواہشات سے دُور رہنا لازم ہے تاکہ تم دُور رہ کر خُدا کے لئے زندہ رہو۔ (۳) مگر جس قدر لوگ اُن کے محکوم ہیں اور جو اُن کا مقابلہ نہیں کرتے وُہ آخر کار مر جائیں گے۔ کیونکہ بد خواہشات مُہلک ہیں۔ (۴) مگر تُو راستبازی کی خواہش سے مُلبّس ہو۔ اور خُداوند کے خوف سے مسلّح ہو کر اُن کا مقابلہ کر۔ کیونکہ خُدا کا خوف نیک خواہش میں بستا ہے۔ جب بُری خواہش تُجھ کو خُدا کے خوف سے مسلّح اور اپنے بالمقابل دیکھے گی تو وُہ تُجھ سے دُور بھاگ جائے گی۔ اور تیرے ہتھیاروں سے ڈر کر وُہ تُجھے کبھی دکھائی نہ دے گی۔ (۵) پس تُو اُس پر فتح پا کے راستبازی کی خواہش کے پاس آ اور فتح کا انعام جو تُو نے پایا ہے اُس کے حوالے کر کے اُس کی مرضی کے مطابق اُس کی خدمت کر۔ اگر تُو نیک خواہش کی خدمت کرے گا اور اُس کے تابع رہے گا تو بُری خواہش پر حکومت کر سکے گا اور اپنی مرضی کے مطابق اُس کو تابع کر لیگا۔

نیک خواہشات کی خدمت کا طریقہ

۳۔ مَیں نے اُس سے پُوچھا "اے خُداوند! مَیں جاننا چاہتا ہُوں کہ مَیں نیک خواہش کی خدمت کن طریقوں سے کروں"۔ اُس نے جواب دیا "سُن۔ راستبازی اور بھلائی، سچائی اور خوفِ ایمان اور فروتنی، اور اِس قسم کی جسقدر نیکیاں ہیں اُن کو عمل میں لا۔ اِن باتوں کو عمل میں لا کر تُو خُدا کا پسندیدہ خادم ہوگا اور اُس کے لئے زندگی بسر کرے گا اور وُہ سب بھی خُدا کے لئے زندہ رہیں گے جو نیک خواہش کی خدمت کریں گے"۔ (۲) پس اُس نے یہ بارہ احکام ختم کئے۔ اور مُجھ سے کہا "یہ احکام تیرے پاس ہیں۔ تُو اِن پر چل۔ اور اپنے سامعین کو نصیحت کر تاکہ اُن کی توبہ اُن کی زندگی کے باقی ایّام میں پاکیزہ ہو۔ (۳) تو اِس خدمت کو جو مَیں تجھے دیتا ہُوں بڑی فکر کے ساتھ انجام تک پہنچا۔ اور تیری زندگی مؤثر ثابت ہوگی۔ کیونکہ تجھے اُن لوگوں کے درمیان بڑا فضل حاصل ہوگا، جو آئندہ کو توبہ کریں گے۔ اور وُہ تیری باتوں

کو مان لیں گے ۔ کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہُوں گا اور اُن کو تیری فرمانبرداری پہ مجبُور کر دوں گا ''۔
(۴) مَیں نے اُس سے کہا ''اَے خُداوند ! یہ احکام بڑے عمدہ اور جلیل ہیں'' اور ''اُس شخص زبور ۱۰۳
کے دلکو خوش کر سکتے ھیں '' جو اُن کی حفاظت کرنے پر قادر ہے مگر مَیں نہیں جانتا کہ (۱۰۴): ۱۵
لوگ اِن حکموں کی حفاظت کر سکیں گے یا نہیں اِس لئے کہ وُہ بہت سخت ہیں ۔ (۵) جواباً
اُس نے مجُھ سے کہا '' اگر تُو اپنے آپ میں تصوّر کر لے کہ اُن پہ عملدر آمد ہو سکتا ہے تو تُو اُن
کی حفاظت بخوبی کر سکے گا اور وُہ سخت نہ ہوں گے ۔ لیکن اگر تیرے دل میں یہ خیال آئے کہ
آدمی اُن کی تعمیل نہیں کر سکتا ۔ تو تُو اُن کی حفاظت نہ کرے گا ۔ (۶) مگر اَب مَیں تجُھے کہتا
ہُوں کہ اگر تُو اُن کی حفاظت نہ کرے گا بلکہ اُن سے غفلت کرے گا تو نجات حاصل نہ کریگا
نہ تو تیرے بچّے اور نہ تیرا خاندان ۔ جبکہ تُو اپنے آپ میں فیصلہ کر چُکا ہے کہ آدمی اِن حکموں
کو حِفظ نہیں کر سکتا ''۔

۴ ۔ اور یہ باتیں اُس نے مجُھے اتنے غُصّہ سے کہیں کہ مَیں پریشان ہو گیا اور بہت ہی ڈر
گیا ۔ کیونکہ اُس کی صُورت تبدیل ہو گئی تھی یہاں تک کہ آدمی اُس کے غضب کی تاب نہ لا سکتا تھا ۔
(۲) مگر مجُھے بالکل حیران و پریشان دیکھ کر وُہ مجُھ سے بڑی مہربانی اور خوش مزاجی سے کلام کرنے
لگا ۔ اور مجُھ سے کہا کہ '' اَے بیوقُوف ! اور نادان اور دو دِلے ! تُو خُدا کے جلال کو نہیں جانتا
کہ وُہ کیسا بڑا اور طاقتور اور عجیب ہے کیونکہ اُس نے تمام دُنیا اِنسان کی خاطر خلق کی اور اپنی
تمام مخلوقات اِنسان کے ماتحت کر دی اور اس کو کل اختیار بخشا کہ سب چیزوں پہ جو آسمان
کے نیچے ہیں حکومت کرے ؟ (۳) پس اگر (وُہ کہتا ہے) اِنسان خُدا کی تمام مخلوقات کا مالک
ہے اور وُہ اُن سب پہ حکومت کرتا ہے تو کیا وُہ اِن حکموں پہ بھی حاوی نہیں ہو سکتا ؟ اُس نے
جواب دیا '' ممکن ہے کہ وُہ شخص تمام چیزوں اور اِن تمام احکام پہ حکومت کرے جو خُداوند کو
اپنے دِل میں رکھتا ہے ۔ (۴) مگر جو زبان سے خُداوند کا نام لیتے ہیں اور اُن کے دل سخت
ہیں اور وُہ خُداوند سے دُور ہیں تو اُنہیں کے لئے یہ احکام سخت اور دشوار ہیں ۔ (۵) پس
تُم جو ایمان سے خالی اور بیقرار ہو اپنے خُداوند کو اپنے دِل میں جگہ دو تب تُم جان لو گے
کہ کوئی شئے اِن احکام سے نہ تو آسان تر ہے ، اور نہ زیادہ شیریں و ملائم ۔ (۶) تُم جو شیطان
کے حکموں سے پھر وجو مشکل اَور تلخ اور وحشی اور بیہُودہ ہیں اَور شیطان سے مت ڈرو
کیونکہ اُس میں تمہاری طاقت نہیں ہے ۔ (۷) کیونکہ مَیں توبہ کا فرشتہ جو اُس پر اختیار رکھتا

ہوں، تمہارے ساتھ ہوں گا۔ ابلیس صرف خوف ہی رکھتا ہے مگر اُس کے خوف میں کچھ زور نہیں ہے۔ پس تم اُس سے مت ڈرو اور وہ تم سے بھاگ نکلے گا۔"

شیطان کن پر غلبہ پا سکتا ہے اور کن پر نہیں

۵۔ میں نے اُس سے کہا "اَے خُداوند! میری تھوڑی سی باتیں سُن لے"۔ اُس نے جواب دیا۔ "جو کچھ تُو چاہتا ہے کہہ"۔ میں نے اُس سے کہا۔ "اَے خُداوند! انسان تو خُدا کے حکموں کی حفاظت کرنی چاہتا ہے۔ اور کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خُداوند سے التجا نہ کرے کہ وہ اُس کے حکموں کی قوّت حاصل کرے اور اُن کے تابع ہو۔ مگر شیطان سخت ہے اور اُن پر غلبہ پا جاتا ہے"۔ (۲) اُس نے جواب دیا کہ "وہ خُدا کے بندوں پر جو اپنے سارے دل سے اُس پر اُمید رکھتے ہیں غلبہ نہیں پا سکتا۔ وہ اُن کے خلاف جنگ تو کر سکتا ہے مگر اُن پر غالب نہیں آ سکتا۔ پس اگر تم اُس کا مقابلہ کرو تو وہ مفتوح ہو جائے گا اور شرمندہ
یعقوب ۴: ۷ ہو کر تم سے بھاگ جائے گا"۔ اُس نے کہا "جتنے لوگ بالکل خالی ہیں وہ شیطان سے ڈرتے ہیں گویا کہ شیطان زور آور ہے۔ (۳) جب آدمی بالکل خالی گھڑے ہیں عمدہ مَے بھروے اور اِن گھڑوں میں سے چند ایک خالی ہوں اور وہ شخص اُن گھڑوں کے پاس آئے تو وہ بھرے ہوئے گھڑوں کو نہیں آزماتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ بھرے ہوئے ہیں لیکن وہ خالی گھڑوں کو آزماتا ہے۔ اِس خوف سے کہ کہیں وہ تلخ نہ ہو گئے ہوں۔ کیونکہ خالی گھڑے جلد تُرش ہو جاتے ہیں۔ اور مَے کا مزہ جاتا رہتا ہے۔ (۴) اِسی طرح سے شیطان بھی خُدا کے تمام بندوں کے پاس آتا ہے اور اُن کو آزماتا ہے۔ پس جتنے لوگ ایمان سے معمور ہیں، وہ زور کے ساتھ اُس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ اُن میں داخل ہونے کا راستہ نہیں پاتا اِس لئے وہ اُن کے پاس سے بھاگ جاتا ہے پس اُس وقت وہ اُنکے پاس جاتا ہے جو خالی ہیں اور جگہ دیکھ کر اُن کے اندر گھس جاتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے وہ اُن کے اندر کرتا ہے اور وہ اُس کے مکمل حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں"۔

توبہ کا فرشتہ ہرمس کو تسلی دیتا ہے

۶۔ "لیکن میں توبہ کا فرشتہ تمہیں کہتا ہوں۔ کہ تم ابلیس سے مت ڈرو"۔ کیونکہ میں تمہارے ساتھ جو اپنے سارے دل سے توبہ کرتے ہیں رہنے اور ایمان میں تقویت دینے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ (۲) پس تم جو اپنے گناہوں کے سبب سے اپنی زندگی سے نااُمید ہو چکے ہو اور

اپنے گناہوں پر اضافہ کر رہے ہو اور اپنی زندگی سے بیزار ہو خُدا پر یقین لاؤ۔ تاکہ اگر تُم اپنے سارے دِل سے خُداوند کی طرف پھرو اور اپنی زندگی کے باقی ایام میں راستبازی عمل میں لاؤ اور اُس کی مرضی کے مطابق سیدھی طرح اُس کی خدمت کرو تو وُہ تُمہارے پہلے گناہوں کا علاج کرے گا اور تُم ابلیس کے کاموں پر حکمرانی کرنے کی طاقت رکھو گے۔ لیکن ابلیس کی دھمکی سے بالکل خوف نہ کرو۔ کیونکہ وُہ مُردے کی رگوں کی مانند ڈھیلا پڑا ہُوا ہے۔ (۳)

یعقوب ۱۲:۴ پس میری سُنو اور اُس سے ڈرو جو "بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے" اور اِن حُکموں کی محافظت کرو اور تُم خُدا کے لئے زندہ رہو گے۔ (۴) مَیں نے اُس سے عرض کیا "اَے خُداوند! مَیں اَب خُداوند کے تمام قوانین میں قوّی ہو گیا ہُوں! اِس لئے کہ تُو میرے ساتھ ہے۔ اور جانتا ہُوں کہ تُو شیطان کی تمام قُدرت کو کُچل ڈالے گا۔ اور ہم اُس پر حکمرانی کریں گے اور اُس کے تمام کاموں پر غالب آئیں گے۔ اور اَے خُداوند! مَیں اب اُمید کرتا ہُوں کہ اگر خُداوند مُجھے طاقت بخشے تو مَیں اِن تمام حکموں کی حفاظت کر سکوں گا جو تُو نے فرمائے ہیں"۔ (۵) اُس نے جواب دیا۔ "اگر تیرا دِل خُداوند کی نظر میں پاک ہو تو تُو اُن کی حفاظت کرے گا۔ اَور وُہ سب بھی اِن کی حفاظت کریں گے جو اپنے دِلوں کو اِس دُنیا کی باطل خواہشوں سے پاک کریں گے اور خُدا کے لئے زندگی بسر کریں گے"۔

تمثیلات جو اُس نے مُجھ سے بیان کیں

پہلی تمثیل

اُس نے مُجھ سے کہا۔ "تُم جانتے ہو کہ تُم جو خُدا کے خادم ہو پردیس میں رہتے ہو کیونکہ تُمہارا شہر اِس شہر سے دُور ہے۔ پس اگر تُم اُس شہر کو جانتے ہو جس میں تُم نے رہنا ہے تو کھیتوں اور بیش قیمت آرائشوں اور عمارتوں اور عارضی رہائش گاہوں کو کیوں تیار کرتے ہو۔؟ (۲) پس جو شخص اِس شہر کے لئے یہ چیزیں تیار کرتا ہے وُہ اپنے شہر میں واپس

جانے کی فکر نہیں کرتا۔ (۳) اَے بیوقوف اور دوِدلے اور مصیبت زدہ اِنسان! کیا تُو
نہیں جانتا کہ یہ تمام چیزیں اجنبی ہیں اور دُوسرے کے اختیار میں ہیں؟ کیونکہ اِس شہر کا
مالک یُوں کہے گا کہ میں نہیں چاہتا کہ تُو میرے شہر میں بسے بلکہ اِس شہر سے نکل جا
اِس لئے کہ تُو میرے قوانین سے سروکار نہیں رکھتا۔" (۴) پس تُو جو کھیت اور مکانات
اور دیگر بہت سے مقبوضات رکھتا ہے جب وُہ تجھے نکال دے گا تو تُو اپنے کھیت
اور گھر اور دیگر تمام چیزوں سے جو تُو نے اپنے لئے تیار کی ہیں کیا کرے گا؟ کیونکہ اِس مُلک
کا مالک تجھے ٹھیک کہتا ہے کہ "یا تو تُو میرے قوانین مان یا میرے مُلک سے چمپت ہو۔"
(۵) پس تو کیا کرے گا جبکہ تُو خُود اپنے ہی شہر میں قانُون رکھتا ہے؟ کیا تُو اپنے کھیتوں
اور دیگر مقبوضات کی خاطر اپنے قانُون سے قطعاً اِنکار کر دے گا۔ اور اِس شہر کے قانون پر
چلے گا؟ خبردار اپنے قانُون سے اِنکار کر دینا کہیں نامناسب کام نہ ہو جائے۔ کیونکہ اگر
تُو اپنے شہر کو پھر واپس جانا چاہے تو مقبُول نہ ہوگا کیونکہ تُو نے اپنے شہر کے قانُون سے
اِنکار کر دیا ہے۔ اور تُو اُس سے باہر رہ جائے گا۔ (۶) پس خبردار رہنا۔ کہ جب تُو اجنبی
مُلک میں مسکن گزین ہے تو اپنے لئے بہت کُچھ تیار نہ کر مگر صرف وُہی جو تیرے لئے کافی و
وافی ہے۔ اور تیار رہ تاکہ جب اِس شہر کا مالک تجھے اِس سبب سے نکال دینا چاہے
کہ تُو اُس کے قانُون کی مخالفت کرتا ہے تو تُو اُس کے شہر سے نکل جائے اور اپنے شہر
میں چلا جائے اور خوشی کے ساتھ بلا کِسی قسم کے دباؤ کے اپنے قانُون کو اِستعمال کرے۔
(۷) پس تُم جو خُدا کی خدمت کرتے ہو اور اُس کو اپنے دِل میں رکھتے ہو خبردار ہو اُس
کے حُکموں کو اور اُن وعدوں کو جو اُس نے کئے ہیں یاد کرتے ہُوئے خُدا کے کام کرو۔ اور
اُس پر یقین رکھو کہ اگر اُس کے حکم مانتے گئے تو وُہ اپنے وعدے وفا کرے گا۔ (۸) پس
کھیتوں کی بجائے (جہاں تک کہ ممکن ہے) مصیبت زدہ رُوحوں کو خریدو۔ اور بیواؤں
اور یتیموں کی خبر لو۔ اور اُن سے اغماض نہ کرو۔ اور اپنی دولت اور ہر قسم کی شان و
شوکت کو جو تُم نے خُدا سے پائی ہے اِسی قسم کے کھیتوں اور مکانوں پر صرف کرو۔ (۹)
کیونکہ خُدا نے تُمہیں اِسی لئے دولت مند کیا ہے تاکہ تُم اُس کی ایسی ہی خدمت کرو۔ اِسی
قسم کے کھیت اور مال و متاع اور گھر خریدنا بہت بہتر ہے تُو اپنے ہی شہر میں اُنہیں پائے
گا جب تُو اُن میں سکونت کرے گا۔ (۱۰) یہ فضول خرچی عمدہ اور مسرّت بخش ہے جس

میں نہ تو غم ہے اور نہ خوف، مگر خُوشی ہے۔ مگر دُنیوی لوگوں کی طرح فضُول خرچی مت کرو کیونکہ خُدا کے بندوں کے لئے وہ ناواجب ہے۔ (۱۱) لیکن اپنی ہی فضُول خرچی کرو جس میں تُم خُوشی کر سکتے ہو۔ جعلسازی مت کرو، اور نہ ہی دُوسرے کی چیز کو چھوڑ اور نہ ہی اُس کی خواہش کرو، کیونکہ دُوسروں کی چیزوں کی خواہش کرنا بڑی بات ہے لیکن اپنا ہی کام کر اور تُو بچ جائے گا۔"

دُوسری تمثیل
تمثیل ۲

جب مَیں کھیت میں پھر رہا تھا اور بلوط اور انگور کے درخت کو بغور دیکھ رہا تھا اور اُن کے پھلوں کے درمیان اِمتیاز کر رہا تھا تو گڈریہ مُجھ پر ظاہر ہُوا اور مُجھ سے کہا۔ "تُو اپنے آپ میں کیا سوچ رہا ہے؟" مَیں نے اُس سے کہا۔ "جناب مَیں بلوط اور انگور کے درخت کی بابت سوچ رہا ہُوں کہ وہ ایک دُوسرے سے بڑھ کر موزوں ہیں۔" (۲) اُس نے کہا۔ "یہ دو درخت خُدا کے بندوں کے لئے نمونہ ہیں۔" مَیں نے عرض کیا۔ "اَے خُداوند! مَیں اِن درختوں کی علامت کو جن کا تُو ذکر کرتا ہے سمجھنا چاہتا ہُوں۔" اُس نے جواب دیا۔ "تُو اِس بلوط اور تاک کو دیکھتا ہے؟" مَیں نے جواب دیا۔ "اَے خُداوند! مَیں دیکھتا ہُوں۔" (۳) اُس نے جواب دیا۔ "یہ تاک تو پھل لاتی ہے۔ مگر بلوط ایک بے ثمر لکڑی ہے۔ لیکن خود یہ تاک اگر بلُوط پر نہ چڑھے تو زمین پر پھیل کر بہت پھل نہیں لا سکتی۔ اور جو پھل لاتی بھی وہ اِس سبب سے کہ اُس کی بیل بلوط پر لٹکی ہُوئی نہیں ہے سڑے ہوئے لاتی ہے۔ پس جب تاک بلوط پر لٹک جاتی ہے۔ تو وہ خود بخود پھل لاتی ہے (۴) پس تُو دیکھتا ہے۔ کہ بلوط بھی بہت سا پھل دیتا ہے اور تاک سے کچھ کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہی پھل دیتا ہے۔ مَیں نے اُس سے پُوچھا۔ "اَے خُداوند! زیادہ پھل کس طرح؟" اُس نے جواب دیا۔ "اس لئے کہ جب تاک بلُوط پر لٹکی ہوئی ہوتی ہے۔ تو بہت سا عُمدہ پھل دیتی ہے۔ مگر جب زمین پر بچھی ہُوئی ہوتی ہے۔ تو سڑے ہُوئے اور تھوڑا پھل لاتی ہے۔ پس یہ تمثیل خُدا کے بندوں، امراء اور غُرباء ہر دو کے لئے ہے۔" (۵) مَیں نے اُس سے پُوچھا۔ "اَے خُداوند! یہ کیونکر؟ مجھے سمجھا دیجئے۔" اُس نے

جواب دیا ۔ روشن ۔ دولتمند کے پاس مال و متاع تو بہت سا ہے مگر خداوند کی باتوں میں وہ غریب ہے ۔ اِس لئے کہ وہ اُس کی دولت سے بالکل معرّا ہے ۔ اور خداوند کے حضور اُس کا اقرار اور مناجات بہت ہی کم ہیں اور جو کچھ اُس کے پاس ہے وہ بھی تھوڑا اور کمزور ہے اور اُس پر اُس کی کچھ بھی طاقت نہیں ہے ۔ پس جب تک دولت مند غریب کے پاس جاتا ہے ۔ اور یہ یقین کر کے اُس کی احتیاج رفع کرتا ہے کہ جو سلوک غریب کے ساتھ کرتا ہوں مَیں خدا سے اُس کا عوض پاؤں گا ۔ (کیونکہ غریب آدمی مناجات اور اقرار میں دولت مند ہے اور اُس کی مُناجات خدا کے حضور میں بڑا اثر رکھتی ہیں) تو دولتمند غریب آدمی کے لئے سب کچھ بلا تذبذب مہیا کرتا ہے ۔ (۶) مگر جب امیر آدمی سے غریب آدمی کی حاجت روائی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کے حضور اپنے داتا کا شکر کر کے اُس کے لئے سفارش کرتا ہے ۔ اور وہ بھی غریب کی اور زیادہ مدد کرتا ہے تاکہ اپنی زندگی میں برقرار رہے ۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ محتاج کی مناجات خدا کے حضور میں مقبول اور غنی ہیں ۔ (۷) پس وہ دونوں اپنے اپنے کام کو پورا کرتے ہیں ۔ محتاج تو سفارش کرتا ہے جس میں وہ غنی ہے (جس کو اُس نے خداوند کی طرف سے حاصل کیا ہے) یہی شئے وہ خداوند کو واپس دیتا ہے جو اُس کا حاجت روا ہے ۔ اِسی طرح دولتمند بھی وہ دولت جو اُس نے خداوند سے حاصل کی ہے بلا پس و پیش محتاج کی نذر کرتا ہے ۔ اور یہ کام بڑا ہے اور خدا کی نذر میں مقبول ۔ اِس لئے کہ دولتمند اپنی دولت کی بابت سمجھ رکھتا ہے اور خداوند کی بخششوں میں سے محتاج کے لئے صرف کرتا ہے اور خداوند کی خدمت کو راستی کے ساتھ ادا کرتا ہے ۔ (۸) پس لوگوں کی نظروں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلوط کا درخت بے ثمر ہے ۔ اور وہ نہ تو جانتے اور نہ سمجھتے ہیں کہ جب خشک سالی ہوتی ہے تو بلوط کا درخت اِس لئے کہ اُس میں پانی ہوتا ہے وہ تاک کی پرورش کرتا ہے اور تاک اِس لئے کہ اُس کو لگاتار پانی ملتا رہتا ہے خود اپنے لئے اور بلوط کے لئے دُگنا پھل لاتی ہے ۔ اِسی طرح سے غُربا بھی خداوند کے حضور اُمرا کی خاطر سفارش کر کے اپنی دولت بڑھاتے ہیں اور اُمرا بھی محتاجوں کی حاجات رفع کر کے اپنی جانوں کو مکمل کرتے ہیں ۔ (۹) پس دونوں کے دونوں راستی سے کام میں شریک ہوتے ہیں ۔ پس ایسا کام کرنیوالا شخص خدا سے ترک نہ کیا جائے گا ۔ بلکہ زندوں کے دفتر میں اُس کا نام درج ہوگا ۔ (۱۰) مبارک ہیں

اہلِ دولت جو سمجھتے ہیں کہ ہماری دولت خداوند کی طرف سے ہے، کیونکہ اِن باتوں کو سمجھنے والے لوگ کوئی نہ کوئی نیکی کرنے کے قابل ہوں گے۔

۳ تیسری تمثیل

اُس نے مجھے بہت سے درخت دکھائے جن میں پتے نہ تھے مگر وہ مجھے سوکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے، کیونکہ وہ سب کے سب یکساں تھے۔ اور اُس نے کہا "یہ تو اِن درختوں کو دیکھتا ہے ؟" مَیں نے جواب دیا "اَے خداوند! مَیں دیکھتا ہوں۔ وہ سب یکساں اور سوکھے ہوئے ہیں"۔ جواباً اُس نے مجھ سے کہا "یہ درخت جنہیں تو دیکھتا ہے وہ لوگ ہیں جو اِس دنیا میں رہتے ہیں"۔ (۲) مَیں نے کہا "اَے خداوند! وہ یکساں اور سوکھے ہوئے کیوں ہیں"؟ اُس نے جواب دیا۔ "اس لئے کہ وہ اِس دُنیا میں نہ تو راستباز نظر آتے ہیں اور نہ گنہگار" بلکہ یکساں ہیں۔ کیونکہ راستبازوں کے لئے یہ دُنیا موسمِ سرما ہے اور چونکہ وہ گنہگاروں کے ساتھ رہتے ہیں اِس لئے وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ (۳) کیونکہ جس طرح سے جاڑوں میں جب درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں تو وہ یکساں ہوتے ہیں اور یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ سوکھے درخت کونسے ہیں اور ہرے کونسے۔ اِسی طرح اِس دُنیا میں نہ تو گنہگار پہچانے جاتے ہیں اور نہ راستباز بلکہ وہ سب یکساں ہیں"۔

۴ چوتھی تمثیل

اُس نے مجھے پھر بہت سے درخت دکھائے۔ اُن میں سے بعض میں تو کونپلیں نکلی ہوئی تھیں مگر بعض سوکھے ہوئے تھے۔ اور اُس نے مجھ سے کہا "تو اِن درختوں کو دیکھتا ہے؟" مَیں نے جواب دیا۔ "اَے خداوند! مَیں دیکھتا ہوں۔ بعض تو پنپے ہوئے ہیں، مگر بعض سوکھے"۔ (۲) اُس نے کہا "پنپے ہوئے درخت تو راستباز لوگ ہیں جو آیندہ جہان میں سکونت کریں گے۔ کیونکہ آیندہ جہان راستبازوں کے لئے موسمِ گرما ہے مگر گنہگاروں کے لئے جاڑے کا موسم۔ پس جب خداوند کا رحم چمکے گا تب خدا کی خدمت کرنے والے اور

کل انسان ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ (۳) کیونکہ جس طرح گرمی کے موسم میں ہر ایک منفرد درخت کے پھل ظاہر ہوتے ہیں اور پہچانے جاتے ہیں کہ وہ کس قسم کے ہیں اُسی طرح راستبازوں کے پھل بھی ظاہر ہوں گے اور سب کے سب (بلکہ چھوٹے سے چھوٹے بھی) اُس عالم میں پھوٹے ہُوئے پہچانے جائیں گے۔ (۴) مگر غیر اقوام اور گنہگار جیسا کہ تُو نے خشک درختوں کو دیکھا ہے، اُس عالم میں ویسے ہی خشک اور بے ثمر پائے جائیں گے اور ایندھن کی طرح جلیں گے اور ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ اُن کے کام اُن کی زندگی میں بُرے تھے۔ کیونکہ گنہگار تو اِس لئے جلائے جائیں گے کہ اُنہوں نے گناہ کیا اور توبہ نہ کی۔ لیکن غیر قومیں اِس لئے جلائی جائیں گی کہ اُنہوں نے اپنے خالق کو نہ جانا۔ (۵) پس تُو پھل لا تاکہ تیرا پھل گرمی کے اُس موسم میں جانا جائے۔ لیکن تُو معاملات کی کثرت سے کنارہ کر۔ اور تُو ہرگز گناہ نہ کرے گا کیونکہ جو بہت سے کاموں میں مشغول ہیں وہ اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہو کر اور اپنے خُداوند کی خدمت کبھی بھی نہ کر کے گناہ بھی زیادہ کرتے ہیں۔" اُس نے کہا۔ "پس ایسا شخص خُداوند سے کِس طرح کچھ مانگ اور حاصل کر سکتا ہے اگر وہ خُداوند کی خدمت نہ کرے؟ کیونکہ جو اُس کی خدمت کرتے ہیں وُہی اپنی مرادیں حاصل کریں گے۔ لیکن جو خُداوند کی خدمت نہیں کرتے وُہ ہرگز حاصل نہ کریں گے۔ (۷) لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی کام کرے تو وہ خُداوند کی خدمت بھی کر سکتا ہے، کیونکہ اُس کی عقل خُداوند کی طرف سے خراب نہیں ہو گئی۔ بلکہ وُہ اپنی پاکیزہ عقل رکھ کر اُس کی خدمت کرے گا۔ (۸) پس اگر تُو اِن باتوں کو عمل میں لائے تو تُو آنے والے عالم کے لئے پھل لا سکے گا، اور جو شخص یہ کام کرے گا وُہ پھل لائے گا۔

تمثیل ۵

پانچویں تمثیل

۱- جبکہ مَیں روزہ رکھ کر اور کسی پہاڑی پر بیٹھا ہُوا تھا اور اُن تمام سلوکوں کا جو خُداوند نے میرے ساتھ کئے تھے اُس کا شکر کر رہا تھا تو مَیں نے اُس گڈریئے کو اپنے پاس بیٹھے اور یہ کہتے ہُوئے دیکھا اور کہا۔ "تُو علی الصبح یہاں کیوں آیا ہے؟" مَیں نے اُس سے کہا۔ "اَے خُداوند! اِس لئے کہ مَیں ایک منصب رکھتا ہُوں۔" (۲) اُس نے پُوچھا "منصب کیا چیز ہے؟" مَیں نے کہا۔ "اَے خُداوند! مَیں روزہ رکھتا ہُوں۔" اُس نے کہا۔ "وُہ روزہ کیا ہے (جو تم

رکھتے ہو) ؟" مَیں نے کہا۔" اَے خُداوند ! جیسا میرا دستُور ہے مَیں روزہ رکھتا ہُوں"۔ (۳) اُس نے کہا" تُم خُدا کے لئے روزہ رکھنا نہیں جانتے۔ اور نہ ہی روزہ ہے یعنی یہ غیر مفید روزہ جو تُم اُس کے لئے رکھتے ہو"۔ مَیں نے پُوچھا۔" حضور ! آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں؟ " اُس نے جواب دیا" مَیں تُمہیں کہتا ہُوں جس کو تُم روزہ رکھنا سمجھتے ہو وُہ روزہ نہیں ہے۔ مگر مَیں تُجھے بتلا دُوں گا کہ کامِل اور خُدا کا مقبُول روزہ کیا ہے؟" اُس نے اپنا سلسلۂ گُفتگُو جاری رکھتے ہُوئے کہا" سُن۔ (۴) خُدا اِس قسم کا باطل روزہ نہیں چاہتا ہے کیونکہ انسان خُدا کے لئے اَیسا روزہ رکھ کر راستبازی کی خاطر کُچھ نہیں کر سکتا۔ مگر تُو خُدا کے لئے اِس قسم کا روزہ رکھ۔ (۵) اپنی زندگی میں کوئی بُرائی نہ کر۔ اور پاکدلی سے خُدا کی خدمت کر۔ اُس کی شریعت پر چل کر اُس کے حکموں کو مان، اور اپنے دل میں کسی قسم کی بُری خواہش آنے نہ دے۔ مگر خُدا پر ایمان رکھ۔ اور اگر تُو یہ باتیں عمل میں لائے اور اُس سے ڈرے، اور تمام بُرے معاملات سے پرہیز کرے، تو تُو خُدا کے لئے زندہ رہے گا۔ اور اگر تُو یہ کام کرے تو ایک بڑا اور خُدا کا مقبُول روزہ تکمیل کو پہنچائے گا۔"

۴۔ تُو یہ تمثیل سُن جو مَیں تُجھے اُس روزے کے حسب حال سُناؤں گا۔ (۲) کسی شخص کے پاس ایک قطعہ زمین کا تھا اور بہت سے نوکر چاکر تھے۔ اُس نے اُس قطعہ زمین کے ایک حِصّہ میں تاکِستان لگایا۔ اور اپنے نوکروں میں سے ایک مُعتبر اور پسندیدہ اور معزّز نوکر کو چُن کر اور پاس بُلا کر اُس سے کہا۔ اِس تاکِستان کو جسے مَیں نے لگایا ہے سنبھال اور تاوقتیکہ مَیں آؤں تو اُس کے گِرد باڑ لگا۔ مگر تاکِستان کے ساتھ اور کُچھ نہ کرنا اور میرے اِس حکم کی محافظت کر، اور تُو میرے سامنے آزاد ہوگا۔ چنانچہ اُس نوکر کا آقا سفر کو چلا گیا۔ (۳) جب وُہ روانہ ہو گیا تو اُس نوکر نے تاکستان کے گِرد باڑ لگانی شروع کی۔ جب وُہ تاکستان کے گِرد باڑ لگا چُکا تو اُس نے معلُوم کیا کہ تاکستان جھاڑیوں سے بھر گیا ہے۔ (۴) پس وُہ اپنے دل میں یہ کہہ کر سوچنے لگا کہ اپنے آقا کا یہ حُکم تو مَیں مان چُکا اَب مَیں اس تاکستان کو کھودُوں گا۔ اور جب یہ بخُوبی کُھد جائے گا تو جھاڑیاں اس میں نہ رہیں گی اور ان کے دباؤ کے بغیر بہت سا پھل پیدا ہوگا۔ پس اُس نے کدال لے کر تاکِستان کو کھود ڈالا اور تمام جھاڑیاں جو تاکستان میں تھیں نکال ڈالیں۔ اور چُونکہ جھاڑیاں اُس میں نہ رہیں اِس لئے تاکِستان نہایت ہی نفیس اور سر سبز ہو گیا۔ (۵) مُدّت کے بعد اُس نوکر اور کھیت

کا مالک آیا اور تاکِستان میں داخل ہُوا۔ اور تاکِستان کو چاروں اطراف سے باڑ سے گھِرا ہُوا، کھودا ہُوا اور جھاڑیوں کے بغیر دیکھا۔ وُہ تاکِستان کو سرسبز دیکھکر نوکر کے کام سے بڑا خُوش ہُوا۔ (۶) پس اُس نے اپنے عزیز بیٹے کو جو اُس کا وارث تھا اور اپنے دوستوں اور صلاحکاروں کو بُلایا اور جن باتوں کا اُس نے اپنے نوکر کو حُکم دیا تھا اور جو کُچھ کہ اُس نے بنا ہُوا دیکھا تھا، سب اُن سے بیان کیا وُہ بھی اُس گواہی کے سبب سے جو اُس نوکر پیدی گئی تھی اُس نوکر کے ساتھ خوش ہُوئے۔ (۷) اور اُس نے اُن سے کہا "مَیں نے اِس نوکر سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وُہ میرے حُکم کی جو مَیں نے اُسے دیا تھا حفاظت کرے گا تو اُس کو آزادی دُوں گا۔ اُس نے میرے حُکم کو مان لیا، اور علاوہ اِس کے اُس نے تاکِستان میں عمدہ کام کیا اور مُجھے بہت ہی خوش کیا ہے۔ پس اِس کام کے عوض جو اُس نے کیا ہے مَیں اُس کو اپنے بیٹے کے ساتھ وارث بنانا چاہتا ہُوں، کیونکہ جب اُس کے دِل میں اچّھا خیال آیا تو اُس نے اُس سے بے پرواہی نہ کی بلکہ اُس کو پُورا کیا۔ (۸) اِس رائے پر مالک کا بیٹا بھی اُس کے ساتھ مُتفق ہو گیا کہ وُہ نوکر بیٹے کا ہم وراثت ہو جائے (۹) تھوڑے دنوں بعد اُس گھر کے مالک نے ضیافت کی اور ضیافت میں سے بہت سا کھانا اُس کو بھیجا لیکن اُس نوکر نے وُہ کھانا جو اُس کے آقا کے پاس سے اُس کے ہاں بھیجا گیا تھا لے کر جو کُچھ اپنے لئے کافی سمجھا اُس نے لے لیا مگر باقی ماندہ اپنے ہم خدمتوں کو دے دیا۔ (۱۰) اُس کے ہم خدمت وُہ خوان لے کر خوش ہُوئے اور اُس کے بارے میں دُعا کرنے لگے کہ وُہ اپنے آقا کے حضُور زیادہ مورد لُطف ہو اِس لئے کہ اُس نے ہمیں ایسا خوش کیا۔ (۱۱) جو کُچھ کہ واقع ہُوا تھا اُس کے آقا نے وُہ سُنا، اور اُس کے اِس کام سے وُہ اور بھی زیادہ خُوش ہُوا۔ اُس کے آقا نے اپنے دوستوں اور اپنے بیٹے کو پاس بُلا کر اُن کو اِس فعل کی جو اُس نے اُن خوانوں کے ساتھ کیا تھا جو اُس کو ملے تھے، اُنھوں نے اِس تجویز پر اَور زیادہ باہمی رضامندی ظاہر کی کہ وُہ نوکر اُس کے بیٹے کے ساتھ وارث ہو۔"

۳۔ مَیں نے اُس سے کہا "اَے خُداوند! مَیں اِن تمثیلوں کو نہیں سمجھتا اور نہ ہی اُن کو فہم میں لا کر سکتا ہُوں تا وقتیکہ تُو مُجھ کو اُن کا مطلب نہ سمجھائے"۔ (۲) اُس نے کہا۔ "مَیں تُجھے ہر ایک بات کا مطلب بتاؤں گا۔ اور جسقدر باتیں مَیں تیرے ساتھ کروں گا وُہ تُجھ پر واضح کر دُوں گا۔ خُدا کے حُکموں کو حِفظ کر اور خُدا کا پسندیدہ بن اور تُو اُس کے

حکموں کے حفظ کرنے والوں کے شمار میں درج ہوگا۔ (۳) لیکن اگر تُو خُدا کے حکموں کے علاوہ کوئی اَور نیک کام کرے تو تُو اپنے لئے اور زیادہ جلال حاصل کرے گا۔ اور تُو خُدا کی نظر میں بہ نسبت اُس مرتبہ کے جو تُو چاہتا ہے زیادہ جلیل القدر ہوگا۔ پس اگر تُو خُدا کے حکم بجالاکر اِن خدمات کو بھی ادا کرے تو تُو خوش ہوگا بشرطیکہ تُو میرے ارشاد کے مطابق اُن کو بجالائے "۔ (۴) مَیں نے جواب میں عرض کیا "اَے خُداوند! جو کچھ تُو نے مجھے حکم دے مَیں اُسے بجالاؤں گا، کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ تُو میرے ساتھ ہے"۔ اُس نے کہا "مَیں تیرے ساتھ ہُوں گا کیونکہ تُو بھلائی کرنے کا اِس قدر اشتیاق رکھتا ہے، اور اُن سب کے ساتھ بھی ہُوں گا جو اِس قسم کا اِشتیاق رکھتے ہیں"۔ (۵) اُس نے کہا "اگر خُداوند کے احکام پر عمل ہوتا ہے تو وُہ روزہ خُود بہت اچھّا ہے۔ پس وُہ روزہ جو تُو رکھنا چاہتا ہے اِس طرح سے رکھ اور اپنے دِل کو اِس دُنیا کی تمام بطالتوں سے پاک کر۔ اگر تُو اِن باتوں کو حفظ کرے گا تو یہ روزہ تیرے لئے کامل ہوگا (۷) لیکن ایسا کرنا کہ اِن باتوں کو جو لکھی گئی ہیں پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اپنے روزہ رکھنے کے دِن میں سوائے روٹی اور پانی کے اور کچھ بھی زبان پر نہ رکھنا۔ اور اپنے کھانوں میں سے جو تُو اُس دِن کھائے، اُس دِن کے کھانے کے خرچ کا حساب کر لینا جو تُو خرچ کرنے کو تھا۔ اور وُہ کسی بیوہ یا یتیم یا محتاج کو دے دینا اور اِس طرح فروتنی کرنا کہ تیری فروتنی سے وُہ شخص جو تیری خیرات لیتا ہے اپنی رُوح کو سیر کرے اور تیری خاطر خُدا سے دُعا کرے۔ (۸) پس اگر تُو یہ روزہ کو یُوں پُورا کرے جیسا کہ مَیں نے تجھے حکم دیا ہے تو تیری قربانی خُدا کے حضور مقبول ہوگی۔ اور وُہ روزہ قلمبند ہوگا اور یُوں عمل میں لائی ہوئی خدمت عمدہ اور مسرت بخش اور خُداوند کی نظر میں مقبول ہوگی۔ (۹) یہ باتیں تُو اپنے بچّوں اور کل خاندان کے ساتھ اِسی طرح عمل میں لانا، اور یہ کام کرکے تُو مُبارک ہوگا۔ اور وُہ سب بھی مُبارک ہوں گے جو اِن باتوں کو سُن کر مان لیں گے اور جو کچھ وُہ خُداوند سے مانگیں گے وُہ پائیں گے"۔

۴۔ مَیں نے اُس کی بڑی منّت کی کہ وُہ مجھے اُس کھیت کی اور آقا کی اور تاکستان کی اور تاکستان کے گرد باڑ لگانے والے نوکر کی اور باڑ کی اور جھاڑیوں کی جو تاکستان سے نکالی گئیں اور بیٹے کی اور صلاح کار دوستوں کی تمثیل کا بیان کرے۔ کیونکہ مَیں خیال کرتا ہُوں کہ یہ سب باتیں ایک تمثیل ہیں۔ (۲) لیکن اُس نے کہا "تُو سوالات پُوچھنے میں متقاضی

ہے۔ تجھکو ہرگز بہت سے سوالات نہ کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اگر یہ درست ہو کہ کوئی بات تیرے لئے شرح کی جائے تو اُسکی شرح کر دیجائے گی۔" مَیں نے کہا" اَے خُداوند! جب کچھ تُو مُجھے دکھائے اور اُس کا بیان نہ کرے تو مَیں اِن باتوں کو دیکھکر اَور نہ سمجھکر کہ وُہ کیا ہیں بے ثمر ٹھہروں گا۔ علیٰ ہٰذا القیاس اگر تُو مجھ سے تمثیلیں بیان کرے اور اُس کی شرح نہ کرے تو مَیں نے گویا وُہ بات تجھ سے بے فائدہ سُنی۔" (۳) لیکن اُس نے پھر مُجھے جواب دے کر کہا "جو شخص خُدا کا خادم ہے اور خُدا کو اپنے دِل میں رکھتا ہے، اور اُس سے دانائی مانگتا ہے تو وُہ اُسے پالیتا ہے اور سب تمثیلات بیان کرتا ہے۔ اور خُداوند کی باتیں جو تمثیلوں کے ذریعہ کہی گئی ہیں اُس پر واضح ہو جاتی ہیں۔ مگر جس قدر لوگ دُعا کرنے میں کاہل اور سُست ہیں وُہ خُدا سے مانگنے میں پس و پیش کرتے ہیں۔ (۴) مگر خُدا بہت ہی رحیم ہے اور جو ہمیشہ اُس سے مانگا کرتے ہیں وُہ اُنہیں دیتا ہے۔ مگر تُو جو مقدس فرشتہ کے ذریعہ سے قوی کیا گیا ہے اور اُس سے ایسی دُعا حاصل کی ہے۔ اور تُو سُست نہیں تو خُدا سے دانائی کیوں نہیں مانگتا اور اُسے اُس سے کیوں نہیں پاتا؟" (۵) مَیں نے کہا: "اَے خُداوند! مَیں جو تجھے اپنے ساتھ رکھتا ہُوں تو ضرور ہے کہ مَیں تجھ سے اِلتجا کرُوں اور مانگوُں کیونکہ تُو سب کچھ مُجھے دکھلاتا ہے۔ اور میرے ساتھ بولتا ہے لیکن اگر مَیں وُہ باتیں تجھ سے علیحدہ دیکھتا یا سُنتا تو مَیں خُدا سے عرض کرتا کہ وُہ مجھے وُہ باتیں بتا دے۔"

۵۔ اُس نے کہا: "مَیں نے تجھے ابھی کہا کہ تُو تمثیلوں کی تشریحیں پوچھنے میں بڑا مستعد اور دلچلا ہے لیکن چونکہ تُو ایسا ضدی ہے اِس لئے مَیں کھیت کی تمثیل اور اُس کی دیگر باتوں کی تشریح تیرے لئے کر دُوں گا تاکہ تُو یہ باتیں سب کو بتلا دے۔" اُس نے کہا: "اَب اِن باتوں کو سُن اور سمجھ۔ (۲) کھیت یہ دُنیا ہے، اور سب چیزوں کا خالق اور اُن کا مرتّب اور قوّت دینے والا اُس کھیت کا مالک ہے۔ نوکر خُدا کا بیٹا ہے۔ لیکن تاک کی بیلیں وُہ قوم ہے جس کو اُس نے لگایا۔ (۳) احاطہ خُداوند کے مقدس فرشتے ہیں جو اُس کی قوم کو باہم مستحکم کرتے ہیں۔ جھاڑی بُوٹیاں جو تاکستان میں سے نِکال ڈالی گئی ہیں وُہ خُدا کے بندوں کے قصور ہیں۔ جو خوان اُس نے اپنی ضیافت میں سے ...... اُس کو بھیجا وُہ احکام ہیں جو اُس نے اپنی اُمّت کو اپنے بیٹے کے ذریعہ سے دیئے ہیں۔ دوست اور مشیر مقدّس فرشتے ہیں جو پہلے خلق ہوئے۔ مالک کا سفر اُس کے ظہور تک کا مزید زمانہ ہے۔" (۴) مَیں نے عرض کیا

"اَے خُداوند! تمام باتیں عمیق اور عجیب اور جلیل ہیں۔ کیا مَیں اِن باتوں کو سمجھنے کے قابل تھا؟ اور نہ ہی کوئی دُوسرا شخص خواہ کتنا ہی دانا کیوں نہ ہو اِن باتوں کو سمجھ سکتا ہے۔ تاہم اَے خُداوند تُو مجھے بتلا دینا جو کچھ مَیں تجھ سے دریافت کروں گا۔" (۵) اُس نے جواب دیا "جو کچھ کہ تُو اور زیادہ پُوچھنا چاہتا ہے پُوچھ لے۔" مَیں نے کہا "اَے خُداوند! خُدا کا بیٹا اِس تمثیل میں خادم کے بھیس میں کیوں ہے؟"

۶۔ اُس نے کہا "سُن لے۔ خُدا کا بیٹا خادم کے بھیس میں نہیں ہے، بلکہ بڑے اختیار اور حکومت کے بھیس میں ہے۔" مَیں نے کہا "اَے خُداوند! یہ کس طرح ہے؟ مَیں نہیں سمجھتا۔" (۲) اُس نے جواب دیا "اِس لئے کہ خُدا نے اِس تاکستان کو لگایا ہے یعنی اِس اُمّت کو اُس نے خلق کیا ہے، اور وُہ اپنے بیٹے کو دیدی ہے، اور بیٹے نے اُن کی نگہبانی کے لئے اُن پر فرشتوں کو مامُور کیا ہے۔ اور خُود اُس نے بہُت سی محنتیں اور بہت سی مشقّتیں اُٹھا کر اُن کے گُناہوں کو پاک کر دیا ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بغیر محنت و مشقّت کے کھود نہیں سکتا۔ (۳) پس اُس نے اُمّت کے گُناہوں کو پاک کر کے اور شریعت دے کر جو اُس نے اپنے باپ سے پائی تھی اُنہیں زندگی کی راہ بتائی ہے۔" (۴) اُس نے کہا "تُو دیکھتا ہے کہ اپنے باپ سے تمام اختیار حاصل کر کے وُہ اُمّت کا مالک ہے، اور کہ خُداوند نے اُس نوکر کی وراثت کی بابت اپنے بیٹے اور جلیل القدر فرشتوں سے مشورت کی وہ بھی سُن لے۔ (۵) خُدا نے اُس مقدّس پیش ہست رُوح کو جس نے اِس تمام خلقت کو خلق کیا اُس جسم میں بسایا جس کو اُس نے پسند کیا۔ پس وُہی جسم جس میں کہ وُہ رُوحِ مقدس بستی تھی بے عیبی اور پاکیزگی میں چل کر اور رُوح کو کسی صُورت سے آلُودہ نہ کر کے بڑی اچھی طرح سے اُس رُوح کی خدمت کرتا رہا۔ (۶) پس جب وُہ جسم میں عُمدگی اور پاکیزگی کے ساتھ رہ چکا اور رُوح کے ساتھ محنت اور مشقّت برداشت کر چکا اور ہر بات میں اُس کے ساتھ مِل کر کام کرتا رہا تو اُس نے زور اور دلیری سے زندگی بسر کر کے رُوح القدس کے ساتھ شراکت حاصل کی، کیونکہ اِس جسم کا دَور خُداوند کی نظر میں پسندیدہ معلوم ہُوا کیونکہ وُہ رُوح القدس کو رکھتا تھا اِس لئے وُہ زمین پر آلُودہ نہ ہُوا۔ (۷) پس اُس نے اپنے بیٹے اور جلیل فرشتوں سے مشورت کی تاکہ وُہ جسم بھی بے عیبی کے ساتھ رُوح کی خدمت کر کے مسافرت کا کوئی مقام رکھے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کی خدمت کا اجر برباد ہو گیا۔

کیونکہ ہر ایک جسم جو بے عیب اور بے داغ پایا گیا اور جس میں کہ رُوح القدس بستا تھا اپنا اجر پائے گا۔ (۸) اِس تمثیل کی تشریح بھی تجھے معلوم ہو گئی ہے۔"

۱۔ میں نے اُس سے کہا۔ "اَے خُداوند! میں اس تشریح کو سُن کر بہت خوش ہُوا۔" اُس نے کہا۔ "اَب تُو سُن۔ تُو اپنے اِس جسم کو پاک اور بے عیب رکھ تاکہ اُس میں بسنے والی رُوح اُس پر شہادت دے اور تیرا جسم راستباز ٹھہرے۔ (۲) خبردار! تیرے دل پر یہ خیال ہرگز نہ آئے کہ تیرا یہ جسم برباد ہو جانے والا ہے اور تُو اُس کو کسی آلودگی میں ناواجب طور پر استعمال کرے، کیونکہ اگر تُو اپنے جسم کو آلودہ کرے تو رُوح القدس کو بھی آلودہ کرے گا لیکن اگر تُو جسم کو ناپاک کرے تو تُو نہ جئے گا۔" (۳) میں نے کہا۔ "لیکن اَے خُداوند! اگر باتوں کے سُننے جاننے سے پیشتر کوئی نادانی واقع ہو گئی ہو تو وہ آدمی کس طرح بچ جائے گا جس نے اپنے جسم کو آلودہ کر لیا ہے؟" اُس نے جواب دیا۔ "صرف خُدا ہی کو قدرت ہے کہ انسان کی گذشتہ نادانیوں کی بابت اُسے شفا بخشے۔ کیونکہ سارا اختیار اُسی کا ہے۔ (۴) مگر اب تُو اپنی حفاظت کر اور قادرِ مطلق خُدا چونکہ نہایت ہی ترس کھانے والا ہے پہلی نادانیوں کے بارے میں شفا بخشے گا۔ اگر تُو آئندہ نہ تو اپنے جسم کو اور نہ رُوح کو ناپاک کرے، کیونکہ رُوح اور جسم دونوں مشترک ہیں اور ایک کے بغیر دُوسرا ناپاک نہیں ہو سکتا پس دونوں کو پاک رکھ اور تُو خُدا کے لئے زندہ رہے گا۔"

چھٹی تمثیل

۱۔ جبکہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہُوا اُن تمام باتوں کے بارے میں جو میں نے دیکھی تھیں خُدا کی بزرگی کر رہا تھا اور مذکورہ احکام کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ عُمدہ اور قدرت والے مسرت بخش پُر جلال اور آدمی کی جان بچانے پر قادر ہیں تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ "اگر میں ان حکموں پر چلُوں تو مبارک ہُوں گا۔ اور وہ بھی مبارک ہو گا جو اُن پر چلے۔" یعقوب ۲۱:۱

(۲) جب میں اپنے دِل میں یہ باتیں کہہ چکا تو کیا دیکھتا ہُوں کہ وہ اچانک میرے پاس بیٹھا ہے اور یہ باتیں کہہ رہا ہے "یہ جو احکام میں نے تجھے دیئے ہیں تو اُن کی بابت کیوں پس و پیش کر رہا ہے؟ وہ عُمدہ ہیں۔ تُو ہرگز دو دِلا مت بن بلکہ خُدا کے ایمان سے ملبّس ہو اور تُو

اُن پر چلے گا، کیونکہ اُن میں مَیں تجھے زور آور کر دونگا۔ (۳) یہ احکام اُن کے حسب حال ہیں جو آئندہ کو توبہ کریں گے، کیونکہ اگر وہ اُن پر نہ چلیں تو اُن کی توبہ باطل ہے۔ (۴) پس تُم توبہ کر کے اِس دُنیا کی خرابیوں کو جو تمہیں چُور کر دیتی ہیں اُتار پھینکتے ہو پس راستبازی کی ہر ایک خوبی کو پہن کر ان حکموں کو عمل میں لاؤ تو تُم پھر اپنے گناہوں پر کوئی اضافہ کبھی نہ کرو گے پس اگر تُم اپنے گناہوں پر آئندہ کو ہرگز اضافہ نہ کرو تو تم اپنے پہلے گناہوں سے پرہیز کرو گے۔ پس میرے اِن حکموں پر چلو اور تُم خُدا کے لئے زندہ رہو گے۔ یہ تمام باتیں مَیں تُم پر افشاں کرتا ہوں۔

(۵) جب وُہ مجھ سے یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے مجھ سے کہا ”آؤ ہم کھیت میں چلیں، اور میں تجھے بھیڑوں کا گڈریا دکھاؤں گا“ میں نے اُس سے کہا ”اَے خُداوند! آؤ ہم چلیں“۔ چنانچہ ہم ایک میدان میں چلے گئے، اور اُس نے مجھے زعفرانی رنگ کا جوغہ پہنے ہوئے ایک جوان گڈریہ دکھایا ۔۔۔ (۶) وُہ بہُت سی بھیڑیں چرا رہا تھا۔ اور یہ بھیڑیں خُوب موٹی تازی چنچل تھیں، اور خُوشی خُوشی اِدھر اُدھر کُود پھاند رہی تھیں۔ اور گڈریہ خود اُن کی چوپائی سے بہُت خُوش تھا۔ گڈریہ کی اپنی ذاتی خُوشی بھی بہت بڑی تھی اور وہ بھیڑوں کے درمیان دوڑتا پھرتا تھا“۔

۲۔ چنانچہ اُس نے مجھ سے پُوچھا ”کیا تُو اِس گڈریہ کو دیکھتا ہے؟“ مَیں نے جواب دیا ”ہاں خُداوند! مَیں دیکھتا ہُوں“۔ اُس نے جواب دیا ”یہ عیش و عشرت اور دھوکے کا فرشتہ ہے۔ وُہ خُدا کے بندوں کی رُوحوں کو برباد کر دیتا ہے اور اُن کو بُری خواہشوں سے اُنہیں دھوکا دے کر جن میں وُہ برباد ہوتے ہیں سچائی سے برگشتہ کرتا ہے۔ (۲) کیونکہ وُہ زندہ خُدا کے حکموں کو بھُول جاتے ہیں اور دھوکے اور باطل عیش و عشرت میں چلتے ہیں اور اِس فرشتہ کے ذریعہ سے بعض تو موت تک ہلاک ہو جاتے ہیں اور بعض کی خرابی تک نوبت پہنچتی ہے“۔ (۲) مَیں نے اُس سے پُوچھا ”اَے خُداوند! مَیں نہیں سمجھتا کہ موت تک کے کیا معنے ہیں اور خرابی تک کا کیا مطلب ہے“۔ اُس نے جواب دیا ”سُن۔ جن بھیڑوں کو تُو نے خُوش اور کُودتے پھاندتے دیکھا ہے، وُہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خُدا سے بالکل برگشتہ ہو کر اپنے آپ کو اِس دُنیا کی شہوتوں کے حوالہ کر دیا ہے۔ پس اُن میں زندگی کی توبہ نہیں ہے، اور کہ اُنہیں کے سبب سے خُدا کے نام کی تکفیر ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے زندگی موت ہے۔ (۴) جن بھیڑوں کو تُو نے کُودتے پھاندتے نہیں دیکھا بلکہ ایک ہی جگہ چرتے دیکھا یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے

آپ کو عیش و عشرت اور دھوکے کے حوالہ تو کر دیا ہے مگر خُداوند پر کُفر نہیں بکا پس وُہ سچائی کے لحاظ سے خراب شدہ ہیں۔ ایسوں میں توبہ کی اُمید ہے جس سے وُہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ پس خرابی میں بھی کسی قسم کی اُمید ہے مگر مَوت ہلاکت ابدی رکھتی ہے۔" (۵) پھر ہم تھوڑا سا آگے بڑھے اور اُس نے مُجھے ایک بڑا گڈریہ دکھایا، جو شباہت میں وحشی تھا۔ وُہ سفید بکرے کی کھال اوڑھے ہُوئے اور کندھوں پر ایک قسم کی جھولی ڈالے ہُوئے تھا اور ایک بہت سخت اور گرہ دار عصا اور بڑا چابک لئے ہُوئے تھا۔ اور اُس کی صُورت ایسی تُند تھی کہ مَیں اُس سے ڈر گیا۔ اُس کی صُورت ہی ایسی تھی۔ (۶) پس یہ گڈریہ اُس جوان گڈریہ سے وُہ بھیڑیں لے رہا تھا جو موٹی تازی تو تھیں مگر چُلبلی نہ تھیں۔ اور اُن کو ایک ایسے مقام میں ڈال رہا تھا، جو ڈھلوان اور کانٹوں اور جھاڑیوں سے پُر تھا۔ ایسا کہ اِن کانٹوں اور جھاڑیوں میں سے بھیڑوں کا نکل جانا ممکن نہ تھا بلکہ وُہ کانٹوں اور جھاڑیوں میں اُلجھی ہُوئی تھیں۔ پس یہ بھیڑیں کانٹوں اور جھاڑیوں میں اُلجھی ہوئی چر رہی تھیں۔ اور بڑی مُصیبت میں تھیں اور اُس سے مار کھا رہی تھیں، اور وُہ اُن کو اِدھر اُدھر ہانک رہا تھا اور اُنہیں ہرگز آرام لینے نہ دیتا تھا، اور اُن بھیڑوں کو مطلق چین نہ تھا۔

۲۔ پس جب مَیں نے اُن کو اِس طرح مار کھاتے اور مُصیبت میں پڑے دیکھا تو اُن کی طرف سے رنجیدہ ہُوا اِس لئے کہ وُہ اِس طرح ستائی جاتی تھیں کہ اُن کو مُطلقاً آرام نہ تھا۔ (۲) مَیں نے اُس گڈریہ سے جو مُجھ سے کلام کر رہا تھا کہا۔ "اَے خُداوند! یہ گڈریہ کَون ہے جو ایسا سخت دِل اور تُند ہے اور اِن بھیڑوں پر ذرا بھی ترس نہیں کھاتا؟" اُس نے جواب دیا۔ "یہ سزا کا فرشتہ ہے ـــــ یہ راستباز فرشتوں میں سے ہے اور سزا دینے پر مامُور ہے۔ (۳) پس وُہ اُن لوگوں کو پکڑتا ہے جو خُدا سے مُنحرف ہو گئے ہیں اور اِس دُنیا کی شہوتوں اور فریبوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ واجب ہے وُہ اُن کو ہیبت ناک اور طرح طرح کی سزائیں دیتا ہے۔" (۴) مَیں نے اُس سے کہا۔ "اَے خُداوند! مَیں جاننا چاہتا ہُوں کہ یہ مختلف سزائیں کیسی ہیں؟" اُس نے جواب دیا۔ "سُن! مُختلف ایذائیں اور سزائیں اِس زندگی کی تکالیف ہیں۔ بعض لوگوں کو تو نقصانات کی سزا ملتی ہے مگر بعض لوگوں کو احتیاج کی اور دیگر لوگوں کو طرح طرح کی کمزوریوں کی اور بعض کو ہر طرح کی بیقراری کی اور بعض نالائق لوگوں سے جملہ کئے جاتے ہیں اور دیگر بہُت سی باتیں برداشت کرتے ہیں۔ (۵) کیونکہ اکثر تین

اپنے ارادوں میں غیر مستقل ہو کر بہت سے کاموں پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور وہ قطعاً کسی امر میں کامیاب نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے کاموں میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اور اُن کے دل پر یہ بات نہیں آتی کہ ہم نے بُرے کام کئے ہیں، بلکہ وہ خداوند پر الزام لگاتے ہیں۔ (۶) پس جب وہ ہر طرح کے مصائب سے تکلیف اُٹھاتے ہیں تب وہ میرے حوالہ کئے جاتے ہیں تاکہ میں اُن کو عمدہ تعلیم دوں یوں وہ خداوند کے ایمان میں قوی کئے جاتے ہیں، اور اپنی باقی زندگی بھر پاک دلی کے ساتھ وہ خداوند کی خدمت کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ توبہ کرتے ہیں تب وہ کام جو اُنہوں نے کئے ہیں اُن کے دل پر آتے ہیں اور وہ خدا کی بزرگی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ منصف عادل ہے اور ہم نے اپنے اپنے کئے کے مطابق سزا پائی ہے چنانچہ وہ آئندہ کو اپنی دل کی پاکیزگی سے خداوند کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کاموں میں درست چال چلتے ہیں اور جو کچھ وہ مانگتے ہیں خداوند سے پا لیتے ہیں۔ تب وہ خداوند کا جلال ظاہر کرتے ہیں اس لئے کہ وہ مجھے دیئے گئے ہیں اور پھر وہ ہرگز کبھی کوئی تکلیف نہیں سہتے۔"

۴۔ میں نے اُس سے کہا "اَے خداوند! مجھ پر یہ باتیں اور بھی زیادہ واضح کر دے۔" اُس نے مجھے جواب دیا "تو اور کیا پوچھتا ہے؟" میں نے سوال کیا۔ "اَے خداوند! کیا وہ لوگ اُتنی ہی مدت تک سہنے رہتے ہیں جتنی مدت تک وہ عیش و عشرت میں اور فریب میں زندگی بسر کر چکے ہیں؟" اُس نے مجھے جواب دیا "وہ اُتنی ہی مدت تک دُکھ پاتے ہیں۔" (۲) میں نے کہا "اَے خداوند! وہ بہت تھوڑی اذیت پاتے ہیں، کیونکہ جو لوگ اِس طرح سے عیش و عشرت کرتے ہیں اور خدا کو بھول جاتے ہیں وہ بالضرور سات گنا دُکھ اُٹھائیں گے۔" (۳) اُس نے مجھے کہا "تو بیوقوف ہے اور ایذا کی صعوبت کو نہیں سمجھتا۔" میں نے جواب دیا "اَے خداوند! اگر میں سمجھ جاتا تو تجھ سے عرض نہ کرتا کہ مجھے سمجھا۔" اُس نے کہا "دونوں یعنی عیش و عشرت اور اذیت کی طاقت کی بابت سُن۔ (۴) عیش و عشرت اور دھوکا (یعنی مایا) کا عرصہ ایک گھنٹہ ہے اور یہ اذیت کا ایک گھنٹہ تیس دن کی طاقت رکھتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ایک دن عیش و عشرت کرے اور دھوکا کھائے اور ایک ہی دن اذیت اُٹھائے تو اذیت کا ایک دن مساوی ہے پورے ایک سال کے پس جس قدر جتنے ایام تک کوئی شخص عیش و عشرت کرے تو وہ اُتنے ہی سالوں تک تکلیف پائے گا۔ پس تو دیکھتا ہے کہ عیش و عشرت اور دھوکے کا عرصہ بہت تھوڑا ہے مگر سزا اور اذیت کا عرصہ بہت زیادہ ہے۔"

۵۔ مَیں نے عرض کیا۔ اَے خُداوند! چُونکہ مَیں نے دھوکے اور عیش وعشرت اور اذیت کے عرصہ کی بابت پُورے طور پر نہیں سمجھا اِس لئے مُجھے زیادہ وضاحت سے بیان کر دے۔" (۲) اُس نے مُجھے جواب دیا" کمانہٗ تیری بے وقُوفی تُجھ سے وابستہ ہے، اور تُو اپنے دل کو پاک وصاف کرنا اور خُدا کی خدمت کرنا نہیں چاہتا۔ خبردار۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جائے اور تُو بے وقُوف ہی رہے۔ پس اُس نے کہا جیسا کہ تُو چاہتا ہے سُن لے تاکہ تُو اُن باتوں کو معلُوم کر لے۔ (۳) ایک ہی دِن کا عیّاش اور فریب خُوردہ اور اپنی دِلی خواہش کو پُورا کرنے والا بہت سی جہالت سے مُلبّس ہے اور اس کام کو جو وُہ کرتا ہے نہیں جانتا۔ کیونکہ وُہ صبح کے وقت بھُول جاتا ہے کہ مَیں نے کل کیا کِیا تھا کیونکہ عیش وعشرت اور دھوکے ہیں اُس جہالت کے سبب۔ جس سے وُہ مُلبّس ہیں یاد داشت (حافظہ) نہیں ہوتی۔ لیکن جب سزا اور اذیت ایک ہی روز میں اِنسان کے لاحق ہوتی ہے تو وُہ سال بھر تک سزا پاتا اور اذیت اُٹھاتا رہتا ہے، کیونکہ سزا اور اذیت حافظہ میں رہتی ہیں۔ (۴) پس تمام سال اذیت اور سزا پاکر آدمی عیش وعشرت اور سزا کو یاد کرتا رہتا ہے اور جانتا ہے کہ مَیں اُنہیں کے سبب دُکھ اُٹھا رہا ہوں۔ پس ہر ایک شخص جو عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتا ہے اور فریب خُوردہ ہے اسی طرح اذیت پاتا ہے اِس لئے کہ اگرچہ وُہ زندہ ہے تو بھی اُنہوں نے اپنے آپ کو مَوت کے حوالے کر دیا۔" (۵) مَیں نے پُوچھا "اَے خُداوند! کس قِسم کی عیش وعشرت مُضر ہے؟" اُس نے جواب دیا "ہر ایک عمل جس کو وُہ خوشی سے کرتا ہے اِنسان کے لئے عیش وعشرت ہے، کیونکہ تیز مزاج آدمی اپنی عیش وعشرت کو عمل میں لا کر کافی سزا پاتا ہے۔ اور زناکار اور شرابخور اور چُغلخور اور دروغگو اور حریص اور چور اور اسی قِسم کا کام کرنے والا شخص اپنی بدبختی کے لئے پُورا پُورا عمل کرتا ہے۔ پس وُہ بلحاظ اپنے عمل کے عیّاش ہے۔ (۶) یہ تمام عیش وعشرت کے کام خُدا کے بندوں کے لئے مُضر ہیں۔ پس اِنہی فریبوں کی وجہ سے سزا اور دُکھ پانے والے لوگ تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ (۷) مگر عیش پسند طبیعتیں بھی اِنسان کو بچا لیتی ہیں، کیونکہ بہت سے نیکی کرنے والے لوگ اپنی خوشی کے تابع ہو کر عیش وعشرت کرتے ہیں۔ پس اِس قِسم کی عیش وعشرت خُدا کے بندوں کے لئے اچھی ہے اور ایسی طبیعت کے آدمی کے لئے زندگی پیدا کرتی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا مُضر عیش وعشرت کے کام اُن پر سزا اور اذیت پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اگر وُہ اُسی میں مُبتلا رہیں اور توبہ نہ کریں تو وُہ اپنے اُوپر

موت لاتے ہیں۔

ساتویں تمثیل

چند ایّام کے بعد مَیں نے اُس کو اُسی میدان میں دیکھا جہاں پر گڈریوں کو بھی دیکھا تھا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا۔ "تو کیا ڈھونڈتا ہے؟" مَیں نے جواب دیا۔ "اَے خُداوند! مَیں یہاں اِس لئے آیا ہُوں کہ تُو سزا دینے والے گڈریئے کو میرے گھر سے نِکل جانے کا حُکم کر دے۔ کیونکہ وُہ مجھے بڑا دُکھ دیتا ہے۔" اُس نے مجھے کہا۔ "ضرور ہے کہ تُو ستایا جائے کیونکہ جلیل فرشتے نے تیری بابت یُونہی حُکم دیا ہے، کیونکہ وُہ تجھے آزمانا چاہتا ہے۔" مَیں نے اُسے جواب دیا "اَے خُداوند! مَیں نے ایسی کونسی بُرائی کی ہے کہ مَیں اِس فرشتے کے حوالے کیا جاؤں؟" اُس نے مجھے کہا۔ (۲) "سُن۔ تیرے گُناہ بُہت ہیں مگر اِسقدر نہیں ہیں کہ تُو اِس فرشتے کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن تیرے خاندان نے بڑی خطائیں اور گُناہ کئے ہیں اور جلیل القدر فرشتہ اُن کے کاموں سے سخت رنجیدہ ہو گیا ہے۔ اور اِسی سبب سے اُس نے حُکم کیا ہے کہ تُو ایک معیّن وقت تک دُکھ سہے تاکہ وُہ بھی توبہ کر لیں، اپنے آپ کو اِس دُنیا کی تمام شہوتوں سے پاک کر لیں پس جبکہ وُہ توبہ کر لیں گے اور پاک ہو جائیں گے تب سزا کا فرشتہ بھی تیرے پاس سے چلا جائے گا۔"

(۳) مَیں نے کہا "اَے خُداوند! اگر اُنہوں نے ایسے کام کئے ہیں کہ جلیل فرشتہ سخت رنجیدہ ہو گیا، تو مَیں نے کیا کیا ہے؟" اُس نے کہا۔ "اگر تجھے جو تمام گھر کا سر ہے ایذا نہ دی جائے تو اُن کو بھی کسی اور طرح ایذا نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ اگر تجھے ایذا پہنچے گی تو اُن کو بھی بالضرور تکلیف پہنچے گی لیکن اگر تُو آرام سے رہے تو اُن پر کچھ تکلیف نہیں آسکتی۔" (۴) مَیں نے اُس سے کہا۔ "لیکن اَے خُداوند! اُنہوں نے تو اپنے سارے دِل سے توبہ کر لی ہے۔" اُس نے کہا "مَیں بھی جانتا ہُوں کہ اُنہوں نے اپنے سارے دِل سے توبہ کر لی ہے۔ پس کیا تُو خیال کرتا ہے کہ توبہ کرنے والوں کے گُناہ فوراً ہی معاف ہو جاتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ لازم ہے کہ توبہ کرنیوالا اپنی جان کو دُکھ دے، اور اپنے ہر ایک کام میں نہایت ہی حلیم ہو۔ اور تمام گُوناگوں مصائب میں دُکھ اُٹھائے۔ اور اگر وُہ اُن مصائب کی جو اُس پر وارد ہوں برداشت کرے تو تمام موجُودات کا خالِق اور قُوّت بخشنے والا بالضرور اُس پر ترس کھائے گا اور اُس

کا کوئی نہ کوئی علاج کرے گا۔ (۵) اور جب خُدا دیکھے گا کہ تائب کا دِل تمام بُری باتوں سے پاک ہے تو وُہ ایسا ہی کرے گا۔ پس تیرا اور تیرے خاندان کا دُکھ اُٹھانا اب مناسب ہے۔ لیکن مَیں بہت سی باتیں تجھ سے کِس لئے کہوں؟ مُجھے دُکھ اُٹھانا ضرور ہے جیسا کہ خُدا کے اُس فرشتے نے جس نے تُجھے میرے حوالے کر دیا مُجھے حکم کیا ہے۔ یہ بھی خُدا کا شُکر ہے کہ اُس نے تُجھے اِس لائق سمجھا کہ تُجھ پر مُصیبت کا پہلے ہی سے اظہار کر دیا جائے تاکہ تُو پہلے ہی سے معلوم کر کے قُوّت کے ساتھ اُس کی برداشت کرے۔" (۶) مَیں نے کہا "اَے خُداوند! تُو میرے ساتھ ہو، اور مَیں تمام مُصیبت کو بہ آسانی برداشت کر سکوں گا۔" اُس نے جواب دیا۔ "مَیں تیرے ساتھ ہُوں گا، اور سزا دینے والے فرشتے سے عرض بھی کرُوں گا کہ وُہ تُجھے نرمی سے تھوڑی دیر تک دُکھ دے۔ اور تُو اپنے خاندان میں از سرِ نو بحال ہو جائے، صرف فروتنی کے ساتھ صبر کر اور پاک دلی سے تُو اور تیرے بال بچّے اور تیرا خاندان خدمت کرے اور جو حکم مَیں تُجھے دیتا ہُوں، اُس پر چل اور یُوں تیری توبہ مضبوط اور پاک ہو سکے گی۔ (۷) اگر تُو اپنے خاندان سمیت اِن کی محافظت کرے گا تو ہر قسم کی مُصیبت تُجھ سے دُور رہے گی۔ اور" اُس نے مزید بتایا کہ مصیبت اُن سب لوگوں سے بھی دُور رہے گی جو میرے اِن حکموں پر چلیں گے۔"

آٹھویں تمثیل

۱۔ اُس نے مُجھے بید مجنوں کا ایک بڑا درخت دکھایا جو میدان اور پہاڑ پر سایہ کئے ہُوئے تھا۔ اُس بید مجنوں کے سایہ تلے وُہ سب لوگ آ گئے جو خُدا کے نام سے کہلاتے ہیں۔ (۲) اور بید مجنوں کے پاس خُدا کا وُہ جلیل اور قد آور فرشتہ ہاتھ میں ایک ہنسوا لئے کھڑا تھا۔ اور بید مجنوں سے شاخیں کاٹ کر اُس قوم کو دے رہا تھا جو اُس بید مجنوں کے سایہ تلے کھڑی تھی۔ اُس نے اُن کو ہاتھ ہاتھ بھر لمبی ٹہنیاں دیں۔ (۳) جب سب لوگ ٹہنیاں لے چکے تو اُس فرشتے نے ہنسوا رکھ دیا۔ اور وُہ درخت بدستور ویسا ہی رہا جیسا کہ مَیں نے اُس کو دیکھا تھا (۴) لیکن اُس کو دیکھ کر اپنے آپ میں تعجّب کر رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ اِس قدر شاخیں کاٹے جانے کے بعد بھی کِس طرح سے یہ درخت بے ضرر ہے؟ اُس گڈریئے

نے مجھ سے کہا: "اگرچہ اسقدر شاخیں کٹ جانے کے بعد بھی یہ درخت صحیح سلامت ہے
تو بھی اُس پر تعجب مت کر۔ تاوقتیکہ تو تمام واقعہ نہ دیکھ لے۔ صبر کر، اور تجھے بتلا دیا جائے
گا کہ اِس کا کیا مفہوم ہے۔" (۵) اُس فرشتے نے جس نے کہ اُس قوم کو ٹہنیاں دی تھیں
اُن سے پھر واپس لے لیں، اور جس طرح اُنہوں نے اُنہیں حاصل کیا تھا اُسی طرح وُہ اُس
کے پاس بُلائے گئے۔ اور ہر ایک شخص نے ٹہنیاں واپس کر دیں۔ لیکن خُداوند کے فرشتے
نے وُہ ٹہنیاں لے لیں اور اُن کو بخوبی دیکھا بھالا۔ (۶) بعض لوگوں سے تو اُس نے
مُرجھائی ہوئی اور گھُن کھائی ہوئی ٹہنیاں لیں۔ فرشتے نے اُن اشخاص کو جن سے ایسی ٹہنیاں
واپس لیں الگ کھڑے ہو جانے کا حکم دیا۔ (۷) اور بعض نے سُوکھی ہوئی ٹہنیاں واپس
کیں مگر وُہ گھُن کھائی ہوئی نہ تھیں۔ اِن کو بھی اُس نے علیحدہ کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ (۸)
بعض لوگوں نے نیم خشک ٹہنیاں واپس کیں وُہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے (۹) بعض نے نیم خشک
اور تڑخی ہوئی ٹہنیاں لوٹائیں اور وُہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔ (۱۰) بعض نے اپنی سبز اور
تڑخی ہوئی ٹہنیاں دیں۔ وُہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔ (۱۱) بعض لوگوں نے آدھی سبز اور
آدھی سُوکھی ہوئی ٹہنیاں لوٹائیں۔ وُہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔ (۱۲) بعض نے اپنی دو حصے
سبز اور ایک حصہ سُوکھی ہوئی ٹہنیاں دیں۔ وُہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے (۱۳) بعض نے ایسی
ٹہنیاں دیں جن کے دو حصے خشک اور تیسرا حصہ سبز تھا۔ وُہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے۔
(۱۴) لیکن بعض نے اپنی ٹہنیاں تقریباً بالکل سبز واپس کیں مگر اُن کی ٹہنیوں کا صرف تھوڑا
سا حصہ اور وُہ بھی صرف نوک سُوکھی ہوئی تھی مگر اُن میں شگاف پڑے ہوئے تھے۔ وُہ بھی علیحدہ
کھڑے ہو گئے۔ (۱۵) بعض لوگوں کی ٹہنیوں کا بہت ہی تھوڑا حصہ سبز تھا اور باقی حصہ
سُوکھا ہوا تھا۔ وُہ بھی علیحدہ کھڑے ہو گئے (۱۶) اور بعض اپنی ٹہنیاں ویسے ہی سبز لے
کر آئے جیسے اُنہوں نے فرشتے سے پائی تھیں۔ اور بھیڑ کے ایک کثیر حصہ نے اِسی
قسم کی ٹہنیاں واپس کیں، اور وُہ فرشتہ ایسے لوگوں سے بڑا خوش ہوا۔ وُہ بھی علیحدہ کھڑے
ہو گئے۔ (۱۷) اوروں نے اپنی ٹہنیاں سبز اور پھنی ہوئی دیں اور وُہ بھی ایک طرف کھڑے
ہو گئے۔ اِن سے بھی وُہ فرشتہ بڑا خوش ہوا۔ (۱۸) دیگر لوگوں نے اپنی ٹہنیاں سبز اور

اور اُس پر عمل کر چکے ہیں اُن کو وُہ اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔" (۶) مَیں نے اُس سے کہا۔ "جنابِ من! وُہ کون ہیں جو تاج پہنے ہوئے ہیں اور بُرج میں جاتے ہیں؟" اُس نے کہا "جن لوگوں نے شیطان سے جنگ کر کے اُس پر فتح پالی ہے وُہ تاج پہنے ہوئے ہیں۔ یہ وُہی ہیں۔ جنہوں نے شریعت کی خاطر دُکھ سہا ہے (۷) لیکن جن لوگوں نے سبز اور شاخدار ٹہنیاں واپس کی ہیں مگر اُن میں پھل نہیں ہے یہ وُہی ہیں جو شریعت کی خاطر ستائے تو گئے تھے مگر نہ تو اُنہوں نے دُکھ سہا اور نہ اپنی شریعت سے انکار کیا۔ (۸) لیکن جنہوں نے وَیسی ہی سبز ٹہنیاں واپس کیں جیسی اُنہوں نے لی تھیں وُہ بے داغ اور راستباز لوگ ہیں۔ اور جنہوں نے دِل کی تمام پاکیزگی سے چل کر خُداوند کے حکموں کی محافظت کی ہے۔ لیکن باقی لوگوں کی بابت تو اُس وقت معلوم کرے گا جب مَیں تجھے اُن ٹہنیوں کی بابت بتاؤں گا جو لگائی اور سینچی گئی ہیں۔"

۴۔ اور ہم تھوڑے دنوں بعد اُس مقام پر گئے اور گڈریہ اُس فرشتہ کی جگہ پر بیٹھ گیا۔ مَیں بھی اُس کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا "خام کتان کے کپڑے سے اپنی کمر کس لے اور میری خدمت کر۔" پس مَیں نے خام کتان کے صاف کپڑے سے جو موٹے کپڑے کا بنا ہوا تھا اپنی کمر کس لی۔ (۲) جب اُس نے مجھے کمر کسے اور اُس کی خدمت کے لئے تیار دیکھا تو اُس نے مجھ سے کہا "اُن لوگوں کو جن کی ٹہنیوں میں شاخیں پھوٹی ہوئی ہیں اُسی ترتیب سے بُلا جس ترتیب سے ہر ایک نے ٹہنیاں دی تھیں۔ اور مَیں میدان میں گیا اور اُن سب کو بُلایا۔ اور وُہ سب کے سب ترتیب دار کھڑے ہو گئے۔ (۳) اُس نے اُن سے کہا "ہر ایک شخص اپنی اپنی ٹہنی اُکھاڑ لائے اور میرے سامنے پیش کرے"۔ (۴) پہلے سُوکھی ہوئی اور بوسیدہ ٹہنی والوں نے اپنی اپنی ٹہنیاں دیں۔ وُہ اُسی طرح سُوکھی ہوئی اور بوسیدہ پائی گئیں۔ اُس نے اُن کو الگ کھڑے ہو جانے کا حکم دیا۔ (۵) پھر اُنہوں نے اپنی اپنی ٹہنیاں پیش کیں جن کی ٹہنیاں سُوکھی تو تھیں مگر بوسیدہ نہ تھیں۔ مگر اُن میں سے بعضوں نے تو سبز ٹہنیاں پیش کیں لیکن بعضوں نے سُوکھی اور گویا گھُن سے کھائی ہوئی ٹہنیاں پیش کیں۔ پس جنہوں نے سبز ٹہنیاں پیش کیں اُن کو علیحدہ کھڑے ہو جانے کا حکم کیا۔ لیکن جنہوں نے سُوکھی اور بوسیدہ ٹہنیاں دیں اُنہیں اوّل الذکر لوگوں کے

بعد کھڑا کیا گیا۔ (۶) پھر اُنھوں نے اپنی ٹہنیاں دیں جن کی ٹہنیاں نیم خشک اور تڑخی ہُوئی تھیں۔ اُن میں سے بھی بہتوں نے سبز ٹہنیاں دیں مگر اُن میں شگاف تھے۔ لیکن بعض سبز تھیں اور اُن میں شاخیں نکلی ہُوئی تھیں اور شاخوں میں پھل تھے، جیسے اُن لوگوں کے پاس تھے جو تاج پہنے ہُوئے بُرج میں چلے گئے تھے۔ لیکن بعض لوگوں نے خشک اور کھائی ہُوئی ٹہنیاں دیں اور بعضوں نے خشک، مگر کھائی ہُوئی نہ تھیں۔ بعض ایسی تھیں گویا نیم خشک اور تڑخی ہُوئی تھیں۔ اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ ایک طرف کھڑا ہو جائے۔ بعض تو اپنی اپنی ترتیب کے مطابق مگر بعض الگ الگ کھڑے کئے گئے۔

۵۔ پھر اُنھوں نے اپنی ٹہنیاں دیں جن کی ٹہنیاں سبز تو تھیں مگر اُن میں شگاف اُٹھے ہُوئے تھے۔ اِن سب نے سبز ٹہنیاں دیں اور اپنے اپنے منصب پر کھڑے ہو گئے۔ گڈریا اِن سب سے خوش ہُوا، کیونکہ وہ سب تبدیل ہو گئے تھے اور اُن کے شگاف جاتے رہے تھے۔ (۲)، اور اُنھوں نے بھی اپنی ٹہنیاں دیں جن کی آدھی سبز اور آدھی سُوکھی تھیں۔ پس اُن میں سے بعض ٹہنیاں بالکل سبز ملیں اور بعض نیم خشک، بعض خشک اور کھائی ہُوئی لیکن بعض سبز اور پھنپی ہُوئی۔ وہ سب کے سب اپنے اپنے رُتبہ پر جا کھڑے ہُوئے۔ (۳) بعد ازاں اُنھوں نے پیش کیں جن کی ٹہنیوں کے دو حِصّے سبز تھے مگر تیسرا حِصّہ خشک تھا۔ اُن میں سے بہتوں نے سبز پیش کیں مگر بہتوں نے نیم خشک اور دیگروں نے سُوکھی اور کھائی ہُوئی، وہ سب اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے۔ (۴) بعدہٗ اُنھوں نے دیں جو دو حِصّے سُوکھے ہُوئے اور ایک حِصّہ سبز رکھتے تھے۔ اُن میں سے بہتوں نے نیم خشک دیں مگر بعض نے سُوکھی اور کھائی ہُوئی اور بعض نے آدھی سُوکھی شگاف پڑی ہُوئی، مگر چند نے سبز دیں۔ وہ سب اپنے اپنے مرتبہ پر کھڑے ہو گئے۔ (۵) پھر اُنھوں نے دیں جن کی ٹہنیاں سبز تھیں لیکن تھوڑی سی نوک سُوکھی اور تڑخی ہُوئی تھی۔ اِن میں سے بعض نے سبز دیں بعض نے سبز اور پھنپی ہُوئی۔ وہ بھی اپنے اپنے مقام مقررّہ پر چلے گئے۔ (۶) اِس کے بعد اُنھوں نے پیش کیں جن کی ٹہنیوں کا صرف تھوڑا سا حِصّہ سبز تھا مگر باقی کا حِصّہ سُوکھا ہُوا۔ اُن کی ٹہنیوں کا بہت سا حِصّہ سبز اور پھنپا ہُوا اور شاخوں میں پھل لگے ہُوئے تھے۔ اور دیگر

ٹہنیاں بالکل سر سبز تھیں۔ اِن ٹہنیوں سے گڈریہ بہت ہی خوش ہوا اس لئے کہ وُہ اِس
حالت میں پائے گئے اور وُہ اپنے اپنے مرتبہ پر چلے گئے۔"

۴۔ جب گڈریہ سب کی ٹہنیاں آزما چکا تو اُس نے مجھ سے کہا "مَیں نے تجھے کہا
تھا کہ یہ درخت زندگی کا عاشق ہے۔" اُس نے مجھ سے کہا "تُو دیکھتا ہے کہ کس قدر لوگوں
نے توبہ کرلی اور وُہ بچ گئے؟" مَیں نے کہا "جنابِ من! مَیں دیکھ رہا ہُوں۔" اُس نے
کہا "تاکہ تُو خداوند کے ترحم کو جان جائے کہ وُہ عظیم و پُر جلال ہے۔ اور اُس نے اپنا رُوح
اُن کو عنایت کیا ہے جو توبہ کے لائق ہیں۔" (۲) مَیں نے اُس سے پُوچھا "جنابِ من!
سب نے توبہ کیوں نہیں کی؟" اُس نے جواب دیا "جن کے دِلوں کو اُس نے دیکھا ہے وُہ
پاک ہو جائیں گے، اور اپنے سارے دِل سے اُس کی خدمت کریں گے۔ اُن کو تو اُس نے
توبہ عنایت کی لیکن جن کے فریب اور شرارت کو اُس نے دیکھا ہے اور وُہ مکّاری سے توبہ
کریں گے تو اُن کو اُس نے توبہ نہیں دی تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وُہ اُس کے نام کو پھر ناپاک کریں۔" (۳)
مَیں نے کہا "جنابِ من! اب ٹہنیاں دینے والوں کا ذکر کیجئے کہ اُن میں سے ہر ایک کی کیا
کیفیت ہے، اور اُن کے مسکن کا حال بتلائیں۔ تاکہ وُہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں
نے مُہریں حاصل کی ہیں اور اُن کو توڑ ڈالا ہے اور محفوظ نہیں رکھا سُن کر اور اپنے ———
عملوں سے بخوبی واقف ہو کر اور تجھ سے مُہر حاصل کر کے توبہ کریں اور خداوند کا جلال ظاہر کریں
کہ اُس نے اُن پر رحم کیا ہے اور تجھ کو بھیجا ہے کہ تُو اُن کی رُوحوں کو از سرِ نو بحال کرے۔"
(۴) اُس نے کہا "سُن۔ جن کی ٹہنیاں سُوکھی اور کِرم خوردہ پائی گئیں وُہ کلیسیا کے باغی اور
دھوکا دینے والے اور اپنے گناہوں سے خداوند پر کُفر بکنے والے ہیں۔ مزید برآں خداوند
کے نام سے جو اُن پر لیا گیا ہے شرم کرنے والے ہیں۔ پس یہ خدا کی نسبت ہمیشہ کے لئے ہلاک
ہو گئے ہیں، اور تُو دیکھتا ہے کہ اُن میں سے ایک نے بھی توبہ نہیں کی، اگرچہ اُنہوں نے وُہ باتیں
سُنیں جو تُو نے اُن سے کہیں جن کا مَیں نے تجھے حکم دیا تھا۔ (۵) لیکن جنہوں نے سُوکھی ہُوئی
ٹہنیاں تو دیں مگر جو گھُن کی کھائی نہ تھیں وُہ ابھی اُنہیں کے قریب ہیں۔ کیونکہ وُہ مکّار تھے
اور اُنہوں نے بُری تعلیمات داخل کیں اور خدا کے خادموں کو خراب کیا خصوصاً اُن کو جنہوں

نے گناہ کیا۔ اُن کو اُنھوں نے توبہ نہ کرنے دی بلکہ جہالت کی تعلیمات سے اُن کو ترغیب دی پس وہ توبہ کرنے کی اُمید رکھتے ہیں۔ (۱) لیکن تو اُن میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ اُنھوں نے اُسی وقت سے توبہ کر لی ہے جب سے تُو نے میرے احکام اُن کو سنا دیئے ہیں۔ آگے کو بھی وہ توبہ کریں گے۔ لیکن جتنے لوگ توبہ نہ کریں گے اُنھوں نے اپنی جان ہلاک کر دی ہے مگر اُن میں سے جتنوں نے توبہ کر لی ہے، وہ نیک ہو گئے ہیں۔ اور اُن کا مسکن پہلی دیواروں کے اندر ہو گیا ہے۔ لیکن بعض اُن میں سے بُرج کے اندر بھی چڑھ گئے ہیں پس تُو دیکھتا ہے کہ گناہوں کی توبہ میں زندگی ہے، مگر توبہ نہ کرنا موت ہے۔"

۷۔ لیکن جتنوں نے نیم خشک اور شگاف پڑی ہوئی ٹہنیاں واپس کیں، اُن کی بابت بھی سُن لے۔ جن کی ٹہنیاں ویسی کی ویسی ہی نیم خشک تھیں وہ دو دلے لوگ ہیں۔ کیونکہ وہ نہ تو زندہ ہیں اور نہ مُردہ۔ (۲) مگر جن کے پاس نیم خشک اور ترخی ہوئی ٹہنیاں تھیں وہ دو دلے اور خلاف گو لوگ ہیں۔ اور وہ اپنے درمیان ہرگز سلامتی نہیں رکھتے بلکہ ہمیشہ نفاق رکھتے ہیں۔ لیکن ایسوں کے لئے بھی توبہ کی گنجائش ہے۔ تُو نے دیکھا ہے کہ اُن میں سے بعض توبہ کر چکے ہیں، مگر پھر بھی اُن میں توبہ کی اُمید ہے (۳) اور جتنے اُن میں سے توبہ کر چکے ہیں وہ بُرج کے اندر مسکن رکھتے ہیں۔ لیکن جتنوں نے اُن میں سے زیادہ دشواری کے ساتھ توبہ کی ہے وہ دیواروں کے اندر سکونت کریں گے۔ لیکن جتنے توبہ نہیں کرتے بلکہ اپنے کاموں میں مستغرق ہیں وہ ضرور مر جائیں گے (۴) لیکن جنھوں نے اپنی سبز اور شگاف شدہ ٹہنیاں واپس دیں وہ ہمیشہ ایماندار اور نیک ہیں لیکن وہ پہلے درجوں اور کسی قسم کی توقیر کے بارے میں باہم کسی طرح کا حسد رکھتے تھے۔ لیکن وہ لوگ بیوقوف ہیں جو اپنے درمیان اوّل درجوں کی بابت حسد رکھتے ہیں۔ (۵) مگر اُنھوں نے بھی میرے حکموں کو سُن کر اور نیک ہو کر اپنے آپ کو پاک کر لیا اور جلدی سے تائب ہو گئے۔ پس اُن کی سکونت بُرج کے اندر ہو گئی لیکن اگر کوئی شخص پھر نفاق پیدا کرے گا تو وہ بُرج کے باہر پھینک دیا جائے گا اور وہ اپنی جان گنوائے گا (۶) زندگی اُن سب کی ہے جو خُداوند کے حکموں کی حفاظت کرتے ہیں۔ حکموں کے درمیان اوّل درجات یا کسی قسم کے جلال کی بابت کچھ ذکر نہیں ہے بلکہ آدمیوں کی

برداشت اور فروتنی کا ذکر ہے۔ پس خُداوند کی زندگی ایسوں ہی کے درمیان ہے۔ مگر منافقین اور بے شرع لوگوں کے درمیان موت ہے۔

۸۔ مگر جن لوگوں نے ایسی ٹہنیاں دیں جو آدھی تو سبز اور آدھی سُوکھی ہیں۔ یہ وُہ ہیں جو اپنے دھندوں میں مشغول ہیں اور مقدسوں کی صحبت میں لگے نہیں رہتے۔ اِسی لئے اُن کا نصف تو زندہ ہے اور نصف مُردہ۔ (۲) پس بُہتوں نے میرے حکم سُن کر توبہ کر لی پس جنہوں نے توبہ کر لی ہے اُن کی سکُونت بُرج کے اندر ہے۔ لیکن اُن میں سے بعض لوگوں نے بالکل کنارہ کشی کر لی ہے۔ پس وُہ توبہ نہیں رکھتے، کیونکہ اُنہوں نے اپنے معاملات کے سبب سے خُداوند پر کُفر بکا اور اُس کا انکار کیا۔ پس اُنہوں نے اِس شرارت کے سبب سے جو وُہ عمل میں لائے اپنی جان ہلاک کر دی۔ (۳) لیکن اُن میں سے بُہت سے لوگ دو دِلے تھے۔ اگر وُہ جلد توبہ کر لیں تو اُن کو اب بھی توبہ کا موقع ہے اور اُن کی سکُونت بُرج میں ہوگی، لیکن اگر وُہ دیر میں توبہ کریں گے تو وُہ دیواروں کے اندر بُودوباش کریں گے، اور اگر توبہ نہ کریں گے تو وُہ بھی اپنی جان گنوا بیٹھیں گے۔ (۴) لیکن جنہوں نے دو حصّے سبز اور تیسرا حصّہ سُوکھا ہُوا پیش کیا ہے، وُہ لوگ ہیں جنہوں نے طرح طرح انکار کیا ہے۔ (۵) پس اُن میں سے بُہتوں نے توبہ کی ہے اور بُرج کے اندر رہنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ مگر بُہت سے کلیتہً خُدا سے مُنحرف ہو گئے۔ اُنہوں نے ہمیشہ کے لئے زندگی برباد کر لی ہے۔ لیکن اُن میں بعض دو دِلے اور نفاق ڈالنے والے ہو گئے۔ پس ایسوں کے لئے توبہ ہے، اگر وُہ جلد توبہ کر لیں اور اپنی خوشیوں میں مشغول نہ رہیں۔ لیکن اگر وُہ اپنے کاموں میں لگے رہیں گے تو وُہ بھی اپنے لئے موت کمائیں گے۔"

۹۔ لیکن جنہوں نے ایسی ٹہنیاں دی ہیں جن کے دو حصّے تو سُوکھے ہُوئے ہیں مگر تیسرا حصّہ سبز ہے، وُہ ایماندار تو بن گئے ہیں مگر دولتمند اور غیر اقوام میں مشہُور و معروف ہو گئے اُنہوں نے اپنے آپ کو تکبّر سے ملبّس کر دیا اور بڑے عالی دماغ ہو گئے ہیں اور سچائی کو ترک کر دیا ہے اور راستبازوں کی صُحبت میں نہیں رہے بلکہ باہم غیر قوموں کے طریق پر زندگی بسر کرتے رہے۔ اور یہ طریق اُن کو زیادہ مرغوب ہُوا لیکن وُہ خُدا سے مُنحرف نہیں ہُوئے بلکہ

ایمان میں قائم رہے اگرچہ اُنھوں نے ایمان کے کام نہ کئے ۔(۲) پس اُن میں سے جتنوں نے توبہ کرلی اور اُن کی سکونت بُرج میں ہوگئی ۔ (۳) لیکن اَوروں نے بالکل غیر قوموں کے ساتھ زندگی بسر کی اور غیر قوموں کے باطل خیالات سے خراب ہوکر خُدا سے مُنحرف ہوگئے اور غیر قوموں کے کام کئے ۔ وُہ غیر قوموں کے ساتھ شمار کیئے گئے ۔ (۴) مگر اُن میں سے بعض اپنے کاموں کے سبب سے جو وُہ کیا کرتے تھے بچ جانے سے مایُوس ہوکر دودِلے ہوگئے، اور جو لوگ دودِلے ہوگئے اُنھوں نے اپنے درمیان تفرقہ ڈال لیا ۔ پس ایسے دو دِلوں کے لئے اُن کے کاموں کی وجہ سے ابھی تک توبہ موجُود ہے ۔ لیکن ضرُور ہے کہ وُہ جلد توبہ کریں تاکہ اُن کی سکونت بُرج کے اندر ہو ۔ اور جنھوں نے توبہ نہیں کی بلکہ خوشیوں میں مستغرق رہے ، اُن کی موت قریب ہے ۔"

۱۰ ۔ جن لوگوں نے ہری ٹہنیاں واپس کیں مگر اُن کی نوکیں سُوکھی ہُوئی اور اُن میں شگاف پڑے ہُوئے تھے وُہ لوگ ہیں جو خُدا کے حضُور ہمیشہ نیک اور ایماندار اور پُرجلال رہے ہیں ، لیکن اگرچہ وُہ تھوڑی خواہشات اور تھوڑے باہمی نفاق کے سبب سے گناہ تو کر بیٹھے تو بھی جب اُنھوں نے میری باتوں کو سُنا تو اُن میں سے ایک بڑے حِصّے نے فوراً توبہ کرلی ، اور اُن کی سکونت بُرج میں ہوگئی ۔ (۲) لیکن اُن میں سے بعض شک میں رہے اور بعض نے شک میں ہوکر بڑا تفرقہ پیدا کردیا ۔ پس اِن میں تو ابھی بھی توبہ کی اُمید ہے اِس لئے کہ وُہ ہمیشہ نیک رہے ہیں ، اور اُن میں سے بمشکل ہی کوئی مرے گا ۔ (۳) لیکن اُن میں سے جتنوں نے سُوکھی ہُوئی مگر تھوڑی سی ہری ٹہنیاں دیں ، وُہ لوگ ہیں جو ایمان تو لے آئے مگر بے شرع کام کرتے رہے ـــ اُنھوں نے خُدا سے ہرگز بغاوت نہیں کی اور اُس نام کو اور خُدا کے خادموں کو خُوشی کے ساتھ قبُول کیا ۔ پس اُنھوں نے بلا پس وپیش توبہ کرلی اور ہر قسم کے فضائل اور راستبازی کو عمل میں لائے ۔ (۴) لیکن ان میں سے بعض اُن کاموں کو جو وُہ کرتے ہیں جان کر خوشی سے دُکھ بھی سہتے ہیں ، پس اِن سب کی سکونت بُرج میں ہوگی ۔"

۱۱ ۔ اور جب وُہ تمام ٹہنیوں کی تشریح کرچکا تو اُس نے مُجھ سے کہا " جا اور سب سے کہدے کہ وُہ توبہ کریں اور وُہ خُدا کے حضُور جئیں گے ، کیونکہ خُداوند نے ترس کھا کر توبہ بخشنے کے لئے سب کے پاس مُجھے بھیجا ہے اگرچہ اپنے کاموں کے سبب بعض اُس کے لائق نہیں ہیں ۔ لیکن چُونکہ خُداوند برداشت کرنے والا ہے اِس لئے وُہ چاہتا ہے کہ جو

اُس کے بیٹے کے ذریعہ بلائے گئے ہیں وُہ بچ جائیں ۔" (۲) مَیں نے اُس سے کہا۔" جناب! مَیں اُمید کرتا ہُوں کہ سب لوگ یہ باتیں سُن کر توبہ کرلیں گے ، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے کاموں سے واقف ہوکر اور خُدا سے ڈر کر توبہ کرے گا ۔" (۳) اُس نے جواب دیا ۔" جتنے لوگ اپنے سارے دل سے توبہ کرلیں گے اور اپنے آپ کو تمام مذکورہ بالا بُرائیوں سے بچا رکھیں گے اور اپنے گُناہوں پر کُچھ اضافہ نہ کریں گے وُہ خُداوند کی طرف سے اپنے پہلے گُناہوں کی شفا پائیں گے ، اگر وُہ اِن حکموں پر شک نہ لائیں ، اور وُہ خُدا کے لئے زندہ رہیں گے لیکن جتنے اپنے گُناہوں پر اضافہ اور اِس دُنیا کی شہوتوں کی طرف عوُد کریں گے ، وُہ خُود اپنے آپ پر موت کا فتوےٰ دیں گے ۔ (۴) لیکن تُو میرے حکموں پر چل اور خُدا کے لئے زندہ رہ ۔" (۵) یہ تمام باتیں مجھ پر ظاہر کرکے اُس نے کہا ۔" اب باقی باتیں مَیں تجھے چند ایام کے بعد بتاؤں گا ۔"

نویں تمثیل

۱۔ بعد ازاں جب مَیں توبہ کے فرشتے اور اُس گڈریہ کے احکام اور تمثیلات کو قلمبند کر چُکا تو وُہ میرے پاس آگیا ، اور اُس نے مجھ سے کہا ۔" مَیں تجھے وُہ تمام باتیں بتانا چاہتا ہُوں جو رُوح القدس نے کلیسیا کی شکل میں ہوکر تجھ سے کہیں ہیں ، کیونکہ وُہی رُوح خُدا کا بیٹا ہے ۔ (۲) کیونکہ جب تُو جسم میں بہت کمزور تھا تو وُہ باتیں فرشتے کی معرفت تجھے بتائی نہیں گئیں تھیں ۔ پس جبکہ تُو رُوح کے ذریعہ قوّت پا چُکا ہے اور اپنی قوّت میں ایسا زور آور ہے کہ تُو فرشتے کو بھی دیکھ سکتا ہے تو اسی لئے تجھے کلیسیا کی معرفت جو بُرج کی عمارت ہے بتا دیا گیا تھا ۔ تُو نے تمام باتیں عمدگی سے اور لائق طور پر اُس دوشیزہ سے تعلیم پاکر دیکھ لی ہیں ۔ لیکن اب تُو ایک فرشتے کے وسیلے سے دیکھتا ہے اگرچہ وُہ بھی خُود رُوح القدس ہی کے ذریعہ سے ہے ۔ (۳) لیکن لازم ہے کہ تُو سب باتیں زیادہ تحقیقی طور پر مجھ سے سیکھ لے ، کیونکہ مَیں اُس جلیل فرشتے کی طرف سے اِسی لئے تیرے گھر میں رہنے کے واسطے مقرّر ہُوا ہُوں تاکہ تُو سب باتیں خاطر خواہ طور پر جان لے اور پہلے کی طرح کسی بات میں خوف نہ کرے ۔" (۴) اور وُہ مجھ کو آرکیڈیا میں ایک گول پہاڑ پر لے گیا اور مجھے اُس پہاڑ کی چوٹی پر بٹھا دیا اور مجھے ایک وسیع

میدان دکھایا۔ اور اُس میدان کے گرداگرد بارہ پہاڑ تھے اور اُن میں سے ہر پہاڑ کی جُدا جُدا شکل تھی۔ (۵) پہلا پہاڑ کاجل کی طرح سیاہ تھا۔ دُوسرا برہنہ، بلا سبزہ تھا۔ تیسرا کانٹوں اور جھاڑیوں سے پُر تھا۔ (۶) مگر چوتھے پہاڑ پر نیم خشک بُوٹے تھے۔ بُوٹوں کے اُوپر کا حِصّہ تو سبز تھا، مگر جڑ کے پاس کا حِصّہ خُشک تھا۔ لیکن بعض بُوٹے سُوکھ گئے تھے، کیونکہ سُورج نے اُن کو جلا دیا تھا (۷) مگر پانچویں پہاڑ پر سبز بُوٹے تھے اور وُہ جھاڑی دار تھے۔ چھٹے پہاڑ پر کھڈیں ہی کھڈیں بھری پڑی تھیں۔ بعض اُن میں سے چھوٹی تھیں اور بعض بڑی۔ اور اُن کھڈوں میں بُوٹے تھے، مگر وُہ بُوٹے زیادہ سبز نہ تھے بلکہ عام طور پر جُھلسے ہوئے تھے۔ (۸) لیکن ساتویں پہاڑ پر سر سبز بُوٹے تھے اور سارا پہاڑ لہلہا رہا تھا، اور ہر قسم کے مویشی اور پرندے چر چُگ رہے تھے۔ اور جس قدر کہ مویشی اور پرندے اُس پر چرتے چُگتے تھے اُسی قدر اُس پہاڑ کے بُوٹے زیادہ پھُولتے پھلتے تھے۔ آٹھواں پہاڑ چشموں سے پُر تھا اور خُدا کی ہر قسم کی مخلُوقات اُس پہاڑ کے چشموں سے پانی پیتی تھی۔ (۹) نویں پہاڑ میں پانی مطلق نہ تھا اور وُہ بالکل ویران تھا، اور اُس میں جنگلی درندے اور مُہلک کیڑے مکوڑے تھے جو آدمیوں کو برباد کرتے ہیں۔ مگر دسویں پہاڑ پر بڑے بڑے درخت تھے اور سارا پہاڑ سایہ دار تھا اور اُن کے سایہ کے نیچے بھیڑیں چرتی اور آرام کرتی تھیں (۱۰) گیارہویں پہاڑ پر نہایت گنجان درخت تھے، اور وُہ درخت سب کے سب پھلدار اور قسم قسم کے میووں سے آراستہ و پیراستہ تھے جو شخص اُن کو دیکھتا تھا یہی چاہتا تھا کہ اُن کے پھلوں میں سے کھالے۔ مگر بارہواں پہاڑ بالکل سفید تھا اور اُس کا نظارہ بالکل خُوشنما تھا، اور وُہ پہاڑ اپنے آپ میں نہایت ہی موزوں تھا۔

۲۔ اور اُس نے میدان میں مُجھے ایک بڑی سفید چٹان دکھائی جو میدان ہی سے اُبھری ہوئی تھی۔ یہ چٹان پہاڑوں سے بلند اور مربع تھی اور ایسی تھی کہ کُل دُنیا اُس میں سما سکتی تھی۔ (۲) ہاں یہ چٹان قدیم تھی اور اُس میں ایک بڑا سا دروازہ تراشا ہُوا تھا لیکن مُجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس پھاٹک کی تراش نئی ہے لیکن وُہ پھاٹک آفتاب سے بھی زیادہ چمکدار تھا کیونکہ مُجھے اُس پھاٹک کی تجلّی سے حیرت آتی تھی (۳) اور اُس پھاٹک کے گرداگرد بارہ کنواریاں کھڑی تھیں۔ پس وُہ چار کنواریاں جو چاروں کونوں پر کھڑی تھیں مُجھے باقی کنواریوں سے زیادہ شاندار معلُوم ہوتی تھیں تاہم باقی بھی شاندار تھیں، اور وُہ پھاٹک

کے چاروں کونوں پر کھڑی تھیں اور باقی کنواریاں اُن کے درمیان دو دو کرکے ایستادہ تھیں۔ (۴) وُہ کتانی جامہ پہنے اور موزونی کے ساتھ کمر کسے ہُوئے تھیں اور اُن کے دہنے کندھے پوشاک سے باہر نکلے ہُوئے (یعنی برہنہ) تھے گویا کہ وُہ کچھ بوجھ اُٹھانا چاہتی ہیں۔ وُہ اِس طرح تیار تھیں گویا کہ وُہ بڑی خُوش اور مستعد تھیں۔ (۵) جب مَیں نے یہ دیکھا تو اپنے آپ میں بڑا متعجب ہُوا کہ مَیں ایک بڑا اور شاندار معاملہ دیکھتا ہُوں — مَیں کنواریوں کے بارے میں پھر حیران ہُوا کہ وُہ باوجُود ایسی نازک اندام ہونے کے بھی مَردوں کی طرح کھڑی ہیں گویا کہ تمام آسمان کو اُٹھا لینے کو ہیں۔ (۶) اور اُس گڈریئے نے مُجھ سے کہا ”تُو اپنے آپ میں کیا سوچ رہا ہے، کیوں پریشان ہو رہا ہے اور کیوں مغموم ہے؟ کیونکہ اگر تُو دانا ہے تو جس بات کو تُو سمجھ نہیں سکتا اُس کی کوشش مت کر بلکہ خُدا سے دریافت کر تاکہ تُو اُس کے سمجھنے کی عقل حاصل کرے۔ (۷) تُو اپنے پیچھے کی چیزوں کو دیکھ نہیں سکتا مگر جو تیرے سامنے ہیں اُن کو تُو دیکھتا ہے۔ پس جن چیزوں کو تُو نہیں دیکھ سکتا اُن کو جانے دے اور اپنے آپ کو تکلیف نہ دے لیکن جن باتوں کو تُو دیکھتا ہے اُن پر حاوی ہو اور باقی چیزوں کی بابت جد وجہد مت کر — جتنی باتیں مَیں تجھے دکھاؤں گا اُن سب کا تُجھ سے بیان بھی کر دُوں گا، پس باقی باتوں کی بابت منتظر رہ۔“

۳۔ مَیں نے چھ قد آور اور شاندار اور ہمشکل آدمی آتے ہُوئے دیکھے۔ اور اُنہوں نے لوگوں کے ایک گروہ کو بُلایا اور وُہ لوگ بھی جو آئے تھے قد آور اور خُوبصورت اور طاقتور مرد تھے — اُن چھ آدمیوں نے پھاٹک کے اُوپر اُنہیں ایک بُرج بنانے کا حُکم دیا اور جبکہ وُہ لوگ جو بُرج بنانے کے لئے آئے تھے پھاٹک کے گرد اِدھر اُدھر دوڑنے لگے تو اُنہوں نے ایک بڑا شور پیدا کیا۔ (۲) اور وُہ کنواریاں جو پھاٹک کے چَوگرد کھڑی تھیں اُن آدمیوں سے کہہ رہی تھیں کہ جلد بُرج بناؤ، اور کنواریوں نے اپنے ہاتھ لمبے کئے گویا کہ اُن آدمیوں سے کُچھ لینا چاہتی تھیں — وُہ چھ آدمی پتھروں کو حُکم کرتے تھے کہ کسی گڑھے سے نکل کر اُوپر چلے آئیں اور بُرج کی تعمیر کے لئے چلے جائیں چنانچہ دس مربع اور چمکیلے اور ناتراشے ہُوئے پتھر اُوپر چڑھ گئے۔ (۴) اور اُن چھ آدمیوں نے اُن کنواریوں کو آواز دی اور حُکم کیا کہ اُن تمام پتھروں کو لے جائیں جو بُرج کی تعمیر کے لئے جانے والے تھے اور پھاٹک سے گذر کر وُہ پتھر اُن لوگوں کو دیدیں جنہوں نے بُرج بنانا تھا۔ (۵) اُن کنواریوں نے اُن پہلے دس پتھروں کو جو اُس گہرے مقام سے اُوپر آئے تھے ایک دُوسرے کے سر پر رکھ

دیا اور وُہ ایک ایک کرکے لے گئیں۔

۴۔ پھر وُہ پھاٹک کے ساتھ اُسی ترتیب سے کھڑی ہو گئیں۔ وُہ طاقتور معلوم ہوتی تھیں۔ آخر وُہ پتھّر کے کونوں کے پیچھے جھک گئیں ——————

—————— اور یُوں تمام پتھّروں کو اُٹھا لیا۔ اور جیسا کہ اُنہیں کہا گیا تھا وُہ اُن پتھّروں کو پھاٹک کے عین درمیان سے لے گئیں اور بُرج کے لئے اُنہیں اُن آدمیوں کو دیا، اور اُن لوگوں نے پتھّر لے کر بُرج تعمیر کر دیا۔ (۲) اس بُرج کی تعمیر اُس بڑی چٹان پر پھاٹک کے اُوپر تھی۔ پس وُہ دس پتھّر باہم جوڑ دئیے گئے اور اُنہوں نے تمام چٹان کو ڈھانپ لیا۔ یُوں وُہ بُرج کی عمارت کی بُنیاد ہو گئے۔ اِسطرح وُہ چٹان اور پھاٹک تمام بُرج کے حامل تھے۔ (۳) اِن دس پتھّروں کے بعد اُس قعر سے پچیس پتھّر اور اُوپر آ گئے۔ اور چُونکہ پہلے پتھّروں کی طرح یہ پتھّر بھی کنواریوں سے لائے گئے تھے اِس لئے وُہ بھی بُرج کی عمارت میں ٹھیک آ گئے۔ ان کے بعد پینتیس پتھّر آئے اور اُسی طرح وُہ بھی بُرج کی عمارت میں ٹھیک آ گئے۔ ان کے بعد چالیس پتھّر اوپر نکل آئے اور یہ بھی بُرج کی عمارت میں لگا دیئے گئے۔ پس بُرج کی بُنیاد میں چار قطاریں ہو گئیں۔ (۴) اب اُس گہرائیں سے پتھّر آنے بند ہو گئے، اور معمار بھی تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گئے۔ اور پھر چھ آدمیوں نے لوگوں کے مجمع کو حکم کیا کہ بُرج کی تعمیر کے لئے پہاڑوں سے پتھّر لائیں۔ پس وُہ تمام پہاڑوں میں مختلف رنگوں کے پتھّر جو آدمیوں کے ہاتھ سے تراشے گئے تھے لے آئے اور کنواریوں کے حوالے کر دیئے۔ وُہ کنواریاں اُن کو پھاٹک میں سے ہو کر لے گئیں اور اُنہیں بُرج کی تعمیر کے لئے سپُرد کر دیئے۔ جب رنگ برنگ کے پتھّر عمارت میں لگ گئے تو وُہ یکساں سفید ہو گئے اور اُن کے مختلف رنگ تبدّل ہو گئے۔ (۶) لیکن بعض پتھّر جو عمارت کے لئے آدمیوں کو پکڑائے گئے تھے وُہ چمکیلے نہ ہوئے، بلکہ جیسے وُہ رکھے گئے تھے ویسے ہی وُہ رہے، کیونکہ وُہ کنواریوں کے ذریعہ نہیں دیئے گئے تھے، اور نہ ہی پھاٹک میں سے ہو کر پہنچائے گئے تھے۔ پس وُہ پتھّر بُرج کی عمارت میں غیر موزوں تھے۔ (۷) مگر اُن چھ آدمیوں نے اُن غیر موزوں پتھّروں کو بُرج کی عمارت میں دیکھ کر اُن کو نکال دینے اور اُسی جگہ نیچے لے جانے کا حکم دیا جہاں سے وُہ لائے گئے تھے۔ (۸) اور اُنہوں نے اُن آدمیوں کو جو پتھّر لا رہے تھے کہا تُم تعمیر کے لئے پتھّر مت دو، مگر اُنہیں بُرج کے پاس رکھ دو تاکہ کنواریاں اُن کو

پھاٹک میں سے ہو کر لے جائیں اور تعمیر کے لئے دیں، کیونکہ اگر وُہ اِن کنواریوں کے ہاتھوں سے پھاٹک میں سے ہو کر پیش نہ کئے جائیں تو وُہ اپنا رنگ بدل نہیں سکتے۔ پس تُم بے فائدہ کوشش مت کرو۔"

۵۔ وُہ عمارت اُسی دِن ختم ہو گئی مگر بُرج مکمل نہ ہُوا کیونکہ اُس پر پھر تعمیر ہونے والی تھی کیونکہ تعمیر میں وقفہ ہو گیا چنانچہ اُن چھ آدمیوں نے تمام معماروں کو تھوڑی دیر کے لئے کام بند کر دینے اور آرام کرنے کا حُکم دیا، مگر کنواریوں کو بُرج سے روانہ ہونے کی اجازت نہ دی۔ اور مجھے ایسا معلُوم ہُوا کہ وُہ کنواریاں بُرج کی حفاظت کے لئے مقرّر کی گئی تھیں۔ (۲) جب سب روانہ ہو گئے اور آرام کرنے لگے تو مَیں نے اُس گڈریہ سے کہا "جنابِ من! بُرج کی تعمیر ختم کیوں نہ ہُوئی؟" اُس نے جواب دیا۔ "بُرج ہرگز ختم نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ اُس کا مالک آ کر اِس عمارت کو آزما نہ لے، تاکہ اگر کوئی پتّھر غیر موزوں پائے جائیں تو وُہ اُن کو بدل ڈالے، کیونکہ بُرج اُسی کی مرضی کے مُطابق تعمیر ہوتا ہے۔" (۳) مَیں نے اُس سے کہا "جنابِ من! مَیں اِس بُرج کی تعمیر کو اور چٹان اور پھاٹک اور پہاڑوں اور کنواریوں اور اُن پتّھروں کی بابت سمجھنا چاہتا ہُوں، جو اِس گڑھے میں سے آئے اور تراشے ہُوئے نہ تھے۔ بلکہ جیسے وُہ تھے وَیسے ہی عمارت میں آ گئے تھے۔ (۴) مَیں یہ معلُوم کرنا چاہتا ہُوں کہ بُنیاد میں دس پتّھر اور پھر پچیس اور پھر پینتیس اور پھر چالیس پتّھر کیوں لگائے گئے۔ نیز اُن پتّھروں کی بابت جو تعمیر میں آ چکے تھے اور پھر وہاں سے نکالے گئے اور اپنی پہلی جگہ میں رکھ دئیے گئے تھے آپ ان تمام باتوں کی بابت میری رُوح کو مطمئن کیجئے اور یہ باتیں مُجھے سمجھا دیجئے۔" (۵) اُس نے جواب دیا۔ "اگر یہ پایا جائے کہ تُو صرف نام ہی کا سرگرم نہیں، تو تُو سمجھ لے گا۔ کیونکہ ہم تھوڑے دِنوں کے بعد اِس جگہ آئیں گے اور تُو اِس بُرج کے متعلق باقیماندہ ضرُوری باتیں دیکھے گا اور تمام تمثیلوں کو بخُوبی سمجھ لے گا۔" (۶) اور تھوڑے دنوں کے بعد ہم اُس جگہ آئے جہاں بیٹھے ہُوئے تھے۔ اُس نے مُجھ سے کہا۔ "آؤ ہم بُرج کے پاس چلیں، کیونکہ بُرج کا مالک اُس کے ملاحظہ کے لئے آتا ہے۔" اور ہم بُرج کے پاس چلے گئے، اور بُرج کے پاس سوا کنواریوں کے اور کوئی بھی نہ تھا۔ (۷) اُس چرواہے نے اُن کنواریوں سے پُوچھا کہ بُرج کا مالک آ گیا ہے یا نہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ وُہ تو عمارت کے ملاحظہ کے لئے آنے ہی والا ہے۔

۶۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے بہت سے آدمیوں کی ایک قطار دیکھی جو آ رہے تھے۔ اُن کے درمیان ایک ایسا طویل القامت شخص تھا جو بُرج کا ہمسر تھا۔ (۲) وُہ چھ آدمی جو تعمیر پر متعیّن تھے اُس کے دہنے بائیں خراماں تھے، اور تعمیر کے سب کارکنان اُس کے ہمرکاب تھے، اور بہت سے جلیل القدر آدمی اُس کے حلقہ بند تھے۔ بُرج کی محافظ کنواریوں نے اُس کا استقبال کیا اور اُس کے بوسے لئے، اور بُرج کے گرداگرد اُس کے نزدیک نزدیک چلنے پھرنے لگیں۔ (۳) اُس شخص نے عمارت کا ایک ایسی باریک بینی سے امتحان کیا کہ ہر ایک پتھر کو مس کیا اور ایک چھڑی ہاتھ میں لے کر اُس عمارت کے ہر ایک پتھر کو ٹھکورتا گیا۔ (۴) جب وُہ ٹھکور رہا تھا تو اُن میں سے بعض کاجل کی طرح کالے ہو گئے۔ بعض پر چتیاں پڑ گئیں۔ بعضوں میں شگاف ہو گئے۔ بعض کی پپڑیاں اُتر گئیں اور بعض نہ سیاہ رہے نہ سفید۔ بعض ناہموار اور دُوسرے پتھروں کے ساتھ میل نہ کھانے والے ہو گئے، اور بعض میں بہت سے داغ پڑ گئے۔ یہ اُن پتھروں کی مختلف صُورتیں عمارت کے لئے غیر موزوں پائی گئیں۔ (۵) پس اُس نے اُن تمام پتھروں کے بُرج میں سے نکال دیئے جانے اور بُرج کے پاس رکھ دیئے جانے کا اور دیگر پتھروں کے لائے اور اُن کی اپنی جگہ میں پھینک دیئے جانے کا حکم دیا۔ (۶) اور معماروں سے اُس نے پُوچھا کہ آپ کن پہاڑوں میں سے چاہتے ہیں کہ پتھر لائے جائیں اور اِن کی جگہ لگائے جائیں۔ اُس نے پہاڑوں میں سے تو پتھر لانے کا حکم نہیں دیا مگر نزدیک کے ایک مَیدان میں سے لانے کا حکم دیا۔ (۷) چنانچہ مَیدان کھودا گیا، اور اُس میں چمکدار اور مربّع پتھر نکلے مگر اُن میں سے بعض مدوّر بھی تھے۔ جس قدر پتھر جہاں جہاں سے اُس مَیدان میں سے نکلے سب لائے گئے، اور پھاٹک میں سے ہو کر اُن کنواریوں کے پاس پہنچا دیئے گئے۔ (۸) وُہ مربّع پتھر تراشے اور نکالے ہُوئے پتھروں کی جگہ رکھے گئے مگر گول پتھر عمارت میں لگائے نہ گئے، اِس لئے کہ وُہ تراشے جانے کے لحاظ سے سخت تھے اور اُن کی ترشائی کا کام آہستہ تھا۔ لیکن اُن کو بُرج کے پاس رکھ دیا گویا کہ اُن کا تراشنا اور عمارت میں لگایا جانا مدِّنظر تھا، کیونکہ وُہ بڑے چمکیلے تھے۔

۷۔ پس جب وُہ جلیل القدر شخص جو تمام بُرج کا مالک تھا یہ سب باتیں ختم کر چکا تو اُس نے گڈریئے کو اپنے پاس بُلایا اور بُرج کے پاس پڑے ہُوئے سارے پتھر جو

عمارت سے نکال ڈالے گئے تھے اُس کے سپرد کر دیئے۔ اور اُس نے کہا ”(۲) اِن پتھروں کو جو دُوسرے پتھروں کے ساتھ ٹھیک آ سکتے ہیں بڑی ہوشیاری کے ساتھ صاف کر اور اُن کو بُرج کی عمارت میں لگا دے۔ مگر جو ٹھیک آنیوالے نہیں ہیں اُن کو بُرج سے دُور پھینک دے۔“ (۳) وُہ چرواہے کو اُن تمام باتوں کا حکم دے کر مع اپنے تمام ہمراہیوں کے جن کے ساتھ وُہ آیا تھا بُرج سے روانہ ہو گیا، مگر کنواریاں بُرج کے گرداگرد اُس کی نگہبانی کے لئے کھڑی رہیں۔ (۴) میں نے اُس چرواہے سے کہا ”یہ پتّھر جو رد کر دیئے گئے ہیں بُرج کی عمارت میں پھر کس طرح جا سکتے ہیں؟“ اُس نے جواب دیا ”تو اِن پتّھروں کو دیکھتا ہے؟“ مَیں نے کہا ”جناب مَیں دیکھتا ہوں۔“ اُس نے کہا ”مَیں اِن پتّھروں کی بڑی مقدار کو گھڑوں گا اور اُن کو عمارت میں لگاؤں گا تب وُہ باقی پتّھروں کے ساتھ ٹھیک آ جائیں گے۔“ (۵) مَیں نے اُس سے کہا ”یہ تراشے جانے کے بعد کس طرح سے اُسی جگہ کو پُر کر سکتے ہیں؟“ اُس نے جواب دیا ”جس قدر چھوٹے چھوٹے پتّھر ملیں گے وُہ عمارت کے اندر لگائے جائیں گے، اور جو بڑے بڑے ملیں گے وُہ باہر کی طرف لگائے جائیں گے اور اُن کے ساتھ خُوب پیوستہ ہو جائیں گے۔“ (۶) یہ باتیں کہہ کر اُس نے مُجھ سے کہا ”اَب آؤ ہم چلیں، اور دو دِن کے بعد ہم پھر آئیں گے ـــ ان پتّھروں کو صاف کریں گے اور ان کو عمارت میں لگائیں گے کیونکہ بُرج کے چوگرد کی سب چیزوں کو صاف کرنا ضرُوری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مالک ناگہاں آ جائے اور بُرج کے گرد میلا پا کر ناراض ہو جائے اور یہ پتّھر بُرج کی عمارت میں نہ پہنچیں اور مَیں بھی مالک کے سامنے بے پروا نظر آؤں۔“ (۸) اور ہم دو دن کے بعد بُرج کے پاس آئے اور اُس نے مُجھ سے کہا ”آؤ ہم تمام پتّھروں کی پڑتال کریں اور جو عمارت میں جا سکتے ہیں اُن کو دیکھیں۔“ مَیں نے جواب دیا ”حکم۔ ہم اِس ارشاد کی تعمیل کے لئے تیّار ہیں۔“

۹۔ اور ہم نے شرُوع کر کے پہلے سیاہ پتّھروں کا ملاحظہ کیا، اور جیسے وُہ عمارت میں سے نکالے گئے تھے ویسے ہی ملے ـــ چرواہے نے بُرج میں سے اُن کے نکالے اور علیٰحدہ رکھے جانے کا حُکم کیا۔ (۲) پھر اُس نے اُن کا ملاحظہ کیا جن پر چتّیاں پڑ گئی تھیں اور اُن میں سے بہتوں کو لے کر اُن کو تراشا اور کنواریوں کو حُکم دیا کہ

کہ اُن کو اُٹھا کر عمارت میں لگائیں، اور کنواریوں نے اُنہیں اُٹھایا اور بُرج کی عمارت میں اندر وار رکھ دیا۔ لیکن باقیوں کو سیاہ پتھّروں کے ساتھ رکھنے کا حکم دیا کیونکہ وُہ بھی سیاہ پائے گئے تھے۔ (۳) پھر تڑخے ہُوئے پتھّروں کا ملاحظہ کیا، اور اُن میں سے بُہتوں کو اُس نے صُورت دی اور حُکم دیا کہ وُہ کنواریوں کے ذریعہ عمارت میں لگائے جائیں۔ لیکن وُہ باہر کی طرف لگائے گئے تھے کیونکہ وُہ زیادہ تر تندرست پائے گئے تھے۔ مگر باقی کے پتھّر بُہت سے شگاف ہونے کی وجہ سے صُورت نہ پکڑ سکے پس اِس سبب سے وُہ بُرج کی عمارت میں سے پھینک دیئے گئے۔ (۴) پھر اُس نے داغی پتھّروں کا ملاحظہ کیا اور اُن کے درمیان بُہت سے سیاہ پتھّر ملے بعض میں تو بڑے بڑے شگاف پڑ گئے ہُوئے تھے اور اُس نے اُن کے بھی مردود شدہ پتھّروں میں رکھے جانے کا حُکم دیا۔ مگر جو باقی بچ رہے تھے اُن کو صاف کر کے اور صُورت دے کر عمارت میں رکھے جانے کا حُکم دیا۔ اور کنواریوں نے اُنہیں اُٹھایا اور بُرج کی عمارت کے درمیان ٹھیک ٹھیک لگا دیا کیونکہ وُہ زیادہ کمزور تھے۔ (۵) پھر اُس نے نیم سیاہ اور نیم سفید پتھّروں کو آزمایا اور اُن میں سے بُہت سے پتھّر سیاہ پائے گئے۔ اور اُس نے پھینکے ہُوئے پتھّروں کے ساتھ اُنہیں بھی اُٹھا دینے کا حُکم کیا لیکن تمام باقیماندہ پتھّر سفید پائے گئے اور کنواریوں نے اُن کو اُٹھا لیا۔ چونکہ وُہ سفید تھے اِس لئے خود کنواریوں سے وُہ عمارت میں لگا دیئے گئے اور چونکہ عُمدہ تھے اِس لئے وُہ باہر کی طرف لگائے گئے کیونکہ وُہ اندر کی طرف لگے ہُوئے پتھّروں کو باہم پیوستہ کر سکتے تھے کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی بالکل چھوٹا نہ تھا۔ (۶) پھر اُس نے سخت اور ناہموار پتھّروں کا ملاحظہ کیا اور اُن میں سے بُہت تھوڑے ایسے تھے جو قابلِ تراش نہ ہونے کی وجہ سے پھینک دیئے گئے۔ کیونکہ وُہ بُہت سخت پائے گئے، مگر اُن میں سے باقیماندہ گھڑے گئے اور کنواریوں نے اُنہیں اُٹھایا اور بُرج کی عمارت کے درمیان ٹھیک ٹھیک لگا دیا، کیونکہ وُہ زیادہ کمزور تھے۔ (۷) بعدہٗ اُس نے چتّی دار پتھّروں کا امتحان کیا، اور اُن میں سے بُہت تھوڑے ایسے تھے جو سیاہ پڑ گئے تھے اور باقی پتھّروں کے درمیان پھینک دیئے گئے تھے، مگر وُہ جو بُہت زیادہ چمکدار اور عُمدہ تھے وُہ بھی کنواریوں کے ذریعہ سے عمارت میں ٹھیک ٹھیک لگا دیئے گئے، مگر زیادہ زور آور ہونے کے سبب سے وُہ باہر کی طرف لگائے گئے۔

۹- پھر وُہ سفید اور گول پتھّروں کو آزمانے آیا اور اُس نے مجھ سے کہا۔ "ہم اِن پتھّروں کی بابت کیا کریں؟" مَیں نے جواب دیا۔ "جنابِ من! مَیں کیا جان سکتا ہُوں؟" اُس نے جواب دیا۔ "تو اُن کی بابت کُچھ بھی نہیں جانتا؟" - (۲) مَیں نے اُس سے کہا۔ "جناب! ایسا ہُنر تو مَیں رکھتا ہی نہیں - نہ ہی مَیں سنگتراش ہُوں - اور نہ مَیں یہ کام جانتا ہُوں۔" اُس نے کہا۔ "کیا تُو نہیں دیکھتا کہ وُہ بُہت ہی گول ہیں؟ اور اگر مَیں اُن کو مربّع بنانا چاہُوں تو اُن سے بُہت کُچھ تراشنا ضرُوری ہے - لیکن لازم ہے کہ اُن میں سے بعض عمارت میں لگائے جائیں۔" مَیں نے جواب دیا۔ "اَے خُداوند! اگر ضرُوری ہے تو تُو اپنے آپ کو تکلیف کیوں دیتا ہے اور جن کو چاہتا ہے اُن کو عمارت کے لئے چُن اور اُس میں لگا کیوں نہیں دیتا؟" اُس نے اُن میں سے بڑے بڑے اور چمکدار پتھّر چُن لئے اور اُن کو ایک خاص صُورت دی - اور کنواریوں نے اُن کو اُٹھا کر عمارت کے بیرونی حِصّہ میں جڑ دیا - (۴) لیکن پتھّروں کو جو بچ رہے تھے اُٹھا کر میدان میں اُسی جگہ رکھ دیا جہاں سے وُہ لائے گئے تھے، مگر دُور نہ پھینکے گئے۔ اُس نے کہا۔ "کیونکہ بُرج ابھی تھوڑا سا بننا باقی ہے، اور بُرج کا مالک نہایت آرزومند ہے کہ یہ پتھّر عمارت میں لگ جائیں اِس لئے کہ وُہ بڑے چمکدار ہیں۔" (۵) اور بارہ عورتیں بلائی گئیں جو نہایت حسین تھیں اور سیاہ پوشاک پہنے تھیں اور کمریں کسی تھیں اور اُن کے کندھے برہنہ اور بال لٹک رہے تھے - لیکن وُہ عورتیں مُجھے وحشی سی معلُوم ہُوئیں - اور اُس چرواہے نے عمارت سے دُور پھینکے ہُوئے پتھّروں کو اُٹھانے اور اُن کو اُنہیں پہاڑوں کے پاس جہاں سے وُہ لائے گئے تھے لیجانے کے لئے اُن عورتوں کو حُکم دیا - (۶) اُنہوں نے اُن کو خوشی سے اُٹھا لیا ——— وُہ اُن تمام پتھّروں کو لے گئیں اور وہاں ہی رکھ دیا جہاں سے وُہ لئے گئے تھے — جب تمام پتھّر اُٹھا دیئے گئے اور بُرج کے گِرد کوئی پتھّر پڑا نہ رہا تو گڈریئے نے مُجھ سے کہا۔ "آؤ ہم بُرج کے گِرد پھریں اور دیکھیں کہ اُس میں کہیں کوئی نقص نہ ہو۔" مَیں نے بھی اُس کے ساتھ بُرج کے گِرد چکّر لگایا - (۷) اور گڈریئے نے جب دیکھا کہ بُرج بلحاظ عمارت کے خُوب موزوں ہے تو وُہ بُہت خُوش ہُوا، کیونکہ بُرج ایسا عُمدہ بنا ہُوا تھا کہ جب مَیں نے دیکھا تو مَیں اُس کی عمارت کا مشتاق ہو گیا ——— بُرج ایسا بنا ہُوا تھا کہ گویا ایک ہی پتھّر کا تھا اور اُس میں ایک ہی ترتیب تھی ——— وُہ پتھّر چٹان میں سے تراشا ہُوا معلُوم ہوتا تھا، کیونکہ وُہ مُجھے ایک ہی پتھّر نظر آتا تھا۔

۱۰- مَیں بھی اُس کے ساتھ سیر کر کے اور ایسی عُمدہ شے دیکھکر خُوش تھا — گڈریئے نے مُجھ سے کہا ۔" جا اور اُن بُجھا ہُوا عُمدہ گارا لا تاکہ مَیں اُن پتّھروں کی دراڑیں بھر دُوں جو نکالے گئے تھے اور عمارت میں رکھدیئے گئے ہیں ، کیونکہ بُرج کو چوطرفہ کا ہموار ہونا لازم ہے"۔ (۲) اور جیسا کہ اُس نے مُجھے فرمایا تھا مَیں اُس کے پاس لے آیا ، اور اُس نے مُجھ سے کہا " میری مدد کر اور یہ کام جلد مکمّل ہو جائے گا "۔ پس اُس نے پتّھروں کی جو عمارت میں لگے ہُوئے تھے دراڑیں بند کر دیں ۔ اور حُکم دیا کہ بُرج کے گرد جھاڑو دیا جائے اور صفائی کی جائے ۔ (۳) اور کنواریوں نے جھاڑو لے کر صاف کر دیا — تمام کُوڑا کرکٹ بُرج سے اُٹھا دیا اور پانی چھڑک دیا ، اور بُرج کی وُہ جگہ مسرّت بخش اور خُوبصُورت ہو گئی ۔ (۴) پھر گڈریئے نے مُجھ سے کہا " سب کُچھ صاف ہو گیا ہے ۔ اگر مالک بُرج کا ملاحظہ کرنے آئے تو وُہ ہم پر الزام لگانے کی کوئی وجہ نہیں پائے گا ۔ یہ باتیں کہہ کر اُس نے روانہ ہونا چاہا ۔ (۵) مگر مَیں نے اُس کا دامن پکڑ لیا اور اُسے خُداوند کی قسم دینے لگ پڑا کہ جو کُچھ تُو نے مُجھے دکھایا ہے اُن سب کی تشریح کر ۔ اُس نے مُجھ سے کہا " مُجھے تھوڑا سا کام ہے ۔ مَیں سب کُچھ تجھ سے بیان کر دُوں گا جب تک مَیں آؤں تُو یہاں میری انتظاری کر "۔ مَیں نے جواب دیا " جناب ! مَیں یہاں اکیلا کیا کروں گا ؟" اُس نے کہا " تُو اکیلا نہیں ہے ۔ خُود یہ کنواریاں تیرے ساتھ ہیں "۔ مَیں نے اُس سے کہا ۔ " پس تُو مُجھے اُن کے حوالہ کر دے "۔ چنانچہ گڈریئے نے اُنہیں بلایا اور کہا " مَیں اِس کو تمہارے سپُرد کرتا ہُوں تاوقتیکہ مَیں واپس آؤں "۔ اور وُہ یہ کہکر چلا گیا ۔ (۷) مَیں کنواریوں کے ساتھ اکیلا رہ گیا ۔ وُہ بڑی خُوش تھیں اور میری طرف سے حُسنِ ظن رکھتی تھیں علی الخصُوص وُہ چار کنواریاں زیادہ شاندار تھیں ۔

۱۱- مذکورہ بالا کنواریوں نے مُجھ سے کہا " گڈریہ آج یہاں نہیں آئے گا "۔ مَیں نے جواب دیا " پس مَیں کیا کروں گا ؟" اُنہوں نے کہا شام تک اُس کی انتظاری کر ، اور اگر وُہ آگیا تو تیرے ساتھ بات چیت کرے گا ، اور اگر وُہ نہ آیا تو تُو اُس کے آنے تک یہاں ہی ہمارے ساتھ رہ "۔ (۲) مَیں نے جواب دیا " مَیں شام تک اُس کی انتظاری کروں گا اور اگر وُہ نہ آئے تو مَیں اپنے گھر کو چلا جاؤں گا ، اور کل واپس آ جاؤں گا "۔ لیکن اُنہوں نے جواب میں مُجھ سے کہا " تُو ہمارے سپُرد ہُوا ہے اور ہمارے پاس سے جا نہیں سکتا "۔ (۳) مَیں نے کہا " پس مَیں رہُوں کہاں ؟" اُنہوں نے کہا " تُو خاوند کی طرح نہیں بلکہ بھائی کی طرح

ہمارے ساتھ رات کاٹ لے، کیونکہ ہم تجھے پیار کرتی ہیں۔" مگر مَیں اُن کے ساتھ رہنے سے شرماتا تھا۔ (۴) لیکن جو کنواری اِن میں سے اوّل درجہ کی معلوم ہوتی تھی اُس نے مجھے چوما اور مجھ سے بغلگیر ہونا شروع کیا۔ جب باقی کنواریوں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے بغل گیر ہو رہی ہے تو وہ بھی مجھے چومنے لگیں اور بُرج کے گرد پھرنے اور میرے ساتھ کھیلنے لگیں۔ (۵) مَیں بھی لڑکے کی طرح ہو گیا اور اُن کے ساتھ کھیلنے لگ پڑا۔ کیونکہ بعض تو اُن میں سے ناچتی تھیں اور بعض کیلیں لگا رہی تھیں اور بعض گاتی تھیں مگر مَیں خاموش اُن کے ساتھ بُرج کے گرد پھرتا رہا تھا اور خوش تھا۔ (۶) مگر جب شام ہوئی تو مَیں نے اپنے گھر جانا چاہا لیکن اُنہوں نے جانے نہ دیا بلکہ مجھے روک رکھا۔ اور مَیں رات اُن کے ساتھ رہا۔ اور بُرج کے پاس سو رہا۔ (۷) کیونکہ کنواریوں نے اپنی کتانی قبائیں زمین پر بچھا دیں اور مجھے اپنے درمیان لٹا لیا — وہ دُعا کے سوا کچھ نہ کرتی تھیں۔ مَیں بھی اُن کے ساتھ لگاتار دُعا مانگتا رہا اور اُن سے کچھ کم نہ رہا۔ مجھے اِس طرح دُعا مانگتے دیکھ کر کنواریاں خوش ہوئیں۔ اور مَیں اُس جگہ کنواریوں کے ساتھ صبح کی دوسری گھڑی تک رہا۔ (۸) تب گڈریہ آیا اور اُن سے کہا "تم نے اُسے کچھ تکلیف تو نہیں دی؟" اُنہوں نے جواب دیا "اُس سے پوچھ لو۔" مَیں نے کہا "جناب! مَیں تو اِن کے ساتھ رہ کر بڑا خوش رہا۔" اُس نے مجھ سے کہا "تُو نے رات کھایا کیا ہے؟" مَیں نے جواب دیا "جنابِ من! مَیں تو ساری رات خداوند کا کلام کھاتا رہا۔" اُس نے پوچھا "اُنہوں نے تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا؟" مَیں نے جواب دیا "جی ہاں۔" (۹) اُس نے مجھ سے کہا "اب تو مجھ سے پہلے کیا سننا چاہتا ہے؟" مَیں نے جواب دیا "اَے خداوند! اُسی ترتیب سے جس میں کہ تُو نے مجھے شروع سے بتایا۔ مَیں اُسی طرح تجھ سے پوچھتا ہوں تاکہ جس طرح سے مَیں تجھ سے پوچھوں گا اُسی طرح مجھے بتانا بھی۔" اُس نے کہا "جس طرح سے تُو چاہتا ہے اُسی طرح سے مَیں بیان بھی کروں گا، اور تجھ سے ہرگز کچھ مخفی نہ رکھوں گا۔

۱۲- مَیں نے اُس سے پوچھا "اَے خداوند! سب سے پہلے مجھے یہ بتا کہ چٹان اور پھاٹک سے کیا مراد ہے؟" اُس نے جواب دیا "یہ چٹان اور پھاٹک خدا کا بیٹا ہے۔" مَیں نے کہا "جناب! یہ کیا وجہ ہے کہ چٹان تو پُرانی ہے مگر پھاٹک نیا؟" اُس نے کہا "اَے نادان! سُن اور سمجھ۔ (۲) خدا کا بیٹا تو اُس کی تمام خلقت سے قدیم

ہے ایسا کہ وُہ اُس کی خلقت میں باپ کا صلاحکار ہو گیا ۔ اِسی سبب سے وُہ پُرانا بھی ہے ۔" مَیں نے کہا "بھلا جناب! پھاٹک کیوں نیا ہے ؟" (۳) اُس نے جواب دیا "اس سبب سے کہ تکمیل کے آخری ایّام میں اُس کا ظہور ہُوا ۔ اِسی وجہ سے یہ پھاٹک نیا ہُوا تاکہ جو نجات پانے کو ہیں اُس کے وسیلہ سے خُدا کی بادشاہت میں داخل ہوں ۔" (۴) اُس نے کہا "تُو نے دیکھ لیا ہے کہ وُہ پتّھر جو بُرج کی عمارت میں آ گئے ہیں ، وُہ پھاٹک کے ذریعہ سے ہی آئے ہیں مگر جو پھاٹک کے ذریعہ سے نہیں آئے وُہ اُس سے نکال لئے گئے اور پھر اپنی ہی جگہ پر پھینک دیئے گئے ہیں ؟" مَیں نے کہا "خُداوند! مَیں نے دیکھا ہے ۔" اُس نے جواب دیا "اِسی طرح خُدا کی بادشاہت میں کوئی نہیں داخل ہوگا مگر وُہی جو اُس کے بیٹے کا نام لے گا ۔ (۵) کیونکہ اگر تُو کسی شہر میں داخل ہونا چاہے اور وُہ شہر دیواروں سے محصُور اور ایک ہی پھاٹک رکھتا ہو تو کیا تُو سوائے اُس پھاٹک کے کسی اور ذریعہ سے اُس شہر میں داخل ہو سکتا ہے ؟" مَیں نے جواب دیا "جناب ۔ بھلا کسی طرح یہ ہو سکتا ہے ؟" اُس نے کہا "پس اگر کوئی شخص سوائے پھاٹک کے شہر میں کسی اور طرح داخل نہیں ہو سکتا تو اسی طرح اِنسان خُدا کی بادشاہت میں بھی کسی اور طرح داخل نہیں ہو سکتا ماسوائے اُس کے بیٹے کے نام سے جس کو اُس نے پیار کیا ۔" (۶) اُس نے کہا "تُو نے اُس گروہ کو دیکھا جو بُرج بنا رہا ہے ؟" مَیں نے جواب دیا "جی ہاں! مَیں نے دیکھا ہے ۔" اُس نے کہا "یہ سب فرشتگانِ ذی شان ہیں ۔ خُداوند انہیں کے ذریعہ سے محصُور ہے ۔ مگر پھاٹک خُدا کا بیٹا ہے ۔ خُداوند کے حضُور رسائی کا یہی ایک راستہ ہے ۔ پس کوئی شخص کسی اور طرح اُس کے حضُور داخل نہ ہوگا مگر اُس کے بیٹے کے وسیلے سے ۔" (۷) اُس نے کہا "تُو نے اُن چھ آدمیوں کو اور اُن کے درمیان ایک ذی شان اور قد آور شخص کو بُرج کے گِرد پھرتے اور عمارت میں سے پتّھروں کو رد کرتے ہُوئے دیکھا ہے ؟" مَیں نے کہا "جی ہاں ۔ دیکھا ہے ۔" (۸) اُس نے کہا "وُہ ذی شان شخص خُدا کا بیٹا ہے ۔ اور وُہ چھ ذی شان فرشتے اُس کے دہنے اور بائیں اُس کے جلیس ہیں ۔ اِن ذی شان فرشتوں میں سے کوئی بھی اُس کے بغیر خُدا کے حضُور میں داخل نہ ہوگا ۔ لہٰذا جو اُس کا نام نہ لے گا وُہ خُدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا ۔

۱۳ ۔ مَیں نے پُوچھا "لیکن بُرج سے کیا مُراد ہے ؟" اُس نے جواب دیا کہ "وُہ

بُرج کلیسیا ہے۔" (۳) اور وہ کنواریاں کیا ہیں؟" اُس نے کہا " وہ مقدّس رُوحیں ہیں۔ اور کوئی شخص خُدا کی بادشاہت میں کسی اور طرح پایا نہیں جا سکتا اگر وہ اُس کو اپنے لباس سے ملبّس نہ کریں۔ کیونکہ یہ کنواریاں ابن اللہ کی قوّت ہیں۔ پس اگر تُو نام ہی لے اور اُس کی قوّت نہ لے تو تُو اُس کا نام بے فائدہ لے گا۔ وہ پتھّر جنہیں تُو نے دیکھا تھا کہ عمارت سے نکال دیئے گئے ہیں وہ ہیں جنہوں نے اُس کا نام تو اپنے اُوپر لیا مگر اُنہوں نے کنواریوں کی پوشاک نہ پہنی تھی۔" میں نے پُوچھا۔ "جنابِ من! اُن کی پوشاک کیسی ہے؟" اُس نے کہا خُود نام ہی اُن کی پوشاک ہیں۔ جو شخص خُدا کے بیٹے کا نام لیتا ہے اُس کو اُن کا نام بھی لینا ضرُوری ہے۔ کیونکہ بیٹا خُود بھی اُن کنواریوں کا نام لیتا ہے۔ (۴) جن پتھّروں کو تُو نے بُرج کی عمارت میں لگے ہُوئے دیکھا وہ اُنہیں کے ہاتھوں سے دئے گئے ہیں ــــ وہ عمارت میں قائم ہیں اور وہ اِنہیں کنواریوں کی قوّت سے ملبّس ہیں۔ (۵) اِسی سبب سے تُو بُرج کو چٹان کے ساتھ مثل ایک ہی پتھّر کے بنا ہُوا دیکھتا ہے۔ اِسی طرح وہ لوگ جو خُداوند پر اُس کے بیٹے کے وسیلے سے ایمان لائے ہیں اور اُن رُوحوں سے ملبّس ہو چکے ہیں وہ ایک رُوح اور ایک جسم ہوں گے اور اُن کا لباس یکرنگ۔ لیکن ایسے ہی لوگ جو ان کنواریوں کا نام لیتے ہیں بُرج کے اندر سکونت کریں گے۔" (۶) میں نے اُس سے کہا "جناب! پس پتھّر جو نکال کر پھینک دئے گئے ہیں وہ کیوں نکال کر پھینکے گئے ہیں؟ وہ تو پھاٹک سے گُزرے ہیں اور کنواریوں کے ہاتھوں سے بُرج کی عمارت میں لگائے گئے ہیں۔" اُس نے جواب دیا۔ "چُونکہ تجھے اِن تمام باتوں سے دلچسپی ہے اور تُو تدقیق کے ساتھ اُن کی تحقیق کرتا ہے، اِس لئے مردُود شُدہ پتھّروں کے بارے میں سُن لے۔ (۷) اِن سب نے خُدا کے بیٹے کا نام لیا ہے اور ان کنواریوں کی قوّت بھی حاصل کی۔ پس وہ اُن رُوحوں کو حاصل کر کے مضبُوط ہو گئے اور خُدا کے بندوں کے ساتھ تھے اور اُن کی ایک ہی رُوح تھی اور ایک ہی جسم اور ایک ہی لباس تھا، کیونکہ وہ ایک ہی خیال رکھتے تھے اور راستباز بھی تھے۔ (۸) پس تھوڑے عرصہ بعد وہ اُن عورتوں کی ترغیب میں آ گئے جن کو تُو نے سیاہ لباس پہنے اور کندھے برہنہ کئے ہُوئے اور بال چھوڑے ہُوئے اور خُوبصورت دیکھا۔ اُن کو دیکھ کر وہ مشتاق ہو گئے اور اُن کی طاقت کو اُنہوں نے پہن لیا۔ مگر کنواریوں کی طاقت کو اُنہوں نے اُتار ڈالا۔ (۹) پس یہ لوگ خُدا کے گھر سے باہر نکالے گئے اور اُنہیں

کے حوالے کر دیئے گئے۔ مگر جو اِن عورتوں کے حسن سے موہے نہیں گئے وُہ خُدا کے گھر میں رہے۔" اُس نے کہا: "پھینکے ہُوئے پتھروں کی یہی تشریح ہے۔"

۱۴۔ مَیں نے پُوچھا "جناب! پس اگر یہ لوگ توبہ کر لیں اور اِن عورتوں کی خواہشوں کو نکال ڈالیں اور کنواریوں کی طرف رجُوع کریں اور اُن کی قُوّت اور اعمال میں چلیں تو کیا وُہ خُدا کے گھر میں داخل نہ ہوں گے؟"۔ (۲) اُس نے جواب دیا: "اگر وُہ اِن عورتوں کے کام کو ترک کر دیں اور کنواریوں کی قُوّت کو از سرِ نو لے لیں اور اُن کے کاموں پہ عمل کریں (کیونکہ اِسی سبب سے عمارت کا التواء ہُوا ہے) اور توبہ کر لیں تو وُہ بُرج کی عمارت میں چلے جائیں گے۔" (۳) اِن تمام باتوں کے لئے مَیں نے خُداوند کا شُکر کیا کہ اُس نے اُن سب لوگوں پر ترس کھایا ہے جو اُس کے نام سے کہلاتے ہیں، اور ہمارے لئے جنہوں نے اُس کا گُناہ کیا ہے توبہ کا فرشتہ بھیجدیا، اور ہماری رُوحوں کو تر و تازہ کیا، جبکہ ہم برباد ہونے جا رہے تھے اور ہمیں زندگی کی اُمید نہ تھی تو اُس نے ہماری زندگی بحال کر دی۔ (۴) مَیں نے پُوچھا "جناب! اب مُجھے بتائیں کہ بُرج زمین پہ کیوں نہیں بنایا گیا، بلکہ چٹان اور پھاٹک پہ بنایا گیا ہے؟" اُس نے جواب دیا "اِس لئے کہ تُو نادان اور بے وقوف ہے تو مُجھ سے سوال کرتا ہے۔" "جناب اب مُجھے ضرور ہے کہ تمام باتیں تُجھ سے دریافت کرُوں کیونکہ مَیں کسی بات کو کامل طور پہ سمجھ نہیں سکتا، کیونکہ تمام باتیں عظیم اور جلیل اور انسان کے لئے عسیرُ الفہم ہیں۔" (۵) اُس نے کہا: "ابن اللہ کا نام عظیم اور انسانی فہم سے اعلیٰ و بالا ہے اور تمام دُنیا کو سنبھالتا ہے۔ پس اگر ساری خلقت خُدا کے بیٹے کے ذریعہ سے سنبھلی ہُوئی ہے تو تُو اُن کی بابت کیا خیال کرتا ہے جو اُس کے نام کے کہلاتے ہیں اور خُدا کے بیٹے کا نام اپنے اُوپر رکھتے اور اُس کے احکام پہ چلتے ہیں؟ (۶) پس تُو دیکھتا ہے کہ وُہ کس قسم کے لوگوں کو سنبھالتا ہے؛ یعنی اُن کو جو اُس کا نام اپنے تمام دِل سے لیتے ہیں۔ پس وُہ اُن کی بُنیاد بن گیا اور وُہ اُن کو خوشی سے سنبھالتا ہے، کیونکہ وُہ اُس کا نام لینے سے شرمندہ نہیں ہیں۔"

۱۵۔ مَیں نے اُس سے کہا: "جناب! مُجھے اِن کنواریوں کا اور اُن عورتوں کا نام بتائیں جو سیاہ لباس پہنے ہُوئے ہیں۔" اُس نے جواب دیا: "اُن قوی تر کنواریوں کا نام سُن جو کونوں پہ کھڑی ہیں۔ (۲) پہلی کا نام ایمان ہے۔ دُوسری کا پرہیزگاری تیسری

کا قوت اور چوتھی کا برداشت ہے مگر وہ کنواریاں جو ان کے درمیان کھڑی ہیں یہ ہیں۔ سادگی۔ بے عیبی۔ خوشی۔ سچائی۔ فہمید۔ یکدلی۔ محبت۔ یہ نام اور خدا کے بیٹے کا نام لینے والا شخص خدا کی بادشاہت میں داخل ہو سکے گا۔ (۲) اب "سیاہ پوش عورتوں کے نام بھی سن۔ ان میں سے چار باقیوں کی بہ نسبت زیادہ زور آور ہیں۔ پہلی عورت بے ایمانی ہے۔ دوسری بدپرہیزی۔ تیسری نافرمانی اور چوتھی دھوکا ہے۔ اور جو اُن کے بعد ہیں، وہ اُداسی۔ شرارت۔ بدمستی۔ بدمزاجی۔ جھوٹ۔ حماقت۔ غیبت۔ نفرت کہلاتی ہیں۔ خدا کا بندہ جو ان ناموں کا حامل ہے خدا کی بادشاہت کو دیکھے گا تو سہی مگر اُس میں داخل نہ ہوگا"۔ (۴) میں نے پوچھا۔ "جناب یہ پتھر کیا ہیں جو گہراؤ میں سے آئے اور تعمیر میں لگائے گئے ہیں؟" اُس نے جواب دیا "یہ پہلے دس پتھر جو بنیادوں میں لگائے گئے ہیں راستباز لوگوں کی پہلی پشت ہے اور وہ پچیس ٢٥ پتھر دوسری پشت مگر وہ پینتیس پتھر خدا کے انبیا اور اُس کے خادم ہیں۔ مگر وہ چالیس پتھر خدا کے بیٹے کی منادی کے رسول اور اُستاد ہیں"۔ (۵) میں نے پوچھا "جناب! ان کنواریوں نے ان پتھروں کو برج کی تعمیر میں کیوں لگا دیا ہے اور پھاٹک میں سے کیوں لے گئیں؟" (۶) اُس نے جواب دیا "کیونکہ وہ پہلے ان روحوں کے متحمل ہوئے اور ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ نہیں ہوئے۔ نہ تو یہ روحیں آدمیوں سے علیحدہ ہوئیں اور نہ آدمی اُن روحوں سے۔ بلکہ روحیں اُن کے سو جانے کے وقت تک اُن کے ساتھ رہیں۔ اور اگر وہ اپنے ساتھ اُن روحوں کو نہ رکھتے تو وہ اِس برج کی عمارت کے لائق بھی نہ ہوتے"۔

۱۶۔ میں نے پوچھا "جناب! مجھے ذرا اور بھی سمجھا دینا"۔ اُس نے کہا "تو کیا پوچھتا ہے؟" میں نے کہا "جناب! جو پتھر ان روحوں کے متحمل تھے وہ گہراؤ میں سے کیوں باہر آئے اور عمارت میں کیوں لگائے گئے؟" (۲) اُس نے کہا "پانی کے وسیلے سے اُنہیں اُس پر آنا لازم تھا تاکہ وہ بچ جائیں کیونکہ وہ آسمان کی بادشاہت میں کسی اور طرح داخل ہو نہیں سکتے تھے اگر وہ اپنی پہلی زندگی کی مُردگی کو مردہ نہ کرتے۔ (۳) پس اُنہوں نے بھی جو سو گئے تھے ابن اللہ کی مُہر حاصل کر لی اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ انسان خدا کے بیٹے کا نام لینے سے پہلے مُردہ ہے۔ مگر جب اُس نے مُہر لے لی تو وہ اُس مُردگی کو پھینک دیتا اور زندگی کو از سرِ نو لے لیتا ہے (۴) پس مُہر پانی ہے اور وہ پانی

کے نیچے مُردہ جاتے ہیں اور زندہ ہو کر اُوپر آجاتے ہیں۔ پس اُن کو بھی اس خبر کی منادی کی گئی اور اُنہوں نے اُس سے فائدہ اُٹھایا تاکہ وہ خُدا کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں۔"

(۵) مَیں نے پُوچھا "جناب! یہ چالیس پتّھر بھی اُن کے ساتھ گہراؤ میں سے کیوں نکل آئے جبکہ مُہر اُن کے پاس تھی؟" اُس نے جواب دیا "اس لئے کہ خُدا کے بیٹے کے نام کی منادی کرنے والے رسُولوں اور اُستادوں نے خُدا کے بیٹے کی قُدرت اور ایمان میں سو کر اُن کو بھی منادی کی جو اُن سے پہلے سو گئے تھے اور اُنہوں نے منادی کی مُہر اُن کو بھی دی (۶) پس وُہ اُن کے ساتھ پانی میں اُتر گئے اور پھر اُوپر آ گئے بلکہ وُہ زندہ اُترے اور پھر زندہ اُوپر گئے۔ مگر جو پہلے سو گئے تھے مُردہ نیچے اُترے تھے اور زندہ ہو کر اُوپر آ گئے (۷) پس اُن کے ذریعہ سے وُہ زندہ کئے گئے اور اُنہوں نے خُدا کے بیٹے کے نام کو بخُوبی پہچان لیا۔ اسی سبب سے وُہ اُن کے ساتھ اُوپر بھی آ گئے اور بُرج کی تعمیر میں اُن کے ساتھ ٹھیک آ گئے اور بغیر تراشے جانے کے اُن کے ساتھ تعمیر ہو گئے کیونکہ وُہ راستبازی میں اور بڑی پاکیزگی میں سو گئے تھے مگر صرف یہ مُہر اپنے اُوپر نہ رکھتے تھے پس تجھ کو ان کی بھی تشریح معلوم ہو گئی۔" مَیں نے جواب میں عرض کیا "ہاں جناب۔"

۱۷ (۱) "پس اب جناب! پہاڑوں کے بارے میں سمجھا دیجئے۔ اُن کی صُورتیں علیحدہ علیحدہ اور گوناگوں کیوں ہیں؟" اُس نے کہا "سُن۔ یہ بارہ پہاڑ بارہ فرقے ہیں جو تمام دُنیا میں بستے ہیں۔ پس خُدا کے بیٹے کی رسُولوں کے ذریعہ سے اُنہیں منادی کی گئی" (۲) "جناب۔ مُجھے بتا دیجئے کہ ان پہاڑوں کی علیحدہ علیحدہ اور مختلف شکلیں کیوں ہیں؟" اُس نے کہا "سُن لے۔ یہ بارہ فرقے تمام عالم میں سکُونت کرتے ہیں مگر وُہ فہم و عقل کے لحاظ سے متفرق ہیں پس جیسا کہ تُو نے ان پہاڑوں کو مختلف شکل میں دیکھا ایسی ہی ان قوموں کی عقل و فہم بھی مختلف ہیں لیکن مَیں تجھ ہی سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ عمل بھی بیان کرُوں گا" (۳) "جناب۔ پہلے یہ بیان کر دیجئے کہ یہ پہاڑ ایسے مختلف کیوں ہیں مگر جب اُن کے پتّھر عمارت میں لگائے گئے تو وُہ ایک ہی رنگ کے چمکیلے ہو گئے مثل اُن پتّھروں کے جو گہراؤ میں سے نکلے؟" (۴) اُس نے کہا "اس لئے کہ تمام قومیں جو آسمان کے نیچے رہتی ہیں سُن کر اور ایمان لا کر خُدا کے بیٹے کے ایک ہی نام سے کہلاتی تھیں۔ پس اس

مُہر کو حاصل کر کے وُہ ایک ہی ضمیر رکھتی تھیں اور ایک ہی عقل، اور اُن کا ایمان ایک ہو گیا اور ایک ہی محبّت اور اُس نام کے ساتھ کنواریوں کی رُوحیں اختیار کیں۔ اسی وجہ سے بُرج کی عمارت ایک ہی رنگ کی مثلِ آفتاب چمکدار ہو گئی (۵) مگر اُن کے یکجا داخل ہو جانے اور ایک جسم بن جانے کے بعد اُن میں سے بعض نے اپنے آپ کو ملوّث کر لیا اور وُہ راستبازوں کی پُشت سے خارج کر دیئے گئے اور پھر ویسے ہی ہو گئے جیسے کہ وُہ پہلے تھے بلکہ اُس سے بھی بدترین۔

١٨۔ مَیں نے استفسار کیا "جناب۔ وُہ خُدا کو بخوبی جان کر بدترین کیسے ہو گئے؟" اُس نے جواب دیا "جو خُدا کو نہیں جانتا اور شرارت کرتا ہے وُہ اپنی شرارت کی کوئی نہ کوئی سزا پا لیتا ہے، مگر جو خُدا کو جانتا ہے اُس کو شرارت کرنا نہیں بلکہ نیکی کرنا واجب ہے (۲) پس اگر وُہ شخص جسے نیکی کرنا لازم ہے شرارت کرے تو کیا وُہ اُس شخص کی بہ نسبت جو خُدا کو نہیں جانتا زیادہ بُرائی کرتا معلوم نہیں دیتا؟ اسی وجہ سے اُن لوگوں پر موت کا فتوےٰ دیا گیا جو خُدا کو نہیں جانتے اور شرارت کرتے ہیں، لیکن جنہوں نے خُدا کو جان لیا اور اُس کی عظمتوں کو دیکھ چُکے ہیں اور اُنہوں نے شرارت کی وُہ دوچند سزا پائیں گے اور ہمیشہ کے لئے مر جائیں گے پس خُدا کی کلیسیا اس طرح سے پاک ہو جائے گی (۳) اور جس طرح تُو نے دیکھا ہے کہ پتھر بُرج میں سے نکالے اور بُری رُوحوں کے حوالے کئے گئے اُسی طرح سے وُہ بھی پھینک دیئے جائیں گے اور پاکیزہ لوگوں کا ایک جسم ہو گا جس طرح سے بُرج بھی اپنے پاک ہو جانے کے بعد ہو گیا گویا کہ ایک ہی پتھر سے بنا ہے، اسی طرح خُدا کی کلیسیا بھی اپنے پاک ہو جانے اور شریروں، ریاکاروں، کُفر بکنے والوں، دو دِلوں اور طرح طرح کی شرارت کرنے والوں کے پھینک دیئے جانے کے بعد ہو گی (۴) جب یہ نکال دیئے جائیں گے تو خُدا کی کلیسیا ایک جسم ایک عقل ایک رُوح ایک ایمان اور ایک محبّت ہو گی اور تب خُدا کا بیٹا اپنی قوم کو ازسرِ نو مقدّس پاکر اُن میں خوشی و خرمی کرے گا۔" میں اُسے کہتا ہوں "جناب من! یہ تمام باتیں عظیم و پُرجلال ہیں"۔

(۵) مَیں نے اُس سے پُوچھا "صاحب! ان پہاڑوں میں سے ہر ایک کے خواص اور عمل کا اور زیادہ بیان کر دیں تاکہ خُداوند پر بھروسہ رکھنے والی ہر ایک رُوح اُن باتوں کو سُن کر اُس کے عظیم و عجیب و پُرشوکت نام کی بزرگی کرے۔ اب پہاڑوں اور بارہ قوموں کا تفاوت بھی سُن لے۔"

۱۹۔ پہلے سیاہ پہاڑ میں سے جو ایمان لائے ہیں یہ ہیں۔ وُہ باغی اور خُداوند پر کُفر بکنے والے اور خُ بندوں کو گمراہ کرنے والے ہیں، اُن کے لئے توبہ نہیں ہے مگر موت ہے اور اِسی واسطے وُہ سیاہ بھی ہیں کیونکہ اُن کی نسل بھی بے شرع ہے (۲) لیکن جو دُوسرے بلند پہاڑ سے ایمان لائے ہیں یہ ہیں۔ وُہ ریاکار اور شریر اُستاد ہیں، پس یہ بھی پہلوں کی طرح راستبازی کا پھل نہیں رکھتے کیونکہ جس طرح اُن کا پہاڑ بے پھل ہے اُسی طرح سے یہ لوگ بھی نام تو رکھتے ہیں مگر ایمان سے خالی ہیں اور اُن میں حق کا کوئی ثمر نہیں۔ پس اگر وُہ جلد توبہ کر لیں تو ایسوں کے واسطے توبہ موجُود ہے لیکن اگر دیر کریں گے تو اُن کی موت پہلوں کے ساتھ ہوگی (۵) مَیں نے پُوچھا "جناب اِن کے لئے توبہ کیوں ہے مگر پہلوں کے لئے نہیں ؟ کیونکہ اُن کے اعمال تقریباً یکساں ہیں"۔ اُس نے کہا "اُن کے لئے توبہ اِس واسطے موجُود ہے کہ اُنہوں نے خُداوند پر کُفر نہیں بکا اور نہ ہی وُہ خُدا کے بندوں کے گمراہ کرنے والے ہُوئے ہیں مگر نفع کی خواہش سے اُنہوں نے ریاکاری کی اور ہر ایک نے گنہگار آدمیوں کی خواہشوں کے مطابق تعلیم دی لیکن ایسوں کے لئے کُچھ نہ کُچھ سزا مقرّر ہے لیکن اُن کے لئے توبہ موجُود ہے اِس لئے کہ وُہ نہ تو کُفر بکنے والے ہُوئے اور نہ گمراہ کرنے والے"۔

۲۰۔ لیکن تیسری قسم کے لوگ جو کانٹوں اور جھاڑی دار پہاڑ میں سے ایمان لائے یہ ہیں۔ بعض تو دولتمند ہیں اور بعض بہُت سے معاملات میں اُلجھے ہُوئے ہیں۔ جھاڑیاں تو دولت مند لوگ ہیں مگر کانٹے وُہ ہیں جو گُوناگُوں معاملات میں اُلجھے ہُوئے ہیں (۲) پس جو بہُت سے طرح طرح کے معاملات میں اُلجھے ہُوئے ہیں وُہ خُدا کے بندوں سے چپکے ہُوئے نہیں ہیں بلکہ اپنے کاموں سے زیر بار ہو کر بہک جاتے ہیں۔ لیکن دولتمند لوگ بدیں خوف کہ وُہ ہم سے کُچھ مانگیں خُدا کے بندوں کے ساتھ بدشواری رفاقت رکھتے ہیں۔ پس ایسے لوگ "خُدا کی بادشاہت میں مشکل سے داخل ہونگے" (۳) کیونکہ جس طرح ننگے پاؤں کانٹوں میں پھرنا دشوار ہے اُسی

متی ۸ : ۲۳ طرح اُن کے لئے بھی "خُدا کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے" (۴) لیکن ان سبھوں کے لئے

متی ۱۰ : ۲۴ توبہ ممکن ہے مگر جلدی تاکہ جو کُچھ اُنہوں نے اپنی اوائل زندگی میں نہیں کیا۔ اب اُن گذشتہ ایّام کی طرف رجوع کریں اور کُچھ نہ کُچھ بھلا کما لیں پس اگر وُہ توبہ کریں اور کُچھ نیکی کر لیں تو وُہ خُدا کے لئے جئیں گے

لیکن اگر وُہ اپنے ہی کاموں میں لگے رہیں تو وُہ اُنہی عورتوں کے حوالہ کر دیئے جائیں گے اور وُہ اُن کو مار ڈالیں گی۔

۲۱۔ اور چوتھے پہاڑ میں سے جس پر بہت سی سبزی تھی جن کا اُوپر کا حصہ تو سبز مگر جڑ کے پاس کا حصہ سُوکھا ہُوا تھا اور بعض سُورج سے جُھلسی ہُوئی تھیں۔ جو ایمان اُس میں سے لائے ہیں اُن میں سے بعض تو دو دِلے ہیں اور بعض وُہ ہیں جو خُداوند کا نام لبوں پر رکھتے ہیں اور دِل پر نہیں رکھتے (۲) اسی سبب سے اُن کی بُنیادیں خشک ہیں اور اُن میں قوت نہیں، اور اُن کی باتیں ہی صرف زندہ ہیں مگر اُن کے کام مُردہ۔ ایسے لوگ نہ تو زندہ ہیں اور نہ مُردہ۔ پس وُہ مثل دو دِلوں کے ہیں کیونکہ دو دِلے لوگ بھی نہ تو سبز ہیں اور نہ خشک۔ کیونکہ وُہ نہ تو زندہ ہیں نہ مُردہ (۳) کیونکہ جس طرح اُن کی سبزی سُورج کی حرارت سے سُوکھ گئی اُسی طرح دو دِلے بھی جب مصیبتوں کے بارے میں سُنتے ہیں تو بوجہ اپنی بُزدلی کے بُت پرستی کرتے اور اپنے خُداوند کے نام سے شرمندہ ہوتے ہیں (۴) پس ایسے اشخاص نہ تو زندہ ہیں اور نہ مُردہ۔ اگر وُہ جلدی توبہ کر لیں کہ تو زندہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر توبہ نہ کریں گے تو وُہ ابھی سے اُن عورتوں کے حوالے کر دیئے جائیں گے جو اُن کی جان نکال لیتی ہیں۔"

۲۲۔ اور پانچویں پہاڑ سے جس پر سبز جھاڑیاں ہیں اور پہاڑ ناہموار ہے جو ایمان لائے ایسے ہیں۔ وُہ ایماندار ہیں مگر بدشعاری تعلیم پانے والے اور سرکش اور اپنے ہی آپ کو خوش کرنے والے ہیں۔ وُہ سب باتوں کو سمجھ لینا چاہتے ہیں مگر مطلقاً نہیں سمجھتے (۲) اُن کی اس سرکشی کے سبب سے اُن کی عقل جاتی رہی ہے اور حد درجہ کی بیوقوفی اُن میں آ گئی ہے۔ وُہ لوگ اپنی ہی تعریف کرتے ہیں گویا وُہ صاحبِ عقل ہیں اور باوجود احمق ہونے کے وُہ بامرضی اُستاد ہونا چاہتے ہیں (۳) پس اس بلند نظری کی وجہ سے بہت لوگ اپنے آپ کو بلند کر کے خالی ہو گئے ہیں کیونکہ سرکشی اور خالی اعتقاد ایک بڑا دیو ہے۔ پس ان میں اکثر رد کر دیئے گئے مگر بعض نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور اپنے آپ کو بیوقوف جان کر اہلِ عقل مطیع ہو گئے (۴) لیکن باقی ایسے لوگوں کے لئے بھی توبہ موجود ہے کیونکہ وُہ شریر نہیں ہو گئے بلکہ بیوقوف اور بےعقل۔ پس اگر یہ توبہ کر لیں گے تو خُدا کے پاس زندہ رہیں گے لیکن اگر توبہ نہ کریں گے تو اُن عورتوں کے ساتھ سکونت کریں گے جو اُن سے شرارت کرتی ہیں۔

۲۳۔ لیکن جو اُس چھٹے پہاڑ سے ایمان لائے ہیں جس میں بڑی بڑی اور چھوٹی چھوٹی

غاریں ہیں اور اُن میں سُوکھی ہُوئی سبزی ہے یہ ہیں (۳) چھوٹی چھوٹی کھڈیں رکھنے والے وُہ اشخاص ہیں جو ایک دُوسرے کی بدگوئی کرتے ہیں اور وُہ اپنی بدگوئیوں کے سبب سے ایمان میں سُوکھے ہُوئے ہیں مگر ان میں سے اکثروں نے توبہ کرلی ہے اور باقی لوگ بھی اُس وقت تائب ہوجائیں گے جس وقت میرے احکام سنیں گے، کیونکہ اُن کی غیبتیں چھوٹی ہیں اور وہ جلد توبہ کرلیں گے (۳) مگر جو بڑی بڑی کھڈیں رکھتے ہیں وُہ اپنی غیبتوں میں مدد کرنے والے اور ایک دُوسرے کے خلاف غضب کے حاسد بن جاتے ہیں۔ پس یہ بُرج سے دُور پھینکے اور اُس کی عمارت سے دُور کر دیئے گئے ہیں۔ پس یہ لوگ مشکل سے جئیں گے (۴) اگر ہمارا خُدا اور خُداوند اور تمام چیزوں پر حکومت کرنے والا اور اپنی تمام خلقت کا اختیار رکھنے والا اپنے گناہوں کے اقرار کرنے والوں سے بُغض نہیں رکھتا بلکہ رحم کرتا ہے تو کیا انسان فانی اور اپنے گناہوں سے مملو ہوکر انسان سے بُغض رکھتا ہے۔ گویا کہ اُس کو ہلاک کرسکتا ہے یا بچاسکتا ہے ؟ (۵) لیکن مَیں توبہ کا فرشتہ تمہیں جتنے کہ یہ بدعت رکھتے ہو کہتا ہُوں کہ اس کو دُور کردو اور توبہ کرو تو خُداوند تمہارے پہلے گناہوں کو بخش دے گا اگر وُہ اپنے آپ کو اس دیو سے پاک کرلیں ورنہ تُم موت کے شیطان اُس کے حوالے کیئے جاؤ گے۔

۴۲۔ "لیکن جو ساتویں پہاڑ میں سے ایمان لائے ہیں جس میں سرسبز اور شاداب سبزیاں ہیں اور تمام پہاڑ رونق دار ہے اور ہر قسم کے پرندے اُس پہاڑ کے سبزہ سے پرورش پاتے ہیں اور وُہ سبزہ جسے وُہ کھاتے تھے اور زیادہ بڑھتا جاتا تھا مندرجہ ذیل ہیں (۲) یہ لوگ ہمیشہ سادہ، بے شرارت اور مُبارک رہے ہیں، یہ آپس میں کسی قسم کی مخالفت نہیں رکھتے تھے بلکہ خُدا کے بندوں کے ساتھ ہمیشہ خُوشی کرتے رہے اور ان کنواریوں کی مدد سے ملبّس رہے اور سب لوگوں پر ہمیشہ ترس کھاتے رہے بلا طعن و تشنیع و تذبذب اپنی محنتوں سے سب آدمیوں کی احتیاج پُوری کرتے رہے (۳) پس خُداوند نے اُن کی سادگی اور ساری طفل مزاجی کو دیکھ کر اُن کو اُن کے ہاتھوں کی تمام محنتوں میں کثرت عنایت کی اور اُن کے تمام کاموں میں اُن کو فضل بخشا (۴) لیکن مَیں توبہ کا فرشتہ تُم سب کو جو ایسے ہو کہتا ہُوں کہ تُم سب ایسے ہی رہو اور تُمہاری نسل ہمیشہ تک مٹا نہ دی جائے گی کیونکہ خُداوند نے تُم سب کو

آزمالیا ہے اُور تُمہیں ہمارے شمار میں لکھ لیا ہے اُور تُمہاری ساری نسل خُدا کے بیٹے کے ساتھ سکُونت کرے گی کیونکہ تُم نے اُس کی رُوح میں سے پایا ہے۔

۲۵ "مگر جو اُس آٹھویں پہاڑ سے ایمان لائے ہیں، جہاں بہت سے چشمے ہیں اُور خُداوند کی ساری خلقت نے اُن چشموں میں سے پیا ہے، یہ ہیں (۲) وُہ رسُول اُور اُستاد ہیں جنہوں نے ساری دُنیا میں مُنادی کی اُور خُداوند کے کلام کی سنجیدگی اُور پاکیزگی سے تعلیم دی اُور بُری خواہش کی طرف قطعاً رجُوع نہیں کیا بلکہ راستبازی اُور سچائی میں ہمیشہ چلتے رہے جیسے کہ اُنہوں نے رُوح القُدس بھی حاصل کیا۔ پس الیسوں کی رسائی فرشتوں کے ساتھ ہوگی۔

۲۶ "اُور جو اُس نویں ویران پہاڑ میں سے ایمان لائے جس میں حشرات الارض اُور انسان کو ہلاک کرنے والے درندے ہیں، یہ ہیں (۲) بعض تو معیُوب خادم ہیں جنہوں نے بُری طرح سے خدمت کی اُور بیوگان اُور یتامیٰ کی معاش کو لُوٹا اُور جو خدمت اُنہوں نے ادا کرنے کے لئے پائی تھی اُس خدمت سے اپنے آپ کو مُستفید کیا۔ پس اگر وُہ اس بُری خواہش میں مُبتلا رہیں گے تو وُہ مُردہ ہیں اُور اُن کے لئے زندگی کی کوئی اُمید نہیں لیکن اگر وُہ رجُوع لائیں اُور اپنی خدمت کو پاکیزگی سے پُورا کریں تو وُہ زندہ رہ سکیں گے (۳) مگر چتیاں دار پتھر وُہ اشخاص ہیں جو مُنکر ہو گئے اُور اپنے خُداوند کی طرف نہیں پھرے بلکہ خُشک زمین اُور ویران ہو کر۔ اس لئے کہ وُہ خُدا کے بندوں کے ساتھ لپٹے نہیں رہتے بلکہ الگ رہتے ہیں۔ وُہ اپنی رُوحوں کو برباد کرتے ہیں (۴) کیونکہ جس طرح سے کہ تاک کی بیل باڑ کے درمیان چھوڑی جائے اُور اُس سے بے پروائی کی جائے تو گھاس پھُوس سے خراب اُور برباد ہو جاتی ہے اُور جنگلی تاک بن جاتی ہے اُور اپنے مالک کے لئے ہرگز کبھی مفید نہیں ہوتی۔ اسی طرح سے اس قسم کے آدمی بھی اپنے آپ کو چھوڑ دیتے اُور جنگلی بن کر اپنے خُداوند کے لئے غیر مفید ہو جاتے ہیں (۵) پس اگر معلُوم ہو جائے کہ اُنہوں نے دِل سے اِنکار نہیں کیا تو الیسوں کے لئے توبہ ہوتی ہے لیکن اگر پایا جائے کہ کسی شخص نے دِل سے اِنکار کر دیا ہے تو مَیں نہیں جانتا کہ وُہ زندہ ہو سکتے ہیں یا نہیں (۶) اُور مَیں یہ باتیں اُن ایّام کی نسبت نہیں کہتا کہ کوئی شخص خُداوند کا اِنکار کر کے توبہ حاصل کرے گا یا نہیں، کیونکہ اس کا بچنا ناممکن ہے جو اب اپنے خُداوند کا اِنکار کرنے والا ہے۔ مگر ایسا معلُوم ہوتا ہے

کہ اُن کے لئے توبہ موجُود ہے جو مدّت گُذری کہ اِنکار کر چُکے ہیں۔ پس اگر کوئی توبہ کرنے پر ہے تو بُرج کے مکمّل ہو جانے سے پہلے پہلے توبہ کر لے ورنہ وُہ اُن عورتوں کے ذریعہ سے موت تک ہلاک ہو جائے گا (۷) داغدار فریبی اَور غیبت کرنے والے لوگ ہیں اَور پہاڑ ہیں جو درندے دکھتے ہیں وُہ یہی ہیں کیونکہ جس طرح درندے جانور آدمی کو اپنے زہر سے ہلاک اَور برباد کرتے ہیں اسی طرح ایسے آدمیوں کی باتیں لوگوں کو خراب اَور ہلاک کر دیتی ہیں (۸) پس یہ لوگ اپنے عمل کے سبب سے جو اُن میں ہے ایمان سے چُور چُور ہو گئے ہیں۔ مگر بعضوں نے توبہ کر لی اَور بچ گئے ہیں اَور باقی ماندہ ایسے لوگ بھی بچ سکتے ہیں اگر وُہ توبہ کر لیں لیکن اگر وُہ توبہ نہ کریں گے تو وُہ اُن عورتوں سے ہلاک ہوں گے جن کی وُہ طاقت رکھتے ہیں۔

۲۷: اَور اُس دسویں پہاڑ سے جہاں درخت بعض بھیڑوں پر سایہ کئے ہُوئے تھے جو ایمان لائے یہ ہیں (۲) وُہ مہمان نواز اُسقف ہیں جنہوں نے بلا ریاکاری کے خُدا کے بندوں کو اپنے گھروں میں ہمیشہ بخُوشی قبُول کیا ہے اَور یہ اُسقف ہمیشہ بلا توقف محتاجوں اَور بیواؤں پر اپنی خدمت سے سایہ ڈالتے اَور ہمیشہ پاکیزگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے ہیں (۳) پس ان سب کی خُداوند کی طرف سے سایہ رہے گا۔ پس ان باتوں کے عامل خُدا کی نظر میں جلیل ہیں اَور اگر وُہ لگاتار آخر تک خُداوند کی خدمت کرتے رہیں تو ابھی سے اُن کا مقام فرشتوں کے ساتھ ہے۔

۲۸: اَور گیارہویں پہاڑ سے (جہاں پھلوں سے لدے اَور طرح طرح کے پھلوں سے آراستہ درخت ہیں) جو ایمان لائے یہ ہیں (۲) یعنی جنہوں نے خُدا کے بیٹے کے نام کی خاطر دُکھ سہا جنہوں نے اپنے سارے دِل سے تکلیف بھی سہی اَور اپنی جانوں کو حوالہ کر دیا۔ "میں نے اُس سے پُوچھا "جناب۔ پس وجہ کیا ہے کہ سب کے سب درخت پھل تو رکھتے ہیں مگر اُن کے پھلوں میں سے بعض ایک دُوسرے سے زیادہ خُوبصورت ہیں؟" اُس نے جواب دیا "سُن۔ جتنوں نے کسی نہ کسی وقت اُس نام کی خاطر دُکھ سہا ہے وُہ خُدا کے حضُور پُرجلال ہیں اَور اُن سب کے گُناہ دُور کر دیئے گئے ہیں کیونکہ اُنہوں نے خُدا کے بیٹے کے نام پر دُکھ سہا لیکن کیا وجہ ہے کہ اُن کے پھل مختلف قسم کے ہیں اَور ایک دُوسرے سے بڑھ کر ہے سو سُن لے (۴) جتنوں نے ایذا سہی اَور اُس کا انکار نہیں

کیا جبکہ وہ حکاّم کے رُوبرُو پیش کئے گئے بلکہ شوق سے دُکھ سہا، وہ خُداوند کے سامنے زیادہ جلیل القدر ہیں۔ اِن کا پھل زیادہ بڑھ کر ہے۔ مگر جتنے لوگ بُزدل اور متذبذب ہو گئے اور اُنہوں نے اپنے دِلوں میں خیال کیا کہ آیا ہم انکار کر دیں یا اقرار کریں اور پھر تکلیف اُٹھائیں، اُن کے پھل کم ہیں کیونکہ اُن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہُوئی کیونکہ یہ ارادہ بُرا ہے کہ خادم اپنے مخدُوم کا انکار کرے (۵) پس تم جو ایسا ارادہ کرتے ہو، خبردار ہو تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ ارادہ تمہارے دِلوں میں جا رہے اور تم خُدا کی طرف سے مر جاؤ، لیکن تمہیں جو اُس نام کی خاطر دُکھ سہتے ہو خُدا کا جلال ظاہر کرنا لازم ہے تاکہ خُدا تم کو اِس لائق سمجھے کہ اُس نام کو اپنے اُوپر لو اور تمہارے سارے گناہ بخشے جائیں (۶) پس اپنے آپ کو خُوش نصیب سمجھو بلکہ اِس سے بڑھ کر یہ کہ اگر تم میں سے کوئی خُدا کی خاطر دُکھ سہے تو سمجھو کہ مَیں نے بڑا کام کیا ہے خُداوند تمہیں زندگی بخشتا ہے اور تم نہیں جانتے کیونکہ تمہارے گناہوں نے تمہیں دبا ڈالا ہے اور اگر تُم نے خُداوند کے نام کی خاطر دُکھ سہا نہ ہوتا تو تم اپنے گناہوں کے سبب خُدا کے حضُور مر جاتے (۷) تمہیں جو انکار یا اقرار کے بارے میں پس و پیش کرتے ہو مَیں یہ باتیں کہتا ہُوں۔ اقرار کرو کہ خُداوند ہمارے پاس ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ انکار کر کے تم قید میں ڈالے جاؤ (۸) اگر غیر قومیں اپنے غلاموں کو سزا دیتی ہیں جب کوئی غلام اپنے آقا کا انکار کرتا ہے، پس کیا خیال کرتے ہو کہ خُداوند جو سب پر اختیار رکھتا ہے تُمہارے ساتھ کیا کرے گا؟ ان ارادوں کو اپنے دِلوں سے دُور کرو تاکہ تم ہمیشہ خُدا کے حضُور زندہ رہو۔

۲۹ "اور بارھویں سفید پہاڑ سے جو ایمان لائے یہ ہیں۔ وُہ شِیرخوار بچّوں کی طرح ہیں جن کے دِلوں میں کوئی شرارت ہرگز نہیں گزرتی اور جنہوں نے نہیں جانا کہ شرارت کیا ہے بلکہ ہمیشہ شِیرخواری کی حالت میں رہے ہیں (۲) پس ایسے لوگ بلاشک خُدا کی بادشاہت میں رہتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے خُدا کے احکام کو کسی بات میں آلُودہ نہیں کیا بلکہ اپنی تمام عُمر اُسی طبیعت میں بچّوں کی طرح رہے" (۳) "پس جتنے تم میں سے ایسے رہیں گے اور کوئی بُرائی نہ رکھتے ہُوئے بچّوں کی طرح ہوں گے تو تم مذکورہ بالا لوگوں سے بڑھ کر جلیل القدر ہو گے کیونکہ تمام بچّے خُدا کے حضُور جلیل ہیں اور اُس کی نظر میں اوّل۔ پس تم جنہوں نے اپنی بُرائی کو دُور پھینک دیا ہے مُبارک ہو اور

تم نے پاکیزگی کو پہن لیا ہے، سب سے اوّل خُدا کے حضور زندہ رہو گے۔" (۴) جب اُس نے پہاڑوں کی تمثیلیں ختم کر لیں تو مَیں نے اُس سے کہا "جناب - اَب مجھے اُن پتھروں کی بابت بتائیے جو میدان میں سے لئے گئے اور عمارت میں اُن پتھروں کی بجائے رکھے گئے جو برج میں سے نکال دیئے گئے - اور اُن گول پتھروں کی بابت جو عمارت میں لگائے گئے ہیں اور اُن کی بابت بھی جو ابھی تک گول ہیں۔"

۳۰ - "اِن سب کی بابت سُن لے - جو پتھر میدان میں سے لائے گئے اور پہلے پتھروں کی بجائے برج کی عمارت میں لگائے گئے وُہ اِس سفید پہاڑ کی جڑیں ہیں۔ (۲) پس جب وُہ اِس پہاڑ میں سے ایمان لے آئے تو سب کے سب پاک پائے گئے۔ اور اِس برج کے مالک نے حکم دیا کہ یہ پتھر جو اِس پہاڑ کی جڑیں سے نکالے گئے اِس برج کی عمارت میں لگائے جائیں۔ کیونکہ وُہ جانتا تھا کہ اگر یہ پتھر برج کی عمارت میں چلے جائیں تو وُہ چمکیلے ہی رہیں گے اور اُن میں سے ایک بھی سیاہ نہ ہوگا (۳) لیکن اگر وُہ دوسرے پہاڑوں میں سے پتھر لگاتا تو اُسے برج کا پھر ملاحظہ کرنا پڑتا اور اُس کو پاک کرنے کی ضرورت بھی پڑتی - مگر اب یہ سب جو ایمان لا چکے ہیں ایمان لانے کے باعث سفید پائے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ دراصل ایک ہی جنس کے ہیں یہ قسم مُبارک ہے اِس لئے کہ بے عیب ہے۔ (۴) اَب تو اِسی طرح سے اُن گول اور چمکیلے پتھروں کے بارے میں سُن - یہ سب بھی اُس سفید پہاڑ میں سے ہیں۔ لیکن سُن لے کہ یہ گول کیوں پائے گئے ہیں۔ اُن کی دولت نے اُن کو سچائی کی طرف سے قدرے تاریک اور دُھندلا کر دیا ہے۔ اِس پر بھی وُہ خُدا سے ہرگز برگشتہ نہیں ہوئے - اور نہ ہی کوئی بُرا کلمہ اُن کے مُنہ سے نِکلا مگر تمام یکساں اور اصل سچّی باتیں۔ (۵) لیکن جب خُدا نے دیکھا کہ اُن کے مَن حق سے لگے ہوئے ہیں اور بھلائی کر رہے ہیں۔ تو اُس نے حکم دیا کہ اُن کے مقبوضات اُن سے قطع کر لئے جائیں لیکن بالکل نہیں تاکہ وُہ اپنے باقیماندہ مال سے نیکی کر سکیں اور خُدا کے لئے زندہ رہیں اِسی سبب سے وُہ عُمدہ قسم کے بن گئے ہیں پس اِس لئے وُہ تھوڑے تھوڑے تراش ڈالے گئے ہیں اور برج کی عمارت میں لگائے گئے ہیں۔

۳۱ - "مگر دُوسرے پتھر جو گول ہی رہے اور عمارت میں ٹھیک ٹھیک لگائے نہیں گئے اِس لئے کہ اُن پر ابھی تک مُہر نہیں ہوئی۔ لہٰذا وُہ اپنی جگہ میں پھینک دیئے گئے۔

کیونکہ وہ بالکل گول تھے۔ (۲) کیونکہ اِس دُنیا اور اُس کے مقبوضات کی بطالت اُن سے بالضرور کاٹی جاتی ہے (تب وہ خدا کی بادشاہت میں ٹھیک آجائیں گے — اُن کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا ضروری ہے، کیونکہ خداوند نے اِس بے عیب قسم کو مبارک کیا ہے۔ پس اِس قسم میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوگا۔ اور اگرچہ اُن میں سے ایک بھی اُس شریر ابلیس سے آزمایا گیا تاکہ کوئی قصور نہ کر بیٹھے تو بھی) وہ جلد خداوند کی طرف رجوع کریگا۔ (۳) میں توبہ کا فرشتہ کہتا ہوں کہ تم سب مبارک ہو۔ تم میں سے خواہ کوئی کیوں نہ ہو وہ شیرخواروں کی طرح معصوم ہے، کیونکہ خدا کی نظر میں تمہارا بخرہ اچھا اور قابلِ تعظیم ہے۔ (۴) علاوہ ازیں میں تم سب کو جنہوں نے یہ مُہر پائی ہے حکم کرتا ہوں کہ سادگی رکھو اور بُغض نہ کرو اور نہ تو اپنی شرارت میں پھنسے رہو اور نہ سخت نقصان کی یاد میں بلکہ ایک رُوح ہو جاؤ اور اِن بُرے تفرقات کا علاج کرو اور اپنے درمیان سے انہیں نکال پھینکو۔ تاکہ گلّہ کا مالک اُن کے بارے میں خوش ہو۔ (۵) کیونکہ اگر وہ سب باہم درست پائے تو وہ خوش ہوگا۔ لیکن اگر وہ گلّہ کا کوئی حصّہ منتشر پائے تو پاسٹروں، (گلّہ بانوں) پر افسوس ہے۔ (۶) کیونکہ اگر خود گلّہ بان ہی منتشر پائے جائیں تو وہ گلّوں کی جواب دہی کیسے کریں گے؟ کیا وہ کہیں گے کہ گلّے نے ہمیں پریشان کر دیا ہے؟ اُن پر ذرّہ بھی اعتبار نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ امر قابلِ اعتبار نہیں کہ انہیں گلّے سے ضرر پہنچا ہو اور وہ اپنی دروغ گوئی کے سبب سے سزا پائے گا۔ میں گلّہ بان ہوں اور نہایت ہی ضرور ہے کہ میں تمہاری خاطر حساب دوں۔"

۲۱۳ "پس جب تک کہ بُرج زیرِ تعمیر ہے تب تک تم اپنی اصلاح کر لو۔ (۲) خداوند اُن لوگوں میں بستا ہے جو صُلح کو عزیز رکھتے ہیں۔ کیونکہ صُلح اُس کو عزیز ہے مگر جھگڑا کرنے والوں اور اُن آدمیوں سے جو شرارت کے دلدادہ ہیں وہ الگ رہتا ہے۔ پس تم اپنی رُوحوں کو جیسی کہ تم نے پائی تھیں ویسی ہی تندرست اُسے واپس کر دو۔ (۳) فرض کرو کہ تم نے دھوبی کو ایک نئی اور ایسی پوشاک دی ہے جو بالکل پھٹی ہوئی نہیں لیکن اگر دھوبی وہ پوشاک پھاڑ کر تجھے دے تو کیا تو وہ لے لے گا؟ کیا تو یک لخت مشتعل نہ ہو جائے گا اور اُس پر حملہ کر کے یوں ملامت نہ کرے گا کہ وہ جو پوشاک میں نے تجھے دی تھی وہ ذرا بھی پھٹی ہوئی نہ تھی۔ لیکن تو نے اسے کیوں پھاڑ کر بیکار کر

ڈالا: دیکھ - اُس لنگار کے سبب سے جو تُو نے اُس میں ڈالا دیا ہے یہ کسی مصرف کی نہ رہی۔" کیا تُو صرف ایک لنگارہ کے سبب سے جو اُس نے تیری پوشاک میں ڈالی دیا ہے یہ باتیں دھوبی سے نہ کہے گا؟ (۴) پس اگر تُو اپنی پوشاک کے بارے میں اِس طرح آگ بگولا ہو گیا اور تُو اُس کی شکایت کرتا ہے اِس لئے کہ تُو نے پوشاک درست واپس نہ پائی۔ تو تُو کیا خیال کرتا ہے کہ خُداوند یعنی وُہ جس نے تجھے رُوح درست دی اور تُو نے اُسے بالکل بیکار کر دیا ایسا کہ وُہ اپنے خُداوند کے کسی کام کی نہ رہی تجھ سے کیا کرے گا؟ کیونکہ جب تُو نے اُسے خراب کر دیا تو وُہ بے مصرف ہونے لگ پڑی۔ پس کیا اِس رُوح کا خُداوند تیرے اِس کام کے لئے تجھے موت کی سزا نہ دے گا؟" (۵) مَیں نے کہا "یقیناً وُہ اُن سب لوگوں کو جنہیں وُہ بُرائی میں بدمستی کرتے ہوئے پائے گا سزا دے گا۔" اُس نے کہا "تُو اُس کی رحمت کو پامال نہ کر بلکہ اُس کی تمجید کر کیونکہ وُہ تمہارے گناہوں کی ایسی برداشت کرتا ہے اور تمہاری طرح نہیں ہے۔ پس توبہ کو عمل میں لاؤ جو تمہارے لئے لابُدی ہے۔

۳۳۔ "مجھ گلہ بان، توبہ کے فرشتہ نے تمام باتیں خُدا کے بندوں کے لئے کہی اور بتائی ہیں پس اگر تُو میری باتوں کا یقین کرے اور اُن کو سُنے اور اُن پر چلے اور تُو اپنی راہوں کو درست کرے تو تُو زندہ رہنے کے قابل ہو گا لیکن اگر شرارت اور ناپاکی میں مشغول رہے، تو ایسا کوئی شخص خُداوند کے لئے زندہ نہ رہے گا۔ تمام باتیں جو میں نے تجھ سے کہنی تھیں وُہ تجھ سے کہہ دی گئی ہیں۔" (۲) گلہ بان نے مجھ سے کہا "تُو نے مجھ سے اپنے تمام سوالات پُوچھ لئے؟" مَیں نے جواب دیا "ہاں جناب۔" اُس نے پُوچھا "تُو نے اُن پتھروں کی شکل کی بابت کیوں نہ پُوچھا جو عمارت میں لگائے گئے ہیں جن کی شکلوں کو ہم نے اُس میں پُر کر دیا ہے؟" مَیں نے کہا "جناب! مَیں بھُول گیا۔" (۳) اُس نے کہا "اب اُن کی بابت سُن لے۔ یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے اب میرے احکام سُن لئے ہیں اور اپنے سارے دِل سے توبہ کر لی ہے۔ پس جب خُداوند نے دیکھا کہ اُن کی توبہ عُمدہ اور خالص ہے اور کہ وُہ اُس میں قائم رہ سکتے ہیں، تو اُس نے حکم کیا کہ اُن کے پہلے گناہ مٹا دیئے جائیں۔ پس یہ شکلیں اُن کے پہلے گناہ تھے، اور وُہ تراش ڈالے گئے تاکہ وُہ نظر نہ آئیں۔" ٭

دسویں تمثیل

۱۔ جب مَیں یہ کتاب مکمل لکھ چکا تو وُہ فرشتہ جس نے مجھے گلّہ بان کے حوالہ کیا تھا اُس مقام پر آیا جہاں مَیں تھا۔ اور ایک مسند پہ بیٹھ گیا۔ اور گلّہ بان اُس کے دہنے ہاتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر اُس نے مجھے بُلایا اور مجھ سے یُوں گویا ہُوا۔ (۲) "میں نے تجھے اور تیرے خاندان کو اِس گڈریئے کے حوالہ کر دیا تھا تاکہ وُہ تیری حفاظت کرے۔" مَیں نے کہا "ہاں جناب۔ سچ ہے۔" اُس نے کہا "پس اگر تُو تمام خرخشوں اور سختیوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے۔ اور ہر ایک نیک کام اور کلام میں اور راستبازی کی تمام قدرت میں کامیاب بھی ہونا چاہتا ہے تو اُس کے حکموں پہ چل جو مَیں نے تجھے دیئے ہیں۔ اور تو تمام شرارت پر اختیار رکھنے کے قابل ہو گا۔ (۳) کیونکہ اگر تُو اُس کے حکموں کو حِفظ کرے گا تو تمام بُری خواہشیں اور اِس دُنیا کی شیرینیاں تیرے مطیع ہوں گی۔ علاوہ بریں ہر ایک نیک کام میں کامیابی تیری ہمرکاب ہوگی۔ تو اُس کی سنجیدگی اور خود ضبطی سے بغل گیر ہو۔ اِس کا سب لوگوں سے تذکرہ کر کہ وُہ خداوند کے حضُور بڑا معزز صاحبِ مرتبہ ہے۔ اور بڑا بااختیار حاکم اور اپنے منصب میں قوی ہے۔ تمام دُنیا میں توبہ پر صرف اُسی کو اِختیار دیا گیا ہے۔ کیا وُہ تجھے طاقتور نظر آتا ہے؟ اِس پر بھی تم اُس کی ثقالت اور اعتدال کی تحقیر کرتے ہو، جو وُہ تمہارے ساتھ برتتا ہے۔"

۲۔ مَیں نے اُس سے کہا "جناب! خُود اُسی سے پُوچھیئے۔ کہ آیا مَیں نے اُس وقت سے کہ وُہ میرے گھر میں ہے میں نے کوئی ناواجب کام کیا ہے جس سے مَیں نے اُس کو ناراض کر دیا۔" (۲) اُس نے کہا "مَیں خود جانتا ہُوں کہ تُو نے کوئی نامناسب کام نہیں کیا اور نہ ہی کرنے کو ہے۔ اور اِسی لیئے مَیں یہ باتیں تجھ سے کہتا ہُوں تاکہ تُو اِنہیں حِفظ کرے۔ کیونکہ اُس نے مجھے تیری بابت اچھی خبر دی ہے۔ پس تُو یہ باتیں اَوروں سے کہے گا، تاکہ وُہ بھی جنہوں نے توبہ پر عمل کیا ہے یا عمل کریں گے اُسی طبیعت کے ہو جائیں جیسا کہ تُو ہے۔ اور وُہ مجھے اُن کی خبر دے اور مَیں خداوند کو۔" (۳) مَیں نے کہا "جناب! مَیں خُود بھی خُدا کے بڑے کاموں کا ذکر ہر ایک آدمی سے کرتا ہُوں۔ کیونکہ مجھے توقع ہے کہ

جنہوں نے گزشتہ زمانہ میں گناہ کیا ہے اگر ان باتوں کو سُنیں تو وہ سب بخوشی توبہ کریں گے اور از سرِ نو زندگی پائیں گے "۔ (۲) اُس نے کہا "پس تو اِس خدمت کو برابر بجا لا اور بالکل مکمّل کر دے کیونکہ جو شخص اُس کے حکموں کو پورا کریگا وہ زندگی پائے گا۔ ہاں۔ ایسا شخص خداوند کے حضور بڑی عزّت حاصل کرے گا۔ لیکن جو اُس کے حکموں کو حِفظ نہیں کرتے وہ اپنی زندگی سے بھاگتے ہیں اور اُس کا مقابلہ کرتے ہیں اور اُس کے حکموں کی پیروی نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو موت کے حوالہ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص اپنے ہی خون کا مجرم ہوتا ہے۔ لیکن مَیں تجھے حکم کرتا ہوں کہ تو اِن حکموں کی تابعداری کر اور تو اپنے گناہوں کا علاج پائیگا۔

۳ ۔ "علاوہ ازیں مَیں نے اِن کنواریوں کو تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ تیرے ساتھ رہیں۔ کیونکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ وہ تیرے ساتھ اُلفت رکھتی ہیں۔ پس وہ تیرے پاس بطور مددگار ہیں۔ تاکہ تو اُس کے حکموں کو محفوظ کرنے کے اور زیادہ قابل ہو جائے۔ کیونکہ اِن کنواریوں کی مدد کے بغیر اِن حکموں کا حِفظ کرنا ناممکن ہے۔ مَیں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ وہ تیرے ساتھ رہنے کے لیئے خوش ہیں۔ لیکن مَیں اُنہیں حکم دوں گا اور وہ تیرے گھر سے کبھی چلی نہ جائیں گی (۲) صرف تو اپنے گھر کو پاک کر، کیونکہ صاف گھر میں وہ خوشی سے رہیں گی۔ کیونکہ وہ صاف اور پاک دامن اور سرگرم ہیں اور سب کی سب خداوند کی نظر میں موردِ الطاف ہیں۔ پس اگر وہ تیرے گھر کو صاف پائیں گی تو وہ ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں گی۔ لیکن اگر ذرا سی بھی گندگی اُٹھی تو وہ فوراً تیرے گھر سے روانہ ہو جائیں گی۔ کیونکہ یہ کنواریاں آلودگی کو کسی شکل میں بھی پسند نہیں کرتیں "۔ (۳) مَیں نے اُس سے کہا "جناب! مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اُن کو خوش کروں گا۔ تاکہ وہ میرے گھر میں ہمیشہ رہیں۔ اور ٹھیک جیسا کہ وہ شخص میری کوئی شکایت نہیں کرتا اُسی طرح وہ بھی میری کوئی شکایت نہ کریں گی "۔ (۴) اُس گڈریہ نے کہا "مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ خدا کے بندے کی طرح زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور وہ اِن حکموں کو حِفظ کرے گا۔ اور اِن کنواریوں کو صاف مسکن میں رکھے گا "۔ (۵) اِن باتوں کے ساتھ اُس نے مجھے پھر اُس گڈریئے کے سپرد کیا اور اُن کنواریوں کو بُلا کر اُنہیں کہا "چونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ تم اِس شخص کے گھر میں رہنے کو خوش ہو اُس کو اور اُس کے گھر کی تم سے سفارش کرتا ہوں کہ تم اُس کے گھر سے ہرگز نہ چلی جانا "۔ اور اُنہوں نے اِن باتوں کو خوشی سے سن لیا۔

۴ - پھر اُس نے مجھ سے کہا یہ مثل مرد کے اِس خدمت میں مشغول ہو - ہر ایک آدمی سے خدا کے بندہ کاموں کا بیان کر اور تُو اِس خدمت میں مہربانی حاصل کرے گا - پس جو شخص اِن حکموں پر چلے گا وہ زندہ رہے گا اور اپنی زندگی میں خوش رہے گا - لیکن جو اُن سے بے پرواہی کرے گا وہ زندہ نہ رہے گا اور اپنی زندگی میں خوش نہ ہوگا - (۲) سب لوگوں کو حکم کر جو راستی کرنے کے قابل ہیں تاکہ وہ نیک کام کرنے سے باز نہ رہیں - کیونکہ یہ اُن کے لئے مفید ہے - نیز میں یہ کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص کو بدقسمتی سے رہا ہو جانا لازمی ہے - کیونکہ جس کو حاجت ہے اور جو اپنی روزانہ زندگی میں دُکھ اُٹھاتا ہے - وہ بڑی اذیت اور احتیاج میں ہے - (۳) پس جو شخص اپنے اخلاص سے اِس قسم کی زندگی حاصل کرتا ہے خود اپنے لئے بڑی خوشی کماتا ہے کیونکہ جو شخص اِس قسم کی بدقسمتی کا مارا ہوا ہے وہ اِسی قسم کی اذیت اور دُکھ پاتا ہے جس طرح کہ قیدی کی ہوتی ہے - کیونکہ اکثر لوگ اِس قسم کی بلاؤں کے سبب سے بدیں وجہ کہ وہ اُن کو اور زیادہ مدت تک برداشت نہیں کر سکتے خودکشی کر لیتے ہیں - پس جو شخص اِس قسم کے آدمی کی بلا کو جانتا اور اُس کو بچاتا نہیں وہ بڑا گناہ کرتا ہے اور انسان کے خون کا مجرم ہوتا ہے - (۴) پس تم میں سے ہر ایک شخص جس نے خداوند سے فیض پایا ہے وہ نیک کام کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر تم اُس میں دیر کرو تو برج کی تعمیر اِسی اثنا میں مکمل ہو جائے - کیونکہ تمہاری ہی خاطر سے عمارت کے کام میں وقفہ ڈالا گیا ہے - پس اگر تم حق کرنے میں جلدی نہ کرو تو عمارت مکمل ہو جائے گی اور تم باہر ہی رہ جاؤ گے" - (۵) پس جب وہ میرے ساتھ کلام کر چکا تو تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور گڈریئے اور کنواریوں کو ہمراہ لے کر روانہ ہو گیا - مگر اُس نے مجھ سے کہا کہ میں اُس گڈریئے اور کنواریوں کو پھر تیرے پاس بھیجوں گا"

دیاغنیطس کو خط

۱۔ اَے بزرگ دیاغنیطس! چونکہ مَیں دیکھتا ہُوں کہ تُو مسیحیوں کے مذہب کے سمجھنے کا نہایت ہی مشتاق ہے اور تُو کیسی دانائی اور ہوشیاری سے اُن کے بارے میں دریافت کرتا ہے کہ وہ کس خُدا کو مانتے ہیں۔ اور کس طرح اُس کی عبادت کرتے ہیں، اور وہ سب لوگ دُنیا میں بے پرواہی اور موت سے نفرت کرتے ہیں، اور نہ تو اُن کو خیال میں لاتے ہیں جن کو یُونانی لوگ دیوتا سمجھتے ہیں۔ اور نہ یہودیوں کے تعصب کو مدِّ نظر رکھتے ہیں اور وہ ایک دُوسرے کے ساتھ کیسی قسم کی اُلفت رکھتے ہیں۔ اور وہ نئی طرزِ معاشرت جو پہلے نہ تھی مگر اب اُن کی زندگی میں داخل ہو گئی ہے۔ مَیں تیرے اِس اشتیاق کو قبول کرتا ہُوں کہ تکلم وسماعت بخشنے والے خُدا سے مَیں درخواست کرتا ہُوں کہ مجھے بولنے کی ایسی طاقت دی جائے کہ تو سُن کر اور زیادہ اچھا بن جائے اور تُو ایسے طور پر سُنے کہ مجھ بولنے والے کو افسوس نہ ہو۔

۲۔ اب آ۔ اور اپنے آپ کو اُن تمام خیالات سے جو قبل از یں تیرے ذہن نشین تھے پاک کر۔ اور اُس عادت کو دُور کر دے جو تجھے گمراہ کرتی ہے، اور پہلے کی طرح نیا اِنسان بن، تاکہ تُو نئے کلام کا سُننے والا بھی ہو جائے جیساکہ تُو خُود بھی اقرار کرتا ہے۔ نہ صرف اپنی آنکھوں ہی سے بلکہ اپنی عقل سے بھی دیکھ کہ جن کو تُم دیوتا کہتے اور تصوّر کرتے ہو وہ کس شئے اور صُورت کے ہیں۔ (۲) کیا اُن میں سے ایک وہ پتھّر نہیں ہے جس کو ہم پاؤں تلے روند ڈالتے ہیں اور دُوسرا پیتل ہے جو پیتل کے اُن برتنوں سے بہتر نہیں جو ہمارے استعمال کے لئے بنائے جاتے ہیں اور ایک لکڑی ہے جسے ابھی گھُن لگ گیا ہے اور دُوسرا چاندی ہے جسے حفاظت کرنے والے اِنسان کی ضرورت ہے تاکہ کوئی اُسے چُرا نہ لے جائے اور دُوسرا لوہا ہے جو زنگ سے خراب ہو جاتا ہے اور تیسرا مٹی کا برتن ہے جس کی اِس سے بڑھ کر وقعت نہیں کہ بے عزتی کے لئے مستعمل ہو؟ (۳) کیا یہ تمام اشیاء فنا ہو جانے والا ہیولا نہیں ہے؟ کیا یہ لوہے اور پیتل سے بنے ہُوئے نہیں

ہیں؟ کیا اُن میں سے بعض کو سنگتراش نے اور بعض کو ٹھٹھیرے نے اور بعض کو سنار نے اور بعض کو کمہار نے نہیں بنایا؟ اِن کاریگروں کی صنعت کے ذریعہ اِن چیزوں کے اِس صُورت میں تبدیل ہو جانے سے پہلے کیا اِن میں سے ہر ایک کے لئے ممکن تھا کہ وہ اِن مختلف برتنوں کی صُورت اور شکل میں تبدیل ہو جائیں؟ کیا ممکن نہ تھا کہ یہ برتن جو اب اِسی مادہ سے بن گئے ہیں اگر اِن کاریگروں کے ہاتھوں میں آجاتے تو وہ بھی اِنہیں کی شکل بن جاتے؟ (۴) کیا یہ بُت جن کی تُم اب پرستش کرتے ہو آدمیوں کے ذریعہ سے اور برتنوں کی مانند بن نہیں سکتے؟ کیا وہ سب بہرے۔ اندھے۔ غیر ذی رُوح۔ غیر احساس۔ غیر متحرک نہیں ہیں؟ کیا وہ سب زنگ خوردہ اور خراب شدہ نہیں ہیں۔ (۵) تُم اِن کو دیوتا کہتے ہو، اور اِن کی خدمت اور پرستش کرتے ہو۔ اور آخر کار انہیں کی طرح ہو جاتے ہو۔ (۶) تُم مسیحیوں سے اِس لئے نفرت کرتے ہو کہ وہ اُن کو دیوتا نہیں سمجھتے۔ کیونکہ تُم جو اب اُنہیں دیوتا سمجھتے اور اُن کی پرستش کرتے ہو کیا خود ہی اُن سے نفرت نہیں کرتے؟ کیا تُم بعض بُتوں کی جو مٹی اور پتھر کے ہیں بلا کسی قسم کی حفاظت کے عبادت کر کے لیکن بعض کو جو چاندی اور سونے کے ہیں رات کے وقت مقفل کر کے اور دِن کے وقت اُن کی حفاظت کرتے ہو کہ وہ چرائے نہ جائیں۔ کیا یہ اُن کا تمسخر اور بے عزتی نہیں؟ (۷) لیکن جن کو تُم قابلِ تعظیم سمجھتے ہو، اگر وہ احساس رکھتے ہیں تو تُم اُن کو ایک گونہ سزا دیتے ہو۔ اور اگر وہ احساس نہیں رکھتے تو تُم اُن کو خون اور بوٹی موٹی قربانیاں گذران کر ملامت کرتے ہو۔ (۸) تُم میں سے کوئی شخص ایسے سلوک کے ماتحت ہو کر دیکھ لے۔ کوئی شخص اِن باتوں کا اپنے ہی اُوپر ہونا گوارہ کریگا۔ نہاں۔ کوئی آدمی اِس قسم کی برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حس اور عقل رکھتا ہے۔ مگر پتھر برداشت کر لیتا ہے کیونکہ وہ غیر حس ہے۔ پس تُم اُس کی حس کو ملامت کرتے ہو۔ (۹) پس اِس امر کی بابت مجھے بہت کُچھ کہنا ہے کہ مسیحی لوگ ایسے دیوتاؤں کے غلام نہ بنیں لیکن اگر کوئی شخص اِن باتوں کو کافی نہ سمجھے تو میں اور زیادہ بولنا فضول سمجھتا ہوں۔

۳۔ اور پھر میں خیال کرتا ہوں کہ تو اِس بات کے سُننے کا خاص طور پر مشتاق ہے کہ وہ لوگ یہودیوں کے رواج کے مطابق عبادتِ الٰہی کیوں نہیں کرتے۔ (۲) یہودی لوگ تو دراصل مذکورہ بالا طریقۂ عبادت سے احتراز کرتے ہیں، اور عالم کے واحد

خُدا کی عبادت کرنے اور اُس کو مالک جاننے کے بخُوبی قابل ہیں۔ لیکن اگر وُہ اُس کی عبادت مذکورہ بالا طریقوں سے کریں تو وُہ گُناہ کرتے ہیں، کیونکہ جو چیزیں یُونانی لوگ بے احساس اور گُونگے بُتوں کے سامنے پیش کر کے اپنی نادانی ظاہر کرتے ہیں وُہی چیزیں یہُودی لوگ خُدا کی نذر کرتے ہیں گویا کہ وُہ اُن کا حاجت مند ہے۔ بیوقُوفی سمجھتے ہیں نہ کہ دینداری۔ (۴) کیونکہ آسمان اور زمین سب کُچھ جو اُن میں ہے اور اُن کا خالق ہماری کُل احتیاج ہمارے لیئے مہیّا کرنے والا اُن چیزوں میں سے کسی شئے کا محتاج نہیں جو اُس کو دی جاتی ہیں اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اُسے دے رہے ہیں۔ (۵) لیکن جو خیال کرتے ہیں کہ ہم خُون اور چربی اور سوختنی قُربانیوں کے ذریعہ سے اُس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور ایسی تعظیمات سے اُس کی تعظیم کرتے ہیں میں اُن کو اُن لوگوں سے کسی طرح متفرّق نہیں سمجھتا جو گُونگے بُتوں کو بھی تعظیم دیتے ہیں۔ کیونکہ بعض تو اُن کی نذر گذراننا مناسب سمجھتے ہیں جو اُس عزت میں حِصّہ نہیں لے سکتے، مگر بعض اُس کے لئے نذر گذراننی مناسب سمجھتے ہیں جس کو کسی شے کی احتیاج نہیں۔

۴۔ لیکن اُن کے کھانوں کے شکوک اور سبت کے دن کے وسوسے اور ختنہ، روزہ اور نئے چاند کی عیدوں کی ریاکاری کے بارے میں میں خیال کرتا ہُوں کہ تُو سب کُچھ جانتا ہے۔ وُہ سب قابلِ تمسخر ہیں اور توجہ کے لائق نہیں۔ (۲) کیونکہ وُہ چیزیں جن کو خُدا نے اِنسان کے فائدے کے لئے مخلوق کیا ہے اُن میں سے بعض اشیاء کو تو اِس لحاظ سے قبول کر لینا گویا کہ وُہ عُمدہ پیدا کی گئی ہیں اور بعض کو بے فائدہ اور عارضی تصوّر کر کے اُنہیں ردّ کر دینا کس وجہ سے بیدینی نہیں ہے؟ (۳) اور خُدا کی بابت یہ دروغ گوئی کہ اُس نے سبت کے دِن ہر ایک نیک کام کرنے کی ممانعت کی ہے کیا یہ بے ایمانی نہیں؟ (۴) اور پھر برگزیدگی کی علامت کے طور پر جسم کے کسی عُضو کو کم قدر کر کے اِس بُنیاد پر فخر کرنا کہ اِسی کام کی وجہ سے خُدا ہم کو پیار کرتا ہے قابلِ تمسخر بات ہے۔

(۵) نیز ستاروں کا مشاہدہ کرنا اور چاند کے وسیلے سے مہینوں اور دِنوں کا مناتا، خُدا کے انتظامات اور موسموں کے تغیّر و تبدّل کے درمیان امتیاز کرنا کہ بعضوں کو سعد اور بعضوں کو نجس تصوّر کرنا، کون شخص اِن باتوں کو دینداری نہیں بلکہ حد درجہ کی جہالت کا نمونہ نہ سمجھے گا؟ (۶) پس میں خیال کرتا ہُوں کہ تُو نے مُجھ سے

یہ نوکما حقہٗ معلوم کر لیا ہے کہ مسیحی لوگ اِس عام جہلِ بسیط اور گمراہی سے اور بیہودہ بولی کے
گوناگوں مشغلوں اور تکبّر سے واجب طور پر احتراز کرتے ہیں۔ مگر اُن کے اپنے ہی مذہب
کے بھید کو کسی اِنسان کے ذریعہ سے سیکھنے کی توقع مت کر۔

۵۔ کیونکہ مسیحی لوگ نہ تو بلحاظ مقام یا بول چال اور نہ بلحاظ دستُورات کے اور آدمیوں
سے کچھ منفرق ہیں۔ (۲) کیونکہ وُہ نہ تو کہیں اپنے ہی شہروں میں رہتے ہیں اور نہ ہی وُہ
کوئی منفرقِ زبان ہی بولتے ہیں اور نہ ہی کوئی غیر معمُولی زندگی ہی بسر کرتے ہیں۔ (۳) دراصل
اُن کے پاس نہ تو بڑے بڑے اہلِ مشاغل کی دانائی اور نہ کاوِت کے ذریعہ سے دریافت
شدہ باتیں ہی ہیں اور نہ وُہ کسی اِنسانی تعلیم کے حامل ہی ہیں جیسا کہ بعض ہیں۔ (۴) اور اگرچہ
وُہ یُونانیوں اور بربریوں کے شہروں میں رہتے ہیں جیسا کہ ہر ایک قسمت نے معین کر دیا ہے
اور اگرچہ وُہ خوراک اور پوشاک اور زندگی کے دیگر اُمور میں اپنے اپنے وطن کی رسمیات کے
پیرو ہیں تو بھی وُہ اپنے ہی حق رعایا کا انتظام ظاہر کرتے ہیں جو عجیب اور بالاتفاق اور بعید الفہم
ہے۔ (۵) وُہ اپنے اپنے وطنوں میں سکونت تو کرتے ہیں مگر مثل مسافروں کے۔ اہلِ شہر
کی طرح سب باتوں میں اشتراک رکھتے ہیں اور پردیسیوں کی طرح تمام مصیبتیں سہتے ہیں۔
ہر ایک پردیس اُن کا وطن ہے اور ہر ایک وطن پردیس ہے۔ (۶) وُہ سب کی طرح شادی
بیاہ کرتے اور اُن سے اولاد پیدا کرتے ہیں مگر وُہ اپنے بچّوں کو پھینک نہیں دیتے۔ (۷)
وُہ مشترک دسترخوان تو بچھاتے ہیں مگر اُن کی بیویاں مشترک نہیں ہوتیں۔ (۸) وُہ جسم میں فلپی ۳: ۲۰
تو ہیں مگر جسم کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے۔ (۹) وُہ زندگی زمین پر تو بسر کرتے ہیں مگر
حقِ شمولیتِ ریاست آسمان پر رکھتے ہیں۔ (۱۰) وُہ قوانینِ مقرّرہ کی متابعت کرتے اور اپنی ۲-کرنتھی ۶: ۹-۱۰
اپنی طرزِ معاشرت سے قوانین پر فتح پاتے ہیں۔ (۱۱) وُہ سب سے محبت کرتے اور سب
سے ستائے جاتے ہیں (۱۲) اُن سے بے پرواہی کی جاتی اور اُن پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔
وُہ قتل کئے جاتے ہیں اور پھر بھی جلائے جاتے ہیں۔ (۱۳) وُہ غریب ہیں مگر بہتوں کو
دولت مند کرتے ہیں۔ وُہ سب چیزوں کے محتاج ہیں تاہم بھی سب چیزیں کثرت سے
رکھتے ہیں۔ (۱۴) وُہ بے عزّت ہیں تو بھی اُن بے عزّتیوں میں جلال پاتے ہیں۔ اُن پر کُفر
بکا جاتا ہے، تو بھی وُہ راستباز ٹھہرتے ہیں۔ (۱۵) اُنہیں گالیاں دی جاتی ہیں وُہ برکت ۱-کرنتھی ۴: ۱۲
دیتے ہیں۔ اُن کی تحقیر ہوتی ہے مگر وُہ تعظیم کرتے ہیں۔ (۱۶) نیکی کر کے وُہ بدکردار وں

کی طرح سزا پاتے ہیں۔ سزا پاکر وُہ خُوش ہوتے ہیں گویا کہ اُنہوں نے اِس کے ذریعہ سے زندگی پالی۔ (۱۷) یہُودیوں کی طرف سے اُن کے ساتھ جنگ ہوتی ہے گویا کہ وُہ اجنبی ہیں اور یُونانیوں سے ستائے جاتے ہیں، اور اِس پر بھی اُن سے نفرت کرنے والے لوگ اُن کے ساتھ دُشمنی رکھنے کی کوئی وجہ نہیں رکھتے۔

۶۔ المختصر جس طرح رُوح جسم میں ہے اُسی طرح مسیحی لوگ دُنیا میں رہتے ہیں۔ (۲) رُوح جسم کے تمام اعضا میں ساری ہے اور مسیحی لوگ دُنیا کے شہروں میں رہتے ہیں۔ (۳) رُوح جسم میں رہتی ہے مگر جسم میں سے نہیں ہے اور مسیحی لوگ دُنیا میں رہتے
یُوحنا ہیں مگر دُنیا میں سے نہیں ہیں۔ (۴) غیر مرئی رُوح جسم میں محفُوظ ہے۔ اِسی طرح مسیحی لوگ
۱۱:۱۷
و ۱۴، دُنیا میں رہ کر مشہُور تو ہیں مگر اُن کا مذہب غیر مرئی رہتا ہے۔ (۵) جسم رُوح کو حقیر سمجھتا ہے اور کسی قسم کا نقصان اُس سے نہ اُٹھا کر اُس کے ساتھ جنگ کرتا ہے اِس لئے کہ اُسے خُوشیوں میں مشغُول ہونے کی ممانعت ہے۔ اِسی طرح دُنیا بھی مسیحیوں سے کسی قسم کا ضرر نہ پاکر اُن سے نفرت کرتی ہے۔ اِس لئے کہ وُہ اِس کی خُوشیوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (۶) رُوح اپنے حقیر جاننے والے جسم اور اُس کے اعضا کو پیار کرتی ہے۔ اِسی طرح مسیحی لوگ بھی اُن لوگوں سے جو اُن سے نفرت کرتے ہیں، پیار کرتے ہیں (۷) رُوح جسم میں بند تو ہے مگر دراصل جسم کو قائم رکھتی ہے۔ مسیحی بھی اگرچہ اِس دُنیا کے قید خانہ میں قید ہیں تو بھی وُہ دُنیا کو قائم رکھتے ہیں۔ (۸) غیر فانی رُوح فانی خیمہ میں رہتی ہے۔ مسیحی بھی اگرچہ فانی اشیاء کے درمیان رہتے ہیں تو بھی وُہ آسمانی غیر فانی زندگی کے منتظر ہیں۔ (۹) رُوح کے ساتھ جب اکل و شُرب کے مُعاملات میں سختی برتی جاتی ہے تو وُہ بہتر بن جاتی ہے۔ اِسی طرح مسیحی بھی سزا پاکر روز روز ترقی کرتا جاتا ہے۔ (۱۰) خُدا نے اُن کو ایسے ہی بڑے منصب کے لئے معیّن کیا ہے جس سے تجاوز کرنا اُن کو جائز نہیں۔

۷۔ جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اُن کے سُپرد کوئی زمینی دریافت نہیں، اور نہ ہی وُہ کسی فانی ایجاد کی بڑی فکر کے ساتھ حفاظت کرنی مناسب سمجھتے ہیں، اور نہ ہی انسانی اسرار کا انتظام اُن کے تفویض ہُوا ہے۔ (۲) لیکن دراصل خُود قادرِ مُطلق اور خالقِ عالم اور نادیدنی خُدا نے آسمان سے اُس سچائی کو اور مقدّس کلام کو جو فہمِ اِنسانی سے بلند و بالا ہے اُن

کے درمیان قائم کیا ہے ۔ اور اُس کو اُن کے دِلوں میں مُستحکم کیا ہے نہ کسی خادم نہ فرشتے نہ حاکم نہ کسی ایسے شخص کو جو دُنیاوی معاملات میں ماہر ہو اور نہ ایسوں میں سے کسی کو بھیج کر جس کی تفویض میں آسمانی نظامات تھے بلکہ خُود اُسی کو بھیجکر جو سب چیزوں کا صانع اور خالق ہے، جس کے وسیلے سے اُس نے آسمانوں کو بنایا، جس کے وسیلہ سے اُس نے سمندروں کو اُن کی اپنی حدود میں بند کیا۔ جس کے اسرار کے تمام عناصر دیانتداری کے ساتھ تابع ہیں جس سے آفتاب نے سلسلۂ ایام کو محفُوظ رکھنے کا معیار پایا۔ جس کی ماہتاب متابعت کرتا ہے جس نے اُس کو رات کے وقت چمکنے کا حُکم دیا۔ جس کی فرمانبرداری ستارے کرتے ہیں جبکہ وُہ مہتاب کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے تمام چیزیں ترتیب دیجاتی اور محدُود کی جاتی اور تحت میں رکھی جاتی ہیں۔ آسمان اور جو اُن میں ہیں۔ زمین اور جو چیزیں اُس میں ہیں۔ سمندر اور جو چیزیں اُس میں ہیں۔ آتش۔ باد۔ گہراؤ۔ جو چیزیں بلندیوں میں ہیں۔ جو چیزیں گہراؤ میں ہیں، اور جو چیزیں اُن دونوں کے درمیان ہیں اُسی کو اُس نے اُن کے پاس بھیجدیا۔ (۳) کیا تُم خیال کر سکتے ہو جیسا کہ شاید کوئی شخص سمجھے کہ وُہ خوف اور ہیبت پیدا کرنے کے لئے ایک سلطنت قائم کرنے کو آیا تھا؟ (۴) ہرگز نہیں۔ بلکہ اُس نے بادشاہ کی حیثیت میں بیٹے کو ایسے طور پر حلیمی اور فروتنی کے ساتھ بھیجا جیسے بادشاہ کو بھیجتے ہیں۔ گویا اُس نے خُدا کو بھیجا۔ جیسے اُس نے آدمی کو آدمی کے پاس بھیجا۔ اُس نے اس کو مثل زندگی بخشنے والے کے بھیجا۔ مثل ترغیب دینے والے کے نہ کہ زور دینے والے کے۔ کیونکہ خُدا کے حضُور جبر نہیں ہے۔ (۵) اُس نے اُس کو بُلانے والے کے طور پر بھیجا نہ کہ ستانے والے کے طور پر۔ اُس نے اُسے مثل پیار کرنے والے کے بھیجا نہ کہ مثل الزام لگانے والے کے (۶) کیونکہ وُہ اُسے عدالت کرنے کے لئے بھیجے گا اور اُس کے ظہور پر کون کھڑا ہو سکے گا؟ (۷) کیا تُو اُن کو درندہ جانوروں کے سامنے پھینکے ہُوئے نہیں دیکھتا تاکہ وُہ خُداوند کا اِنکار کریں نہ کہ فتح پائیں؟ کیا تُو نہیں دیکھتا کہ جس قدر وُہ سزا پاتے ہیں اُسی قدر اور لوگ زیادہ ہو جاتے ہیں؟ (۹) یہ کام اِنسان کے ہاتھ کا معلُوم نہیں ہوتا؛ یہ خُدا کی قُدرت ہے۔ یہ اُس کی حضُوری کے اثبات ہیں۔

۸۔ کیونکہ اُس کے آنے سے پہلے کیا کِسی شخص نے کماحقہٗ معلوم کر لیا ہے کہ خُدا کیا ہے؟ یا کیا تُو اُن قابلِ اعتبار فلاسفروں کے خام اور بے معنی بیانات کو قبول کرتا ہے؟ جن میں سے بعض تو آگ کو خُدا کہتے ہیں۔ بعض پانی کو بعض عناصر میں سے جنہیں خُدا نے پیدا کیا بعض کو خُدا کہتے ہیں۔ (۳) اور اگر اِن بیانات میں سے کوئی بیان قابلِ قبولیّت ہے تو ممکن ہے کہ مخلوق کو بھی اُسی طرح خُدا بنا سکتے ہیں۔ (۴) مگر یہ باتیں تو جادوگروں کی لن ترانیاں اور چٹکلے ہیں۔ (۵) اور آدمیوں میں سے کسی نے نہ تو اُس کو دیکھا اور نہ پہچانا ہے۔ لیکن اُس نے اپنے آپ کو خُود ہی ظاہر کر دیا۔ (۶) اُس نے ایمان کے ذریعہ سے ظاہر کیا کیونکہ اِسی کے ذریعہ سے خُدا کو دیکھنا ضرُوری ہے (۷) تمام عالم کا مالک اور صانع خُدا۔ سب چیزوں کا بنانے اور بالترتیب رکھنے والا محض محبّ الانسان ہی نہیں بلکہ برداشت کرنے والا بھی ہے۔ (۸) بلکہ وُہ تو ہمیشہ سے ایسا ہی تھا اور ہے اور ہو گا۔ وُہ رحیم اور نیک اور غُصّہ کے بغیر اور حق اور اکیلا نیک ہے۔ (۹) اُس نے اپنے دِل میں ایک عظیم اور لا بیان نظام سوچ کر صرف اپنے بیٹے ہی کو بتا دیا۔ (۱۰) پس جبتک اُس نے اپنے دانا اِرادے کو محفُوظ رکھا تب تک ایسا معلُوم ہوتا تھا کہ وُہ ہماری نسبت غافل اور بے فکر ہے۔ (۱۱) لیکن جب اُس نے اپنے عزیز بیٹے کی معرفت اِس کو ظاہر کیا اور اُن باتوں کو جو ابتدا سے تیار کی گئی تھیں مُنکشف کر دیا تو اُس نے تمام نعمتیں یعنی اُس کے حُسنِ سلوک میں شراکت رکھنا اور جن باتوں کی ہم میں سے کوئی بھی توقّع نہ رکھتا تھا اُن کو دیکھنا اور سمجھنا ہمیں ساتھ ہی عنایت کر دیا۔

۹۔ پس اب اُس نے اپنے آپ میں اپنے بیٹے کے ساتھ تمام چیزوں کا اِنتظام کر کے ابتدائی زمانہ میں ہم کو چھوڑ دیا کہ ہم اپنے بے ترتیب کاموں سے جیسا کہ ہم نے چاہا عمل کیا اور خُوشیوں اور شہوتوں سے گمراہ ہوتے رہے۔ نہ اِس وجہ سے کہ وُہ ہمارے گُناہوں سے بہُت خوش تھا بلکہ اِس لئے کہ اُس نے ہماری برداشت کی۔ اور نہ یہ اِس سبب سے تھا کہ ناراستی کا وُہ زمانہ اُسے بھاتا تھا بلکہ اِس وجہ سے کہ وُہ راستی کا موجُودہ زمانہ بناتا تھا تاکہ پہلے زمانہ میں اپنے کاموں سے جو زندگی کے لائق نہ تھے ہم اب خُدا کی رحمت سے اِس قابل ہو جائیں اور خُدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی اپنی ناقابلیّت ظاہر کرتے ہُوئے خُدا کی طاقت سے طاقتور بن جائیں۔ (۲) لیکن جب ہماری ناراستی مکمل

ہوگئی اور پُورے پُورے طور پر ظاہر ہوگیا کہ اِس کی مزدوری سزا اور موت متوقع ہے لیکن
جب وُہ وقت آیا جو خُدا نے مقرّر کیا تھا تاکہ آگے کو اپنی ہی رحمت اور قدرت مُنکشف
کرے (اور خُدا کی محبّت اور اِنسان کے ساتھ اُس کا پیار کیسا افضل ہے) تو اُس نے
ہم سے نفرت نہ کی اور نہ ہمیں رد کیا اور نہ عداوت رکھی بلکہ برداشت اور صبر کیا اور ترس کھا
کے ہمارے گُناہوں کو اپنے اُوپر لے لیا، اور ہماری خاطر خُود اُس نے اپنا بیٹا فدیہ میں
دیدیا۔ یعنی اُس مقدّس کو ناپاکوں کی خاطر۔ بدکاروں کے بدلے پاکباز کو یہ ناراستبازوں ۱پطرس
کی خاطر راستباز کو۔" غیر فانی کو فانیوں کی خاطر۔ نہ مرنے والے کو مرنے والوں کیخاطر۔(۳) ۱۸:۳
کیونکہ ماسوائے اِس کے اور کیا مطلب تھا کہ اُس کی راستبازی ہمارے گُناہوں کو ڈھانپ
دے؟ (۴) صرف خُدا کے بیٹے کے سوا اُور کِس کے ذریعہ سے بے شرع اور بے دین لوگوں
کا راستباز ٹھہرنا ممکن تھا؟ (۵) اور کیسا شیریں تبادلہ ہے! اور کیسی ناقابلِ دریافت
صنعت ہے! اور کیسا غیر متوقع حُسنِ سُلوک ہے! تاکہ بہتوں کی بدکاری ایک راستباز
شخص میں مستتر ہو۔ اور ایک کی راستبازی بہت سے خطاکاروں کو راستباز ٹھہرائے۔
(۶) پس پہلے زمانہ میں تو اُس نے زندگی حاصل کرنے کے بارے میں ہماری طبیعت کی
ناقابلیّت پر ملامت کرے گر اَب اُس نجات دہندے کو جو ناقابلوں کو بھی بچانے کے
قابل ہے ظاہر کرکے اُس نے چاہا کہ ہم دونوں وجوہات سے اُس کی رحمت پر ایمان لائیں
اور اُس کو دایا۔ والد۔ اُستاد۔ مشیر۔ طبیب۔ عقل۔ نُور۔ عزّت۔ جلال۔ طاقت اور زندگی
سمجھیں۔

۱۰۔ اگر تُو اِس ایمان کا بھی آرزو مند ہے تو پہلے تو باپ کا علم حاصل کر۔ (۲) کیونکہ یُوحنّا
خُدا نے "انسان کو" پیار کیا، جس کی خاطر اُس نے جہان بنایا جس کے ماتحت زمین ۱۶:۳
کی تمام چیزیں کر دیں، جن کو اُس نے عقل اور رُوح بخشی۔ صرف جن کو اُس نے آسمان کی
طرف اُوپر کو دیکھنے کی اجازت دی۔ جن کو اُس نے اپنی ہی صُورت پر بنایا جن کے پاس اُس
نے "اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا"۔ جن سے اُس نے آسمان کی بادشاہت کا وعدہ ۱۔یُوحنّا ۹:۴
کیا، اور یہ اپنے پیار کرنے والوں کو دے گا۔ (۳) اور تُو یہ پُورا علم حاصل کرکے کیسی خُوشی سے ۱۔یُوحنّا
بھر جانے کا خیال کرتا ہے؟ یا تُو اُس کو کیسے طور سے پیار کرے گا جس نے تُجھ کو پہلے پیار ۱۹:۴
کیا؟ (۴) اور تُو پیار کرکے اُس کی مہربانی کا مقلّد ہوگا، اور متعجّب نہ ہو کہ اِنسان خُدا کا

مقلد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ خواہشمند اُس کا مقلّد ہو سکتا ہے (۵) کیونکہ نہ تو پڑوسی پر حکومت کرنا اور
نہ کمزوروں کی بہ نسبت زیادہ رکھنے کی خواہش کرنا اور نہ دولت مند ہونا اور نہ ہی ماتحتوں
پہ جبر کرنا خوشی ہے۔ اور نہ ہی ان معاملات میں کوئی شخص خُدا کی تقلید کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ
باتیں اُس کی عظمت سے باہر ہیں۔ (۶) لیکن جو شخص اپنے پڑوسی کا بار اُٹھا لیتا ہے (جو شخص
اُس سے نیک سلوک کرنا چاہتا ہے جو اُس امر میں اُس شخص سے کمتر ہے جس میں وُہ خود برتر
ہے) جو شخص محتاجوں کو وُہ چیزیں دیتا ہے جو خود اُس نے خُدا سے پائی ہیں تو وُہ اُن لوگوں
کے لئے جو اُس سے کچھ پاتے ہیں خُدا بن جاتا ہے۔ وُہی خُدا کا مقلّد ہے (۷) تب تُو
زمین پر ہو کے دیکھے گا کہ خُدا آسمانوں میں بُود و باش کرتا ہے۔ تب تُو خُدا کے اِسرار بیان
کرنے لگے گا۔ تب تُو اُن سے پیار اور تعجّب کرے گا جو اِس بات پر سزا پا رہے ہیں
کہ وُہ خُدا سے انکار کرنا نہیں چاہتے۔ تب تُو اِس دُنیا کے فریب اور گمراہی پر فتوے دیگا
جبکہ اُس اصلی زندگی کو جو آسمان میں ہے جانے گا جبکہ تُو اِس بہانی ظاہری موت کو حقارت
سے دیکھے گا۔ جبکہ تُو اصلی موت سے خوف کھائے گا جو اُن لوگوں کے لئے محفوظ ہے
جن پر ہمیشہ کی آگ کا فتویٰ لگایا جائے گا جو اُن لوگوں کو ہمیشہ تک سزا دے گی جو اُس کے
حوالہ کئے گئے ہیں۔ (۸) تب تُو اُن لوگوں پر متعجّب ہو گا جو راستبازی کی خاطر چند روزہ
آتش کی برداشت کرتے ہیں۔ اور اُنہیں تُو مُبارک کہے گا جب تُو اُس آگ کو معلُوم کرتا ہے۔

۱۱۔ میں غیر مانوس درس نہیں دیتا اور نہ مبالغہ سے سوال کرتا ہوں۔ مگر رسُولوں کا شاگرد
ہو کر غیر قوموں کا اُستاد ہوں۔ چونکہ وُہ حق کے شاگرد ہیں اِس لئے میں واجب طور پر
اُن کے لئے اُن تعلیمات کا خادم ہوں جو ہم تک پہنچی ہیں۔ (۲) کیونکہ وُہ کونسا شخص ہے
جو دُرست تعلیم پا کر اور اُس کلمہ کا دوست ہو کر دانائی کے ساتھ اُن باتوں کی تعلیم پانا نہیں
چاہتا جو اُس کلمہ کے شاگردوں کے ذریعہ سے علانیۃً دی گئی ہے؟ جن پر وُہ کلمہ ظاہر ہوا ١۔تو
اور اُس نے اُن سے علانیہ طور پر کلام کر کے بیان کیا جس کو بے ایمانوں نے نہ سمجھا مگر ١٦:٣
شاگردوں سے جن کو اُس نے ایماندار خیال کیا بیان کر دیا اور اُنہوں نے باپ کے بھید
کو جان لیا۔ (۳) جس سبب سے اُس نے کلمہ کو بھیجا تاکہ وُہ دُنیا پر ظاہر ہو جائے جو
لوگوں کے ذریعہ سے بے عزّت ہوا مگر شاگردوں نے اُس کی منادی کی اور غیر قومیں اُس
پر ایمان لائیں۔ (۴) جو شروع سے ہے اور جو نیا ظاہر ہوا مگر پایا قدیم گیا۔ اور مقدسوں

کے دلوں میں ہمیشہ نیا رہتا ہے۔ (۵) جو ہمیشہ سے ہے۔ جو آج بیٹا تصوّر کیا گیا جس
سے کلیسیا دولت مند ہوتی ہے اور مقدّسوں کے درمیان فضل کثرت سے ظاہر ہوتا ہے۔
جو فضل دانائی بخشتا ہے جو بھید کھولتا ہے۔ جو موسموں کا اعلان دیتا ہے، اور دینداروں پر
خوش ہوتا ہے۔ اور اُن کو ملتا ہے جو اُس کی تلاش کرتے ہیں۔ جو ایمان کے عہد کو نہیں توڑتے
اور نہ بزرگوں کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔ (۶) جس پر شریعت کا خوف الاپا جاتا ہے
انبیاء کا فضل پہچانا جاتا ہے۔ اناجیل کا ایمان مستحکم کیا جاتا ہے۔ رسُولوں کی روایت مانی
جاتی ہے، اور کلیسیا کی خوشی جوش زن ہوتی ہے۔ (۷) اگر تُو اِس فضل کو رنجیدہ نہ کرے تو
تُو کلمہ کی اُس تقریر کو سمجھیگا جو وُہ اُن کے ذریعہ سے کرتا ہے جن کو وُہ چاہتا ہے۔ (۸)
کیونکہ جو باتیں بڑی تکلیف کے ساتھ کہنے کے لئے ہم نے اُس حکمران کلمہ کی مرضی سے
تحریک پائی ہے اُن میں ہم اُس محبّت کے ذریعہ سے جو ہم پر ظاہر ہوئی ہے تُمہارے ساتھ
شریک ہوتے ہیں۔

۱۲۔ اِن باتوں سے اطمینان حاصل کرکے اور توجہ سے اُن کو سُن کر تُم معلوم کر
لوگے کہ خُدا اُن پر جو دُرست طور سے اُسے پیار کرتے ہیں کیسی مہربانی کرتا ہے، جو خوشی
کا فردوس ہے۔ ہر قسم کے پھل لانے والے اور پُھولنے والے درخت ہو جاتے ہیں جو اپنے
آپ میں بڑھتے اور مُختلف قسم کے ثمرات سے مزّین ہیں۔ (۲) کیونکہ اِسی باغ میں علم کا
درخت اور زندگی کا درخت لگایا گیا ہے۔ لیکن علم کا درخت قتل نہیں کرتا بلکہ نافرمانی قتل
کرتی ہے۔ (۳) کیونکہ نوشتے نامعلُوم طور پر بتاتے ہیں کہ کس طرح سے خُدا کے علم کا درخت
اور زندگی کا درخت ابتدا ہی سے فردوس کے درمیان پیدا کیا۔ اور علم کے ذریعہ سے زندگی
ظاہر کی جس کو ہمارے پہلے والدین نا واجب طور سے استعمال کرکے سانپ کے دھوکے
میں آکر ننگے ہو گئے۔ (۴) کیونکہ زندگی بھی بغیر عرفان کے نہیں اور نہ ہی سنجیدہ عرفان بغیر حقیقی
زندگی کے ہے۔ اِسی سبب سے وُہ ایک دُوسرے کے ہم پہلو لگائے گئے تھے۔ (۵)
اِس کی طاقت پر غور کرکے اور اُس عرفان پر جو حق فتوے سے علیحدہ زندگی تک پہنچاتا ہے
عیب دھرکے رسُول فرماتا ہے کہ "علم غرور پیدا کرتا ہے مگر محبّت ترقی کا ۱۔کرنتھی
باعث ہے۔" (۶) کیونکہ جو شخص خیال کرتا ہے کہ میں حقیقی علم کے بغیر اور جس کی زندگی ۸:۱
کی طرف سے شہادت مل گئی ہو اِس کی بابت کُچھ جانتا ہُوں، وُہ بیوقوف ہے، اور

چونکہ وہ زندگی کو پیار نہیں کرتا اِس لئے وُہ سانپ کے دھوکے میں آگیا ہے۔ لیکن جو شخص خوف کے ساتھ پہچان لیتا اور زندگی کی تلاش کرتا ہے وُہ پھل کی اُمید رکھ کر بوٹا لگاتا رہتا ہے (۷) تیرا دِل علم ہے اور تیری زندگی حقیقی عقل ہے۔ (۸) جس سبب سے اگر تو درخت کو رکھے اور اس کا پھل توڑے تو تُو ہمیشہ وہ فصل جمع کرے گا جس کی خدا توقع کرتا ہے۔ جن کو سانپ مس نہیں کرتا اور نہ دھوکا اُس پر اثر کرتا ہے، اور نہ حوا اُس سے خراب ہوتی ہے بلکہ کنواری متصوّر ہوتی ہے۔ (۹) اور نجات قائم ہوتی ہے اور رسُول فہمید پاتے ہیں، اور خُداوند کی فسح آگے آگے چلتی ہے۔ اور جماعتیں یکجا فراہم ہوتی ہیں۔ اور تمام چیزیں ترتیب میں آتی ہیں، اور کلمہ مقدّسوں کو تعلیم دے کر خوش ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے باپ جلال پاتا ہے جس کو تا ابد آلاباد جلال ہوتا رہے۔

" آمین "

پاپیاس کی تصنیفات کے پارے

(۱)

آیرینیوس اور دیگر (مورخین) راوی ہیں کہ یوحنا عارف اور رسول ترجان کے زمانہ تک زندہ رہا۔ اس زمانہ کے بعد ہیرآپلس کا پاپیاس اور سمرنا کا اُسقف پولیکارپ اُس کے سامعین مشہور رہے۔ (یوسیبیس کی تاریخ الزمانہ)

(۲)

اِس زمانہ میں آسیہ کے درمیان رسولوں کا شاگرد پولیکارپ مشہور تھا جس نے سمرنا کی کلیسیا کی اُسقفیت "خود دیکھنے والوں اور" خداوند کے "خادموں" کے ہاتھ رکھنے سے پائی تھی جس زمانہ میں ہیراپلس کے علاقہ کا پاپیاس مشہور تھا جو خود بھی اُسقف تھا۔

(یوسیبیس کی تاریخ کلیسیا ۳ کتاب ۳۶ باب)

(۳)

پاپیاس کی پانچ کتابیں مشہور ہیں جن کا نام خداوند کے کلام کی تشریحات ہے اِن کا ذکر آیرینیوس بھی کرتا ہے گویا کہ یہی اُس کی تصنیفات ہیں۔ چنانچہ وُہ کہتا ہے۔ "پاپیاس بھی جو یوحنا کا تو سامع تھا مگر پولیکارپ کا رفیق اور ایک قدیم شخص اپنی کتابوں کی چوتھی کتاب میں اِن باتوں کا ذکر کرتا ہے، کیونکہ اُس کی تصنیف کردہ پانچ کتابیں ہیں" (۲) یہ تو آیرینیوس کا بیان ہے۔ در اصل پاپیاس خود اپنے درسوں کے دیباچہ میں کہتا ہے کہ مَیں مقدس رسولوں کا نہ تو چشم خود دیکھنے والا ہوں اور نہ اپنے کانوں سے (اُن کی باتوں کا) سُننے والا بلکہ جیسا کہ اُس کی طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے اُس نے دین کی باتیں اُن کے دوستوں سے پائی ہیں۔ (۳) جو باتیں مَیں نے گذشتہ زمانہ میں اُن بزرگوں سے بخوبی سیکھیں اور بخوبی یاد رکھیں جن کی طرف سے اُس سچائی کی تصدیق ہوگئی اُن کو بھی مَیں تیرے لئے اِن تشریحات کے ساتھ بیان کرنے سے نہیں جھجکتا۔ کیونکہ مَیں اَوروں کی طرح اُن سے خوش نہیں ہُوا کرتا تھا جو بہت سی باتیں بولا کرتے ہیں بلکہ اُن سے جو حق کی تعلیم دیا کرتے

ہیں۔ اور نہ ہی اُن سے جو اجنبی احکام کا ذکر کرتے ہیں بلکہ اُن سے جو اُن باتوں کا تذکرہ کرتے تھے جو خُداوند سے ایمان کی خاطر عنایت ہُوئی تھیں، اور خود سچائی سے مشتق تھیں۔

(۴) اور پھر جب کبھی کوئی ایسا شخص مجھے مل جاتا تھا جو پریسبٹروں کا پَیرو ہوتا تو مَیں بزرگوں کے درسوں کی اُس سے تحقیق کیا کرتا تھا کہ اندریاس یا پطرس یا فیلبوس یا تھوما یا یعقوب یا یُوحنّا یا متّی یا خُداوند کے شاگردوں میں سے کسی اور نے کیا کچھ کہا۔ اور ارسٹون یا بزرگ یُوحنّا جو خُداوند کے شاگرد تھے کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ مَیں یہ خیال نہیں کیا کرتا تھا کہ جس قدر باتیں کتابوں میں سے لی جائیں وُہی مفید ہیں بلکہ جسقدر کہ زندہ اور قائم رہنے والی آواز سے مل سکتی ہیں۔

(۵) یہاں اِس بات پر غور کرنا مناسب ہے کہ وُہ یُوحنّا کا نام دو دفعہ شمار کرتا ہے جن میں سے پہلے کا تو وُہ پطرس اور یعقوب اور متّی اور دیگر رسُولوں کے ساتھ ذکر کرتا ہے جس سے اُس کی واضح مُراد مبشر یُوحنّا کی ہے۔ مگر دُوسرے یُوحنّا کا نام وُہ ذرا آگے چل کر لیتا ہے اور اُس کو رسُولوں کے شمار سے الگ کرتا اور اُس کے شروع میں ارسٹون نام رکھتا ہے۔

(۶) اور صاف طور پر اُس کو بزرگ ملقّب کرتا ہے۔ اور یُوں اِن باتوں سے اِس روایت کو درست ثابت کرتا ہے کہ آسیہ میں دو ہمنام شخص تھے۔ اور کہ افسس میں دو قبریں ہیں اور ہر دو یُوحنّا کی قبریں اب تک کہلاتی ہیں۔ اس پر اب بھی غور کرنا ضروری ہے، کیونکہ اغلب ہے کہ یہ دُوسرا یُوحنّا تھا اگر کوئی پہلے کی بابت یہ نہ خیال کرے جس نے مکاشفہ دیکھا اور جو اُس کے نام سے منسوب ہے۔

(۷) اور پاپیاس تو جس کا ہم اب ذکر کر رہے ہیں صاف بیان کرتا ہے کہ مَیں نے رسُولوں کی باتیں اُن لوگوں سے سُنیں جو اُن کے پَیرو تھے۔ مگر وُہ یہ بھی کہتا ہے کہ مَیں ارسٹون اور بزرگ یُوحنّا کا سامع ہُوں۔ بہرصُورت وُہ اُن کے ناموں کا بار بار ذکر کرتا ہے اور اپنی تصنیفات میں اُن کی روایات بھی درج کرتا ہے۔ یہ باتیں بھی بے فائدہ نہیں بیان کیں۔

(۸) لیکن پاپیاس کے مذکورہ بالا بیانات پر اُس کے دُوسرے بیانات کا اضافہ بھی موزوں معلوم ہوتا ہے، جن میں وُہ بعض عجیب واقعات کا بھی ویساہی ذکر کرتا ہے کہ

گویا وہ روایتاً اُس تک پہنچے ہیں۔

(۹) یہ واقعہ تو پہلے مذکور ہو چکا ہے کہ رسُول فیلبوس اپنی بیٹیوں کے ساتھ ہیراپولس میں رہا کرتا تھا۔ لیکن یہ بات کہ کس طرح سے پاپیاس اُن کا ہمعصر بتاتا ہے کہ مَیں نے فیلبوس کی بیٹیوں سے ایک عجیب واقعہ سُنا۔ اُس کا یہاں ذکر کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میرے زمانہ میں ایک مُردہ زندہ ہو گیا تھا۔ اور پھر یُوستُس کی بابت جو برسباس کہلاتا ہے ایک عجیب کہانی بتاتا ہے کہ اُس نے ایک مہلک زہر پی لیا مگر خُداوند کے فضل سے اُس کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔

(۱۰) اور اِسی یُوستُس کو مقدّس رسُولوں نے نجات دہندے کے صعُود کے بعد متھیاس کے ساتھ کھڑا کیا اور دُعا مانگی تھی کہ پکڑوانے والے یہوداہ کی جگہ اُن کے شمار کو پُورا کرنے کے لئے قرعہ ڈالیں۔ اعمال کی کتاب کا بیان یُوں ہے "اور اُنھوں نے دو کو کھڑا کیا۔ یُوسف کو جو برسباس کہلاتا ہے جس کا لقب یُوستُس ہے۔ اور متھیاس کو۔ اور دُعا مانگ کر کہا"۔ اعمال ۱:۲۳

(۱۱) علاوہ ازیں اُسی مصنّف نے اور باتیں بھی لکھی ہیں گویا کہ وہ روایت کے طور پر اُس تک پہنچیں، اور نجات دہندے کی بعض عجیب تمثیلیں اور اُس کی تعلیمات اور دیگر افسانوی بیانات۔

(۱۲) جن میں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ قیامت کے قریب ہزار سال بعد اِسی زمین پہ مسیح کی بادشاہت جسمانی طور پہ قائم ہوگی۔ مَیں خیال کرتا ہُوں کہ اُس نے یہ باتیں رسُولوں کے بیانات کی غلط فہمی سے درج کی ہیں، اور جو باتیں اُنہوں نے استعارے میں بطور اسرار کہی تھیں اُن کو نہ سمجھا۔

(۱۳) کیونکہ وہ بڑا کوتاہ عقل تھا جیسا کہ اُس کے اپنے ہی بیان سے پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ ماسوائے اِس کے اُس کی تقلید سے اِسقدر بہت سے کلیسیائی بزرگوں نے بھی اُس قسم کے خیالات قائم کئے جس کی تائید میں اُنہوں نے اُس شخص کی قدامت پیش کی مثلاً ایرینیوس اور کسی دُوسرے نے بھی اپنا ویسا ہی خیال ظاہر کیا۔

(۱۴) اور پاپیاس اپنی ہی تصنیفات میں مذکورہ بالا ارسٹون کی سند پر خُداوند کی باتوں کا اور بیان اور بزرگ یُوحنا کی روایتیں درج کرتا ہے۔ اِن باتوں پر اپنا اشتیاقِ علم

محمول کرکے ہم اب ضرورتاً اُس کے مذکورۂ بالا الفاظ پر ایک روایت اور زیادہ بیان کریں گے جو اُس مرقس کی بابت اِن کے ذریعہ سے ارسال ہوئی ہے جس نے انجیل لکھی۔

(۵) اُس بزرگ نے یہ بھی کہا ہے۔ مرقس نے چونکہ وہ پطرس کا ترجمان تھا اُن باتوں کو جو مسیح نے کہیں اور کیں جسقدر کہ اُس کو یاد تھیں تحقیق سے لکھا اگرچہ علی الترتیب نہیں۔ کیونکہ اُس نے نہ تو خداوند کی باتیں سُنیں اور نہ وہ اُس کا پیرو تھا۔ مگر جیسا کہ میں نے کہا وہ پطرس کا پیرو تھا جس نے بلحاظ ضروریات تعلیمات کا بیان کیا مگر خداوند کے کلام کا ترتیب وار بیان نہیں۔ پس جبکہ اُس نے اِس طرح سے اِن باتوں کا ذکر کیا تو مرقس نے اِس میں کوئی خطا نہ کی۔ کیونکہ اُس نے ایک ہی اندیشی کی تھی کہ جو کچھ اُس نے سُنا تھا اُس میں سے کچھ بھی فروگذاشت نہ کرے اور نہ ہی اُن میں کوئی غلط بیانی کرے۔

پس مرقس کے بارے میں پاپیاس کا تو یہی بیان ہے (۶) مگر متی کی بابت یوں ذکر کرتا ہے۔

پس متی نے تو وہ کلام عبرانی زبان میں لکھا۔ اور ہر ایک اُن کی تشریح اپنی طاقت کے موافق کرتا ہے۔

وہی مصنف یوحنا کے پہلے خط اور پطرس کے خط سے شہادتیں پیش کرتا ہے۔ اور اُس نے اُس عورت کی بابت جس پر اُس کے بہت سے گناہوں کے باعث الزام لگایا گیا تھا ایک اور کہانی بیان کی ہے جس کا ذکر عبرانیوں کی معرفت انجیل میں مرقوم ہے۔ یہ باتیں بھی علاوہ مذکورۂ بالا باتوں کے ہمارے لئے ضرورتاً محفوظ رکھی گئی ہیں۔

(یوسیبیوس کی تاریخ کلیسیا ۳ کتاب ۳۹ باب)

(۴)

اور ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر کو چلا گیا مگر یسوع زیتون کے پہاڑ پر چلا گیا۔ اور علی الصبح وہ پھر ہیکل میں آیا (اور سارے لوگ اُس کے پاس آئے اور وہ بیٹھ کر اُنہیں تعلیم دی)۔ اور فقیہہ اور فریسی ایک اور عورت کو جو زنا میں پکڑی گئی تھی اُس کے پاس لائے اور اُن کو درمیان کھڑا کرکے کہتے ہیں۔ اے اُستاد! یہ عورت زنا کرتی ہوئی عین فعل میں پکڑی گئی۔ اور موسیٰ نے شریعت میں ایسوں کو سنگسار کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے۔ پس تُو کیا کہتا ہے؟ (لیکن یہ باتیں اُنہوں نے اُس کو آزماتے ہوئے کہی تھیں)، تاکہ

اُس پر نالش کرنے کی وجہ پائیں) مگر یسُوع جُھک کر اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھتا رہا۔ جب وہ اُس سے پُوچھتے رہے تو اُس نے سیدھا کھڑے ہو کر اُن سے کہا۔ تُم میں سے جو بے گناہ ہے وہ پہلے اُسے پتھر مارے۔ اور پھر جُھک کر زمین پر لکھتا رہا۔ لیکن وہ سُن کر بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک ایک ایک کرکے روانہ ہو گئے اور وہ اکیلا رہ گیا اور وہ عورت درمیان میں رہی۔ اور یسُوع نے سیدھے کھڑے ہو کر اُسے کہا۔ اَے عورت! وہ کہاں ہیں؟ کیا کسی نے تجھ پر فتوے نہیں لگایا؟ اُس نے کہا۔ اَے خُداوند! کسی نے نہیں۔ اور یسُوع نے اُسے کہا۔ مَیں بھی تجھ پر فتوے نہیں لگاتا۔ چلی جا۔ اب سے پھر کبھی گناہ نہ کرنا۔

پیریکوپ ایڈلٹرے۔ دیکھو ویسٹکاٹ اور ہورٹ عہد جدید
اصل یونانی میں صفحہ ۲۴۱۔ لائیٹ فٹ کے درس سوپر نیچرل
ریلیجن صفحہ ۲۰۳۔

(۵)

ہیراپولس کے اُسقف پاپیاس نے جو یُوحنّا عارف کا سامع مگر پولو کارپ کا رفیق تھا خُداوند کے کلام کی پانچ کتابیں لکھیں جن میں وہ رسُولوں کی فہرست لکھتے ہُوئے پطرس اور یُوحنّا۔ فیلبوس۔ تھوما اور متّی کے بعد ارسٹون کو اور دُوسرے یُوحنّا کو جسے وہ بُزرگ بھی کہتا ہے خُداوند کے شاگردوں میں شامل کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بعض خیال کرتے ہیں کہ دو چھوٹے چھوٹے اور عام خطوط جو یُوحنّا کے نام سے منسُوب ہیں، اِسی یُوحنّا کے ہیں۔ بدیں وجہ کہ قُدما نے صرف ایک ہی خط کو قبول کیا ہے۔ لیکن بعضوں نے غلطی سے مکاشفہ (کی کتاب) کو بھی اِسی (یُوحنّا بزرگ) سے منسُوب کیا ہے۔ نیز پادشاہت ہزار سالہ کی بابت پاپیاس بھی اور جس سے اریینیوس بھی غلطی کرتا ہے۔ دُوسری کتاب میں پاپیاس کہتا ہے کہ یُوحنّا عارف اور اُس کا بھائی یعقوب یہودیوں سے قتل ہُوئے تھے مذکورہ بالا پاپیاس فیلبوس کی بیٹیوں سے سُن کر کہتا ہے کہ برسباس نے جو یُوستس بھی کہلاتا ہے بے ایمانوں سے آزمایا گیا اور خُداوند کے نام پر افعی کا زہر پی لیا اور ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہا۔ وہ ایک اور عجیب کام کا ذکر بھی کرتا ہے خصُوصاً مانیم کی والدہ کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا۔ اُن لوگوں کی بابت جنہیں مسیح نے مُردوں میں سے جِلایا تھا وہ کہتا ہے کہ وہ ہیڈریان کے زمانہ تک زندہ رہے۔

(فیلپس سائیڈیٹس کی تاریخ المسیح)

(۶)

دومیتیان کے بعد نیروا نے ایک سال بادشاہی کی جس نے یوحنا کو جزیرہ پتمس)
سے واپس بلا کر اُس کو افسس میں رہنے کی اجازت دی۔ بارہ شاگردوں میں سے اُس وقت
صرف یہی اکیلا زندہ تھا اور اُس نے اپنی انجیل قلم بند کر کے شہادت کی عزت حاصل کی۔
کیونکہ ہیراپولس کا اُسقف پاپیاس جس نے اُس کو بچشم خود دیکھا، خُداوند کے کلام کی
دُوسری کتاب میں لکھتا ہے کہ وہ یہودیوں سے مارا گیا۔ اور صاف ظاہر ہے کہ اُس نے
اِس طرح سے اپنے بھائی کے ساتھ اُس پیشینگوئی کو جو خُداوند نے اُن کی بابت کی تھی اور
اپنے اقرار اور اُس کام کو پورا کیا جو اُنہوں نے اُس کی خاطر کئے تھے۔ کیونکہ خُداوند نے
مرقس ۱۰: اُنہیں کہا تھا کہ "کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو مَیں پیتا ہوں"؟ اُنہوں نے مستعدی
۳۸، ۳۹ کے ساتھ ہاں کی اور اُس کے ساتھ اتفاق کیا "۔ اُس نے کہا تم میرا پیالہ پیو گے
اور جو بپتسمہ مَیں پاتا ہوں تم بھی پاؤ گے"۔ یہ اُس نے واجب کہا، کیونکہ خُدا
کا جھوٹ بولنا ناممکن ہے۔ اِسی طرح سے عالم اوریجن بھی اپنی تفسیر متی میں اِس امر کی
تائید کرتا ہے کہ یوحنا شہید ہوا۔ اور ذکر کرتا ہے کہ مَیں نے یہ واقع رسُولوں کے جانشینوں
سے معلوم کیا ہے اور فی الحقیقت ماہرِ علمِ تاریخ یوسیبیوس بھی اپنی تاریخ کلیسیا میں کہتا
ہے۔ تھوما نے تو بذریعہ قرعہ اندازی پارتھیہ پایا مگر یوحنا نے آسیہ جہاں وہ مقیم
بھی رہا اور افسس میں رحلت کر گیا۔

(گیورگیاس ہامرٹولس کی تاریخ الزمانہ۔ لائٹ فٹ صاحب
کے درس سوپر نیچرل ریلیجن ۲۱۱ صفحہ)

(۷)

پاپیاس نے جو یوحنا کا سامع تھا اور ہیراپولس واقعہ آسیہ کا اُسقف تھا صرف
پانچ جلدیں لکھیں جو خُداوند کے درسوں کی تشریح سے ملقب ہیں، جن کے متعلق وہ
اپنے دیباچہ میں یہ بیان کرتا ہے کہ مَیں نے غلط ملط بیانات کی پَیروی نہیں کی بلکہ میری
سند رسُولوں سے ہے وہ یُوں رقم طراز ہے:۔
"مَیں ہمیشہ یہ دریافت کیا کرتا تھا کہ اندریاس نے کیا کہا۔ یا پطرس۔ یا فیلبوس یا
تھوما یا یعقوب یا یوحنا یا متی یا خُداوند کے شاگردوں میں سے کوئی اور یا ارستون یا بزرگ

یُوحنّا خُداوند کے شاگرد کیا کہا کرتے تھے۔ کیونکہ مجھے کتابوں کا مطالعہ اِس قدر فائدہ نہیں دیتا جس قدر کہ زندہ آواز جو آج کے دِن تک اُن کے مصنّفوں کے وجُودوں میں صفائی سے گونج رہی ہے۔"

جس سے واضح ہے کہ خُود اُس کی فہرستِ اسماء میں ایک یُوحنّا تو رسُولوں کے درمیان شمار ہوا ہے۔ اور دُوسرا بُزرگ یُوحنّا جس کو وُہ ارسوٹن کے بعد شمار کرتا ہے۔ ہم نے اِس حقیقت کا ذکر مذکورہ بالا بیان کی وجہ سے کیا ہے جو مَیں نے بہت سے لوگوں کی سند پر لکھا ہے۔ کہ یُوحنّا کے دو آخری خطوط رسُول نے نہیں بلکہ بُزرگ کے کہتے ہیں کہ اِسی (پاپیاس) نے ہزار سالہ بادشاہت کی بابت یہُودی روایت مشتہر کی اور آئیرینیوس اور اپلینیریس اور دیگروں نے اُس کی تقلید کی جو کہتے ہیں کہ قیامت کے بعد خُداوند جسم میں ہو کر مقدّسوں کے ساتھ سلطنت کرے گا۔

(جیروم کی کتاب المشاہیر ۱۸)

(۸)

علاوہ ازیں مجھے ایک لغو افواہ پہنچی ہے کہ مَیں نے یوسیفس کی کتابوں اور پاپیاس اور پولوکارپ کی تصنیفات کا ترجمہ کیا ہے۔ مگر غیر زبان میں ویسی ہی فصاحت کے ساتھ ایسی کتابوں کا ترجمہ کرنے کی نہ تو فرصت ہے اور نہ طاقت۔

(جیروم کا خط لوثیوس کو ا، (۲۸) باب ۵)

(۹)

پاپیاس کا شاگرد اور یُوحنّا مبشّر کا سامع آیرینیوس کہتا ہے۔

جیروم کا خط تھیوڈورس کو ۵، ر (۲۹) باب ۳)

(۱۰)

(مکاشفہ کی) کتاب کے الہامی ہونے کے بارے میں زیادہ بولنا فضول سمجھتا ہوں اِس لئے کہ مبارک گریگوری (میرا مطلب اِس سے عارف ہے) اور کورلس اور علاوہ ان کے قدما میں سے پاپیاس اور آیرینیوس اور میتھوڈئیس اور ہپولوٹس کی قابل شہادتیں اُس کی نسبت قابلِ اعتبار ہیں۔

(اندریاس باشندہ قیصریہ کا دیباچہ مکاشفہ کی کتاب)

(۱۱)

اور پاپیاس لفظ بلفظ یوں کہتا ہے۔ ان میں سے (ظاہر ہے کہ اُن فرشتوں میں سے جو قدیم زمانہ میں پاک تھے) بعضوں کو اُس نے دُنیا کی ترتیب کا اختیار عنایت کیا اور حکم دیا کہ وُہ اچھی طرح سے حکومت کریں۔ (اور اُس کے بعد کہتا ہے) مگر ایسا واقع ہُوا کہ اُن کی ترتیب کامل نہ ہُوئی، اور وُہ بڑا اژدہا۔ وُہ پُرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے جو تمام عالم کو ورغلاتا ہے زمین پر پھینک دیا گیا اور اُس کے فرشتے بھی پھینک دیئے گئے۔ (اندریاس باشندہ قیصریہ کتاب مکاشفہ میں باب ۳۴ درس ۱۲)

(۱۲)

ہیراپولس کے پاپیاس اعظم سے شروع کر کے جو رسُول کا جس نے خُداوند کے سینے پر تعلیم پائی شاگرد تھا، اور کلیمنس۔ اہلِ سکندریہ کا کاہن پانٹینس اور علامہ امونیس قدیم وجدید مفسّرین جو آپس میں متفق ہیں مسیح اور ساری کلیسیا تک جو چھ دنوں کے کام سمجھتے ہیں (اناستاسیوس باشندہ سینا)

(۱۳)

پس کلیساؤں کے قدیم تر مفسّرین۔ یعنی فلاسفر اور رسُولوں کا ہمعصر فیلون اور ہیراپولس کا مشہور پاپیاس جو یوحنا انجیلی کا شاگرد تھا اور اُن کے رفقا نے فردوس کی باتوں کی بابت تشریح رُوحانی طور پر کی اور اُن کو مسیح کی کلیسیا سے منسُوب کیا۔

(ایضًا)

(۱۴)

یہ برکت جس کا قبل ازیں یُوں مذکور ہُوا بلاشُبہ اُس بادشاہت کے ایّام سے متعلق ہے جبکہ راستباز مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے، اور حکومت کریں گے جب خلقت بھی نئی اور غلامی سے آزاد ہو کر "آسمان کی شبنم اور زمین کی چکنائی سے" ہر قسم کی خوراک کی دولت پیدا کرے گی۔ جیسا کہ وُہ بزرگ جنہوں نے خُداوند کے شاگرد یُوحنا کو دیکھا کہتے ہیں کہ ہم نے اُس سے سُنا ہے کہ کس طرح اُن وقتوں کی بابت خُداوند تعلیم دیتا اور کہتا تھا۔

وہ دِن آئیں گے جن میں تاک کی بیلیں اُگیں گی، اور ہر ایک بیل میں دس ہزار کونپلیں ہوں گی اور ہر کونپل پر دس ہزار شاخیں اور ہر شاخ پر دس ہزار ٹہنیاں اور ہر ٹہنی میں دس ہزار خوشے اور ہر خوشے میں دس ہزار انگور اور جب ہر ایک انگور نچوڑا جائے گا تو اُس میں سے پچیس پیمانے مے نکلے گی۔ اور جب مقدسوں میں سے کوئی مقدس اُن میں سے ایک خوشہ توڑے گا تو دوسرا خوشہ چلائے گا کہ میں بہتر خوشہ ہوں، آپ مجھے لیجئے، اور میرے ذریعہ سے خداوند کو مبارک کہیئے۔ اسی طرح سے گیہوں کا ایک دانہ دس ہزار بالیں لائے گا اور ہر ایک بال میں دس ہزار دانے ہوں گے، اور ہر ایک دانے میں دس پونڈ عمدہ شفاف اور صاف آٹا ہوگا۔ اور دیگر میوہ جات اور تخم اور گھاس بھی اسی نسبت سے اپنا حاصل دیں گے اور تمام حیوانات جو ان میووں کو جو زمین کی پیداوار ہیں کھائیں گے۔ وہ اپنی اپنی جگہ پر باامن اور مانوس اور انسان کے پورے پورے تابعدار ہو جائیں گے۔ پاپیاس جو یوحنا کا سامع اور قدیم بزرگ پولوکارپ کا رفیق تھا ان باتوں کے بارے میں اپنی تصنیفات کی چوتھی کتاب میں شہادت دیتا ہے۔ کیونکہ اُس کی تصنیف سے پانچ کتابیں ہیں اور اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ۔

مگر یہ باتیں اُن لوگوں کے قابلِ اعتبار ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جب یہوداہ نے جس نے مسیح کو پکڑوا دیا تھا اس بات کا یقین نہ کیا، اور اُس نے پوچھا کہ خداوند ایسی پیداوار کیونکر مکمل کرے گا؟ تو وہ بتاتا ہے کہ خداوند نے کہا۔ وہ لوگ دیکھیں گے جو ان ایام میں آئیں گے۔

(آئیرینیوس ۵ کتاب ۳۳ باب ۳ و ۴)

(۱۵)

وہ اُن کو "بچہ" کہا کرتے تھے جو خدا کے حضور بے عیبی برتتے تھے، جیسا کہ پاپیاس بھی خداوند کی تشریحات کی پہلی کتاب میں اور اسکندریہ کا کلیمنس (اپنی کتاب) پائیڈاگوگس میں بتاتا ہے۔

(کلیمنس دی کنفیسر)

(۱۶)

میں خیال کرتا ہوں کہ پاپیاس باشندۂ ہیراپولس واقعہ آسیہ جو اُس وقت ایک اُسقف تھا اور مقدس مبشر یوحنا کے ایام میں مشہور تھا یہ باتیں مسیح کے طور پر کہتا ہے کیونکہ خود پاپیاس نے اپنی تصنیف خداوند کی تشریحات کی چوتھی کتاب میں قیامت کے وقت کھانوں کی خوشیوں کا ذکر کیا ہے، اور آئیرینیوس باشندہ لیونز بدعتوں کے خلاف اپنی پانچویں کتاب میں یہی کہتا

ہے، اور اپنی باتوں کی تائید میں مذکورہ بالا پاپیاس کو پیش کرتا ہے۔

(کلیمنس دی کنفیسر)

(۱۷)

اور نہ ہی (استفنس پیروی کرتا ہے) ہیراپولِس کے اُسقف اور شہید کی اور نہ ہی یونتز کا مقدس اُسقف آیرینیوس ، جبکہ وُہ کہتے ہیں کہ آسمان کی بادشاہت کسی قسم کے جسمانی کھانوں کی خوشی نہیں ہے۔ (نوٹیٹس کی ببلیوتھیکا ۲۳۲ ۔ اسٹیفانس گوبارس کے بیان ہیں)

(۱۸)

اپالیناریس (کہتا ہے) یہوداہ پھانسی سے نہیں مرا بلکہ دم گھٹنے سے پہلے وُہ زندہ لٹک رہا تھا ، اور رسُولوں کے اعمال بھی یہی بتاتے ہیں "وُہ سر کے بل گرا کو اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس کی تمام انتڑیاں نکل پڑیں"۔ اور اس کا زیادہ وضاحت کے ساتھ یُوحنّا کا شاگرد پاپیاس اپنی تصنیف خُداوند کے کلام کی تشریحات کی چوتھی کتاب میں حسب ذیل ذکر کرتا ہے۔ یہوداہ اس دُنیا میں بڑی بے دینی کے نمونہ کی چال چلا۔ اُس کا گوشت ایسا پُھول گیا تھا کہ جہاں پر گاڑی بہ آسانی چل سکتی تھی وہاں وُہ نہ چل سکتا تھا بلکہ اُس کے سر کا حجم بھی گزر نہ سکتا تھا۔ اور کہتے ہیں کہ اُس کی آنکھ کے پپوٹے بھی ایسے پُھول گئے تھے کہ روشنی کو وُہ مطلق دیکھ نہ سکتا تھا بلکہ کوئی طبیب بھی کسی آلہ کے ذریعہ سے اُن کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ اِس لئے کہ وُہ بیرونی سطح سے بہت ہی اندر کو گھس گئی تھیں، اور اُس کی شرمگاہ نہایت بدنما اور بڑی بدشکل ہو گئی تھی اور اُس کے تمام جسم سے کچ لہو بہتا تھا اور اُس کے شکم کے کیڑے اُن کے اپنے ہی دباؤ سے نکل پڑے اور کہتے ہیں کہ بڑے دُکھوں اور بے عزتیوں کے ساتھ اپنے خاص مقام پر فوت ہو گیا۔ اور وُہ مقام اِس وقت تک بدبُو کے سبب سے ویران اور غیر آباد ہے بلکہ آج تک کوئی شخص اُس جگہ سے گذر نہیں سکتا تاوقتیکہ اپنا ناک ہاتھوں سے بند نہ کر لے۔ اُس کے جسم سے اور زمین پر ایسا ہی سیلاب جاری تھا۔

(متفرق ماخذات سے مقتبس ہے)

(۱۹)

یہاں سے یُوحنّا کی انجیل پر دلیل کا آغاز ہوتا ہے۔ یُوحنّا کی انجیل یُوحنّا ہی سے جبکہ وُہ

ابھی زندہ ہی تھا مشہور تھی اور کلیسیاؤں کو دی گئی تھی جیسا کہ ایک شخص مسمیٰ پاپیاس نے جو ہیراپولس کا (باشندہ) اور یُوحنّا کا پیارا شاگرد تھا اپنی پانچ (تفسیری) کتابوں میں اُس کا ذکر کیا ہے، مگر اُس نے یُوحنّا کے لکھوانے سے اِس انجیل کو دُرست طور پر قلمبند کیا۔

(نویں صدی کا ایک قلمی نسخہ جو واٹیکن میں ہے)

(۲۰)

کیونکہ ان میں سے آخری شخص یُوحنّا نے جس کا لقب گرج کا بیٹا تھا اور اب جبکہ وہ بہت بوڑھا ہوگیا تھا اور اس وقت جب کہ ہیبت ناک بدعتیں برپا ہوگئی تھیں ہیراپولس کے نیک مرد پاپیاس کو جیسا کہ اَیرینیوس اور یُوسیبیوس اور دیگر متواتر اور قابل اعتبار مؤرخین نے ہم تک روایتیں پہنچائی ہیں، اپنی انجیل اس لئے لکھوا دی تھی کہ اُس کمی کو پورا کر دے جو اُن میں تھی جنھوں نے اُس سے پیشتر تمام دُنیا میں قوموں کے سامنے کلام کی منادی کی تھی۔

(یُونانی بزرگوں کا تذکرہ۔ مقدس یُوحنّا کے بیان میں)

بقایا تصنیفاتِ بزرگان

(۱)

مطابق اُس بیان کے جو اُن حالات کے بارے میں ہم سے بہتر شخص نے کیا

قیمتی پتھر زمرّد جو بڑا بیش بہا سمجھا جاتا ہے
وہ مصنوعی شیشے کے ذریعہ سے شرمندہ ہوتا ہے

جب وہ شخص موجود نہیں ہے جو اُس کے آزمانے کی قدرت نہیں رکھتا اور اُس ہنر کا سُراغ نہیں لگا لیتا جو ایسی حکمت سے عمل میں لایا گیا ہے ، اور جب پیتل چاندی میں آمیز ہو جائے تو کون اُس کو عمدگی سے پرکھ سکتا ہے ؟

آیرینیوس کی تصنیف بدعتوں کے خلاف کتاب
یونانی متن اپیفانیس کی تصنیف بدعتوں کے
خلاف ۳۹ : ۹ میں محفوظ ہے -

(۲)

جیسا کہ ہم سے بہتر شخص نے اُنہوں کی بابت کہا ہے کہ بیباک اور بے شرم رُوح خالی ہَوا سے گرم ہوگئی ہوئی ہے -

(آیرینیوس ۱-۱۳:۳ - یونانی متن اپیفانیس ۳۴ : ۲ سے ہے)

(۳)

نیز جس سبب سے ... الہٰی بزرگ اور حق کے منادنے واجب طور پر نظم میں تجھے اعلان دے دیا ہے -

اے بُت تراش اور نشگونئے مرقس
علم نجوم اور سحر کے ماہر
جن کے ذریعہ سے تُو اپنی لغو تعلیمات کو مضبوط
کرتا ہے -

اُن کے معجزے دکھلاتا ہے جنکو تُو نے گمراہ کر دیا ہے
یا غیا نہ قُدرت کی دستکاریاں۔
جن کو شیطان تیرا باپ تجھے ہمیشہ دیا کرتا ہے،
تا کہ تُو عزازیل کی مُلکی طاقت سے اُنکو عمل میں لائے۔
اور تجھے خُدا کے برخلاف تمام کاموں کا پیشرو قرار دیکر

یہ باتیں بھی تو اُس محبُوب الٰہی بزُرگ کی ہیں۔
(آئیرینیوس ۱-۱۵: ۶ ماخوذ از اپیفانیس ۳۴: ۱۱)

(۴)

ہر ایک شخص اِس امر کو تسلیم کرے گا کہ جوان آدمی کی قابلیت کا شباب تیس سال کی عُمر میں ہے اور اس کی حد چالیس سال تک ہے، مگر چالیسویں اور پچاسویں سال بعد اس کا میلان زیادہ بوڑھی عُمر کی طرف شروع ہو جاتا ہے، جو ہمارے خُداوند کی عُمر تھی جب وہ تعلیم دیتا تھا۔ جیسا کہ انجیل اور تمام بزرگان جنھوں نے ہمارے خُداوند کے شاگرد یُوحنّا پر جو آسیہ میں تھا حمول کیا کہ یُوحنّا نے یہ باتیں ہم سے روایت کیں۔ کیونکہ وہ اُن کے ساتھ ترجان کے ایام تک رہا، اور اُن میں سے بعضوں نے نہ صرف یُوحنّا ہی کو بلکہ رسُولوں میں سے اَوروں کو بھی دیکھا، اور اُن سے یہی باتیں پائیں، اور مذکورہ بالا بیان کی شہادت دیتے ہیں۔
(آئیرینیوس ۲-۲۲: ۵)

(۵)

جیسا کہ اُن سب کے بارے میں جو خُدا کی باتوں کو کسی نہ کسی طرح پر خراب اور حق کو ناپاک کرتے ہیں ہم سے پہلے کے ایک شخص نے کہا ہے کہ خُدا کے دُودھ میں کھڑیا مٹی آمیز کرنا بُرا ہے۔
(آئیرینیوس ۳-۱۷: ۴)

(۶)

جیسا کہ قُدما میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ خُدا نے اپنی طرف سے زمین پر لعنت بھیجی تاکہ وہ انسان پر جاری نہ رہے۔
(آئیرینیوس ۳-۲۳: ۳)

(۷)

جس وجہ سے وہ ہم سے پہلے بلکہ ہم سے بہت بہتر تھے باوجود اس کے ولنٹینوں کے

ساتھ مباحثہ کرنے کے قابل نہ تھے کیونکہ وہ اُن کے انتظام سے واقف نہ تھے جن کا ہم نے اپنی پہلی کتاب میں بڑی کوشش سے مشروحاً بیان کر دیا ہے۔

(آئیرینیوس کا دیباچہ مذکورہ بالا کتاب پر)

(۸)

کیونکہ خدا سب کچھ اندازہ اور ترتیب سے کرتا ہے اور اُس کے سامنے کوئی شے بے اندازہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ کوئی شے اَن گِنت نہیں ہے اور جس نے یہ کہا کہ بے پیمانہ باپ خود بیٹے میں پیمائش کیا گیا۔ اُس نے خوب کہا کیونکہ باپ کا پیمانہ بیٹا ہے، اس لئے کہ وہ خود بھی اُس میں ہے۔

(آئیرینیوس ۴-۴:۲)

(۹)

جیسا کہ مَیں نے ایک بزرگ سے سُنا ہے، جس نے اُن سے سُنا جنہوں نے رسُولوں کو دیکھا تھا، اور اُن کے طلباء سے سُنا کہ قُدما کے لئے کافی تھا کہ وہ اُس بات کے لئے ملامت کئے جائیں جو اُنہوں نے رُوح کی بلا مشورت کیا۔ جیسا کہ وہ نوشتوں سے ملامت کئے گئے ہیں۔ کیونکہ خُدا جو ظاہر پر نظر نہیں کرتا اُن باتوں پر جو اُس کی مرضی سے کئے نہیں گئے ایسی ملامت بھیجتا ہے جو مناسب ہے، جیسا کہ داؤد کی نسبت ہے۔ جب کہ ایک طرف تو وہ راستبازی کی خاطر ساؤل سے ایذا اُٹھا رہا تھا اور ساؤل بادشاہ کے حضور سے بھاگا پھرتا تھا اور اپنے دشمن سے اپنا انتقام نہ لیتا تھا اور مسیح کی آمد کے گیت گاتا تھا اور قوموں کو دانائی سکھاتا تھا اور سب کچھ رُوح کی تحریک سے کرتا تھا تو وہ خُدا کو پسندیدہ ہُوا۔ مگر جبکہ اُس نے اپنی شہوت کی خاطر اُوریاہ کی بیوی بتشبع کو لے لیا تو نوشتے نے اُس کی بابت یہ کہا ہے " پر وہ کام جو داؤد نے کیا تھا خداوند کی نظر میں بُرا ہُوا" ۲ سموائیل ۱۱:۲۷
اور ناتن نبی اُس کے پاس بھیجا گیا تاکہ اُس کا گُناہ اُس کو دکھائے اور وہ اپنے ہی اُوپر فتوے دیکر اور اپنی آزمائش کر کے مسیح سے رحمت اور مُعافی پائے "اُس نے اُس سے کہا"... وغیرہ۔ اور علی الترتیب آگے چل کر اُسے ملامت کرتا اور خُدا کی اُن مہربانیوں کا شمار کرتا ہے جو اُس نے اُس سے کیں اور کہ کس طرح یہ کام کر کے اُس نے خدا کو غصہ دلایا۔ کیونکہ ایسا چلن خُدا کو پسندیدہ نہیں۔ بلکہ بڑا غضب اُس کے گھر پر جھُوم رہا

۲ سموئیل ۱۱: ۱۳ ہے۔ اِس بات سے داؤد کا دِل چھِد گیا، اور اُس نے کہا ”مَیں خُداوند کا گنہگار
ہوں۔“ اور بعد ازاں اُس نے خُداوند کا منتظر ہوتے ہُوئے جو آدمی کو گُناہ کے بند میں
بندھا ہوتا ہے دھوتا اور صاف کرتا ہے اپنا اقراری زبور گایا۔

اور ایسا ہی سلیمان کی بابت بھی ہے جب تک کہ وُہ درست طور پر عدالت کرتا اور دانائی کا تذکرہ اور حقیقی ہیکل کا نمونہ تحریر کرتا، اور خُداوند کا جلال ظاہر اور اُس صلح کا اعلان کرتا رہا جو غیر قوموں کے لئے آنے والی تھی۔ اور مسیح کی بادشاہت کی پیشتر ہی سے صُورت ظاہر کرتا، اور خُداوند کی آمد پہ اپنی تین ہزار مثالیں اور پانچ ہزار غزلیں بطور خُدا کے گیت کے کہتا رہا، اور خلقت میں خُدا کی دانائی کے بیانات ہر ایک درخت اور ہر ایک بُوٹے اور تمام پرندوں اور چارپایوں اور مچھلیوں سے نیچرل فلاسفر کی طرح فراہم کرتا اور کہتا رہا کہ ”کیا خُدا فی الحقیقت زمین پر سکونت کرتا ہے۔۔۔“ تو وُہ خُدا کو بھاتا رہا۔ اور سب اُس سے تعجب کرتے رہے اور زمین کے سارے بادشاہ اُس کے چہرے کے جویاں تھے۔ تاکہ اُس کی خُدا داد دانائی مسموع کریں اور جنوب کی ملکہ اُس دانائی کو جو اُس میں تھی سُننے کے لئے زمین کے کناروں سے آئی تھی۔ اور جیسا کہ خُداوند کہتا ہے وُہ بھی عدالت میں اُس پُشت کے ساتھ اُٹھے گی جو اُس کے کلام کو سُنتے اور اُس پر ایمان نہیں لاتے، اور وُہ اُن پر فتویٰ جمائے گی۔ کیونکہ جب اُس نے آپ کو اُس دانائی کے مطیع کر دیا تھا جو خُدا کے بندے کے ذریعہ سے بیان کی گئی تھی لیکن اُنہوں نے اُس دانائی کو حقیر جانا جو خُدا کے بیٹے کے ذریعہ سے عطا ہوئی تھی کیونکہ سلیمان بندہ تھا مگر مسیح خُدا کا بیٹا اور سلیمان کا خُداوند تھا۔ خیر جب تک کہ وُہ بلا روک ٹوک خُدا کی خدمت کرتا رہا اور اُس کے اِرادوں پر عمل کرتا رہا تب تک وُہ جلال پاتا رہا۔ مگر جب اُس نے تمام قوموں میں سے بیویاں کر لیں اور اُن کو اسرائیل میں
۱ سلا ۱۱: ۱، ۴، ۶، ۹ بُت نصب کرنے کی اجازت دے دی تو نوشتہ نے اُس کی بابت یہ کہہ دیا ہے کہ ”اور سلیمان اجنبی عورتوں کا عاشق ہُوا۔۔۔“ وُہ ملامت جو نوشتہ کے ذریعہ اُس پر پڑی کافی تھی جیسا کہ اُس بُزرگ نے کہا کہ کوئی تن خُدا کے سامنے فخر نہ کرے۔

اور اُس نے کہا۔ اِس لئے خُداوند زمین کے نیچے کے حِصّوں میں اُترا تاکہ اپنی آمد کی خُوشخبری اُن کو بھی دے کہ ایسوں کے لئے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں گُناہوں کا چھٹکارا موجود ہے، اور وُہ سب اُس پر ایمان لائے جو اُس کی اُمید رکھتے تھے۔ یعنی راستباز لوگ

اور انبیاء اور بزرگان جنہوں نے اُس کے آنے کی پیش خبری دی اور اُس کے ارادوں کو پُورا کیا جن کے گُناہ اُس نے معاف کئے۔ جیسا کہ اُس نے ہمارے گُناہ بھی بخشے نہ ہی ہم کو یہ امر اُن سے منسوب کرنا چاہیئے، مبادا ہم خُدا کے فضل کو حقیر جانیں، کیونکہ جس طرح سے اُنہوں نے ہماری بے قاعدگیوں کا جو ہم نے اُس وقت سے پیشتر کی تھیں جبکہ مسیح ہم پر ظاہر ہُوا ہم سے مواخذہ نہیں کیا، اُسی طرح سے واجب نہیں کہ ہم بھی اُن کے گناہوں کا مواخذہ کریں جو اُنہوں نے مسیح کی آمد سے پیشتر کئے۔ کیونکہ "سب خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں"۔ اور نہ رومی ۲۳:۳
اپنے ہی ذریعہ سے راستباز ٹھہرے بلکہ خُداوند کی آمد کے وسیلے سے۔ یعنی وُہ جو اُس کی روشنی پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں۔

اور اُس نے کہا کہ اُن کے کام ہماری نصیحت کے لئے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ سب سے پہلے ہم کو سکھائے کہ ہمارا اور اُن کا ایک ہی اللہ وُہی خُدا ہے جسے گُناہ پسند نہیں اگرچہ وُہ مشہور لوگوں سے ہی کیوں نہ ہُوئے ہوں۔ اور پھر ہم کو برائیوں سے پرہیز کرنا سکھائے، کیونکہ اگر وُہ لوگ جو قدیم زمانہ میں ہم سے پہلے خُدا کی خاص رحمتوں کے زیر سایہ گُذر چکے ہیں جن کے واسطے ابھی تک ابن اللہ نے دُکھ نہیں سہا تھا اور کسی ایک بات میں خطا کر کے جسمانی نتیجہ کے غلام بن گئے اور ایسی بے عزتی کے تحت میں آگئے تو یہ پُشت کس قدر دُکھ اُٹھائے گی جنہوں نے خُداوند کی آمد کی تحقیر کی اور اپنی خوشیوں کے بالکل غلام بن گئے۔

اور ہمارے خُداوند کی موت اُن کے گناہوں کی دَوا اور چھٹکارا تھی۔ مگر جو اب گُناہ کرتے ہیں اُن کے لئے مسیح پھر نہ مرے گا۔ کیونکہ موت کا اختیار آگے کو اس پر نہ ہو گا۔ لیکن بیٹا باپ کے جلال میں آئے گا اور اپنے گماشتوں اور مختار کاروں سے وُہ روپیہ جو اُس نے اُنہیں قرض دیا ہے معہ سود لے گا، اور جنہیں اُس نے بہت زیادہ دیا ہے اُن سے بہت زیادہ طلب کرے گا۔

اُس بزرگ نے کہا پس اِس لئے واجب نہیں کہ ہم مغرور ہو جائیں اور نہ قُدما پر طعن کریں بلکہ اپنے آپ سے ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر ہم مسیح کا علم حاصل کر کے کوئی ایسی بات کریں جو خُدا کو خُوش نہیں آتی تو ہمارے گُناہوں کا کوئی چھٹکارا نہیں بلکہ ہم اپنے آپ کو اُس کی بادشاہت سے باہر پاتے ہیں اور اُس کے لئے اُس نے پولس کے

رومی ۱۱: ۱۷-۲۱ قول کا حوالہ دیا "کیونکہ جب خدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا...وغیرہ"
اِسی طرح پھر تم دیکھتے ہو کہ لوگوں کی خطائیں بھی مذکور ہیں نہ اُن کے لئے جن سے
وُہ سرزد ہوئیں بلکہ ہماری ملامت کے لئے تاکہ ہم جانیں کہ اکیلا اور یگانہ خدا ہے جس کے خلاف
اُنہوں نے گناہ کیا۔ اور پھر جس کے خلاف اُن میں سے بھی جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وُہ
ایمان لاتے ہیں بعض اب بھی گناہ کرتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ اور پھر رسُول نے کرنتھیوں کے
۱ کرنتھی ۱۰: ۱۱ و ۱۲ خط میں نہایت صفائی سے بتا دیا ہے "اَے بھائیو!..." وغیرہ۔

پس چُونکہ رسُول ایسی طرز سے کہتا ہے جس میں شک یا خلاف گوئی کا شبہ نہیں
ہے، کہ وُہی اکیلا خدا ہے جس نے اُس وقت کی باتوں کو آزمایا اور موجُودہ باتوں کی
تفتیش کرتا ہے، اور اِس لئے وُہ اُن کے مقرر ہونے کا مقصد بتاتا ہے اور ساتھ ہی
اِس کے ثابت ہو گیا ہے کہ ناواقف اور دلیر اور بے احساس وُہ لوگ جو قدماء کے گناہوں
اور اُن میں سے اکثروں کی نافرمانی کے سبب سے یہ کہنے کا موقع پاتے ہیں کہ اُن کا خدا (جو
دُنیا کا بھی خالق ہے) اُس باپ سے جس کی تعلیم مسیح نے دی ہے ایک متفرق ہستی ہے
اور زوال پذیر ہے، اور یہی وُہ آخری خدا ہے جس کو اُن میں سے ہر ایک شخص نے
عقلی طور پر قبول کر لیا ہُوا ہے کیونکہ وُہ یہ خیال نہیں کرتے کہ جیسا اُس صورت میں خدا اُن سے بہتوں
سے خوش نہیں ہُوا تھا۔ اس لئے کہ وُہ گنہگار تھے، اس طرح اِس حالت میں بھی
متی ۲۰: ۱۶ "بلائے ہُوئے بہت مگر چُنے ہُوئے تھوڑے ہیں"۔ جیسا کہ اُن میں
ناراستوں اور بُت پرستوں اور زناکاروں نے اپنی جان گنوا دی ویسا ہی ہمارے درمیان بھی
ہے، کیونکہ خداوند اعلان کرتا ہے کہ ایسے لوگ ہمیشہ کی آگ میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور رسُول
۱ کرنتھی کہتا ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے
۶: ۹، ۱۰ فریب نہ کھاؤ۔ کیونکہ نہ رنڈی باز خدا کی بادشاہت کے وارث ہوں گے
نہ بُت پرست نہ زناکار نہ عیاش نہ لونڈے باز نہ چور نہ لالچی نہ
شرابی نہ گالی بکنے والے نہ ظالم" اور اس امر کے ثبوت ہیں کہ اُس نے یہ بات
باہر والوں کے حق میں نہیں کہی بلکہ ہم سے کہی کہ مبادا ہم ایسے کام کر کے خدا کی بادشاہت
۱ کرنتھی سے باہر پھینکے جائیں اُس نے ساتھ ہی کہہ دیا ہے "اور بعض تم میں سے ایسے
۶: ۱۱ تھے بھی۔ مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام اور ہمارے خدا کی رُوح

سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے ۔" اور جس طرح سے
اس حالت میں جنہوں نے شرارت کی اور دُوسروں کو گمراہ کیا اُن پر فتوےٰ لگایا گیا اور وُہ
باہر پھینکے گئے اُسی طرح اس حالت میں بھی ہر ایک آنکھ اور پاؤں اور ہاتھ کاٹ ڈالا
جاتا ہے جو ٹھوکر کھلاتا ہے تاکہ جسم کا باقی حصّہ اُسی طرح ہلاک نہ ہو۔ اور ہم نے یہ بات
مقرر کی ہے ۔" اگر کوئی بھائی کہلا کر زناکار یا لالچی یا بُت پرست یا گالی دینے ۱کرنتھی
والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اُس سے صحبت نہ رکھو۔ بلکہ ایسے کے ساتھ ۵:۱۱
کھانا تک نہ کھانا۔" اور پھر رسُول کہتا ہے ۔" کوئی تُم کو بیفائدہ باتوں سے افسی
دھوکا نہ دے ، کیونکہ اِنھیں کے سبب سے نافرمان لوگوں پر خُدا کا ۵:۶-۷
غضب نازل ہوتا ہے ۔ پس اُن کے کاموں کے شریک نہ ہو۔" اور جس
طرح سے اُس وقت جنہوں نے گُناہ کیا تھا اُن کا فتوےٰ اوروں پر بھی عائد ہوا تھا
اِس لئے کہ وُہ لوگ اُن سے خُوش تھے اور وُہ باہم گفتگو رکھتے تھے ۔ اُسی طرح
یہاں بھی " تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہُوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ۱کرنتھی
ہے ۔" اور جس طرح خُدا کا غضب ناراستوں پر آیا تھا اُسی طرح سے یہاں بھی رسُول ۵:۶
کہتا ہے "کیونکہ خُدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بیدینی اور ناراستی پر رُومی
آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں ۔" اور ۱:۱۸
جس طرح سے وہاں مصریوں پر جو بنی اسرائیل کو ناواجب طور پر سزا دے رہے تھے ،
خُدا کی طرف سے اِنتقام نازل ہوا اُسی طرح یہاں بھی ۔ اس لئے کہ خُداوند فرماتا ہے ۔
پس کیا خُدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن لُوقا
اُس سے فریاد کرتے ہیں ؛ اور کیا وُہ اُن کے بچانے میں دیر کرے گا ؟ ۱۸:۷، ۸
مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وُہ جلد اُن کا انصاف کرے گا ۔" اور تھسلنیکیوں کے
خط میں رسُول یُوں کہتا ہے "کیونکہ خُدا کے نزدیک یہ انصاف ہے کہ بدلے ۲-تسلی
میں تُمہارے مصیبت دینے والوں کو مصیبت ۔ اور تُم مصیبت اُٹھانے ۱:۶-۱۰
والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے ۔ یہ اُس وقت ہوگا جبکہ خُداوند
یسُوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہُوئی آگ میں آسمان سے
سے ظاہر ہوگا ۔ اور جو خُدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خُداوند یسُوع

کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلا لے گا۔ اور خُداوند کے چہرے اور اُس کی قُدرت کے جلال سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ یہ اُس دن ہوگا جبکہ وُہ اپنے مقدّسوں میں جلال پانے اور سب ایمان لانے والوں کے سبب سے تعجب کا باعث ہونے کے لئے آئے گا۔ کیونکہ تُم ہماری گواہی پر ایمان لائے۔" پس یہاں اور وہاں ہر دو جگہ خُدا کی حمایت کے لئے خُدا کی وُہی راستبازی ہے۔ یہ دراصل وہاں تو بطور نمونہ کے عمل میں لائی گئی ہے، اور ایک وقت کے لئے (اور نسبتاً اوسط درجہ میں)۔ مگر یہاں سچ مچ اور ہمیشہ کے لئے اور زیادہ سختی ہے۔ کیونکہ آتش ابدی ہے اور خُدا کا غصّہ جو ہمارے خُداوند کے چہرے سے آسمان پر سے ظاہر ہوگا اُن پر زیادہ تعزیر لاتا ہے جو
اُس کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ جیسا کہ داؤد بھی کہتا ہے "خُداوند کا مُنہ اُن زبور
کے خلاف ہے جو بدکردار ہیں تاکہ اُن کی یادگاری زمین پر سے مٹا ڈالے" ۳۴:۱۶
جبکہ ایسا تھا تو بزرگ لوگ اُن لوگوں کو بہت ہی بے سمجھ کہا کرتے تھے جو اُس بات سے جو خُدا کے قدیم زمانہ کے نافرمانبردار لوگوں پر پڑی دُوسرا باپ ایجاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اُن بڑے بڑے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں جو خُداوند نے اُن پر ترس کھا کر اُن لوگوں کو جنہوں نے اُسے قبول کیا تھا بچانے کے لئے اُس وقت کئے جب وُہ تشریف لاتا تھا مگر اُس کی عدالت اور اُن تمام باتوں کا ذکر نہ کیا جو اُن شخصوں پر وارد ہونے کو تھیں جنہوں نے اُس کے کلام کو سُنا اور اُن کو پُورا نہ کیا، اور کہ کس طرح اُن کے لئے یہ اچھا تھا کہ وُہ پیدا ہی نہ ہوتے، اور کہ کس طرح سے اُس شہر کی بہ نسبت جس نے اُس کے شاگردوں کی باتوں کو نہ سُنا صدوم اور عمورہ کی زیادہ برداشت ہوگی۔

(آئیرینیوس ۴-۲۷:۱ سے ۲۸:۱)

(۱۰)

پھر جو لوگ ہم پر اس سبب سے الزام لگاتے ہیں اور ملامت کرتے ہیں کہ لوگوں نے روانگی کے وقت خُدا کے حکم سے مصریوں سے ہر قسم کے برتن اور پوشاکیں لے لیں اور اسی ذخیرے سے بیابان میں خیمہ بھی بنایا گیا تھا وُہ اپنے آپ کو تصدیق کے الٰہی طریقوں سے اور اُس کی پروردگاری سے ناواقف ثابت کرتے ہیں، ایسا ہی وُہ بزرگ

کہا کرتا تھا۔ (لہٰذا اگر خُدا علامتی سفر میں اِس امر کی اجازت نہ دیتا تو ہمارے حقیقی سفر میں اُس وقت کوئی شخص بچ نہ سکتا۔ یعنی ایمان میں جس میں کہ ہم قائم ہیں، جس کے ذریعہ سے ہم غیر قوموں کے شمار سے نکال لیٔے گئے ہیں۔ کیونکہ ہم سب کے ہمراہ کوئی نہ کوئی جائداد کردی گئی ہے، خواہ وُہ معمولی ہو یا بڑی، جو ہم نے بدکرداری کے مموّن[1] میں سے پائی ہے۔ کیونکہ وُہ مکانات جن میں ہم رہتے ہیں اور پوشاک جو ہم پہنتے ہیں اور اسباب جو ہم استعمال کرتے ہیں اور دیگر تمام چیزیں جو ہم روزمرہ برتتے ہیں اگر اُس میں سے نہیں جو ہم نے اپنی غیر قوم حالت میں بُرے مِس سے کمائی یا جو ہم نے اپنے بُت پرست والدین یا رشتہ داروں یا دوستوں سے جنھوں نے ناراستی سے نہیں کمایا حاصل کیا ہے۔ تو اَور کہاں سے ہے؟ یہ تو کہہ ہی نہیں سکتے کہ اب جبکہ ہم ایمان میں ہیں اُسی وقت حاصل کرتے ہیں کیونکہ کون شخص ہے جو فروخت کرتا ہے اور مُشتری سے فائدہ حاصل کرنا نہیں چاہتا؟ اور کون خریدتا ہے جس کے ساتھ فروخت کرنے والا اپنے نفع کی خاطر برتاؤ نہیں کرتا؟ اور پھر کون بیوپاری اِس غرض سے بیوپار نہیں کرتا کہ اُس سے اپنی روزینہ کی روٹی حاصل کرے اور اُن ایمانداروں کی کیا حالت ہے جو شاہی دربار میں رہتے ہیں؟ کیا اُن کا مال قیصر کے مال میں سے نہیں ہے؟ اور کیا اُن میں سے ہر ایک شخص مطابق اپنی اپنی لیاقت کے نادار شخصوں کو نہیں دیتا؟ مصری لوگ بہ سبب اِس پہلی مہربانی کے جو بزرگ یُوسف نے اُن کے ساتھ کی تھی نہ صرف اپنے مال اسباب کے بلکہ اپنی جانوں کے لیٔے بھی اِس قوم کے قرضدار تھے۔ لیکن کس امر میں غیر قومیں جن سے کہ ہم فوائد اور اپنے معاش زندگی پاتے ہیں ہماری قرضدار ہیں؟ جو کچھ کہ وُہ محنت سے کماتی ہیں اُس کو ہم ایمان میں ہو کر بغیر محنت کے استعمال کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں وُہ قوم بدترین غلامی میں ہو کر مصریوں کی خدمت کرتی تھی جیسا کہ نوشتہ کہتا ہے ” اور مصریوں نے خدمت کروانے میں بنی اسرائیل پر سختی کی، اور اُنھوں نے سخت محنت سے گارا اور اینٹ کا کام اور سب قسم کی خدمت کھیت کی کرواکے اُن کی زندگی تلخ کی۔ اُن کی ساری خدمتیں جو وُہ اُن سے کراتے تھے مشقت کی تھیں “ (خروج ۱: ۱۳، ۱۴) اور بڑی عرق ریزی سے اُنھوں نے اُن کے لیٔے محصور شہر بنائے اور بہت برسوں کے لیٔے اُن کے واسطے ذخائر جمع کیٔے اور

---

[1] مموّن۔ دولت کی دیوی کا نام ہے جس سے غیر اقوام کے خیال کے مُطابق تمام دولت انسان کو ملتی ہے۔ مترجم

ہر قسم کی خدمت کرتے رہے۔ برعکس اِس کے وُہ لوگ اُن کے شکرگزار نہ ہونے کے علاوہ
اِس سے بڑھ کر اُنہیں بالکل برباد کر ڈالنے کے درپے رہے۔ پس اگر وُہ اُن کی خدمت
نہ کرتے اور اپنی بڑی بڑی خدمات کے معاوضہ میں تھوڑی سی مزدوری لے کر غریب نہ
بن جاتے تو وُہ بڑی بڑی جائدادیں حاصل کر لیتے اور بڑے متموّل ہو جاتے پس اگر اُنہوں نے
بہت میں سے تھوڑا لے لیا تو اس میں کونسی ناراستی ہوگی ؟ اِسی طرح سے اگر کوئی شخص کسی
آزاد شخص کو جبراً پکڑ کے لے جاتا اور وُہ بہت برسوں تک اُس کی خدمت کر کے اُس کی متاع
بڑھا کر اُس . بہ سے تھوڑی سی معاش لے لینے کے سبب سے اُس پر تشنک کرتا ہے کہ
اُس نے اپنے آقا کی جائداد میں سے تھوڑا سا حصّہ لے لیا (جبکہ اصلیّت یُوں ہے کہ اُس
نے اپنی بڑی محنتوں میں سے اور دُوسرے کی بڑی دولت میں سے تھوڑی سی لے لی) اور
اگر کوئی شخص اس پر الزام لگائے کہ اُس نے بے جا کیا، تو بلحاظ اُس شخص کے جو جبراً غلام بنا لیا
گیا تھا خود مُنصف ہی ناراست نظر آئے گا۔ یہی صُورت مذکورہ بالا لوگوں کی ہے جو اُن پر
الزام لگاتے ہیں جنہوں نے بہت میں سے تھوڑا لیا۔ مگر وُہ اپنے آپ پر الزام نہیں لگاتے
جنہوں نے اپنے والدین کے ثواب کے مطابق اُن کا معاوضہ نہیں دیا بلکہ اُن کو سخت غلامی
میں لا کر اُن سے بڑے بڑے فائدے حاصل کئے۔ اور جبکہ وُہ یہودیوں پر اِس سبب
سے ناواجب برتاؤ کا الزام لگاتے ہیں کہ اُنہوں نے چند ایک چھوٹے چھوٹے برتن یعنی
غیر مسکوک سونا اور چاندی لے لی، جیسا کہ ہم نے اُوپر ذکر کیا، تو وُہ اپنی بابت داگرچہ بعض
اِس کو تمسخر خیال کریں، مگر ہے سچ) کہتے ہیں کہ ہم ٹھیک کام کرتے ہیں جبکہ وُہ اپنے کمربندوں
میں دُوسروں کے کمائے ہُوئے مسکوک سونا چاندی اور تانبا رکھتے ہیں جن پر کہ قیصر کی
شبیہ اور چھاپ ہے۔ لیکن اگر ہمارا اور اُن کا مقابلہ کیا جائے تو کون نظر آئے گا کہ اُس
نے زیادہ امانتداری سے حاصل کیا ؟ کیا وُہ لوگ جو اہلِ مصر میں سے تھے جو اپنے اپنے
قرض خواہوں کے ماتحت تھے یا ہم جو رُومیوں اور دیگر غیر اقوام میں سے ہیں جن کا ہم پر
اِس قسم کا کوئی قرضہ نہیں ہے، بلکہ اُن کے ذریعہ سے تو دُنیا میں صلح ہے۔ اور ہم شاہراہ
پر چلتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں بلا خوف بحری سفر کرتے ہیں۔ پس اِس قسم کے معترض پر
ہمارے خداوند کا مقولہ صادق آتا ہے "اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے متی
تو شہتیر نکال، پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال ۵:۷

سکے گا"۔ کیونکہ اگر کوئی شخص یہ مقولہ تجھ پر عاید کرتا ہے اور اپنے علم پر فخر کرتا ہے تو وہ غیر
قوموں کی مجلس سے خارج شدہ ہے اور دوسروں کی ملکیت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں ہے
اگر وہ محض برہنہ اور ننگے پاؤں ہوں۔ اور گھاس چرنے والے جانوروں کی طرح بے خانماں
پہاڑوں میں آوارہ پڑا پھرتا ہو تو وہ اس سبب سے معافی حاصل کرے گا کیونکہ وہ نہیں جانتا
کہ ہماری طریقِ زندگی میں کس بات کی حاجت ہے۔ لیکن اگر وہ غیروں کی ملکیت میں سے آدمیوں
سے حصہ لے، اور جیسا کہ کہا جاتا ہے، وہ اُس کے نمونہ کی عیب جوئی کرے، تو وہ اپنے
آپ کو بڑا ہی ناانصاف ثابت کرتا ہے۔ اور مذکورہ بالا الزام اپنے ہی پر لیتا ہے، کیونکہ اس
پر یہی جُرم لگے گا کہ وہ دوسرے کا حصہ لیتا ہے اور اُس شے کی خواہش کرتا ہے جو اُس کی
نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اسی مقصد سے خداوند نے فرمایا ہے "الزام نہ لگاؤ کہ تم پر متی
بھی الزام نہ لگایا جائے، کیونکہ جس طرح تم الزام لگاتے ہو اُسی طرح تم پر ۷:۱-۲
بھی الزام لگایا جائے گا"۔ البتہ یہ اس لئے نہیں ہے کہ ہم گنہگاروں کو ملامت نہیں کرتے
یا غلط کاموں کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ہم اشیاء کے ترتیب دینے کے الٰہی طریقوں
کو ناراست طور پر امتیاز نہیں کرتے، جب کہ اُس نے راستبازی کے ساتھ وہ اشیاء مہیا
کر دی ہیں جو نفع کے قابل ہوں گی۔ لہٰذا چونکہ وہ جانتا تھا کہ ہم اُس شے کا جو ہم کو ملے گی،
دوسرے سے لے کر درست استعمال کریں گے۔ وہ کہتا ہے "جس کے پاس دو لوقا
کُرتے ہوں وہ اُس کو جس کے پاس نہ ہو بانٹ دے، اور جس کے پاس ۳:۱۱
کھانا ہو وہ بھی ایسا ہی کرے"۔ پھر "کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے متی
کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا"۔ پھر "جب تو خیرات کرے ۲۵:۳۵، ۳۶
تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے"۔ اور فیاضی متی ۶:۳
کے تمام دیگر عمل جو واجب ہیں، اور اپنی چیزوں کو گویا دوسرے کی چیز کے ذریعہ سے
چھڑائیں، اور جب میں دوسرے کی چیز کہتا ہوں تو اُس سے میری یہ مراد نہیں کہ دنیا خدا
سے اجنبی ہے بلکہ یہ کہ ہم اوروں سے حاصل کرتے ہیں اور متذکرہ بالا نعمات اپنے
قبضے میں رکھتے ہیں جیسے کہ انہوں نے مصریوں سے حاصل کیا تھا جو خدا کو نہ جانتے تھے
اور انہیں چیزوں سے ہم اپنے لئے خدا کا خیمہ بناتے ہیں، کیونکہ نیکوکاروں کے ساتھ لوقا
خدا رہتا ہے، کیونکہ خداوند فرماتا ہے "ناراست دولت سے اپنے لئے دوست ۱۶:۹

پیدا کرو تاکہ جب وُہ جاتی رہے تو یہ تُم کو ہمیشہ کے مسکنوں میں
جگہ دیں"۔ کیونکہ جو کچھ ہم نے اُس وقت ناراستی سے کمایا تھا، جبکہ ہم بُت پرست
تھے وُہی اب جبکہ ہم ایمان لے آئے ہیں خُداوند کی خدمت میں واپس کرتے ہیں اور
اِس طرح صادق ٹھہرتے ہیں۔ پس اُس وقت یہ باتیں بالضرور تمثیلاً عمل میں آئیں اور اُن
سامانوں سے خُدا کا مسکن بنا ہے۔ اِن باتوں میں جیسا کہ ہم نے واضح کر دیا ہے دونوں باتیں
شامل ہیں کہ وُہ اشیاء اُنہوں نے واجب طور پر لیں اور ہمارا بھی اُن میں نبوّت کے
طور پر اشارہ پایا جاتا ہے، تاکہ ہم اُن چیزوں سے خُدا کی خدمت کریں جو ہماری اپنی
نہیں۔ کیونکہ اُس قوم کا تمام سفر جس میں کہ خُدا اُن کو مصر میں سے نکال لایا تھا وُہ کلیسیا
کے سفر کی علامت اور نمونہ تھا جو غیر اقوام میں واقع ہونے والا تھا۔ اسی طرح یہ سفر بھی اُس کو
یہاں سے نکال کر اُس کی وراثت میں لے جاتا ہے جو دراصل خُدا کا بندہ مُوسیٰ اُسے نہ دے گا بلکہ خُدا کا بیٹا
یشوع دے گا اور اگر کوئی شخص اُس انجام کی طرف بڑی توجّہ کے ساتھ دیکھے گا جن کا ذکر انبیا کرتے ہیں
اور اُن تمام باتوں کی طرف جن کو خُداوند کے شاگرد یُوحنّا نے مکاشفات میں دیکھا تو وُہ معلوم کرے گا
کہ غیر قومیں عموماً وُہی دبائیں جھیل رہی ہیں جن کو اُس وقت مصر نے خصُوصاً جھیلا تھا۔

قُدما کے بارے میں جو اِس قسم کے بیانات ہیں اُن سے اُس بزرگ نے ہمیں
تسلّی دی ہے اور فرماتا ہے کہ قصوروں کے بارے میں جو خود نوشتوں ہی نے بزرگوں
اور انبیاء پر لگائے ہیں ہمیں اُنہیں ملامت نہ کرنی چاہیئے۔ اور نہ حام کی طرح ہونا چاہیئے
جس نے اپنے والد کا مضحکہ اُڑایا اور لعنت میں گرفتار ہو گیا۔ بلکہ لازم ہے کہ ہم اُن
کی بابت خُدا کا شکر کریں اس لئے کہ ہمارے خُداوند کی آمد پر اُن کے گُناہ معاف کر دیئے
گئے تھے۔ اِس سبب سے (یہ اُس کا کلام ہے) وُہ شکر کرتے اور ہماری نجات پر
فخر کرتے ہیں۔ مگر اُن باتوں کے بارے میں جن کی وجہ سے نوشتے اُن کو ملامت نہیں
کرتے بلکہ صرف حقیقتیں بیان کرتے ہیں اُس نے کہا کہ ہم اُن پر الزام لگانے والے
نہ بنیں (کیونکہ ہم خُدا سے بڑھ کر پختہ نہیں ہیں اور نہ ہی اپنے سے بڑھ کر مالک ہیں)
مگر اُن کے علامتی معنوں کی تفتیش کریں۔ کیونکہ اُن تمام باتوں میں سے جن کا ذکر نوشتوں
میں بلا کسی الزام کے ہُوا ہے ایک بھی اپنی طاقت کے بغیر نہیں ہے۔

(آئیرینیوس ۴۔ ۳۰: ۱ سے ۳۱)

(۱۱)

رسولوں کا وہ بُوڑھا شاگرد ہر دو عہدناموں کی بابت بھی اِسی طرح سے استدلال کیا کرتا تھا، اور کہا کرتا تھا کہ دونوں عہدنامے دراصل اُسی جلالی واحد خُدا کی طرف سے ہیں اور سوائے اُس خُدا کے جس نے ہمیں بنایا کوئی اور خُدا نہیں ہے اِس میں اُن کی دلیل میں کچھ نمود نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہمارے اِس جہان کو یا تو فرشتوں نے بنایا ہے یا کسی دُوسری طاقت نے یا کسی اور خُدا نے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص خود کو تمام اشیاء کے خالق سے ایک دفعہ علیحدہ کر لے اور یہ تسلیم کر لے کہ دُنیا کو جس کے ساتھ ہمیں تعلّق ہے کسی متفرق خُدا نے یا کسی اور نے بنایا ہے تو ایسا شخص بڑی بیہودگی اور تناقضات میں پڑ جائے گا جس کی حقیقت کی وہ نہ تو ظاہری اور نہ باطنی دلائل پیش کر سکے گا۔ اور اِس لئے ایسے اشخاص جو دُوسری تعلیمات پیش کرتے ہیں وہ اپنی آرا کو جو وہ خُدا کی بابت رکھتے ہیں ہم سے چھپاتے ہیں، یہ جان کر کہ ہماری اپنی تعلیم غیر موزوں اور لایعنی ہے اور اِس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہم مغلوب ہو جائیں گے اور ہماری نجات معرضِ خطر میں ہے۔

(آئرینیوس ۴-۳۲:۱)

(۱۲)

کیونکہ جیسا کہ کسی شخص نے ہم سے پہلے بھی کہا ہے لفظ بیٹے کے دو معانی ہیں ایک تو طبعاً جیسے کہ کسی بیٹے کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور دوسرے معنی جب کہ کسی کو بیٹا تسلیم کر لیا جائے، کیونکہ وہ ایسا ہی سمجھا گیا ہے، باوجود اس کے کہ ابن متولّد اور تسلیم شدہ میں فرق ہے۔

(آئرینیوس ۴ ۴۱:۲)

(۱۳)

پس پہلا آدمی کہاں رکھا گیا تھا؟ ظاہر ہے کہ فردوس میں۔ جیسا لکھا ہے۔ اور وہ اپنی نافرمانی کی وجہ سے وہاں سے اِس دُنیا میں پھینک دیا گیا تھا جس سبب سے رسولوں کے شاگرد بزرگ بھی کہتے ہیں کہ جو انتقال کر گئے تھے اُسی جگہ منتقل کئے گئے ہیں (کیونکہ فردوس راستباز اور ملہم شخصوں کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ جہاں پر پولس رسول بھی پہنچایا گیا تھا اور اُس نے "ایسی باتیں سُنیں جو کہنے کی نہیں"۔ ۲ کرنتھی ۱۲:۴

کم ازکم ہمارے لئے اسی زندگی میں ہے، اور جو منتقل کئے گئے وہ اُس جگہ بطور بقا کے ہراول کے تمام چیزوں کے انجام تک رہیں گے۔

(آئیرینیس ۵-۱:۵)

(۱۴)

کیونکہ یہ ایں نظر کہ ہم نے اُس کو لکڑی کے ذریعہ سے کھو دیا تو لکڑی ہی کے ذریعہ سے وُہ ہم سب پر ظاہر ہوگیا جس سے وُہ اپنا طول اور ارتفاع اور عمق ظاہر کرتا ہے۔ اور جیسا کہ ہمارے پیش رفتگاں میں سے ایک نے کہا ہے، اُس نے اپنے الٰہی وسیع ہاتھوں سے دو قوموں کو ایک خُدا میں فراہم کرلیا۔

(آئیرینیوس ۵-۱۷: ۴)

(۱۵)

اب چونکہ صُورت حال ایسی ہے، اور یہی عدد تمام عُمدہ اور قدیم کاپیوں میں موجود ہے، اور خُود اُن لوگوں نے بھی گواہی دی جنہوں نے بچشمِ خُود یُوحنّا کو دیکھا، اور عقل ہمیں سکھاتی ہے کہ اُس حیوان کے نام کا عدد یُونانیوں کے شمار کرنے کے مطابق اُس نام کے حرُوف سے ۶۰۰ اور ۶۰ اور ۶ ہونگے... بعض نے مَیں نہیں جانتا کہ کس طرح سے ایک خاص قرأت کی تقلید کر کے غلطی کھائی، اور اُنہوں نے نام کے درمیانی عدد کو لیا اور اُس میں سے پچاس کو نفی کیا اور چھ کے عوض میں ایک دہائی کو پسند کیا۔

(آئیرینیوس ۵-۳۰: ۱)

(۱۶)

جیسا کہ بزرگ جنہوں نے خُداوند کے شاگرد یُوحنّا کو دیکھا بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اُس سے سُنا تھا کہ خُداوند وقتوں کی بابت کس طرح تعلیم دیا کرتا تھا اور کہتا تھا۔

(آئیرینیوس ۵-۳۳: ۳)

(۱۷)

جیسا کہ بزرگ کہتے ہیں، تب وُہ بھی جو آسمان میں رہنے کے قابل سمجھے گئے ہیں وہاں جائیں گے، جب کہ اور لوگ فردوس کی خوشی حاصل کریں گے۔ اور پھر اور لوگ اُس شہر کی تجلّی کے قابض ہوں گے، کیونکہ ہر مقام میں نجات دہندہ نظر آئے گا بقدر اِس کے

کہ جتنا دیکھنے والے قابل ہوں گے۔ علاوہ ازیں وہ کہتے ہیں کہ اُن کی رہائش کے درمیان یہی فرق ہے جو سو گنا یا ساٹھ گنا یا تیس گنا پھل لاتے ہیں۔ جن میں اوّل الذکر لوگ آسمان میں پہنچائے جائیں گے، اور دوسرے لوگ فردوس میں سکونت دیں گے۔ اور تیسرے لوگ شہر میں رہیں گے ـــــ اسی سبب سے ہمارے خداوند نے کہا ہے۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ کیونکہ تمام چیزیں خدا کی ہیں جو اُن کو اُن کی مناسب جگہ دیتا ہے، جیسا کہ اُس کا کلام کہتا ہے کہ سب کے لئے جیسا کہ ہر ایک شخص لائق ہے یا لائق ہوگا باپ کی طرف سے حصّہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور یہی ضیافت کی میز ہے جس پر وہ لوگ بیٹھیں گے جو بیاہ میں بلائے گئے اور ضیافت میں حصّہ لیتے ہیں۔ رسُولوں کے شاگرد بزرگوار کا یہ مقولہ ہے کہ یہ اُن لوگوں کا انتظام اور ترتیب ہے جو نجات پا رہے ہیں۔ اور کہ وہ ایسے قدم بقدم آگے بڑھتے ہیں اور رُوح کے وسیلہ سے بیٹے تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور بیٹے کے ذریعہ سے باپ تک۔ اور آخر کار بیٹا اپنے کام کو باپ کے تحت میں کر دیتا ہے جیسا کہ رسُولوں نے بھی کہا ہے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ حکومت کرے جب تک کہ وہ اُس کے دشمنوں کو اُس کے پیروں تلے کر دے۔

(آئرینیوس ۵-۳۶: ۱ و ۲)

تمام شد

پی۔ آر۔ بی۔ ایس پریس لاہور میں باہتمام مسٹر وی۔ ایس۔ کے فضل
سیکرٹری ایس۔ پی۔ سی کے لاہور چھپ کر شائع ہوئی۔

Printed at the P. R. B. S. Press
and Published by
Mr. V. S. K. Fazal, Secretary,
Punjab Religious Book Society,
Anarkali, Lahore.